



ڈاکٹر زکریا حسین لائبریری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before taking
it out. You will be responsible for
damages to the book discovered while
returning it.

سین مہر ہے اے ہا۔۔۔ اور سرِ جہان سوکرو اور جس سے سج کر۔۔۔ ہرگز نہ کمزور و زفر آن کے ادھر

آخر یہ کہ ہو دیکھی اور مراد ہے
ایسی ایسی نادانی کی باتیں آپ سنیں گے

حود اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے

اور کار فرما کون کی حقیقت اور دنیا آخرت کا احوال تکملت سے
ظاہر کر دیا جو کوئی اسکو بوجھ تو بہت سی دولت بادے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اولیٰ کیا بات جو جتنے لوگ آپس میں بیٹے آپس میں بیٹے کو ایک
سر پر بوجھتے ہیں سوال کرتے ہیں * اس بات پر اشارت ہی کرتے کے لئے فرشتے
سب کئی برس سے جاہل ہو گئے تھے * دے لوگ حضرت ابراہیم اور اسماعیل عم کی اولاد میں رہتے
پہلے دیندار مسلمان تھے پھر آخر کو نادانی آتی آتی جاہل ہونے لگے * باپ دادا کی راہ رسم دین آئیں
مگر طریق سب بھول گئے تھے مسلمان کی بات نہ کہ کئی قسمی بتوں کو دیکھ کر خود کو بہ جنت تھے اور
دنیا ہی کی بہتری کو بہتری جانتے تھے آخرت کی بھلائی برائی کی کچھ خبر نہ رکھتے تھے * اور یہ سمجھتے تھے کہ دنیا کی
برکت اور آبادی مال و دولت کی اور سب کام کی انھیں بتوں کے بوجھ سے حاصل ہوتی ہی *
ایسی خیال میں بہت سال انھوں نے واسطے خرچ کرنے تھے اونٹ گائے بکریاں ذبح کرتے اور حیوانوں
کی طرح کھاتے تھے * اگر دنیا کی خوبی ان کے اندر نہ ملتی تو برا جانتے * اور آخرت کا عذاب و درد کچھ
سخت آگ میں جانا اور اسیر کے آرام راحت میں پہنچنا اور دوزخ بہشت کی جبر کہی
کسی سے نہیں سنیں تھے * نادانی کے کوئے میں کراہی کے بندے خالی میں برتے تھے نادمانی کرتے تھے *
اس درمیان میں اس نے اپنے منہل و کرم سے مہربانی فرما کر اور اپنے بندوں کو برتے عذاب سے بھر کر
آرام و راحت کی دولت میں پہنچانے کے لئے ایک اپنے برے بارے بندے حضرت نوح علیہ السلام
صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے بندوں میں سے چونکہ پسند کر کر اور پسند طہج کی زبانیں کمال بخش کر
اور سب طرح کی برائیوں کے لائق کر اور سب طرح کے علم اور ہدایت دیکر اپنا کاموں کما
آخر زمانے کا پیغمبر کر کے * اور سب پیغمبروں کی ہدایت اور اس کے کارخانے کو اس پیغمبر سے بندے اپنے
محبوب کے اور تمام کچھ * اور دروازہ پیغمبری کا قیامت کھلا * اس کے نام جہان پر بند کر دیا
تو کوئی قیامت تک دعویٰ پیغمبری کا نہ کر سکے * اور ہدایت کی راہوں کے سبب دوزخوں سے بچا دیا

ایمان لاؤ اور یقین جانو کہ یہ اس کا کلام ہی جبرئیل کی معرفت میرے اوپر نازل ہوا ہے۔ اُسکو
 پر تو خوب سمجھو اُس کے مطابق عمل کرو تو تمہارا دنیا و آخرت سنی بھلا ہو گا اور آخرت کے اوپر
 ایمان لاؤ یقین کرو کہ مرنے کے بعد اسے ساری خلق کو زندہ کرے گا ایک روز حکم سے پروردگار کے
 چہرے بھونکا جائے گا اُسکی آواز سے زمین و آسمان سب بھٹ جائیگی سب خلق مر جائیگی نیست نابود
 ہو جائیگی۔ سوائے ذات پاک پروردگار کے کچھ جبرانی نہیں ہوگی۔ پھر جب وہ غافل جائے گا تو آسمان و زمین
 پیدا کرے گا اول و آخر کے مردے سب زندہ ہو جائیں گے قیامت ہو جائیگی۔ اُس دن اسے خدائی ایمنے کو
 ظاہر کرے گا اور ساری خلق کا حساب کتاب ہو جائے گا اور ہر بندے سے اسے خدائی سوال کرے گا
 پوچھے گا کہ دنیا میں کیا کیا کر کے جان و دل تن و بدن باندھ دیا تو آنکھ و کان عقل و سمع کھانا
 دینا اور ہزاروں طرح کی نعمتیں بخشیں نہیں ان نعمتوں کا کیا کیا کر بجا لایا اور کیا احسان مانا۔
 پھر ان باتوں کو جاننے کے واسطے تمہاری طرف نبی بھیجے گا۔ نبی بھیجیں آئیں ہر فرد کی خبر دی اور ابھی
 راہ بری راہ بنادی اور دوزخ بہشت کی خبر دی اور اہول اہول کر کہہ دیا تھا کہ جو کوئی اسے کے اوپر
 اور اُس کے رسول پر اور کتاب پر ایمان لا دے گا آخرت کو سچ جائے گا اور حکم کا مطابق عمل کرے گا تو
 اُسکو بہشت میں داخل کروں گا۔ بہشت میں سب طرح کا آرام راحت میں ہی کھانا پینا لذت
 مراہی ہمیشہ ہمیشہ اُس آرام کے مقام میں رہے گا پھر کبھی دامن مرے نہیں اور جو کوئی ایمان نہیں
 لا دے گا اور اُسے رسول کو سچا برحق نہ مانے گا اور نبی کو قبول نہیں کرے گا حکم کے مطابق کام نہ کرے گا فرمانی
 کو نہ مانے گا اور اُسکی کتاب پر ایمان نہیں لا دے گا قرآن کو خدا کا کلام نہیں جائے گا آخرت کے اوپر ایمان
 نہیں لا دے گا اور دوزخ نراؤں و پلے عراط حساب کتاب حوض کوثر عذاب ثواب اور جو کچھ کہ اسے
 نے اس جہان کے واسطے پیدا کر مقرر کر رکھا ہے اور خبر بھی دی ہے جو تمہارے سمجھے گا اُسکو دوزخ میں
 ڈالوں گا۔ دوزخ کے سچے آگ ہے بلا ہی اور ہزاروں طرح کے عذاب ہیں کافر مشرک منافق
 سب اُس دوزخ کی آگ میں جاتے گئے عذاب میں خودی میں خواہی میں ہمیشہ خراب رہیں گے پھر
 کبھی دامن سے نجات پائے گا حکم نہیں ہو دے گا۔ اور جو لوگ کہ مومن مسلمان ہیں اور بتقی سچے
 پر ہیزگار خدا اور رسول کے حکم پر قائم ہیں محکم ہیں انکے اوپر اسے تعالیٰ فضل و کرم فرما کر نجات
 بخشنے کا۔ دے سب طرح کے غم غم اور درد سے چھوٹ جائے عزت حرمت سے بہشت کے اندر داخل
 ہوں گے ہمیشہ کے آرام میں رہیں گے۔ اور کافر مشرک کو نکو فرشتے سب اس کے حکم کے برسی تھی اور

خدا نے یکے ساتھ بڑے حال سے خوادری خرابی سے گھسٹ کر دوزخ میں ڈالینگے * اور ساحت
 ساحت سختی خدا کی ان پر زیادہ ہوتی جاوے گی * اور دوزخی جب دوزخ میں دوینگے وہ بھی آہ
 و نالہ رادیا کریں گے اور وہ ہم ہمہانی موت مانگیں گے مرنے کی خواہش کریں گے لیکن کچھ قایدہ ہو ورنہ ان پر
 رحم نہ کیا جھو کہ پیاس درد و کھہ میں اور خوادری خرابی میں سانسپ پھو اور ہزاروں طرح کی
 بلا میں ہمیشہ برے رہیں گے * انی مسلمانو سمجھو تو آخرت میں ایمان داروں کے واسطے کیا قایدہ ہی اور
 ایمان کا ردن کی کیا خرابی ہے * حضرت پیغمبر ﷺ نے بایں سمجھا کر پھر فرمانے لگے کہ میں تم سب کو
 خدا کی بندگی کی طرف بلاتا ہوں * اور دنیا آخرت کی ہر خوبی کی دعوت کرتا ہوں کہ تم لوگ ایمان
 لاؤ مسلمان ہو جاؤ * میرا حکم قبول کرو تو تمھارا دونوں جہان میں بھلا ہو گا اور بے ایمانی و کفر و
 شرک سے دونوں جہان منور ہوائی ہے * جب حضرت نے بے بینام اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھول
 کیوں کر کہہ دیئے ظاہر کو دیئے تب جن لوگوں کو ہدایت کی دولت نصیب تھی ایمان لائے اور ان
 باتوں کو خور کر کے سمجھے یقین لائے اور حکم کے تابع ہو گئے سچے مسلمان ہوئے * دنیا و آخرت کی اور
 ہزاروں طرح کی ہر رنگی برائی پائی اللہ و رسول کی وضامندی حاصل کی * اور جو لوگ کم ہمت
 تھے سر دار کہلاتے تھے اپنے مال دولت اور مراد اولاد میں خوش تھے منفرد تھے غیر کے تابع ہونے سے
 عار کرنے لگے * اور بہت سے لوگ اپنی احمق اور نادانی سے اور جہالت کے سبب ان باتوں سے
 متعجب ہونے لگے اور آپس میں ہنسنے لگے کہ ان باتوں کا چرچا کرنے لگے * ایک دوسرے کو کہتے لگے کہ تم
 جو دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں پیغمبر ہوں اللہ نے مجھ کو خلق کی ہدایت کے واسطے بھیجا ہے یہ
 کیسی بات ہے * ساری عمر ہم میں رہے وہ عبد اللہ کے بیٹے اور عبد المطلب کے پوتے ہیں یہ کس طرح
 پیغمبر ہوئے * اور کوئی کہتا تھا کہ ہمارے تو کبھی محمد سے جھوٹے بات سنی نہیں یہ بات بھی جھوٹے
 ہوگی * بہر شک میں برتن اور دل آزادانی کے سبب اپنی بات کو جھوٹے منکر کر قبول
 نہیں کرتا تھا * اور کوئی کہتا تھا کہ محمد جو کہتے ہیں کہ یہ کیا تم خدا کا ہی سوا بھلا ہو جھوٹا خدا کا کہہ
 آدمی کے اوپر کیوں کر آویگا * ہر من بھی تو بہت لوگ برے برے و انا عقل مند ہیں ان پر
 کیوں نہیں آتا جو ایک ان ہی پر آیا ہے * اس میں معلوم ہوتا ہے کہ بے یائین محمد آپ بنا بنا کر لاتے ہیں
 اور کہتے ہیں کہ یہ کلام خدا کی طرف سے اترا ہے * پھر جب قرآن کی آیتوں پر نظر کرتے تو جہان
 ہو کر کہتے یہ آدمی کا بنا یا کلام نہیں * شک میں رہتے نہ سچ کہہ سکتے نہ جھوٹے * پھر کبھی کہتے محمد کہتے

ہمیں جو اس ایک خدا کی بندگی کر دے بھلا یہ کہو نکر ہو گا ہم سب ! اتنے تون کو جو جسے ہم سب
 ہی سب کام سب مقصد ہمارے پر نہیں آتے ہیں تو ایک خدا کے جو جسے مقصد ہمارا کہو نکر حاصل
 ہو دے گا ! اپنی یہ و قوفی سے یہ نہیں جانتے کہ وہ ایک اسے ایسا ہی جو دونوں جہان کے مقصد اس کے حکم
 سے ایک بل منہ حاصل ہو جائے ہیں سوائے اس کے دوسرے سے کچھ نہیں ہو سکتا ! اور کبھی
 کہتے تھے کہ ہیں قیامت ہو دے گی آدمی سب مرے ہوئے خاک ستی ہوئے پھر کے زندے ہو دینگے
 سب کتاب ہو دے گا ! اور دوزخ ہی بہشت ہی عذاب ہی نواب ہی یہ سب باتیں ہر سے
 نسبت کی باتیں ہیں ! کبھی ہم سمجھوں ! ایسی بات اپنے باپ دادا سے بھی سنی نہ تھی جو سرنگر
 پھر زندے ہو دینگے یہ بات کب ہمیں ہو دے ! ایسی ایسی باتیں آجس منہ کہتے ہوتے اور
 توجہ کرتے تھے نادانی کے کوئے میں اور بنالت کے بعد ہی خانے میں بھس رہے تھے اور نادانی کے
 سب یہ تقریر آجس منہ کرتے تھے ! **أَنْ سَوَّاهُ** کے مذکور ہیں اسے تعالیٰ فرماتا ہے ! **عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ**
 کیا بات ہو جہتے ہیں لوگ آجس منہ ! **عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيمِ** ! اس برتری جہت ! **الَّذِي هُمْ فِيهِ**
مُخْتَلِفُونَ ! جس میں وہ کئی طرف ہو رہے ہیں یعنی اختلاف کرتے ہیں شک و شبہ میں اور
 حیرت میں دوتے ہوئے ہیں ! کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ ! جب ہی جہت نے اپنی پستی کی خبر دی اور
 فرمایا کہ میں ! پیغمبر ہوں اسے تعالیٰ کی طرف سے بھلا ہے اور پیغام لایا ہوں ! یہ پیغام برتری ! جہت
 اس کے اہل ایمان لانے سے ہزاروں لاکھوں فائدے سے بھرا آخرت میں ملینگے سب خرابیوں سے بھوت ہوا دے !
 اس بات پر وہے نادان سب اختلاف کرتے تھے ! کوئی کہتا کہ محمد کے دشمن دیوانے ہوئے ہیں انہر
 کا اثر ہوا ہے ! اور کوئی کہتا کہ اس ہمارے سے لوگوں کے اوپر اپنی سرداری جتنا ہے اور لوگوں پر
 اپنے عام جاننے کی خواہش رکھتے ہیں ! اور ہر دن کو دیکھ کر یوں کہتے کہ وہے ساحر ہیں جادوگر ہیں !
 اور قرآن کی آیتوں کو شکر کہتے کہ وہے شاعر ہوئے ہیں طرح طرح کی باتیں بنانا کہ لوگوں کو سنانے ہیں
 اور لوگوں کو یہ باتیں کہہ کر اپنا تابع دار بند کرنا دولت لیا جانتے ہیں ! اور بعض کہتے تھے کہ کبھی ہمارے
 ایسی باتیں سنیں نہیں ! ان باتوں کو کس طرح مانیں ! ہمارے کوئی کہتا تھا کہ یہ برتری مشکل کی بات ہی
 ہزاروں برس کے مردے سر سے گلے خاک ہوئے کس طرح زندے ہو دینگے ! اسی طرح سے وہے احمق
 نادان سب اپنی اپنی نادانی کے سب ایسی ایسی باتیں آجس منہ کہتے تھے اختلاف کرتے تھے کچھ کا کچھ
 کہتے تھے ! **أَنْ بَاتُونَ** کے جواب میں اسے تعالیٰ فرماتا ہے ! **لَّا يَعْلَمُونَ** ! یوں نہیں اب جان لینگے یعنی

شباب ہی نحو سے دن کے بعد لکھنا اختلاط کرنے والے سبھی خردون کے پیشک جانینگے * جب مرثیہ
 لکھینگے غائب کے فرشتے اُن کی جانوں کو سختی سے نکالینگے اور کہینگے * اسی کم بخت نو کا زکیون رہا سنا خدا تعالیٰ
 کی وحدانیت پر ایمان کیوں نہ لایا تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر کیوں نہ جانا تھا اور قرآن مجید کو
 کیوں نہ مانا تھا اور قیامت کو کیوں جھوٹا جانا تھا * تب معلوم کریں گے * پھر اسکے پیچھے جب قبر منیٰ
 داخل ہوینگے سدا کبر دو فرشتے آکے بُری ذرا نی شکل سے ہیبت دکھلا کر سوال کریں گے پوچھینگے کہ
 تو کون ہی اور پروردگار ہر اکون ہی تو اسکے حکم پر چلتا تھا * اور میرا دین مذہب کیا ہی اسکے دین پر
 تو عمل کرتا تھا اور کس کتاب کے موافق چلتا تھا اور کس کی حاکمیت سن رہتا تھا * کا خزان سوالوں کا جواب
 تجھ دے نہ سکرگا ہے اے کرنے لگا اور خدا ہوتا جاویرگا * قرآنک پر جاوینگی اور فرشتے آسکو
 آگ کے گرد سے مارینگے اسوقت وہ اُن خردون کو سچ جانینگے اور اپنی بے ایمانی پر حسرت کریں گے افسوس
 کھا دیں گے * لیکن اسوقت افسوس اُنکا کچھ فائدہ نہ کر دگا * ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ * پھر یہ یوں نہیں
 اب جان لیگے یعنی تحقیق مقرر سچ بیشک! اس جاننے کے بجھے شباب جانینگے * جب حشر برپا ہوگا مردے
 سب زمین سے اُٹھیں گے اور ہزاروں بلا منیٰ گردنا ہووینگے * تب اُن حقیقوں کو معلوم
 کریں گے جو کہ پیغمبر دن خدا خیرین دین نہیں اپنی اپنی آنکھوں سے دیکھنے پاوینگے اور سخت خدا
 منیٰ پھینکیں گے * اُس وقت آپ ہی آپ معلوم کریں گے سچ جانینگے جو یوں کو ہو چکا ہو تھا بندگی کرنی
 سوا اسے اللہ کے دوسرے کو مرادوار نہ تھی * اور جو فرماتے تھے وہ سب راست تھا اور قرآن مجید
 سچ اللہ ہی کا کلام تھا اور قیامت کا ہونا اور مرنے کے بعد زندہ ہونا راست ہی اور حساب کتاب
 دوزخ ہیست غائب خواب برحق ہی * پھر اپنی بے ایمانی اور بد بختی کے اوپر ہزاروں طرح کے افسوس
 کریں گے رووینگے اور آنکھوں سے اُن کی آنسوؤں کی زبان پر چلیں گی * اور اسے اے کریں گے اور کہیں گے کہ ہم
 لوگ ایمان لائے یقین کئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچ کہتے تھے وہ سب ہم لوگوں نے دیکھا معلوم
 کیا اب ہر پیغمبر پر مہربانی کرو نہات بخشو * لیکن کوئی اُن پر رحم نہ کر دگا اسوقت کا جانا اور ایمان
 لانا کافائدہ کر دگا کچھ نہوگا * اُن باتوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا بیان فرماتا ہی ہے خردون کو اپنے
 کہا لوں کی غرو دینا ہی * وہ قدرت کاملہ جو سب کے اوپر ظاہر ہی ہر کوئی اُن کہا لوں کو راست دن
 دیکھتے ہیں * اس منیٰ لازم ہی ہر کسی کے تشن کر اپنے دل منیٰ خوب سوچن غور کریں کہ جسکو
 یہ قدرت ہی وہ جو چاہے سو کرے اپنا کلام جس بندے پر بھیجنے چاہے بھیجے * جسکو چاہے اُس کو پیغمبر

لیجانی ہی حکم سے بادون کو نچوڑتی ہے * پانی کی طرح بادون منہ سو درخ ہو کر بانی برسنے
 گناہی چٹا حکم ہونا ہی آتا ہے پر سناہی زسیہ منہ آتا ہے * اور دریا سے بخار کا اٹھنا ہوا منہ
 بادون کا تیار ہونا اور اس سے بانی کا کرنا ہوا اسباب ہی اور چھبے ہوئے خان کی نظر دن سے
 اور بھید ہین انہی ہر کوئی نہیں ماسناہی * رحلی اسی عید و سلم ان بھید وین کو جانتے ہیں *
 حضرت جد امہ امین عباس رقص سے رہا ہے * عرش * زمین ایک * ایسی ہر احوال
 نام ہی اس اور بانی سے لڑتے اسم مانی کے خان کی خانہ ہین * خانہ ہین
 چنان کا حکم ہونا ہی وان لکان ہین برسانہ ہین * عید و سلم * خانہ ہین
 کے واسطے دریا سے زسیہ منہ سے پیدا ہونے ہین * دریا ہین
 منہ برتی ہین قدرت سے ہونی ہو جانے ہین * زسیہ سے سب طرح
 جو آدمیوں کی تھادی پیدا ہوتے ہین * اور گھاس چھوڑ ان کی تھادی
 طرح کے درخت باغ سار میوے گل بھول دو ایان جہاں ہین * ہین
 ہین کر آدمیوں قاید سے دنیا منہ پیدا ہوتے ہین * ہین * ہین
 کر حکم کی نظر کرے دیکھے * رحلی کی آگہی * کھلن ہین ان سب * ہین
 اور جو خاوند نے بیان فرمایا اور کہیں زسیہ * ہین * ہین
 دن جاہ سورج بادل سینہ باغ سار میوے کھانا پینا اور ہزاروں * ہین
 قدرت کے جو ظاہر منہ پیدا ہین ہر کسی کو نظر آتے ہین زکا کے میوے کرے * اور ہزاروں
 لاکھوں کر آدمیوں قاید ہین نمونہ منہ سے کچھ نہوڑے سے بھی قاید سے نمونہ آپ منہ عالم منہ
 اپنے ظاہر منہ بانی منہ باد سے تو یہ جھے سبھی ہین کرے ایان * ہین * ہین
 پروردگار کے دوبر اکوئی نہیں جس کو پوجے مذکی کوٹ عبود رحی وہی ایک خاوند ہی * ہین
 ایسا ہر حکم ہی ایسی برتی قدرت ہی جو بلا سو کیا جو چاہے سو کرے * اور ہین جانے کہ جو کچھ
 پاک پروردگار نے قرآن منہ اپنے کلام منہ خبر دی ہی سچ ہی مقرر ہی * ہین خاوند کو ایسی
 برتی قدرت ہی جو دنیا منہ اسے برتے قایدون کی ایسی برتی برتی جہنم بیدار کہیں ظاہر کہیں
 بنائیں وہ خاوند مردان کو بھر کر آٹھا دے اور جسے ایک باد پیدا کیا ہی بھر دوسری بار مار کر
 منہ کو جلا دے زندہ کرے نو کیا برآ نہج ہی کیا بجا ہی بات ہی * اور جو کچھ ان خاوند نے

[illegible]

صور میں جب اپنی قوت سے آواز کو بگے آسمان زمین صفوں ہول بر جاو بگا آسمان ٹوٹ جاوے
بھار آتے گھنگے اور آدمی جانور تمام عالم کے بر آہول ہیست کھا کر مر جاوے گے * تمام عالم اور
تمام عالم کے رہنے والے ہیست مذہب ہو جاوے گے کئی یحزین اس کے حکم سے باقی رہیں گے * عرش کرسی
مذہب فرشتہ دوزخ ہیست اور بار فرشتے حامل عرش کے اور بار فرشتے حضرت امیر اہل
جبرائیل میکائیل عزرائیل علیہم السلام * بل آسمان فرشتے ہیست بر آہول ہیست *
بل یحزین * جو رہیں گے * ہر ایک وقت ایسا ہو دیکھا جو ایک *
فانی ہو جاوے گے * اسے ذات پاک پروردگار کے آواز سے *
* کچھ اسے نکالی کا حضرت امیر اہل علیہ السلام کو حکم ہووے کہ *
ابھی غوی کی آواز نرم آواز سے صور دم کرے

زم سے ہو جاوے گے * پہلے صور کے دم پونے وقت *
من * بنون من * سگات بیان *
خشر کے میدان من گوردن سے آئے کر انہیں *
فَتَاتُونَ أَقْوَا جَا * بھر آؤں گے گوردن سے آئے کر ہیست کے میدان من فرج کردہ *
* ہیست شہر ہیست بیان ان فرجوں کا کردہ ہیست کا فرط یا ہیست من * خشر کے
میدان من کتنی کردہ ہیست آویگی ہر ایک کردہ کے لوگ ہیست ہیست صور * ایک کردہ کے
ہزاروں لاکھوں آدمی ہزاروں کی صورت من آویگی * ہیست * ہیست * ہیست *
من جلے جاوے گے لوگ دیکھنے والے فرشتوں سے ہو جھنگے * ان * ہیست فرشتے کھنگے
بے لوگ سمن جن ہیست جو دنیا من سلمانوں کی مجاہد من ہیست * ہر ایک کی
باتیں جن لہے ہیست بیان کی بات * ان لہے ہیست بیان کی بات * اس کی بات
اس سے لگاتے ہیست اس کی بات * اس سے لگاتے ہیست * ہیست * ہیست *
کردہ ہیست * آج کے دن * ہیست * ہیست * ہیست * ہیست *
ایک کردہ کے ہزاروں لاکھوں آدمی ہیست صور * ہیست * ہیست * ہیست *
* ہیست * ہیست * ہیست * ہیست * ہیست * ہیست * ہیست *
* ہیست * ہیست * ہیست * ہیست * ہیست * ہیست * ہیست *
* ہیست * ہیست * ہیست * ہیست * ہیست * ہیست * ہیست *

زیادہ روشن ہو دیگی اور برتے نجل سے آویگے ہر ایک کے عمل کے موافق معاملہ ہو دیگا
 برون کے ساتھ برے معاملے ہو دیگے اچھوں کے ساتھ اچھے معاملے درمیں ہو دیگے **وَفُتِحَتِ**
السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا اور کھولے جائیگے آسمان پھر ہو جائیگے دروازے دروازے ہو جائیں
 صورت جب دم ہو دیگا پھر آسمان بادہ بارہ ذرہ ذرہ ہو جائیگے اور نیست نابود ہو جائیگے
 کچھ نریگا پھر دوسری بار جب حکم ہو دیگا دوسرا صور پھونکا جائیگا قدرت سے سب کچھ پیدا
 ہو جائیگا ساتون آسمان و زمین پیدا ہو دیگے اس آسمان کے سب کچھ کے بعد الی
 ستن جمع ہو دیگے پھر حکم ہو دیگا آسمان کے دروازے کھل جائیگے ہر ایک آسمان کے فرشتے
 اتر کر درجہ بدرجہ تمام ملحق کو گھیر کر کہتے ہو دیگے **اولیٰ** آسمان کے فرشتے تمام اتر کر سب
 آدمیوں کے گرد اکوڑ کر ڈانھوں میں ایک کھڑے ہو جائیں پھر دوسرا آسمان کھلے گا دوسرے
 آسمان کے فرشتے اتر کر آویگے ایک جگہ کھڑے ہو دیگے اسی میں ہاتھ آسمان کے فرشتے
 ادب سے صف در صف کھڑے ہو دیگے حکم کے منتظر رہیں گے
 عالم کے پیدا کر نیوالے اور بار برتی شان میں نہایت
 عالم کے دیوان کی ایسی بہار جلا جلائی ہو رہی ہے وہی کہ
 کسی کے قانون نے دینی شان کا نہ دست نہیں دینے کے دل میں نہ کسی چیز کا
 نہیں گزرا **وَسَيُوتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سُرَابًا** اور چلائے جائیں گے پہاڑ پھر ہو جائیں بھار
 دھوکھے بہہ بہے صور کے پھٹنے میں اسکی آواز کی سختی سے پہاڑ توڑ دیں گے اور آسمان کے
 دھوکھے سے ہو جائیں گے جسے دور سے رچت کو آوی دیکھنے والا دھوکھے میں شش میں سننے
 سے پانی جانشانی یا سا ہو کر اس کی طرف دوڑتا ہی جب اس کے پاس پہنچتا ہی دیکھتا ہی مانی
 نہیں پانی کا دھوکھا کھانچا اسی طرح اس دن پہاڑ دیکھنے میں آویگے اور پہاڑ توڑ دیں گے دھوان سا ہو کر
 آدے ہو دیگے قیامت کا دن پیدا ہو دیگا لافزون کے واسطے دوزخ بھر ہو دیگی دوزخ کی بات
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہی **إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا** تحقیق سوز دوزخ راہی گزرا ہی تمام حق کے
 عالم کے لوگوں کی مومن کا فر بھلے برے سب کوئی انسی راہ میں جائیگے دوزخ کے اوپر ہو کر گزریں گے مومن
 مسلمان جو بہشت کو جائیں گے عراط کے اوپر ہو کر جائیں گے عراط ایک نبی دوزخ کے اوپر نہایت
 ہزار برس کی راہی بال سے بار یک ہی اور ملو اور سچے بن رہی ہر قبضے مومن مسلمان ہیں

اور ایسا نظر کی طرح ایک آن سنن آہستہ سے بارہو جاوینگے * بعض سوہن بجلی کی طرح بعض باد کی طرح بعض
 پرندہ جانور کی طرح بعض دورتے ہوئے بعض قدم قدم آہستہ آہستہ جاوینگے * اپنے اپنے عملوں کے
 موافق مناسب آہستہ آہستہ اس نل کے اوپر سے بارہو جاوینگے * جنہ اپنے قدم سے چل نہ سکیں گے
 تو سینے سے جھینگے * بعض ایسے آہستہ جھینگے جو پورے پچاس ہزار برس سنن بارہو وینگے * بعض
 جب شرائط کے اوپر بانوں رکھینگے بانوں کٹ جاوینگے تو ہاتھ سے بکارتینگے ہاتھ بھی کٹ جاوینگے
 ہورخ سنن گرینگے آگ سنن غوطے کھاوینگے پھر ہاتھ بانوں درست ہو جاوینگے پھر قدم رکھینگے تو پھر
 کٹ جاوینگا وہی حال ہووینگا جو پہلے ہوا تھا * اسی طرح سے اس خواری سے وہ راہ ہزاروں
 برس سنن کاینگے * اور کافر سب جلتے ہیں قدم سنن کٹ کر دوزخ سنن گرہینگے پھر کبھی ہاتھ نہ سکیں گے
 آگ سنن * اب سنن جانے رہینگے * ہر وہ بلی شرائط کی راہ بہت اندھیاری ہی ہاتھ سے ہاتھ
 آنسو نظر آتا ہے سنن کو ہر ایک کو اپنے اپنے نل کے موافق اس راہ سنن نور ہر ایک
 کو کسی کو زیادہ * ہر سے لوگوں کے ہمارے برابر نور آگے آگے چلا جاوینگا *
 بعض طرح کم ہونے ہونے مشعل کی مثال چراغ کے برابر ہوگا * ہر کوئی
 اپنے ہی * کھڑا اور گاؤں * ذر کے کام نہ آوینگا پھر بہت کم سے کم بعضوں کو بانوں کے
 انگوٹھوں کے * ہر سے برابر رہینگے * کبھی دوزخی آگے آوینگے جانے والا قدم آگے
 کو رکھینگا کبھی وہ نور سمجھ جاوینگا تو کم * اندھیاری سے سنن بلی نہ سکیں گے * جیسا جیسا جس کا ایمان
 ہووینگا وہ سپاہی ویسا نور اس * ہر ایک ہر ایمان ہی کی قوت سے شتاب بار آوینگا
 ایمان ہی کی تسستی سے وہاں سست پڑینگا اور گاروں کو کچھ نور * ہر گا اور دوزخ بھی بے نور ہی
 اور اندھیاری کافر بھی بے نور ہی اندھیاری اندھیاری سے کو اندھیاری ہی * اس واسطے
 کافر دوزخ کے لائق ہیں دوزخ سنن جائینگے باہر نہ رہیں سکیں گے * اس واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے *
 لِلطَّٰغِیْنَ مَآبَاً * دوزخ طغیوں کے بے زمان ۱ ایمان کافروں کے رہنے کی جگہ ہی وہ ہے *
 اسی سنن برے رہینگے رہنے کا انکو * بھی کم ہووینگا * لَا یُخَمِّسُ فِیْہَا اَحْقَابًا * رہنے والے ہیں کافر
 دوزخ سنن دھنوں تک * ایک مدت گذرے گی پھر دوسرے عذاب کی مدت آوے گی اسی طرح کافر
 ہمیشہ عذاب سنن جلتے رہینگے * احزاب جمع جہے کی ہی جہے اتنی ہر سس کا نام ہی آخرت سنن
 جہوں کا حساب ہی ایک ایک جہے وہاں اتنی اتنی ہر سس کا ہووینگا اور ایک ایک ہر سس

آخرت کا بن سوا تھہ ساتھ دن کا ہو دسے گا اور ایک دن وہاں کا دنیا کے بر سو روکا پاس
ہزار برس کے برابر ہو دیگا اس حساب میں ایک حقہ کو دو دن برس گا * اسی حساب میں
گا فردوز میں جسے درختیں بے حد بے شمار ہر سوں تک چلتے چلے جاویں گے دسے جسے نام نہ ہو دیں گے ہر ہر
و جسے میں طرح طرح کے مذاہب ہائے رہیں گے * ایک حقہ حساب میں ایک سو چوبیس کروڑ
برس کا ہونا ہی اسی طرح بے نہایت جسے چلے جاویں گے نام بھی نہ ہو دیں گے * لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا
وَلَا شَرَابًا * بلکہ پیئیں گے دسے گا بے ایمان دوزخ کے اندر کچھ سردی نہ ملے گی اور کچھ شربت تھنہ ۶
بانی * اس آگ میں جیسے میں ان کو کبھی سردی نہ تھنہ ائی نہ ملے گی جو راحت پاویں آرام
پاویں تھنہ بانی سردی کبھی نصیب نہ ہو دیگا جو پیاس بجھے * إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا * سوائے گرم مانی
کے اور پیس کے دوزخ کے درمیان دوزخین کو کبھی سردی آرام راحت سرد مانی شربت
نام نشان بھی نہ ملے گا * دوزخ میں ان کو پیاس لگی فریاد کریں گے بلکہ پیئیں گے کبھی نہ پیاس لگی ہی
بانی بلا کوئی انہی فریاد نہ سنے گا ہزار برس تک بلکہ نہ پیئیں گے بانی بانی کرتے ہیں گے * ہزار برس کے
پیئیں گے ماک دوزخ کا داروغہ فرستوں کو حکم کرے گا ان کو جسم اور غنائی * میں کہیں گے * بانی ہی
جو دوزخ کی آگ میں جس سے دوزخ بڑا ہوئی ہے وہ بانی جس کا نام ہے کبریا * وہ مانی اور غنائی
ہو اور پیس کی نہ ایمان ہیں دوزخین کے تو دن کے تو دن سے یہ چلیں ہیں فرشتوں کے
ہاتھوں سے کروں کی جوتن گائے لگتے زعم پر گئے ہیں * ہو * اور جب کے لے بہ ہاتھ ہوں * اور
دوزخ کی آگ میں گرم ہوئے ہیں وہ گرم مانی اور وہ ہو پیس ان کے بلانے کو واسطے ان کے
پاس لا دیں گے * جب وہ بانی ان کے منہ کے پاس پہنچیں گے اس کی گرمی سے ان کو تپت ہو ست
ان کے منہ کا گل کر اس بانی میں جا رہا ہے اسے گرم بانی کو چاہیں گے پیو میں * فرستے دوزخ کے
زور سے سختی ہے ان کے حق میں ذالیں گے * جب ان کے برت میں پہنچیں گے اس کی گرمی سے برت
کی تپتیں رو دے اور جو کچھ ان کے یہ شہ میں ہی گل کر سب کچھ نیچ کی راہ سے بہ جاویں گے * بہ
بانی بھی اس طرح کا اسے گرم بلانا ایک پرا خدا ہی دوزخ میں ہے ایمانوں کے اور *
جَزَاءً وَفَاتًا * بد لادینا موافق * اسے تعالیٰ فرماتا ہے سب خدا ت دوزخین کے اور جو کچھ
بیان میں آئے سزا ہی ان کی * دنیا میں جو کچھ لے بے فرمانی کے کام کرتے تھے اُن
جہلوں کے موافق ہی * کفر اور شرک اور فحاشی کے برابر کوئی نفع اکام نہیں دوزخ سے بہر کوئی

مذہبِ اعدا نہیں ایسے بُرے کام کے لایق۔ ایسا ہی برا عذاب ہی * اور ان کافروں کو دنیا میں ہمیشہ گزند و شدت ہے۔ منیٰ رہنے کی نیت تھی کہیں اپنے اس گھر کی بلا سے نکالنے کی نیت نہ کرتے تھے * مشرک شائق کے بندہ کی خانہ سے کبھی جھوٹے کا قصہ نہ کیا تھا اس خود اپنی سے نکالا پاتے تھے اس واسطے آخرت میں بھی ہمیشہ اللہ کے دوزخ میں عذاب پا کر رہینگے کبھی اُسے نکالنے کے نہیں * اور ایماندار اور مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم میں چلنے سے کوئی بہتر کام نہیں اور بہشت اور بہشت کی نعمتوں سے کوئی بہتر ثواب نہیں۔ ایسے بہتر کام کے لایق ایسا ہی بہتر بدلہ لاؤ * اور وہ ہمیشہ ایمانی اور مسلمانی ہیں منیٰ رہنے کی نیت رکھتے تھے اسلام کے گھر سے مسلمان کے دولت خانہ سے باہر نکالنے کا کبھی قصد نہ کرتے تھے اس سبب سے اس نیت کے بدلے میں ہمیشہ بہشت کے راحت خانوں میں رہتے تھے اور اسی کو خداوند فرمایا * پھر اس بات کے مجھے اللہ تعالیٰ اُن بے ایمانوں کافروں کی حقیقت فرمانا ہی آتا ہے یہ کسی طرح سے نہ کیا سمجھتے تھے کیا کہتے تھے کیا کرتے تھے * إِنَّهُمْ كَانُوا إِلَّا يَرْجُونَ حِسَابًا غَفْلِينَ ہذا کہ وہ خیال نہ کیا کہ اس حال میں نئے قیامت کے حساب کتاب کی کچھ امید نہ رکھتے تھے یا ممت کے دن پر آمنا ہوئے تھے کہ حساب سے اُنکو اپنے حساب کی آسانگی امید و ادھی نہ تھی * پھر بے ایمانی کے سبب جو سیلاب واد * میں کچھ حساب کتاب کا ذکر بھی نہ تھا پھر کسی بات میں آخرت کی کچھ فکر بھی نہ تھی * پھر وہ ابھی نہ کرتے تھے جس کم نعت کو قیامت کے ہونے کے اوپر حساب کتاب کے اوپر ایمان نہیں اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرتا نہیں خدا کی رسول کی خوشی کی پرواہ نہیں۔ ایسے آدمی کو دنیا کی بھی کچھ آرام پائیں ہوں * ایسا آدمی کیسا ہی بدو سے کہیں گا ہودہ بہت برا آدمی ہے سو اسے بُرے کام کے اتنے اچھا کام نہیں ہو سکتا جو برے کاموں کا برابر ہی بدلاؤ * یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے ان دوزخیوں کے حق میں فرمائی * بے دوزخی دنیا میں حساب کے دن کچھ امید و ادھی نہ رکھتے تھے اس بات میں اشتراک تھا جو بے بہت بُرے آدمی تھے سو اسے بُرے کام کے اور کچھ نہ کرنے تھے اسی واسطے اسے سخت عذاب میں پڑنے کے لایق تھے یہی مرزا ان کے مناسب تھی * اور بہت برا کام انکا جو سب بہت بُرے کاموں کی اصل ہی جڑ ہی ہے * وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا * اور جھٹلائی جھوٹی کہی ہماری آیتوں کو قرآن کو ماننا خدا کا کلام بنانا حکم ماننا بے ہدایت رہ کر راہی کی راہ میں چلے * گئے اچھے کام نہ کر کے بُرے کاموں میں رہے * کتاب کی آیتوں کے جھٹلانے کی نشست بد بختم ان کے آگے آئی ہوتی خواری منیٰ برے برے عذاب میں دوزخ کے گرفتار

دوسے * وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا * اور ہر ایک چیز کو جانی ہم نے ہر چیز کو شمار کیا ہی
 اپنے روح محفوظ رکھ لیا ہی * دنیا میں جو کوئی مومن ہوا ہی اور ہو دیکھا اور کافر لایا اور رہا
 اور جو کوئی جو کچھ ابھی بات تھی بات کبیر کا بھلا کام بُرا کام کو دیکھا ہر نے شمار کر لیا ہی جان
 کر رکھا ہی لکھ لیا ہی جسے کو شمار لا مقرر ہو چکا ہی * ابھی کام کرنا والے مومنوں مسلمانوں کو اچھا
 بد لا بیکار جو ہے کام کرنے والے کافروں مشرکوں کو برا بد لا بیکار اس مزرعی حکم سن کر پھر کچھ
 فساد مت نہیں اور دوسری بات نہیں * اس سبب جب کافر مشرک دوزخ کے عذاب میں
 پہنچے اور دوسے گرم بانی بیابانوں میں گئے کیلئے اسے بر سے عذاب سے کبھی بھی ہم کو چھوٹنا
 نصیب ہو دیکھا * نہ حکم ہو دیکھا عذاب کے ذریعے اسے کیلئے * فَذُوقُوا * اپنے کئے کا بدلا
 دوزخ کا عذاب آگ کھاتے ہو اپنے رہو * فَلَنْ نُزِيدَ كُفْرًا * لَّا عَذَابًا * پھر ہر کر زیادہ
 نہ کریں ہم تمہارے اوپر ہمیشہ سوا سے عذاب کے * اب جو دن آو دیکھا تمہارے اوپر ہمیشہ ہمیشہ عذاب
 پر عذاب ہی بر تمہارے گار دہر دہر دہی زیادہ ہوتا ہو گا * تَبِيعَ الْغَافِلِينَ * ایک کتاب ہی اس میں
 لکھا ہی دوزخی دوزخ میں دنیا کے بادل میں نہ یاد کر کر بادل میں نہ مانگیں ایک کا لباد لی پیدا ہو دیکھا
 اس بادل سے سائب کا لے گا لے مواتے مواتے زہر ملیں برسیں گے اس بار از ہر ہو دیکھا ان میں
 جو ایک بار کے کانٹے سے ہزار برس تک درد کم ہو دیکھا دوسے سب سائب ان سب دوزخ میں ہو
 کانٹے رہیں گے اس طرح عذاب پر عذاب ہوتا ہو گا * یہ آیت برسی سحت آیت ہی دوزخ میں کے
 میں * اِنَّهُ تَعَالٰی مَوْجُوْدٌ مَّسْكُوْنٌ * دنیا میں بے ایمانی نامسلمان بے قرمانی سے اپنی پناہ
 میں رکھے اور آخرت میں اپنے غضب سے بنا دیو سے نجات بخشے * اور اِنَّ تَعَالٰی نے اس سورت
 میں دشمنوں کی کافروں کی حقیقت کو بیان فرما با آخرت کے عذاب کا حال ان کا اپنے بندوں کو
 مٹانا اب مومنوں متقیوں کی بات اپنے دوستوں کی خیون کا اور انکی عزت خوشی آرام کا
 بیان فرماتا ہی * اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا * متقیوں مقرر متقیوں کے واسطے ر سہ گاری ہی جہان
 ہی عذاب سے خلاصی ہی اپنے مقصد دن کو پہنچنے کی جگہ ہی * دوسے لوگ جو مومن ہیں متقی
 ہیں کفر سے شدہ کسے پر پیر کرنے والے ہیں * ہی باتوں سے بری باتوں سے برے کاموں
 سے گناہوں سے دور بھاگنے والے ہیں ان کو آخرت میں ہر طرح سے جہان ہی خلاصی ہی کہیں
 بند نہ ہوں گے ان کا کام بند نہ ہو گا جو کچھ چاہیں سو پادیں گے جنان کہیں چاہیں گے دامن پہنچ جائیں گے * سَبَّ

مطلب تصودان کے حاصل ہونے رہینگے * حَدَّ اَدَّتْ * باغ میں اُن کے واسطے بہشت میں بری
 خویون کے بیرون سے نعمتوں سے بھرے ہوئے سب طرح کی بہرین خوبان اُن باغوں میں
 موجود ہونگی * وَ اَجْنَابًا * اور انکو رہیں طرح طرح کے بھانپ بھانپ کے مزدوں کے * ہر میں
 آماہی کے بہشت کے باغوں کے درخت میوہوں سے سرپانوں سے لہ رہے ہیں اور بہشتی جتنا اُسے
 چاہینگے میوہ توڑینگے کھاوینگے ایک میوہ بھی کم نہو دے گا اور ہر ایک نیوے میں جس میوے کا مزا
 چاہینگے لےینگے * وَ كَوَّاعِبًا اَتْرَابًا * اور بہشتوں کے واسطے لڑکیاں ہیں کہ کتنی ہی سنواری
 نو جوان سونے موتی لعل جو اہر میں ڈوبی ہوئی خوب صورت ماکرہ کنواری ہم عمر کہی
 ہو رہی ہونگی * اِس سبب و جمال ہو دے گا اُن کا جو جائد سورت اُن کے حسن کے آگے
 سر نہ ہو رہینگے * فَ تَمَرَّاهِیْ مِّنْ لِّکَ اَیْ سَمِیْ بَنِیْ بَنِیْ بَنِیْ بَنِیْ بَنِیْ بَنِیْ بَنِیْ بَنِیْ
 عمر میں ہونگی کوئی کم زیادہ نہو دینگے * اور مرد سپتیس تیس برس کی عمر پاونگے کمال جوانی میں
 نہو دینگے * اور اکثر تفسیرون میں ہے جو عورتیں اور مرد بہشت کے سب تیس تیس برس کی عمر
 میں ہونگے اور ہمیشہ ہمیشہ اسے ہی جوان رہینگے قوت زور حسن جمال ازکا ہمیشہ زیادہ ہوتا رہے گا
 وَ کَاسًا دِهَاقًا * اور اُن بہشتیوں کے واسطے پیالے ہیں شراب کے پیسی دہیسی * پیالہ بہشت
 کی شراب کا ہزاروں طرح کے مزوں میں بھرا ہوا ہو دے گا ہر پیالے میں بہت سے بہت
 مزے ہونگے * اور اُس شراب کے پینے سے خوشی قوت لذت مزا ہرگز نہ ہوتا رہے گا جس جمال
 باغ بہار کے دیکھنے کا مزا اور راگ رنگ کا مزا زیادہ ہوتا رہے گا غلام بچے لڑکے خوب صورت
 بہشتیوں کی خدمت کرنے کے واسطے حاضر رہینگے * شبیشے اور پیالے شراب کے آنکے ہاتھوں میں ہونگے
 اپنے صاحبوں کو بی بیوں کو شراب پلانے رہینگے * اور میوہوں کے نعمتوں کے خواں سونے روپے
 کے جواہروں کے ہاتھوں میں ہونگے اور وہ کچھ دل پناہرگا حاضر کریں گے * یہ یہ خوبان نعمتیں مومنوں
 سامانوں کے واسطے بہشت میں ہونگی * لَا یَسْمَعُونَ فِیْہَا الْغَوَاوَالَ کَذَّابًا * نہ سنیں گے نہ
 بہشتی مشقی بہشت میں کچھ بیہودہ بات اور نہ جھوٹی بات * یہ ایک اور برسی نعمت ہی
 بہشتیوں کے واسطے * دنا میں جو شراب پینے والے آپس میں پہنچے ہیں شراب پینے میں مجلسیں
 کرتے ہیں شراب کے نشے میں جب کف چڑھائی بیہودہ باتیں اول فوٹل بکسے ہیں جو بھی
 باتیں کہتے ہیں گالی گلوچ آپس میں مگرتے ہیں مجلسوں کا مزا جانا رہا ہی * بہشت میں متقیوں

سے ایسی ایسی باتیں ہوو گی کہ بہشت کی شراب کے نشون منن جو کچھ باتیں کریں گے آپس منن
 سب اچھی اچھی باتیں کریں گے * قایدہ خوبی محبت خوشی خوشحالی ان باتوں سے زیادہ ہونی
 رہیگی * اور دنیا کی مجلسوں منن آپس منن یہ سب کر اپنے مقصد و ن کی مطلوبوں کی باتیں کرنے نہیں
 کرتے ہیں ہم کو دولت ہونی مال ہو تبادشاہت ہونی ایسا کمر ہونا ایسا باغ ہونا یہ ہونا
 ہونا تو خوب ہونا ہے سب باتیں قایدہ سے ہونی ہیں جھوٹہ ہونی ہیں * بہشتی آپس منن
 یہ سب کچھ جو باتیں کریں گے ہر ایک بات منن ان کو اور رُسنے والوں کو قایدہ اور خوش و فیاں
 حاصل ہونی رہیگی * اور جو کچھ مطلب مقصود کی بات کریں گے اسی وقت وہ مطلب مقصد حاصل ہوگا
 ان کی باتیں جھوٹہ ہوو گی جو کچھ اسی وقت وہ ہوگا * ایسی بہار ہونی اس جگہ منن موت کا
 محل ہونا مرد کے دروازے ہوتے ہیں ہونا جو کچھ کریں گے چاہیں گے اسی ساعت وہ ہو جاوے گا *
 اسے تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو جھوٹا کر دے گا * پھر اسے تعالیٰ فرمائی جو ایسی ایسی بری
 نعمتیں ان کو بہشت منن ملیں گی اس کا کیا سبب ہی کہ واسطے ملیں گی * جزا و من ربك عطاء
 حصا * بلای جزا دنیا ہی تیرے پروردگار کی طرف سے یا محمد بخشش ہی حساب کے
 موافق * مومن مسلمان سچے دنیا منن یقین رکھتے تھے اچھا جس سے محبت سے اسے تعالیٰ کی بندگی
 بجالانے تھے اپنے رسول کے حکم پر فرمانے پر عمل کرتے تھے اچھے کام کرتے تھے بُرے کاموں سے
 دور بھاگتے تھے اس سبب ان اچھے کاموں کا ان کو اچھا بدلہ پہنچنے والا ہی اچھی جزا اچھی مزدوری
 ملنے والی ہی تیرے پروردگار کی طرف سے یا محمد * اور یہ عطا ہی بخشش ہی ان ستیوں کے اور
 اسے تعالیٰ کے فضل و کرم کی یہ ایک مہربانی کا حساب ہی حسابی بات ہی ہے حساب
 نہیں * انھوں نے اپنے مقصد و ر کے طاقت کے موافق جان فشانی سے اچھے کام کئے تھے اچھی نیتیں
 رکھیں تھیں اب وہ رسول کو راضی رکھا تھا اسے تعالیٰ بھی اپنے کرم کے لایق اپنے فضل کے موافق
 ان کو جزا بخشیا ان کو راضی کر دیوے گا * ایسا کچھ ان کے تئیں بخشیا جو خواہشیں ان کی تمام
 ہو جاوے گی * اتنی نعمتیں ان کے تئیں دیوے گا کہ کچھ کفایت ہی بس ہی یا پروردگار اور کچھ ہم کو
 نہیں چاہنا بہت تو نے بخشی ہمارے مقصود تمام ہو گئے مطلب پورے ہوئے سب طرح کی نعمتیں
 خوبیاں ہم نے پائیں * پھر اسے تعالیٰ من ربك کا بیان فرمائی تیرا پروردگار کون ہی کسی *
 رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ * پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمینوں کا * وَمَا بَيْنَهُمَا *

اور پھر لکھنے والا ہی پالنے والا ہی روزی دینے والا ہی ہر چیز کا جو چیز آسمانوں اور زمینوں کے
 درمیان میں ہے * جان رکھنے والا جن پر ہی فرشتے آدمی میدان درخت چڑھنے * الرحمن *
 رحمت کرنے والا نہر بان سب بندوں کے اوپر برتری بخشش کرنے والا ہی ہر کسی کے اوپر *
 دنیا کے درمیان میں مومن کا فرج بھلا تھا اس عالم رحمت میں ہزاروں طرح کی نعمتوں میں
 ڈوب رہیں ہیں * ہر کوئی اس رحمت کے سبب جو کچھ چاہتا ہے سو کما ہی جو کچھ چاہتا ہے
 سو کما ہی * اور آخرت میں صبر و وردگار اپنی عظمت اور برتری اور شان ظاہر کرے گا *
 لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا * تاک نو دینگے آسمان زمین کے رہے والے پروردگار سے بات کہنے
 کے * قدرت ہو دیگی کسو کو دم مارنے کی * طاقت نہیگی کہ کوئی بغیر حکم کچھ پروردگار سے بات کہے
 بے اذن بولے کسی کی کوئی شفاعت کر سکے * سب کوئی اپنی اپنی نگہ میں ادب سے گھرے
 رہینگے * کسی کو کسی بات کی تجھ بھال ہو دیگی * يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا * مردن
 میں گھرا ہوا ہو دیگا روح فرشتہ اور سب فرشتے صف باندھے کر ادب سے گھرے ہو دیگے * روح
 ایک فرشتہ ہی نام ارواح کا مولیٰ ہے * خبر میں آئی ہے کہ کوئی پیریزدائش میں اس فرشتے
 سے برتری نہیں ہے * قیامت کے دن میں وہ روح فرشتہ ایک صف میں گھرا ہوا ہو دیگا اور سب فرشتے
 لاکھوں کروڑوں تک بے نہایت ایک صف میں گھرے ہو دیگے وہ اکیلا سیکے برابر ہو دیگا * سن اللہ تعالیٰ
 میں آیا ہے حضرت عبداللہ حضرت عباس رض کے یہ کہتے ہیں روح کا مقام موتھے آسمان میں ہے
 ہر روز ہزار بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی سبج کرتا ہے سبحان اللہ کہتا ہے ہر ایک سبج کے کہنے
 میں ایک فرشتہ اس دن و رات یہاں ہوتا ہے * لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ *
 بات نہ کہہ سکیں کسی کو قدرت ہو دیگی پروردگار کے آگے بات کہنے کی * کسی کی کوئی کہہ کر عرض
 کر کر شفاعت کر کر دہائی کر واسکیر کا عذاب سے بچانے سیر کا سوا ہے اس میں کسی کے جس کسی کو
 پروردگار کبیر کا شفاعت کرنے کا حکم فرما دیگا وہی آدمی وہی بندہ مات کبیر کا عرض کرے گا پروردگار میں
 کے حکم سے شفاعت کر دے گا * وَقَالَ صَوَابًا * اور کہا اس نے اچھا * جس آدمی نے دنیا میں
 اچھی بات کہی ہوگی اچھا کلمہ مسلمان کا * لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ * دل سے زبان سے
 صدق سے پڑھا ہو دیگا دین کی ایمان کی بات مسلمان کی * ایت کی بات کہتا رہا ہو دیگا کفر کی بات
 سے شرک کی بات سے بدعیدہ بیہودہ بولے اپنی کی بات سے پیریز کرنا رہا ہو دیگا ایسے ہی بندے کو

بات کہنے کا حکم ہو دیگا وہی شفاعت کرنے کا اذن ہو دیگا * اس سبب کا فرما اس دولت سے
 محروم ہیں انکادانت کہنے کا شفاعت کا حکم ہو دیگا * اور مومنوں کو کہنے کے کہنے والوں کو بات کہنے کا عرض
 کرنے کا اذن ہو دیگا * اس دن قیامت کے روز شفاعت گناہ گاروں کی برحق ہی ہے۔ پیغمبروں و نبیوں
 کے ایک بندہ سے * پہلے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفاعت کا حکم ہو دیگا * سب بندوں
 میں ایک حضرت نبی صاحب ہی ایسے بندے ہیں جو دنیا میں انھوں نے بھی جھوٹی بات
 نہ کہی تھام ٹھرا چھی ہی بات سچی ہی بات * ایت ہی کی بات کہتے رہے بلکہ وہ بیوہ باسپ
 کہنے سے اُمت کو منع کرتے رہے * اس واسطے سب سے پہلے اس دن حضرت نبی صاحب کو یہ درجہ
 اللہ تعالیٰ بخشے گا * انکی شفاعت کے بجائے اور سب پیغمبر شفاعت کریں گے اور سب پیغمبروں کے
 پیچھے حضرت نبی صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جو کوئی ان کی پیروی میں قدم
 پر قدم چلے میں سب اُمت کے لوگوں میں بہت سے بہت قائم نہا سب سے پہلے ایمان لایا تھا
 دین کے قائم کرنے میں کمر باندھی تھی وہ بندہ شفاعت کریگا * پھر درجہ بدرجہ مومن مومنوں کی
 شفاعت کریں گے * جسکے دل میں ایک ذرہ برا بھی ایمان ہو دیگا شفاعت کے سبب عذاب
 سے دوزخ سے آخر کو خلاص ہو دیگا * اور کافر بلے ایمان ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں چلے
 رہیں گے * اللہ تعالیٰ نبی صاحب کے طفیل سے مومنوں مسلمانوں کو دنیا میں ایمان بر مسلمانوں کی راہ میں
 قائم رکھے * اور بری راہ بری بات جو سے کام سے دور رکھے آخرت میں نجات بخشے پیغمبر کی
 شفاعت اور اپنا دیدار نصیب کرے آمین آمین * ذَلِكِ الْيَوْمَ الْحَقُّ * وہ دن قیامت
 کا آخرت کا دن برحق ہی ہو یوالہی البتہ ہو دیگا شک شبہ کچھ نہیں قیامت کے آئے میں *
 جب مومن مسلمان کو یہ بات اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور قیامت کے ہونے پر یقین
 محکم ہوا تو اسے لازم ہی جو ایسی راہ لیوے وہ کام کرے جس راہ سے جس کام سے خداوند کی
 قبولیت کے وہ جے کو پہنچے پروردگار کی رحمت سے بہشت میں * جگہ پاوے * اس بات کو اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے * فَمَنْ شَاءَ ابْتَغْذِلْهُ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَأْسًا * پھر جو کوئی چاہے اختیار کرے لیوے اپنے پروردگار کی
 طرف اپنے رہنے کی جگہ * جس کسی کی خواہش ہووے اور چاہے حاصل کرنے پروردگار کی رحمت
 میں اپنے آرام کا گناہ چاہے کہ دنیا میں اس نے تھوڑی عمر تھوڑی زندگی میں وہ کام کرے
 جن کاموں سے اللہ تعالیٰ راضی ہووے اور بہشت میں اُٹھو جاگہ دیوے اور ہمیشہ کی خوشنودی

بخشے * اور جو کوئی اس دولت کو پہنچانہ چاہو وہ جانے اور اس کا کام جانے آخر کو عذاب میں
 دوزخ میں پہنچ رہا رہا ! سو اسطے ۲ خردون کے خردینے کو غافلون کے جانے کو اسے سبحانہ تعالیٰ
 فرمانا ہی * اِنَّا اَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا * تحقیق دہرایا خردی ہمنے کھو ایک برست عذاب
 کی اس عذاب جو آنا آسکا نزدیک ہی * ایک بات دہر کی کمی تم سے خردی ہمنے کھو ای
 غافل ۲ خردو خرد عذاب کی جو شتاب حساب ہو دہر کا آخر کے دن میں * قیامت کے دن کو شتاب
 اسو اسطے فرمایا ہی جو خیر ستر ہوئے والی ہی وہ شتاب ہی نزدیک ہی * یَوْمَ يَنْظُرُ الْيَمْرُؤُ
 مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ * اس دن میں جس دن میں نظر کریگا آدمی اس چیز کو جو خیر آگے بھیجی ہی
 آگے دونوں * تھوون نہ * ہر آدمی کے عمل اس دن آگے آدینگے اچھے عمل ہوں یا بُرے جس
 طرت نظر کریگا اس دن اپنے ۲ عملوں کو دیکھیں گے اور کچھ نظر آریگا * اچھے عمل ہو دینگے
 تو اچھی اچھی خوشی کی صورتیں نظر آویں گی خوشوقت ہو دہر کا * برے عمل ہو دینگے تو بری بری غوار
 کی صورتیں نظر میں آویں گی غم زیادہ ہونا جاویگا افسوس برہنہ ہر گاہ سرت کھاتا رہیگا *
 وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا * اور کیر گاہ کافر کاشے میں خاک ہو جانا *
 جب کافر نے ایمان اپنے عملوں کی صورتوں کے اوپر نظر کریں گے اور خوار یاں اپنی دیکھیں گے آگ
 میں جلنے کی حقیقت پوچھنے لگیں ہمیشہ گاہ اس یقین ہو جاویگا آرزو کریں گے اپنے دل میں کہیں گے کہا
 اچھی بات ہوتی جو ہم پیدا ہوئے اور جو پیدا ہوئے تھے مر گئے ہوئے پھر جی نہ آتھے خاک ہوئے پرتے
 رہے * اور جو اب جسے ہیں پھر مر بادیں تو بہتر ہووے خاک ہو جاویں ناپید ہو جاویں * اور ایک
 روایت میں ہی اسہ تعالیٰ قیامت کے دن میں سب جان رکھنے والے کو زندہ کریگا آدمی جو ان
 درندہ پرندہ چرند سب جینیگی * اول عدل انصاف کے ظاہر کرنے کے واسطے حیوانات سے ان کے
 آپس میں بدلا دایا جاویگا * سیگ دارا بکری نے جو دنیا میں بنہر سینگوالی بکری کو مارا تھا اس بنہر
 سینگ کی بکری کو قیامت کے دن سینگ دی جاوے گی اور اس سینگ والی کی سینگ
 دور کئی جاوے گی وہ اپنا بدلا اس سے لے لیوے گی ! سو اپنی سینگوں سے مار لیوے گی * اسی طرح سب
 جانور حیوانوں کے بدستون سے ضعیفون ناتوانوں کا بدلا دایا جاویگا * جب سب جانور دن کے
 اوپر عدل انصاف ہو چکیگا اور آدمی اس انصاف کو عدل کو دیکھیں گے سب کوئی دیکھ کر اپنے
 دلوں میں دہر دینگے گاہیں گے مومنوں کو شفاعت کی امید داری ہو دے گی * کچھ اپنے دل کی نسی

کہیں گے اور گارنا آسید ہو دیں گے * اور جب ان جانوروں کا انصاف ہو چکے گا تب تعالیٰ جانوروں سے
 سوال کرے گا * میں تمکو ان آدمیوں کے واسطے پیدا کیا تھا آدمیوں نے تم سب سے کیا سوا کہ کیا * کہیں گے
 پروردگار اچھی نعمتیں انھوں نے آپ کھائیں اور ہم کو سوا سے کھا جس چون بھوس کے اور کچھ
 نرندہ باور جو کچھ آدمیوں کے ہاتھ سے نمدہ پائی ہو گی سو بھی تمام عرض کریں گے کہیں گے * پھر اس
 بات کا بھی انصاف جس طرح سے اللہ تعالیٰ پیداکر دیا دیں گے * پھر جب کافروں کو عذاب خواری میں
 گرفتار دیکھیں گے جانور سب عرض کریں گے پروردگار ہم راہی ہیں حکم ہو دے جو ہم خاک ہو جاویں *
 پھر سوا سے ان جانوروں کے جو آدمیوں کو ہڈیوں کو ان سے انس نہا پاتے تھے غوطا میں کبوتر مور
 اور سب جانور خاک ہو جائیں گے * جب کافر جانوروں کو خاک ہونے دیکھیں گے اس وقت یہ آرزو
 کریں گے کہیں گے کیا خوب ہونا کیا بھلی بات ہو رہی ہو ہم بھی ان جانوروں کی طرح خاک ہو جائے اور یہ
 اب دوزخ کا پتہ * اور اس میں شیطان بھی خاک ہونے کی آرزو کریں گے * حضرت آدم
 علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور عالم بخشا بزرگی بخشی سب فرشتوں کو حکم ہوا کہ آدم
 کو سجدہ کرو سب فرشتوں نے سجدہ کیا شیطان سب گامروا رہا تھا اس نے سجدہ کیا * حکم ہوا کہ
 نہ کیوں سجدہ کیا * شیطان نے کہا میری ذات آدم کی ذات سے برتری ہی میں آگ سے پیدا
 ہوا ہوں اور آدم خاک سے پیدا ہوا ہی آگ خاک سے اور یہی خاک سب سے نیچے ہی * میرا
 درجہ آدم کے درجے سے برتری پر اچھوتے کو کس طرح سے سجدہ کرے * شیطان نے غروری کیا
 کبیری کیا اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا حکم کے اوپر اپنی عقل کی بات زیادہ جانی * اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں
 یہ بات اسکی رد برتری اسکو اپنی رحمت سے دور کیا مردود کیا آسمانوں سے گرا دیا *
 اور آدم کو آدم کی اولاد کو برآ کر دیا برائی بخشی مقبول کیا * جب فیاضت میں حضرت آدم
 کی برائی اور آدمیوں میں خاص بندوں کی برائیاں بشہرہ دن و لیون کی مونسوں سنیوں کی
 برائیاں خیمان ان کے برتے درجے دیکھ بگا دیکھ کے حسرت کریں غم کھا دیگا زور کریگا جو میں بھی
 آگ کا ہوتا خاک سے پیدا ہوا ہوتا تو کیا خوب ہوتا جو ایسے درجے پاتا آدم کو اور آدم کی اولاد
 کو * اللہ تعالیٰ اس عاجز فقیر بند سے محتاج اسید واد کو اور سب مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم
 سے دنیا میں ایمان میں حسرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں قائم
 رکھے * اس دنیا سے ایمان کے ساتھ لجاوے اور آخرت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شفاعت

نصیب کرے اور دوزخ سے بپناہ معنی رکھے بہشت معنی داخل کرے اپنے دیدار کی دولت سے ہمیشہ ہمیشہ آنکھوں کو روشن رکھے خوشحال رکھے آمین آمین آمین

* سورۃ النازعات *

مکی ہی کی من حضرت نبی صاحب ﷺ کے اوپر نازل ہوئی ہے چالیس آیتیں ایک سو اسی کلمے سات سو تہتر ہیں
حضرت ہیں اس معنی قیامت کے احوال ہیں اور وحدانیت کی دلیلیں ہیں اور بہت قایدے ہیں اس سورہ معنی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ *

وَالنَّازِعَاتِ غُرُقًا * سو گندھی دم ہی ان فرشتوں کی جو کھینچنے والے ہیں نکالتے ہیں کاروں کی جانوں کو
سُجُنًى سے * وَالنَّاسِطَاتِ نَشْطًا * اور قسم ہی ان فرشتوں کی جو نکالتے ہیں مومنوں کی ارواح کو بدن
سے نرمی کر آسانی کر * وَالسَّابِقَاتِ سَبَّحًا * اور قسم ہی ان فرشتوں کی جو شبابی کرتے ہیں دُور سے
اللہ تعالیٰ کے حکم پہ لانے معنی شبابی کر دے * فَالسَّابِقَاتِ سَبَّحًا * پھر قسم ہی ان فرشتوں کی
جو سبقت کرتے ہیں آگے جاتے ہیں ایک دوسرے پر فرمان برداری معنی حکم کے تابع ہیں جو حکم
ہو نامی اس حکم کے کرنے کے واسطے ایک دوسرے سے شبابی کر نامی * فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا * پھر
سو گندھی ہی ان فرشتوں کی حمد پڑھ کر نواہ پڑھ کر کام کی پروردگار کے حکم سے * اس عالم کے کار بار کی تدبیر
کرتے ہیں * جس فرشتے کو جو کام کرنا دینا کا اور دینا کے لوگوں کو فرمایا ہی اس کام کے سنوارنے معنی بنانے
معنی رہنمائی * جس طرح حکم ہوتا ہی ہر ایک کام معنی اسی طرح کرتا ہی ایک ذرا تفاوت نہیں کرتا *
اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کارخانے معنی لاکھوں کر دے دن قسم کے فرشتے ہیں ہر قسم کو ایک طرح کا کام
حوالہ ہی * اپنے اپنے کام معنی ہر ایک فرشتہ تیار ہی حاضر ہی * اور سب فرشتوں معنی چار فرشتے
بہت برے فرشتے ہیں پروردگار کے حضور معنی * ان چار دن فرشتوں کا بہت بڑا مرتبہ ہی قرب
کے درجن معنی ہیں * ایک ان فرشتوں معنی حضرت اسرافیل ہیں بہت برے فرشتے ہیں *
نبرسن آیا ہی ساتویں آسمان کے اوپر ادا کر ہی * لوح محفوظ جو ایک تختی ہی نور کی پان سو
برس کی راہ معنی اسکی چوڑائی ہی * سب علم سب احوال خلق کے ہر ایک بندے کی حقیقت
اول سے آخر تک اس لوح معنی قدرت سے لکھی ہوئی ہی * وہ لوح حضرت اسرافیل
کی آنکھوں کے سامنے رہتی ہی * سب علم لوح کے حضرت اسرافیل کو معلوم ہیں * سب فرشتوں کو انہیں
سے خبر لوح کے علم کی مانتی ہی * جو فرشتہ جس علم کے لائق ہی اس علم کی بات اُن سے پاتا ہی لبتا ہی *

وہ لوح ساتویں آسمان کے آؤ پر ہے اور بانوں ان کے ساتویں زمین کے نیچے ہیں اور اس برائی اور
 بزرگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور شان اور بزرگی اور برائی کو دیکھ کر اور اپنی عاجزی
 اور اپنی بندگی کے آؤ پر نظر کر کہ ہشتم سے غوث دوسرے پاک پروردگار کی برائی برائی کی
 کی ہیبت کے آگے ہر روز پچاس بار چرتے کے جواب ہو جاتے ہیں حکم احکام تضاد قدر کے سب
 فرشتوں کو پہنچاتے ہیں اور صورت جو قیامت کے دن دم ہو اور گا اور انکی آواز پھونکنے سے
 آسمان زمین ٹوٹے لگیں حضرت امیر اہل ہی کے ساتھ منی ہی آئے پھونکنے کی انہیں کو خدمت ہے
 اور وہ صور ایسا برائی جو اس کے منہ کا گردا جھانسے آواز نکلتی ہی پان سو برس کی راہ منی ہی
 اس صور کو اس زنگے کو لئے ہوئے ساتھ منی بیاں کھرتے رہے ہیں حکم کے انتظار منی راہ دیکھتے
 ہیں جس ساعت حکم ہو دیکھا اسی ساعت صور کو پھونکیں گے قیامت ہو جاوے گی ہول ہیبت
 سارے عالم منی بر جاوے گا اور آگ کے آؤ پر بھی حضرت امیر اہل علیہ السلام سو کل ہیں انکے حکم
 منی آگ رہی ہی نکلتی ہی برہنی ہی گشتی ہی اور دوسرے فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام
 ہیں بہت ترے ششہ ہیں سرور الہی جو ایک درخت ہی ساتویں آسمان کے آؤ پر وہاں
 ازکا مقام ہی ہایت کے علم کا کارخانہ ان کے حوالہ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہینمردن کے آؤ پر
 وحی لاتے ہیں پیغام کلام پہنچاتے ہیں کتاب لائے ہیں قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے آؤ پر انہیں کی وساطت سے اترا ہی اللہ تعالیٰ کے کلام کے امانت دار ہیں اور
 باد کے آؤ پر بھی وہی سو کل ہیں جس طرح کی باد جاتی باوجہ ان کہیں حکم ہوتا ہی وہی بھیجتے
 ہیں باد کو چلاتے ہیں اور کافروں کے آؤ پر پہلے ہینمردن کے وقت جو عذاب آیا تھا حضرت جبرئیل
 کو حکم ہوا تھا عذاب کرنے کا اور جس ہینمردن کی امت منی جو لوگ بے فرمانی کرتے تھے برے
 کام کرتے تھے حضرت جبرئیل ہی کو حکم ہوتا تھا ان کے عذاب کرنے کا چھ سو پر ہیں حضرت جبرئیل علیہ
 السلام کے انہوں نے ایک اپنے چھوٹے پر کو زمین منی گرا کر سات ہینمردن کے ایک
 اس پر کے آؤ پر اٹھا کر آسمان کے پاس تک لے جا کر وہاں سے اُلٹ دئے تھے زمین منی پلٹ
 مارے تھے اور ہینمردن حضرت میرکائیل علیہ السلام ہیں ہینمردن کے آؤ پر پانچ بادل کے
 اوپر کھینچوں کے آؤ پر وہ جو کچھ زمین سے کھاس درخت پیدا ہوتا ہی اور تمام خلق کے رزق
 پہنچانے کے کام کے آؤ پر وہ ہیں جس طرح حکم ہوتا ہی اسی طرح کام مگرتے ہیں کھیتیاں ہوتی ہیں

رزق بند و نکاہ پاتے ہیں لاکھوں کروڑوں فرشتے اُنکے تابع ہیں * ہر ایک درخت کے پات بنانے
 معنی ہر ایک گھاس کے پدا کرنے معنی کتنے فرشتے کام کرنے ہیں سوکل رہتے ہیں * تب یہ سب کی
 قوت آدمی کی خانہ بدوشی ہوتی ہے * اور جو تھے فرشتے حضرت عزرائیل علیہ السلام ہیں خاک اور
 زمین ان کے حکم سن ہی اور رزق کی سان نکالنے کے اور سوکل ہیں * جس وقت جسکی جان اپنے کا حکم
 ہوتا ہی اسی وقت نکالتے ہیں اور اُنکے بھی لاکھوں کروڑوں فرشتے تابع ہیں * کافروں کی جان نکالنے
 کے واسطے عذاب کے فرشتہ بڑی بڑی صورتوں سے درانی شکلوں معنی آئے ہیں معنی سے عذاب
 سے جان نکالنے ہیں * اور مومنوں کی جان نکالنے کے واسطے رحمت کے فرشتے اچھی اچھی صورتوں معنی
 نورانی شکلوں معنی آکر آسانی سے زمی سے جان نکالتے ہیں * اللہ تعالیٰ اپنے فرستوں کی جو فرمان بردار
 ہیں بند سے ہیں نور کے بننے ہوئے ہیں قسم کھاتا ہی جو اب قسم کھاتا ہے * اس واسطے اس بات پر قسم
 کھاتی جو قسم سب مرنے کے بجائے زندہ ہووے گا سب کو ہم چہر جلا دیں گے قبر دن سے اٹھا دیں گے * تمھارا
 سب کا حساب ہووے گا ہر ایک کی موت کا ذکر کی جزا سے ابلیس اللہ ہی پر باب رہا ہے
 بات * قسم ہی اس مات کے اور پر قسم کھا کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو سب سے اپنے دل سن جو ہیں
 سمجھیں جس بات پر پروردگار قسم کھاتا ہے وہ بات خواہ خواہ ہو دیگی اللہ تعالیٰ کا فرمانا جو تھہ ہیں *
 یہ قسم کھا کر فرمایا قیامت کا ہونا مردوں کا جیسا عذاب ثواب برحق ہی سچ ہے * چہر جو کوئی اس
 رکھتا ہے اور اس بات کو اس نے سنا سمجھا ہو جھٹکا * اس کو لازم ہے جو اس دنیا کی زندگی میں
 جو چاہی جاتی ہی اس بہان کے واسطے آخرت کی زندگی کے واسطے جو ہمیشہ قائم رہیگی کچھ اچھی
 خوب کہاں کر لہو سے بہت کچھ اپنے ساتھ ذخیرہ بنادے کہ ملے ہمیشہ خوشی کرتا رہے * اور فرستوں کی
 قسم کھانے معنی یہ فائدہ ہی جو یہ بندے خاک سے پیدا کئے ہوئے اور جن پر ہی سب کوئی جانیں جو پروردگار
 کی برسی بادشاہی برآ حکم ہی انکے دربار معنی اسے برتے برتے بندے ہیں جو ان کے آگے ان خاکی
 بندوں کا کیا مرتبہ کیا مرتبہ و کیا قوت ہی کیا زوری * یہ ضعیف ہیں ناتوان ہیں اپنی بکری
 چھوڑتے ہیں اپنے غرور کو دور کرکے اپنی عاجزی پر نظر کریں * اور یہ فائدہ ہی جو ان فرشتوں کے مذکور
 کو شکر جانیں جو پروردگار ان خاکی بندوں کی زندگی کا محتاج نہیں کسی کی زندگی کی اس کو پرواہ نہیں
 اس کے دربار میں کروڑوں ملے حد بلے نہایت بندے پاک صاف زندگی میں حاضر ہیں حکم کے فرمان بردار
 ہیں * ان خاکی بندوں کو زندگی کا حکم کیا ہی انھیں کے ملے کے واسطے ہی کہ بے اپنی عاجزی کے اور پر نظر

لکھ کر غور و فکر کو چھوڑ کر اپنے سچے صاحب کا حکم، بجلا دین اُس کے فرمان کو اپنے سر اور آنکھوں پر
 رکھیں اُس کے فرمان کے موافق چلیں * وہ خاوند قادر ہی مہربان ہو کر رحم کرے کہ اُن کے تین ایسے
 برے مرتبے معنی پہنچا دے جو مشرب فرشتے سے بھی اُن کا درجہ زیادہ ہو جاوے قیامت کے درجن
 معنی پہنچ جاوے * اور جو اپنی جھوٹی تمہری کو لئے رہیں غرور و نونہ چھوڑیں ایک تو ضعیف ناتوان
 عاجز و رماندہ ہیں اور نورانی غرابی معنی گریں گہ ہون گھٹوں کے تھکانے سے بھی نیچے گر جاویں
 کہیں کے نو دین * پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے ہونے پر قسم کھا کر فرماتا ہے * **يَوْمَ تَرْجَفُ الرَّاجِفَةُ** *
 یاد کرو یہ جھوٹا سمجھو ای عاجز بندہ اُس دن کی بات معلوم کر د جس دن معنی کا ہیرا گرز بگاڑا پھینے والا
 لرزے والا * جب حکم ہو دیگا پھلا صور دم ہونے لگا آسمان زمین ہول بہت پر جاوے گا
 آدمی جن پر ہی ہول کھا کھا کر مرنے لگیں * پرت و ایون کے پرت گر جاویں آسمان و زمین سب
 ہمانے لگیں بہار آرنے لگیں سب کچھ ذرہ ذرہ ہو کر نیست نابود ہو جاوے گا سوائے ذات
 پاک پروردگار کے اور کچھ نہ رہے گا * **تَتَّبِعُهَا الرّٰادِفَةُ** * اُس کے پیچھے آویگا پچھے آئیوالا * جب
 پھلا صور پھٹے گا اور سب کچھ نیست نابود ہو جاوے گا * چالیس باس کے کچھے اللہ تعالیٰ اپنے
 حکم سے حضرت امیر اقیل کو زندہ کرے گا صور پھلاوے گا حکم ہو دیگا جو صور کو دیکھ معنی ابھر
 پھر پھونکو اُس کو دم کرو * حکم سے دوسری بار صور پھٹو لگیں آسمان و زمین تیار ہو جاویں مرد و
 کتن بن ذرہ ذرہ جمع ہو کر سور ہو دیں سب جانداروں کی ارواح سب کی جان صور معنی
 ہو دیں * جانوں کو خطاب کریں آواز کریں تم سب اپنے اپنے بن معنی جاوے داخل ہوؤ * پھر سب مردے
 درجہ بدرجہ چہنچہ لگیں زندہ ہو جاویں اپنی اپنی قبروں کے پاس کھڑے ہو دیں * عالم کا
 رنگ اور طرح دیکھیں زمین صاف ہو دیں اونچا نیچا درخت چہاں کچھ نہ ہو دیگا سارا عالم ایک
 برابر میدان ہو دیگا * تمام خلق اُس حال کو دیکھ کر حیران ہو دیں کیسی بد کیا ہو کیا ہو گیا * پھر یاد
 کریں کیسی بد وہی دن ہی جس دن کی سینہ بردن نے خردی تھی کتابوں معنی لکھا تھا یہ قیامت
 کا دن ہی یہ حساب کثاف کا دن ہی ہر کسی کو ہول دہلا دے گا * نیک کا ربد گار کے اوپر دھڑ
 غالب ہو جاوے گا ہر کوئی اپنے دل میں کہے گا آج دیکھئے میرے اوپر کیسی بے نیکی میرا کیا حال ہو دیگا
 نجات پاؤں گا یا عذاب ہو دیگا اُس بات کو اللہ فرماتا ہے * **قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ابْصَارُهَا خَاشِعَةٌ** *
 ہر دل سب کتنے غلی کے اُس دن خوف سے دہسے گا پھینے والا دفر کرنے والا ہو دیگا آنکھیں

انکی خوف سے شرم سے بچے ہو دیگی * اُس دن کھول دے سب کے دلوں میں ایسا پرہیزگار
سب کے دل تہنہ لگیں گے کہیں گے * ہر کوئی اپنے گناہوں کے اوپر نظر کرے کہ اسے اتنا سیرک آنکھ میں
نہی ہو جادو بگنی شرم سے عرق تن بدن سے بہ چاہے * ہر کسی کو بھی پھر جادو بگنی جو اب ہمارا کیا حال
ہو دیکھیں بات ہو دیگی کہا جو اب دیو بگنے * جب بے بائیں یہ سب حقیقت قیامت کے
دن کی کافروں نے اُن آیتوں سے معلوم کہیں بے آبتن سُنین تعجب سے کہنے لگے کبھی قیامت کی
بات سنیں نہ تھی کچھ کچھ بے وقوفی سے کہیں گے اُن کی بات فرمائی ہو دور دُعا تھی * يَقُولُونَ
وَإِنَّا لَمُرَدُّوْنَ فِي الْحَافِرَةِ * کہتے ہیں یہ کافرا بے دینا میں انکار سے تعجب کر کر کیا ہم پھر
پھر بگنے پھر جائیں گے * سے حال سنن اب میں ہم دوسری بار بھی اسے حال سنن ہو جادو بگنے * کیا جس طرح اب
جینے میں مر کر پھر اسی طرح جیو بگنے * وَإِذَا اسْتَأْذَنَّاكَ فَاخْرِجْ * کیا جس وقت ہو دیگے ہم ہمتی پُرانی
گلی ہوئی پھر جیو بگنے * تن بدن خاک ہو جادو بگانی ہو جادو بگانی بھی گل کر خاک ہو جادو بگانی کہیں کر دوسری
بار پھر کر جی اُتھیں گے * قَالُوا تِلْكَ إِذْ أَكَرَّةٌ خَاسِرَةٌ * کہا ان کافروں نے یہ جیسا اس وقت دوسری
بار گاراجیسا ہی زبان کا جیسا ہی کافروں نے دوسری بار کے جینے کی حقیقت کو نہ سمجھ کر اپنے دل
میں جو جھاڑو بہ دوسری بار کے جینے میں پھر اس طرح سے تن بدن میں گوشت پوست محکم استخوان کے
ساتھ نہ ہو سکیں گے صورت شکل پھر نہ ہو سکے گی * آدمی مرنا ہی خاک میں گرنا ہی صورت شکل سب
بگرتا ہی بدن خاک ہوتا ہی ہڈی گل جاتی ہی پھر جیو بگنے تو یہی ہڈی گلی ستری ساتھ ہو دیگی
خاک میں لپی ہوئی ہو دیگی صورت کچھ بگرتی ہوئی ہو دیگی * نواب جیسا کچھ اچھا نہیں خواہ جیسا
ہی برا جیسا ہی زبان ہی نقصان ہی * اس بات کو نہ سمجھے جو پردہ دار ایسا قادر ہی جو ایک حکم
کرنے میں اُس کے اول آخر کے مُردے سب جی اُتھیں گے پیدا ہو جادو بگنے ہر ایک اپنی اپنی صورت میں
تن بدن میں ہو جادو بگنے بار بگنے گا * اِسْوَاطُ امْرِئِ تَعَالَى اُن کافروں کے تعجب کرنے کا جو اب قیامت کے
دن سے متبرک ہونے کا جو اسے فرماتا ہے * فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ * پھر تحقیق نہیں ہی ہند
زندہ کرنا جلانا اُن سب خلق کو اسوایے ایک ٹانگ مارنے کے * بہ دوسری بار کا جلا ناپید کرنا کچھ
مشکل بات بھاری کام نہیں ہی * اسرافیل کو حکم ہو دیگا سوردم کر ایک آواز کر سب کی ارواح
سے کہہ اپنے اپنے بدن میں آجاؤ جی اُتھو * ہمارے ایک بندے کی ایک آواز کرنے میں سب جی
اُتھیں گے تن بدن گوشت پوست پیدا ہو کر قبروں سے اُتھ کر تے ہو دیگے * فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ *

پھر اسی وقت پہنچا۔ یہ سب خلق قیامت کی زمین میں آ جا دیگی۔ زمین کے نیچے سے اوپر
ہو جا دیگی۔ سارے زمین اٹھ کھڑی ہو دیگی۔ سارہ قیامت کی زمین حشر کی زمین کا نام ہے۔ زمین
سنبھل ہو دیگی۔ برابر ہو دیگی۔ ہموار ہو دیگی۔ برابر صاف اُچھا تھا اس میں ایک ذرہ نہ ہو دیگا۔ وایت
میں ہی سارہ زمین کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی قدرت سے پیدا کرے گا۔ روئے کی ہو دیگی
بول عرصہ لمبا ہو گا۔ اس زمین کو پہا کی زمین سے چالیس برابر زیادہ ہو دیگا۔ اور اس زمین کا نام
سارہ بھی سہر حشریٰ میں پیداری کو جاگنے کو کہتے ہیں۔ آسمان میں نامہ ساق کی میند باقی رہیگی۔ سورہ مرگہ
دھوم کار اندیشہ حساب کتاب نصفہ نصفہ اس کا کچھ ہو دیگا۔ میند کا نام نشان بھی کچھ نہ رہے گا
یچاس ہزار برس کا ایک دن ہی وہ قیامت کا دن کسی کو اپنے اپنے سال سے چھوٹ ہو دیگی جو سونے
کی واسطے پلٹ سے پلٹ مار سکے۔ اس سب قیامت کی زمین کا سارہ نام ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
قیامت کا بیان کر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کیا۔ ان کو فرعون کی طرف بھیجا تھا۔ ایت
کرنے کے واسطے۔ فرعون نے حضرت موسیٰ کی بات نہ مانی اپنی دولت کی مندرجہ سی منیٰ رہا کہہ کر تارا
سنگرہا۔ آخر کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نجات پائی۔ اُسکے ہاتھ سے چھوٹے۔ اور فرعون اپنے سب
سنگر فوج کے ساتھ دریائے سن دریا میں ڈوبا۔ دنیا ہاتھ میں آئی۔ اُسکے نہ دین ہاتھ آیا۔ اُس قصے میں بہت
فائدے ہیں۔ ایک فائدہ یہ ہے جو اس قصے سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک دل کو
لیکن آرام آدے نہائی ہوئے جو اکیلا چھو کہ ان کا فردن نے انکار کیا اور بھی یہ سمجھوں کی
یہ سمجھری کے اوپر ان کے وقت کے کافروں نے انکار کیا تھا۔ ان کے سنگر ہوئے تھے۔ جسے فرعون نے حضرت
موسیٰ کا انکار کیا۔ حکم نہ مانا۔ یہ کافروں کی عادت ہے جو یہ سمجھوں کی باتیں مانیں حکم نہ سنیں۔ اور
فائدہ یہ ہے جو ہر کوئی سننے سمجھنے معلوم کرے جو کسی نے اپنے یہ سمجھ کو مانا آخر کو وہ غار ہوا عاقبت
اُسکی خراب ہوئی۔ جسے فرعون کی عاقبت خراب ہوئی۔ ہر کوئی عبرت پاوے۔ اپنے بھلے کی نصیحت
لیوے۔ اور فائدہ یہ ہے جو ہر کوئی جانے جسکو اللہ تعالیٰ نے عزیز کیا۔ اُس کی حمایت کی پھر اُسکو
کوئی ذلیل نہیں کر سکا۔ کہیں ہی برادر دشمن ہوئے اُسکی دشمنی سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ اور
جسکو خوار کیا اُسکی حمایت کی پھر وہ کیسے ہی برائے مرتے میں ہوئے کیسی ہی دولت دنیا رکھتا
ہوئے آخر کو اس لیے گرنا ہی جو پھر کبھی اٹھ نہ سکے۔ کوئی اُسکا ہاتھ پکڑ نہ سکا۔ اُنھیں بولا
نہلے جیسی فرعون کی خفیت ہوئی۔ اور بھی بہت فائدے ہیں۔ اس قصے میں فرمانی پروردگار۔

قُلْ أَتُكَلِّمُكَ حَدِيثٌ مُّهِمٌّ * نَحْنُ بَانِئُ بَنِي بَاتِ مُوسَى كِي * اِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى
 جب آواز کی موسیٰ لیسن موسیٰ کے پروردگار نے وادی مقدس میں پاک جگہ میں جس کا نام اناہی *
 کہا پروردگار نے * اِذْ هَبْنَا إِلَيْهِ فِرْعَوْنَ * بھائی موسیٰ فرعون کی طرف اُسکو * ایت کر بندگی کی
 طرف بلا * اِنَّهُ طَغَىٰ * تجھن درون حد سے درگزر رہی * اپنی عاجزی کے تھکانے بندگی کی نہ سن
 نہیں رہا خدا کی دعویٰ کرنا ہی کہنا ہی میں ہی خدا ہوں * فَقُلْ هَلْ لَّكَ إِلَهِي أَنْ تُزَكِّيَّ * پھر کہہ
 اسے کچھ رغبت ہی مجھے ! اس بات کی طرف جو کفر کی ناپاکی سے پاک ہو جاوے گناہ سے
 بھڑک جاوے خدا سے نبی کے اوپر ایمان لاوے * لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ تو دنیا آخرت میں نجات
 پاوے * وَأَمْدِيكَ إِلَهِي رَبِّكَ فَتَخَشَّىٰ * اور راہ دکھلاؤں میں تیرے تین تیرے پروردگار کی
 طرف پھر دے * تو میں اسے عیان کی عظمت بزرگی برائی کی باتیں کہوں مجھ سے جو مجھ میں معرفت
 پہچان اپنے پیدا کر نبی کے پیدا ہووے ایمان آوے مجھکو * پروردگار کا خوف پیدا ہووے
 مجھ میں * اُس در کے سبب کفر سے گناہ سے دور بھاگے تو اچھے کام کرنے لے پھرے کام مجھ میں نہ رہیں *
 اِس جہان اِس جہان میں بھلائی باوے خدائی مادے * فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ * پھر دکھایا موسیٰ
 نے فرعون کے تہمت برتری نشانی قدرت کی * اپنا تجربہ دکھایا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بخشا تھا
 عصا اور ید برضا اُس میں ہزار تجربے تھے * اور جب عصا دشمنوں کے واسطے زمین میں ڈال دیے
 ایک برتری ہییب کا قرانی صورت کا اردہ ہو جاتا * اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس کو
 جس کو کھا جانے کا اشارہ کرتے کہتے اُسکو کھا جاوے کھا جاتا * اور ید برضا تھا جو حضرت موسیٰ بوقت
 اپنے دہنسے تھکے کو اپنے گریبان میں ڈال کر دل کے اوپر پھیر کر ماہر کال کر تھکے کو دکھانے آفتاب
 کی طرح روشنی ہو جانا حکم کیے لگتا * اِذْ هِيَ رَايَتْ رَاتِ مَعْنِ دُكْهَانِ فَوَرَاتِ سَعْدِ دِنِ هُوَ جَانَا كَسِي كِي
 آنکھوں کو تاب نہ آسکتی تھی اُسکی طرف دیکھ کے * ایسے ایسے ترے تجربے حضرت موسیٰ
 علیہ السلام نے فرعون کو دکھائے لیکن اُن بد بختوں نے یہ ایت قبول نہ کی * فَكَذَّبَ وَعَصَىٰ * پھر
 دروغ گو کہا فرعون نے موسیٰ کو اور بھابھا کہتے کیا یہ مدعی اُس کے کہ وہ میں اور عاصی ہوا *
 جہو تا کہا فرعون نے موسیٰ کو اُن کی پیغمبری کو نہ مانا اُن کے اوپر ایمان نہ لایا خدا کا گناہ گار ہو اکا فرما *
 ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ * پھر پیچھے بھاگ گیا ایمان قبول کرنے سے ایمان نہ لا کر کفر میں چلا گیا * اور کو تیش کی
 سستی کی ستر اترت پر کمر باندھ ہی دلا د کرنے جاؤ دشمنی کرنے کی طرف دوڑا * فَحَشَرَ * پھر جمع کیا

فرعون نے اپنی قوم کو شکر کو جادو گردن کو فنا دیا اور فرعون نے آواز دی اپنے سب لوگوں کو
 جمع کر کے فقال انا ربکم الاعلیٰ پھر کہا فرعون نے اپنی سب کردہ سے میں ہوں پروردگار تمہارا
 خدا تمہارا اور سب جھوٹے خدا ہیں تمہارے میں پروردگار ہوں پب اُس بد بخت نے ایسی
 بے ادبی کی اور ایسی بے ادبی کے لئے کہ فَاخَذَهُ اللّٰهُ فَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُولٰٓئِی پھر پکڑا اُس کو
 خدا نے تعالیٰ نے رسوائی میں خرابی میں آخرت کی اور دنیا کی دنیا میں اُس کے سارے شکر
 فوج گروہ کے ساتھ دریا میں قبادیا غرق کر دیا اور آخرت میں اُس کو گروہ کو ورنج کی
 آگ میں جلایا ہمیشہ کے واسطے کہ اس میں گرفتار کیا اِنْ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةٌ لِّمَن یَّخْشِی تحقیق اس
 فصیح کے بیان کرنے میں بہر بہر ہی نصیحت ہی اُس کسی کے واسطے جو درے خدا کا خوف کرے اس
 فصیح کو سمجھے تو بہت فائدہ حاصل کرے پھر یہ بیان اس فصیح کا یہ ہی فرعون ایک بادشاہ
 تھا مگر کے شہر میں اسے تعالیٰ نے اُس کو بہت مال دولت حکومت دیا تھا بہت بادشاہ اُس کے
 حکم میں تھے لاکھوں آدمی اُس کی فرمان برداری میں رہتے تھے ایک رات اُس نے خواب میں دیکھا
 کہ کوئی اُسے کہتا ہے میرے شہر میں ایک ایسا کوئی آدمی پیدا ہو گا جو میرا ملک اُس کے ماتم سے خراب
 ہو گا تیری بادشاہت جاتی رہیگی تجھ کو ترے سب شکر فوج گروہ کے ساتھ پانی میں قبادیا غرق
 کر دے گا اورو آدمی بنی اسے ایل میں پیدا ہو گا پھر اسی خواب کو دیکھ کر فرعون چونکا بہت برقی فکر
 میں غم میں برآ صبح کو سب اپنے امر کو جمع کر کے اُس خواب کو بیان کیا اُس کے پاس ہزار امیر ہزار
 جادو گر تھے ہزار کاہن تھے و غیب کی خبریں کیا ہو گا کیا ہو گا دیا کرتے تھے ہزار نجومی تھے اُن سب کو بلا کر
 اپنے خواب کی بات کہی اُن سبھوں نے کہا تو کون غم ست کر ہم اس کا علاج کر سکیں گے یہ بات نہ تو یہ دیکھی
 چالیس دن کی ہم فرست مانگتے ہیں کہا اچھا جاؤ کام کرو علاج کرو یہ سب گئے نجومی اپنے نجوم کی
 پٹری دیکھنے لگے حساب تھیک کرنے لگے ساروں کی خواست کے صدقے مقرر کرنے لگے سونا روپا
 موتی موزگا اور سنہرے خیر بنانے لگے اور جادو گر اپنی جادوگری کے چند چھند کرنے لگے اور کاہن اپنی
 راہ کے دھوڑنے میں پرتے بھوکے رہنا دیا تو دگا بنا گناہ میں گاسونا پکڑا نہنت رہا صفت کرنی
 اختیار کی چٹون کی طرہ رجوع ہو کر جردھونہ بنے لگے اس خواب کی کیا بات ہی کہ یہ خواب ہو گیا
 ہو گا کیا ہو گا اسوقت میں جن شیطان آسمانوں کے اوپر جاتے تھے فرشتوں سے خبریں سنتے تھے
 جب کچھ دنیا میں کوئی بات برقی ہو اچھا ہی فی تعالیٰ اُسے امداد فرشتوں کے فرشتوں پر چکر

فرمائی۔ پھر عرش کے فرشتوں سے سب آسمانوں کے فرشتے سنتے تھے اس میں فرشتے اُس بات کا
 بوجھا کرتے ہند کرتے۔ یہ بن آن نبرد کو لیکر گاہوں سے جنوں کے پاس آ کر پوچھتے ایک سچی
 بات کے ساتھ۔ یہیں بائیں کڑی ملا کر کہتے ایسا ہو گا ایسا ہو گا جنوں کو پوچھتے منہ مانو چھند ادا ایسا
 کرو دیا کرو اور ان محنت کو کر ان جنوں کی بندگی میں وہ کر ان سے راہ پر اگر کرنا دوست
 کرنے دے جن ان کو بھی خبر دیتے بائیں کہتے یہ طرح گاہی کی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 وقت تک تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں پیدا کیا جس
 دن اپنی مائے پرت سے دنیا میں پیدا ہوئے اسی دن سے شیطان جن آسمان کے اوپر جانے سے
 بند ہو گئے کہانت کی بات بتا رہی۔ پھر ان دنوں میں فرعون کے وقت میں اللہ تعالیٰ نے عرش کے
 فرشتوں کے اوپر وحی کی خبر دی جو بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر پیدا کرونگا فرعونوں کو اُس کے
 ہاتھ سے ہلاک کرونگا مار دنگا دیا میں دباؤنگا اور وہ پیغمبر مصر میں پیدا ہو دنگا جسے کی رات
 فالانہ پہنچے میں فدائی ماحد میں۔ جب میں ماحد رات سے گزربگی اُس کو اُس کے ماسب کی
 یہ سچہ سے اُسکی مائے پرت میں پھی دنگا۔ یہ بات فرشتوں میں مشہور ہوئی جنوں نے دیرین
 نے سنی پھر آ کر گاہوں کو خبر دی کہا جا پس وہ میں ایسا شخص اپنی مائے پرت میں آ دنگا
 گاہوں نے خبر پا کر فرعون سے یہ وقت آئی فرعون نے سب کو اس بات کے دفع ہونے کی کیا
 تدبیر کیا مگر کیا چاہئے جو اس کر کے کی ماکو معلوم کر کر مار ڈالوں ایسا کر کا پیدا ہونے پاد سے
 انہوں نے سب اُسے امرانے کہا یہ بات ہم سے ہو سکیں ہم بان نہ سکیں گے۔ یہ تدبیر یہی ہو پالیہ میں
 رات جس رات کی خبر پائی ہم نے سب بنی اسرائیل کے مردوں کو جو اس شہر میں ہیں
 جمع کر کر شہر سے سب کو باہر نکال دیں دے اپنی جو روون سے بد اسود ہیں بغیر حکم کے کوئی مرد
 عورت ماننے پیدا دے نہ کیا جائے تو اس کا نطقہ اس تدبیر سے یہ سچہ سے یہ میں نہ آئے پاد سے
 پیدا ہو سکے۔ احمہ جنوں نے خدا سے تعالیٰ کی شہر کے پھرانے کی یہ تدبیر مانہی۔ اُس شہر میں بنی
 اسرائیل حضرت یعقوب پیغمبر کی اولاد حضرت یوسف علیہما السلام کے وقت سے بہت
 ہوئی تھی لاکھوں آدمی مرد عورت جمع رہتے تھے فرعون نے اُس دن حکم کیا جس دن کی گلی رات میں
 مژدہ کیا تھا ہزاروں ہزاروں۔ صحیح کر سب مردوں کو شہر سے باہر لا آگئی جو روون کو شہر میں رہنے دیا
 اور مخلص چھوڑے رکھوا لئے رکھے جو ایک مرد بنی اسرائیل کا وہ سب فرعون کی شکر کے

اور شہر میں آئے پیادہ بنیں * اُس کا حکم برآبھاری تھا در سے سب کوئی باہر شہر کے تمام رات رہ کر کوئی
 اندر نہ جا سکا * نوحی اور کاہن سب تمام رات جاگتے رہے * فرعون اور عمران جو اُس کا برآغلیں دُر پر
 تھا یہ دونوں شہر میں گئے * عمران جو بنی اسرائیل سے تھا قہر یون کو معلوم نہ تھا اور اُن سس کے اندر
 فرعون کا برآغلیا تھا پھر اُس رات فرعون کے سب لشکر کے لوگ باہر شہر میں رہے * فرعون نے عمران
 سے کہا تو آج کی رات میرے پاس سے کہیں مت جا میرے محل کے دروازے کی چوکی میں رہو *
 عمران نے قبول کیا تمام رات وہیں رہا * پھر اُس رات میں جب وہ وقت پہنچا جو خدا سے تعالیٰ ط
 جاتا تھا * تمام عورتیں شہر کو خالی دیکھ کر تمام شہر میں پھرتی تھیں * عمران کی جو رو بھی آپ کو بنا
 سوا کہ عمران کی خیریا کہ عمران کے پاس آئی * عمران کا دل اُس کو دیکھ کر رہ نہ سکا وہ ان
 آپس میں * حکم سے اسد کے امی صاحب حضرت موسیٰ باپ کی یتیم سے ما کے بیت میں آئے *
 پھر عمران نے عورت سے کہا وہ لڑکا جس سے فرعون دروای فرعون کے ملک کا خزانہ کرنے والا
 اُسے بانی میں آوے یا نہ آوے ہماری اہلیاں ہر دار اس بات کو کسی سے مت کہو * پھر نوحیوں نے
 اس وقت کے مجھے آسمان کو نظر کر کر کچھ نشانی پا کر جانا جو وہ لڑکا باپ کی یتیم سے ما کے
 بیت میں آیا * سب ملکر فریاد کرنے لگے پکارا نہ لگے ایسا بیٹو ہر گاہ کہیا جو فرعون نیند سے جاگ
 اٹھا * عمران سے پوچھا یہ کیا شور غل ہے * عمران نے کہ شہر کے باہر ہی اسرائیل جمع ہیں آپس
 میں کھیلنے ہیں باذی کرنے ہیں * فرعون کو تسلی ہوئی نیند جانی رہی سوچ میں فکر میں رہا *
 جب صبح ہوئی نوحیوں نے اپنے منہ کاٹے کئے گریبان پھاڑ کر فرعون کے پاس آئے اور کہنے لگے *
 وہ میرا دشمن آج رات کو اپنی ما کے بیت میں آچکا * فرعون سر کر غصے ہوا غمگیں ہوا * نوحیوں نے کہا
 اب علاج بہہ ہوا دایو کو بھیج کر سب بنی اسرائیل کی جو رو دن کو دیکھ کر جس کو حمل رہا ہو دے
 دو ادیکر کرادیں * مگر کیا ہزاروں بیت کرادے * اسے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی ما کے بیت کو
 چھپا دیا کسی کو معلوم نہ ہوا * پھر نو مہینے کے پیچھے جب حضرت موسیٰ پیدا ہوئے نوحیوں نے
 معلوم کر کر فرعون سے کہلاؤ دشمن میرا دنیا میں آیا پیدا ہوا * پھر فرعون نے حکم کیا اس نہینے میں
 جو عورت لڑکا چنی ہو دایان جلد کر ڈھونڈ کر لڑکوں کو ماہر لادین مار ڈالیں * ہزاروں لڑکوں کو
 مار ڈن سے جدا کر کر مار ڈالے * نو سے ہزار لڑکے مار ڈالے * خدا سے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو چھپا دیا
 بکار کھا * پھر حضرت کی ما کے دل میں اسے تعالیٰ نے یہ بات دہل دی جو نو سے ایک ہری کا پند و تہنہ

بنا کر حضرت موسیٰ کو اُس مین لٹا کر بند کر کر دریا مین ڈال دیوین تو اُس ملک سے وہ صدوق بہہ کر
 دور کسی ملک مین جاوے کسی کے ہاتھ آدے زس کر کر اپنا بیٹا کر کر ہالے کسی طرح سے دے
 جیتے رہیں * پھر انھوں نے دوسرا ہی کیا ایک صند و تہچ چھپا کر بنوایا اُس مین بچھو نایا بچھا کر
 اُن کو لٹا کر اُسکا شہہ بنا کر کر دریا مین بہا دیا اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا * پھر وہ صند و تہچ بہا چلا جانا
 بھا * فرعون دریا کے کنارے اپنے محلوں مین بیٹھا تھا اُسکی نظر صند و تہچے کے اوپر پڑی حکم کیا جانے
 پناہ سے لاؤ * لوگوں نے باکر پھر کر اُس صند و تہچے کو لا کر فرعون کے آگے لکھا * کہا اُسکو کھو لو کیا ہی
 اُس مین * کھولا دیکھیں * ایک لڑکا ہی * فرعون اور بی بی آسیہ فرعون کی جو روبھی اُسکے پاس
 بیٹھی تھیں اُن کی نظر حضرت کے اوپر پڑی * اللہ تعالیٰ نے اُن کے دونوں مین اور جسکی نظر پڑی
 اُسکے دل مین اُن کی محبت ڈال دی شہقت آگئی * فرعون نے کہا یہ وہی لڑکا ہو دے جو میرا
 دشمن ہی اُسکو ماہ ڈالوں * بی بی آسیہ نے کہا مت مار ہمارا بیٹا نہیں ہم اُسکو بیٹا کر کے پالیں تو خوب ہی *
 فرعون کی بھی خاطر مین یہ بات پسند آئی فیول کیا * پھر اُن کی پرورش کرنے پالنے کی فکر ہوئی
 دائیں بلائین دودھ پلانے کو کہا * حضرت موسیٰ نے کسی کا دودھ نہ پاسب حیران ہو سے جسکو
 ملایا تہ کا دودھ نہ پیا * سب کوئی اسی فکر مین تھے حضرت کی بہن اُس سب گاہ انجان آکر کہیں *
 اُس بات کو سکر انھوں نے کہا میری ماکو لڑکا پالنے کا خوب دھب آتا ہی اُسکو مین رو ان اُسکا
 دودھ پیو سے تو پیو سے * فرعون نے کہا جا بلالا * و سے اپنی ماکو بلالائیں انھوں نے دیکھ کر حضرت
 کو بھانا اپی * و مین لیا * دل مین بہت خوش ہوئیں شکر کیا دودھ دیا حضرت دودھ پینے لگے *
 تہ خوش ہو کے انھیں کو اسنے دائی مزر کیا * اللہ تعالیٰ نے اُن کو ان کی ما کے پاس پہنچ دیا *
 فرعون کے گھر مین اپی ما کے پاس پرورش ہوتے رہے پھر بر سے ہوئے * بادتہ را و ن کی طرح
 رہتے تھے ہر کوئی ان کو فرعون کا بیٹا سمجھتا تھا * بیس برس کی عمر ہوئی تھی مہر مین فرعون کے گھر
 مین تھے * ایک دن حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے فرعون کا ایک مصاحب ایک طہانچے سے مارا گیا * فرعون نے
 خراہوئی اُسکے دل مین آیا بہ وہی لڑکا ہی جو سراد دشمن ہی اسل * صاحب کے بدلے اس کے
 مارنے کی مصالحت کی * جو آدمی حضرت کا دوست تھا اُسنے کہا غم اس وقت بیان سے نکل جاؤ
 تمہارے مارنے کی مصالحت ہوئی ہی * حضرت اکیلے رات جھپ کر اس شہر سے
 نکلیں کر کہی دن مین مدین ایک شہر تھا وہاں پہنچے * اُس شہر مین حضرت شعیب پیغمبر رہتے تھے

ان سے ملاقات بھی قصہ کہا، انھوں نے بہت تسلی دی خاطر جمع کی * دس برس ان کے پاس رہے
 انکی بکریاں جرائیں * پھر حضرت شعیب نے اپنی بیٹی کا کہ بی بی صفورا اذکام تھا حضرت کے
 ساتھ نکاح کر دیا * پھر دس برس کے بعد وہ حضرت شعیب سے رخصت ہو کر اپنی
 بی بی کو ساتھ لیکر مصر کی طرف اپنی ما سے دور اپنے بھائی سے جنکا بارون نام تھا ملنے کے واسطے
 چلے * پھر سفر میں راہ میں ایک وقت رات کو چلے جاتے تھے اندھیری رات تھی جا رہا تھا پہنچنے
 پر سہانا تھا اسوقت ان کی بی بی کو دروازہ جتنے کا دروازہ تھا وہاں ایک کی تلاش ہوئی * حضرت نے
 سب لوگوں کو اپنے قافلے کے کھاتم اسی جگہ رہو میں کہیں سے دھونڈا کر آگ لاؤں * باہر نکل کر
 ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر ہر طرف نظر کی ایک طرف دور سے آگ نظر آئی * یہ اُس
 طرف چلے ایک بہار دیکھا اُسکے اوپر چڑھے ایک * رخت کے اوپر آگ نظر آئی * انھوں نے آگ
 لینے کو ہاتھ پھیلا دیا وہ آگ سرک گئی * اپنے حصا سے ایک لو کا بانہا بٹلانے کے واسطے اور عصا اوپر
 اٹھایا وہ آگ اور اوپر جا رہی * حضرت کو خوف پیدا ہوا * اسے یران ہوئے یہ کیا یر
 ہی کہہ کر اوپر سرک جاتی ہی * اسی فکر میں تھے جو درخت کے اوپر کی طرف سے آواز آئی *
 موسیٰ دَر سے مدت یہ وادی مقدس ہی اس مکان کا پوجی نام ہی میں پروردگار ہوں تیرا *
 تو میری بندگی میں حاضر رہے مجھ کو میں نے پسہ کیا خاص بندہ دن میں داخل کیا اپنا * پیغمبر بنا یا *
 فرعون کی طرف جاوہ خدائی میں اب کو شریک کرنا ہی غرور نہر کرنا ہی گمراہ ہو ہی ظلم کرنا ہی
 غلوں کو گمراہ کرنا ہی * نو جا کر اس کو میری طرف سے پیغام دے * ایت کر راہ تابندگی کی توحید
 کی راہ میں بلا * اور نبی اس راہ کو ایت کر راہ دیکھا بندگی کی راہ میں لا * حضرت نے یہ
 آواز کلام اللہ تعالیٰ کی سنی خوف دَر بدار ازل کو ان کے تسلی سکین آئی جو کچھ حکم پروردگار
 کا تھا قبول کیا * اور عرس کی کہا پروردگار میری زبان بات کہنے میں خوب نہیں چاہی ہی * اور میں
 اکیلا ہوں میرے بھائی : رون کو بھی پیغمبر کی عنایت کر میرا اسکو وزیر کر دے * میرے دل اور زبان کو
 کہو کہے جاری کر دے اور سب کام مشکل میرے آسان کر دے ہر حال میں ہماری حمایت کر دے * درہ
 فوت بخش * غرور برا ظالم ہی نمودر ہی اس کے پاس بہت دولت ہی فوج ہی شکوہ ہی وہ میرے
 مارنے کے خیال میں ہی * پھر تیری مدد وقت کے سمجھ سے کیا ہو سکتا ہی * آواز آئی ای موسیٰ
 میری سب دعائیں اچھے قبول کیں کچھ فکر مت کر * تیرے بھائی اور دن کو بھی پیغمبر کیا ہر از نبی

کیا غاظر حق سے تم دونوں جاؤ اسکو پیغام پہنچاؤ میری نظر کرتے فصل کی تمھارے اوپر ہفت منین
 تمھارے ساتھ ہوں تمھارے سبب حال کو دیکھتا ہوں تمھاری سبب باتوں کو سنتا ہوں پھر حضرت
 کے ہاتھ منین عصا تھا اسے اٹھائیے سو اس کیا پوچھتا ہے ہاتھ منین کیا ہے اسے تعالیٰ سب کچھ آسمان
 زمین کے بھید جانتا ہے اس کے علم سے کچھ چیز بھی نہیں یہ سوال صرف اُن کے دل گھسنے کے واسطے
 فرمایا اُن کے اوپر اس حال منین خوف اور ہیبت طست الہی کی غالب تھی زبان بھل نہ سکتی
 تھی اس خطاب سے نسکین ہوئی زبان کی گویائی کھلی کہا یہ میرے ہاتھ منین عصا ہے اسکے اوپر
 تکیہ کرتا ہوں اپنی بکریاں اس سے دیکھتا ہوں اور اور بہت کام کرتا ہوں حکم ہوا اسکو اپنے ہاتھ
 سے زمین منین گرد سے حضرت نے ہاتھ سے عصا کو ال دیا اسے تعالیٰ کے حکم سے ایک برآ
 سانب برآ اڑا اڑا ہو گیا حضرت در سے بچھے کو بھاگنے لے حکم ہوا اما موسیٰ خوف ست کردار سے
 ست ہاتھ سے کھڑے حضرت نے آئین سے ہاتھ نکال کر بکرا اڑا ہاتھ ہوا گیا حضرت
 خوش ہو گئے پھر حکم ہوا یا موسیٰ اپنے ہاتھ کو اپنے کیان منین دال کر باہر نکال حضرت یہی
 نے ہاتھ سینے کے اوپر بھر کر باہر نکالا ہاتھ آفتاب کی طرح روشن ہو گیا آسوی روستنی سے
 اندھیری رات دن بد گیا حکم ہوا یہ دو مہر سے نشانیاں عالم میں ہیں تیری پستی کی بھر اور
 باتیں بھید کی حضرت سے ہوئیں جو کچھ اُس وقت سرور تھا راستہ ہوا پھر حضرت وہاں سے
 رخصت ہوئے اپنے قافلے من آئے سے کو خیر و عافیت سے پایا بر کچھ رکاوٹ تھا سب کچھ موجود
 تھا حضرت کے ساتھ بہت بکریاں تھیں اُن کی رکھوائی کے واسطے اسے تعالیٰ نے گرگ اور
 بھیر یون کو حکم کیا تاہم راستہ جو کی دینے رہا وہ قصبہ کو تاہ حضرت وہاں سے مصر منین آئے اپنی ما
 سے بھائی سے ملاقات کی حضرت اردن بھی پہنچے ہوتے تھے دونو صاحب فرعون کے دربار منین گئے
 اُس کا اب اسرا تزرک جاہ جلال تھا جو کہنے و نون سے امکی خبر کہیں نے فرعون کو پہنچی جب اُسکو بہت
 دنوں منین خبر ہوئی لوگوں نے اُسے کہا دو آدمی باہر دروازے منین ہیں کہتے ہیں ہم پیغمبر ہیں بلائے
 باتیں کرتے ہیں فرعون نے اپنے حمود منین بلایا اُن کے تئیں دیکھ کر پہچانا کہا تو وہی نہیں جو میرے
 کھر منین پر دوش پائی ہی میرا قصیر واری گناہ گاری میرے ایک بندے کو مار کو بھاگتا تھا
 حضرت نے کہا اُن میں دہی ہوں اُس وقت منین بے خبر تھا کچھ جانتا تھا اُسے خطا سے مارا تھا
 تم نے میرے مارنے کا قصہ کیا تھا منین چلا گیا اسے تعالیٰ نے جو سب کا پروردگار ہی معبودی صاحب

یہاں تک کہ اب تک کی راہ بتائی ہوئی سفر کی پتہ کی طرف سے اب تک کے واسطے پہنچا ہے تو اپنے اُس
 جھوٹے دوست سے تو یہ کو بند ہو کر دو دنوں جہان کے پیدا کر ہوا کے کو بند کر مین نے جو کچھ سمجھا
 راہ بتائی قبول کرے پتہ کی اس بات سے سب طرح سے دو دنوں جہان میں پتہ کی راہ اور چہرہ و زکار
 کی بندگی کی راہ میں نہ آوے گا میرا حکم ہے اب تک کا نہ مایہ آخر پشیمان ہو و بگاڑ دینا آخرت میں میرے
 اوپر خوار ہو کر اپنی آویگی پر تیری طرف سے تمام ہی پروردگار تعالیٰ کی طرف سے * فرعون نے سن کر کہنا
 میں نے سوچا اور کسی کو جانتا نہیں مجھ سے اور دو مرا کون ہے آہ تیری اس بات کا کیا سنا ہے * حضرت
 موسیٰ نے اپنے ہاتھ کو اپنے دل کے اوپر پھر کر پھر نکالا آفتاب کی روشنی اُس روشنی کے آگے
 بھیجی ہو گئی * فرعون نے دیکھ کر تعجب کیا کہا کچھ اور بھی ہے * حضرت موسیٰ نے عصا کو ڈال دیا
 وہ عصا ایک بہت بڑا درخت ہو کر فرعون کی طرف چلا گیا سب بے اختیار ہو کر بھاگنے لگے * فرعون نے
 بڑکارا موسیٰ بکرتے آئے * حضرت نے پکڑ لیا پھر وہ عصا ہو گیا * اور بہت بہت مانتے ہوئے *
 فرعون نے حضرت موسیٰ کو خدمت کر کے کہا اب جاؤ پھر اس بات کی بات تم سے کہیں گے * حضرت
 باہر آئے فرعون نے اپنے سب وزیروں سے امیرین سے مصیبت کی کہانیہ صورت اور پیش ہی
 اس بات میں کہا کیا ہائے کیا نہ ہو کیجئے * امان و زبیر نے کہا یہ جادوگر ہیں ملک دولت ہماری
 اپنے کے واسطے آئے ہیں * اُس کا علاج یہ ہے جو تمام ملک کے ساحروں کو جادو گردن کو مارا کر اکٹھا
 کیجئے جمع کیجئے آپس میں ملکر سب جادو کو مار دین * ہزاروں جادو گردن دو کے اوپر البتہ غالب
 آجادیں گے پھر ان دونوں کو ملک سے نکال دیجئے یا مار ڈالئے * فرعون نے یہ مصیبت پسند کی ملک
 ملک شہر شہر خط کیے آدمی بھیجے جہاں کہیں جادوگر تھا سب فرعون کے دربار میں آ یا سب ہزار جادوگر
 جمع ہوئے * سبھوں نے بہت بہت طرح کے تماشے فرعون کو دکھائے بہت ڈرائی صورتیں دکھائیں
 جو فرعون بہت خوش ہوا جانا جو یہ غالب آویگے * فرعون نے ان سب جادو گردن سے کہا دو آدمی
 اپنی طرح کے آئے ہیں ایسا ایسا کرنے ہیں جو تم ان کو زیر کر دو تو ہمیں تم کو بہت مال دے گا ملک
 نکال دے گا اور تم کو اپنا ستر بکرے گا * جادو گردن نے کہا تیرے اقبال سے ہم انکے اوپر غالب آویگے
 ایک برس کی دھپل مائی * فرعون نے حضرت موسیٰ سے کہا * تم ایک برس تم رہو کچھ نہ ہو لو اسے
 بعد فلاں دن تمھاری بات سنیں گے * حضرت نے بہت قبول کیا وہ جادوگر اپنی جادوگری کے تمام
 امتیاز بنائے گئے کچھ ہنر جانتے تھے سب کچھ خرچ کئے * ہزاروں جادو کے تماشے ہزاروں ہاتھ

دیو بلا بھوت بنا کر تیار کئے موجد کئے * ایک برس کے بیچھے عید کے دن شہر کے باہر ایک برآمدان تھا
 وہاں جاگہ صاف کروائی ایک برسی باندھا گیا کے اور فرعون کا تخت رکھا * فرعون سوار ہو کر آیا
 اپنے تخت کے اوپر بیٹھا ہزاروں لاکھوں آدمی تاشد دیکھنے کے واسطے جمع ہوئے * حضرت موسیٰ
 اور حضرت ہارون علیہما السلام بھی آکر ایک طرف کھڑے ہوئے اور اُس طرف سے سر
 ہزار جادوگر آکر اُس میدان میں کھڑے ہوئے * اور اپنی برس روز کی تخت کے کارخانے
 چھ دو کربے کے تاشد ہزاروں طرح کے لاکر جمع کئے * تمام لوگ کہتے تھے یہ دو آدمی اپنے ہزار جادوگروں کے
 اوپر کس طرح غالب آئیں گے * ساحر دن نے حضرت موسیٰ سے کہا : موسیٰ تم ڈالو اپنے عصا کو اور لاؤ
 جو کچھ لائے ہو * حضرت موسیٰ نے کہا پہلے تم لاؤ جو کچھ لائے ہو * یہ ان میں ڈالو کھلاؤ * ساحر دن نے اُس میدان
 میں ہزاروں لاکھوں سانپ اڑے دکھائے بہت بلا یہ تر ظاہر کئے تمام خلق میں شور برکباد ہو مہو گئی *
 فرعون اوپر سے بیٹھا ہوا دیکھتا تھا اپنے دل میں کہا موسیٰ ایک سانپ دکھاتا ہی ہے ہزاروں
 سانپ برتے برتے اڑے پھرتے ہیں ! اس میدان میں یہ بہت برسی بات ہی * جب یہ سب
 صورتیں ظاہر ہوئیں فرعون کے لوگ دیکھ کر سب تعجب میں رہے برائی کرنے لگے * سب جادوگروں
 نے فرعون کو سجدہ کیا اور کہا برسی برائی کی برسی عزت کی قسم آج ہم موسیٰ کے اوپر غالب آئے
 فرعون نے کہا آج تمہارا مین ہر امر بہہ کر ڈنگا اپنا کام کرو * حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کی
 نادانی سے اپنے دل میں خوف کھایا اپنے دل میں کہنے لگے یہ لوگ مہجر سے میں اور سحر میں صداوت
 نہ کر سکیں گے ایک عصا کے سانپ کو ہزاروں سانپوں سے کیوں کر بر آئیں گے * اسی سوچ میں تھے کہ اللہ
 تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبریل نے پیغام پہنچایا کہ موسیٰ تم درود مت دیکھو خوف مارد عصا کو
 ڈال دو قدرت کا مات دیکھو * سب لوگ انتظار میں تھے جو حضرت نے عصا کو ڈال دیا زمین
 میں عصا گرنا تھا جو ایسا ایک درانی صورت کا بر آ رہا ہو گیا جو اُس کو دیکھنے سے سب کسی کو
 ڈر ہو گیا * پھر اُس اردنچہ نے میدان کے تمام ہزاروں لاکھوں جادو کے سانپوں کا ارڈا ڈکا
 سمیت کر کر سب کا ایک ہوا لاکر لیا سارے میدان کو خالی کر دیا پھر سب کو کھا کر فرعون کی طرف
 چلا * اسی ہیئت اُسکی لوگوں کے اوپر بر گئی جو لاکھوں آدمی بے اختیار بھاگے ایک ایک کے
 اوپر آپس میں گرنے لگا * سر ہزار آدمی اُس وقت آپس میں پاؤں نیچے دب کر بس کر رہ گئے *
 فرعون بھی تخت پر اٹھ کر بھاگا * پھر حضرت موسیٰ نے اڑے کو پکڑ لیا عصا ہو گیا * جب جادوگروں نے

یہ ثابت دیکھا اپنے دل میں بوجھا جانا یہ جادو کا کام نہیں ہم سے کوئی بڑا جادو گر نہیں ہی یہ
 خدا ہی کا کام ہی سبھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیغمبری کے اوپر یقین کیا سچ جانا کہ ہزار
 آدمی بے اختیار ایمان کا کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ اٹھے * سب جادو گردن نے کور سے جادو سے
 توبہ کی ایمان لائے * حضرت موسیٰ کے تابع ہوئے مسلمان ہو گئے * فرعون نے جب یہ سب کچھ حقیقت
 دیکھی جانا جو ایمان لاوے * ایمان اُس کے وزیر نے کہا بڑے جادو گر ہیں اُن سب جادو
 گر دلی کے سردار ہیں اُن سبھوں نے آپس میں مصافحت کر کر یہ کام کیا ہی * وہ احمق فرعون
 بھر گیا جادو گردن سے ملا کہ کس نام کیوں میرے بغیر علم موسیٰ کے اوپر ایمان لائے * اپنا بھلا چاہتے ہو تو
 اس بات سے پھر وہ نہیں تو میں تم کو مار ڈالوں گا * پادشاهان کاٹ و آون گا * ساحرون نے یہ
 بات سنی کہ کہا ہر اس بات سے پہلے گمراہ تھے بے خبر تھے غیب کو برا جانتے تھے خدا کہہ رہے تھے * جادو گر ہی
 میں ہم بہت بڑے ہیں ہمارے برابر کوئی نہیں * مگر اب ہم لوگوں نے جانا نہیں کیا کہ بیدار کرنا الہی
 اور ہمارا اور تمام عالم کا اللہ تعالیٰ ہی سب طرح کی قدرت اُسی خداوند کو ہی * وہ خداوند
 ایک ہی اُس کا کوئی شریک نہیں اور قواور ہم اور سب عالم بند سے ہیں عاجز نہیں * اور
 موسیٰ تجھے پیغمبر ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم کو ہدایت کی سچی راہ دکھائی اب کس طرح
 ہم تیری بات پر راہ سے بے راہ ہو جاؤں * تیرے مارنے سے ہم ڈرتے نہیں اب دنیا میں گئی
 دن کا حکم اللہ تعالیٰ نے نبی کو دیا ہی تو مار سنا ہی مار ڈال * تیرے مارنے سے ہٹو اور بہتری ہی
 ہوگا ایمان مل چکا ہے مرنے کے بجائے ہمارا کچھ بڑا نہیں ہو دیکھا ہی ہے * پھر اُس پر سخت فرعون نے
 حکم کیا جو تیرے ہر آدمی مسلمان کے ہاتھ پاؤں ماندھ کر چومنی کر کر ہاتھ پاؤں کاٹ کر سب کو مروا
 ڈالو اور اُن لوگوں نے اپنے ایمان سے ایک ذرہ تفاوت نہ کیا مارے جانے میں محکم رہے * اللہ تعالیٰ نے
 اُن سب کو شہید و نکاح و دیار بہشت میں داخل کیا ہمیشہ کی خوشوقتی و نصیب کی * پھر اُس کے بچے
 حضرت موسیٰ سے اور فرعون سے بہت بیت فتنہ گذرے بہت ہنگامہ ہوا * یہ بہت برا قصہ
 ہی تمام قرآن میں جاگڑ جاگڑ حضرت موسیٰ کے قصے کا بیان ہے * پھر آخر کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا
 صرف موسیٰ کو جو تم سب ہی اسرار اُنل کو اپنی امت کو لیکر نہر نے نکلو میں فرعون کو غرق
 کیا یا بندہ ہوں * حضرت موسیٰ نے سب اپنے لوگوں سے مصافحت کر کر چھپ کر رات کو نکل گئے
 تاکہ آدمی تھے سبھوں نے اور ملک کی راہ لی * صبح کے وقت فرعون کو خبر پہنچی جو حضرت موسیٰ کی

اسراہیل کو ایک نہر سے نکل گئے۔ فرعون بہت غصہ ہوا اور کہنا سب لوگ میرے بناد ہو کر
آدین منی سوار ہو کر جا کر ان سب کو بکرا کر مار دے اور لگا پھر سوار ہوا نام فوج اس کے ساتھ ہوئی
چھ لاکھ آدمی داہنے طرف چھ لاکھ آدمی بائیں طرف چھ لاکھ آدمی آگے چھ لاکھ آدمی پیچھے اور کئی لاکھ
درمیان تھے۔ ششمار فوج سے حضرت موسیٰ کے پیچھے چلا جلدی سے پہنچ گیا۔ آگے سے حضرت اپنی
فوج لئے ہوئے چلے جاتے تھے ستابی سے راہ گاتے تھے پھر جاتے جاتے آگے ایک ترادریا آباسب بند ہو
گئے۔ اور پیچھے سے فرعون کے ہراول کی فوج کے نشان نظر آئے۔ سب لوگوں کے دل منی ترادریا
بند ہوا خوف آگیا۔ حضرت موسیٰ سے عرض کی فرعون کی فوج آہنی اور آگے دریا اب کبھی
طرف راہ نہیں رہی کس طرح اس دشمن سے بچ سکیں گے۔ حضرت نے کہا تم تجھ و سوا اس مت کر د
خاطر اپنی جمع رکھو اللہ تعالیٰ بچاؤ لا سوج دے۔ پھر حضرت موسیٰ نے اس ناک پر درہ دگار کی طرف
رجوع کیا سمجھو کیا بندگی بجالائے عاجزی کی اپنا حال عرض کیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ
کی طرف سے آئے حکم ہوا یا موسیٰ تم اپنے عصا کو دریا کے اوپر مارو اور کہو اے دریا دے۔ حضرت
علیہ السلام حکم کے موافق بجالائے دریا کو عصا مارا اور کہام کو راہ دے۔ خدا سے تعالیٰ کے
رکم سے دریا پھٹ گیا باد کو کم ہو دریا کو زمین کو چوگیاں ہو رہی تھیں اور اڑکی مانی آسمان سے
آستے سکھا ڈالا۔ سو درج نے حکم سے اسی دھوپ کی گرمی کی جو زمین سمیت ہو گئی حضرت کے
ساتھ ان کی آست بارہ گروہ تھی بارہ نوچیں تھیں۔ ہر ہر فوج منی لاکھ لاکھ آدمی تھے۔ دریا بارہ
جگہ بھٹا بارہ راہ پڑی کشادہ ہو گئی اور درمیان پانی کی دیوار بن گئی ہو گئیں۔ اور پانی کی
دیوار دون منی سوراخ سوراخ جالی کی طرح ہو گئے۔ ابس منی ایک فوج دوسری
فوج کو دیکھتی جاوے۔ اسی طرح نام فوج حضرت موسیٰ کی خاطر جمع سے دریا کے اندر پہنچی۔ سو اس
نام آدمی پار آئے۔ جب بھجاری حضرت موسیٰ کی فوج کی اس کنار سے پہنچی۔ نب فرعون نے
شکر کی اگاری اس کنار سے دریا کے آہنی فرعون کے لوگوں نے یہ حقیقت دیکھ کر برا تعجب
کیا تعجب منی رہ گئے آگے نہ بڑھ سکے کھڑے ہوئے۔ فرعون کو یہ خبر پہنچی آپ دریا کے کنار سے
آکر کھڑا ہوا۔ راہ منی دریا منی دیکھیں جہان رہا اس کے دل منی آیا جو حضرت موسیٰ علیہ
السلام کے اور ایمان لاوے۔ ایمان اسکا وزیر آگے آیا اور اسکی یہ حقیقت معلوم کر کر اسے
کہنا۔ دریا نے نہر سے ایک بندے کو راہ دینی ہی تو خدا کہنا نہی تجھ کو کہو کہ راہ دے گا۔ سو اس مت کر

ستادی سے انفس راہ کے اندر سے جلے لوگ ہاتھ سے جاتے نہ رہیں انکو پکڑ لاؤ میں مروا
 دابن * وہ کم بخت اس بات سے متروک ہو کر دریائی راہ میں بٹھانے لگا کہ دریائی راہ اسی طرح
 قائم تھی * آنھوں نے جانا کہ دریابہار سے واسطے کھراہو رہی ساری فوج اسکی سب رہا ہوں میں
 داخل ہونے لگی * جب لوگ اچکے ایک آدمی بھی باہر نہ سب کوئی دریائے درمیان پہنچے علم
 ہو اور باکی دیوار بن تو تھے لیکن دریائے بانی آبس میں سے لے آدمی دوہنے لگے اور درخون نے اپنا
 دونا پتھیں کیا تب بے اختیار کہنے لگا میں ایمان لایا میں مسلمان ہوا سوسے اور ہارون کے خدایا
 برحق جانا آواز آئی اسوقت نہ ایمان لایا ساری عمر کا فرماؤ آج میرے تن کو نجات دیکر سب کو دکھاؤ لگا
 ہو ہر کوئی دیکھ کر عسرت اٹھا دے جانے جو کوئی اپنے پروردگار کی بندگی سے سہہ جبر - متروک رہے
 اسکا بھی حال ہونا ہی اسی حال میں فرعون اور سب فرعون کے لوگ لوازم لاکھوں آدمی ویا میں
 دوا ب مرے دریائے حکم سے انکو ایسا ڈبایا بہا کر لے گیا جو کسی کا ان میں سے نام نشان نہ معلوم
 رہا * ایک فرعون کی لاش کو باہر آجھاں کہ جس کنارے میں حضرت موسیٰ نے آگنا سے میں
 لاؤ آلا ہوتا آج کہ اسے لباس بادشاہی کا اس کے بدن میں تھا لوگوں نے پہچانا اور اللہ تعالیٰ کا شہر
 بنالے حضرت موسیٰ نے اور سبھوں نے پاک پروردگار کو تہہ کیا کہ ایسے دشمن سے اس طرح سے
 بچایا اور اسکو اس غرابی سے مار ڈالا پھر اور سبھوں نے اسکو دیکھ کر حیرت اٹھائی * ہر کوئی
 کہتا تھا یہ وہ شخص ہے جو کل کے دن لاکھوں کروڑوں ہزار تھا اللہ کی دہائی کرتا تھا کروڑوں
 مل خزانوں کا صاحب تھا آج اس غرابی سے اس حال میں غوار و خراب ہوا ہی کوئی اس کے اوپر
 رونے والا بھی رہا * سچا بادشاہ قائم و دائم خدا ہی سب طرح کی قدرت سوا سے اللہ تعالیٰ کے اور
 کسی کو سر آوا نہیں * سب حکم اور فوجین قدرتیں اسی ایک پروردگار کو لایق ہیں اور بس *
 پھر جب حضرت موسیٰ کو اس بر سے قہقہے سے غلاصی ہوئی چھوٹے اور ایسا دشمن اپنے سب
 لوگوں کے ساتھ ہلاک ہوا * اللہ تعالیٰ نے مصر کا ملک تمام حضرت موسیٰ کی امت کو دیا * بنی
 اسرائیل ان لوگوں کی نئی شاخیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 پروردگار کی بندگی میں مستغول ہوئے * پھر حضرت موسیٰ کا قصہ بہت برآی بہت معانی ہیں
 گذرین ہیں اس سورت میں اسکا قصہ بہت ہی واسطے ہیں میں کچھ آیا * اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
 لیس قہقہے میں اس معانی میں جو حضرت موسیٰ اور فرعون کے درمیان میں گذر رہے ہیں بہت

بہت سچے ہیں بہت بہت فایہ سے ہیں * اللہ تعالیٰ نے جس مومن مسلمان کو سمجھ بھشی وہ
 یا کتاہی * اور بیان اُن فایدوں کا کوئی کہاں تک کر سکتا ہے جو کچھ بیان مثنیٰ آد ہے سو چھوڑا
 ہی * مناواقہوں کے واقف کرنے کے واسطے کئی فایہ سے لکھنے ضرور ہیں تو سمجھیں اور اللہ تعالیٰ کے
 فضل سے ایمان زیادہ ہو جاوے اسان کی قوت آجاوے * ایک فایہ یہی اس قصے مثنیٰ حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہے کے لوگوں کو اپنی پیغمبری کی خبر دی اور سب لوگوں کو
 ایمان لائے کی طرف بلایا انکی ہدایت کی اللہ تعالیٰ کی بندگی کرنے سب کسی کو فرمایا اور کہا
 تم یوں کی بندگی چھوڑ دو ایک باکسر دروگاہ کی بندگی کر کے رہو اور میری عادتوں کو اپنی دور
 کرو * وہ مشرک ان باتوں کو نہ مانا خوش ہوئے دشمنی مثنیٰ کہہ بانہ ہی بہت بہت طرح سے
 اذیت دینے لگے * اکھنڈے لگے حضرت کی خدمت مثنیٰ اور حضرت کے اصحاب کی خدمت مثنیٰ
 بلے ادیان کر لے گئے * ان باتوں کے سب حضرت کی مبارک خاطر کے اور دیگر نامہ شی آجانی
 تھی * اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی تسلی کے واسطے پیغمبروں کے قصے بھیجے ان قصوں مثنیٰ اُن
 پیغمبروں کی نسبت کا بیان اور اُن کو جو کچھ انکی امتوں سے معاملہ کذا تھا وہ بیان کر دیا اور یہ قصہ
 حضرت موسیٰ پیغمبر کا یہ فرعون کے ساتھ معاملت گذری تھی انکی تسلی کے واسطے بھیجا اور اس مثنیٰ
 اشارت ہی یا محمد تم بھی اُن مشرکوں کی اذیت دشمنی کے اوپر صبر کرنے رہو یہ ایت نامہ
 مت چھوڑ دو جو کہنا ہے کہہ جاوے * جس کسی کو جو کچھ نصیب ہی ہدایت باگراہی وہی بات ہو رہیگی *
 تم ہدایت کرنے کا ثواب پاؤ گے سنا بی مت کو دنا خوش مت ہو ویکر مت رہو * بلے مشرک کافر
 بہت برے زبردست نہیں مادتہ نہیں خدائی کی دعویٰ نہیں کرتے ہیں * فرعون تو دنیا کے لوگوں
 مثنیٰ و آرزو دست تھا مادتہ تھا عالم تھا خدائی کی دعویٰ کرتا تھا موسیٰ علیہ السلام نے اُسکے ہاتھ سے
 بہت اذیت پائی موسیٰ کی قوم ہزاروں لاکھوں آدمی طرح طرح کی آذیتوں ظلم اُسکے ہاتھ سے
 اکیچھینے رہے * موسیٰ عم نے بائچ برس تک اُس کے جھگڑوں قضیوں کے اوپر صبر کیا آخر کو وہ کا وہ ظلم
 خراب ہوا اور موسیٰ کی قوم کے لوگ بالادوئے غالب آئے * ٹکوا اور بھارے اسی یوں کو
 اور سب لوگوں کو بھی یہی بات چاہئے خدا کے حکم بولانے استیٰ خدا کی رضامندی حاصل کر لے
 مثنیٰ کسی ہی سخت آد سے تصدیق ہووے کوئی دشمنی کرے فتنہ انگیزی کرے سب گوارا کریں
 اپنی سماعت جائیں صبر کریں * محتذین ماصدقین سب کچھ جانتی رہیں گی را حنین ہو جاوے گی کا مشرک

متفق بنے دین ہر طرح خار ہو جائیگی اور مومنوں کا ہر طرح سے بھلا ہو دیکھا مسلمان کو آخر مٹیں
 نویان اور دشمنیں نوجو دہشیں * اور قایدہ یہی بندہ دن کو چاہئے یقین کریں کہ جس کا ہر کو اسے
 تعالیٰ چاہتا ہی نام کرنے اور سے آخر کو پہنچانے کسی کو زمین میں آسمان میں یہ قدرت نہیں جو انکو
 پورا نہونے دیو سے نام نہونے دیو سے * جس نام کی جس وقت تقدیر کی ہی اسی وقت ہوتا ہی
 تفاوت نہیں ہوتا * تمام عالم کی خلق جمع ہو کر جو چاہیں تدبیر کریں وہ کام اس وقت ہووے کسی کی
 تدبیر کچھ نام نہونے قایدہ نہ دیو سے * فرعون نے لاکھوں آدمیوں کو اپنے دوستوں کو لیکر تدبیر کی جو
 حضرت موسیٰ پیدا نہ ہونے یا وہ نہ ہو سکا اُسکے گھر نے دروازے میں جو کچھ چاہا تھا سو کروادیا
 لاکھوں آدمی ہزاروں نجومی اپنے سر میں خاک ڈالتے رہے * اور قایدہ یہی وہ خاوند اس کا قدر
 ہی کہ جس کو چاہے دشمنوں سے بچد کچھ لاکھوں کروڑوں دشمنوں کے درمیان اسکو سلامت رکھے
 کس کو طاقت ہووے جو اس کا ایک ہاں بھی ہیرا تھا کر سکے * حضرت موسیٰ کو فرعون سے دشمن کے گھر
 میں آئی کے ہاتھوں میں پرورش کروادیا وہ حضرت موسیٰ کے لہو کا پاسبان تھا ان کی دشمنی متین ہزاروں
 سال لڑا ایسے تو سے ہزار کر کے مار ڈالے اور ان کو مار نہ سکا اپنے گھر میں اپنے ہاتھوں میں بالما
 رہا * اور جس کو مار ڈال چاہے لاکھوں کروڑوں کی دولت و فیض اُسکے کام نہ آسکتے کوئی اُسکو بچا
 نہ سکے * فرعون اس پر بادشاہ تھا اور ایسی برسی دولت رکھتا تھا جو اُسکی حد نہ تھی اور اتنے آدمی اُسکے
 دست تابع یا رہد و گارتھے جو اس مزدوری سے خدائی کی دعویٰ کرتا تھا * جب خداوند تعالیٰ نے اُسکو
 ہلاک کرنے کا حکم دیا تو اُسکے کام نہ آیا کس کی دوستی یا رہی مددگاری اُسکے کام نہ آئی ایکدم
 میں آج گیا ہلاک ہوا * اور قایدہ یہی اللہ تعالیٰ جب ہاتھ اپنے دوستوں کو پیغمبروں کو غالب
 کرے اور اپنے دشمنوں کو ہست کرے اول انکو انکی ہدایت کرنے فرماتا ہی * دشمن اپنی دولت کی
 نووری میں ان کو غالب میں نہیں آتے * دوستوں کا حال پہلے ضعیف ہوتا ہی پھر آہستہ آہستہ دوست
 نالاب آتے جاتے ہیں دشمن ہست ہوتے جاتے ہیں آخر کو دشمن سب آپ سے استہ کر جاتے ہیں
 جو بھر کبھی اُنہ سے کئے کی راہ نہیں رہتی * اور دوست آپ سے برتتے ہیں جو تمام عالم میں
 آفتاب کی طرح روشن ہو جاتے ہیں * اور قایدہ یہی مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے دل میں جو چھین دنیا کی
 دولت کا کچھ استہار نہیں اللہ تعالیٰ کے پاس اسی دنیا کی کچھ قدرعت نہیں * فرعون کا فر تھا ایسے دنیا کی
 دولت اور تمام مال اسباب اُسکے پاس بہت تھا جو دنیا کے مال کی اللہ تعالیٰ کے پاس کچھ بھی قدر

ہونی تو اس دشمن کو اس دنیا کے مال سے کچھ نہ ملتا۔ جس چیز کی خدا تعالیٰ کے پاس قدر ہی وہ چیز
 دشمنوں کو نہیں ملتی۔ اس دنیا کے حرام مال دولت نہونے بے سہارا ہو جائے کہ کچھ تم نکھا دے
 اپنے ایمان میں مسلمانوں میں اور جو کچھ مال رفق لے اسی میں خوش رہے شکر کرتا رہے اور فائدہ
 یہ ہی مسلمان سب اپنے دل میں جو چھین سچھین کر دنیا کا مال بہت بڑی چیز ہے۔ خون نہ جب
 اتنے مال کا آپ کو غلو نہ دیکھا بہت لوگوں کے اوپر اپنی حکومت جتنائی خدائی کی دعویٰ کرنے لگا
 کافر باد ایت قبولی نکلی اسی غور میں مارا گیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ایسے مال سے دنیا کے اپنی پناہ میں
 رکھے اور فائدہ یہ ہی اسے تعالیٰ جو کسی کو برسی دولت دنیا کی دیے اور وہ متروک ہو جاوے تبہری
 کر سے بے فرمانی کرے غم کرے عالموں کی فاضلوں کی مسلمانوں کی نصارت اہلست کرنا ہے حرام
 زادوں شر و نکویش کرے یہ سب مانیں کرتا رہے اور اسکی دولت میں کچھ ضل نہ آئے مال
 برہنہ رہے تو چاہئے کہ اس بات سے کوئی مسلمان دھوکے میں نہ پڑے اور بری بات کو بھلی نہ جانے اپنے دل
 میں اپنی زبان سے کہے کہ یہ اچھی راہی اچھی بات ہی نہ ظلم کرنا ہی برا کام کرتا ہی اچھے آدمی سے نبلی
 سے دولت دنیا اولاد وراثت ہی جو ایسے کام کرنے پڑے اور نہ انداز راض ہو ناؤ ناؤ ہو ناؤ ناؤ
 ہو ناؤ دنیا کی دولت اور یہ آرام نہ پاتا بہت فاضل عالم ہاڑ روزے کرنے والے پریشان ہیں
 تنگی میں ہیں کیا جانتے خدا اس بات میں راضی ہی یقین بانو کہ یہ خطرہ پڑا دھوکھا ہی بہت
 جاہل نادان ایسے ایسے خیال طرے کیا کرتے ہیں۔ سوائے تعالیٰ کے پاس ہرگز دنیا کے مال کی قدر
 نہیں ہی علم کی ایمان کی اچھے نفل کی قدر ہی مومن مسلمان دنیا میں کیسے ہی مال میں رہے آخر کو اس کا
 بھلا ہی ہی خوبان ہیں اور بے دین ظالم برا کام کرنا اور دنیا میں کیسے ہی بھلے حال میں ہو و سے کیا
 ہی مال دولت دنیا کا پاو سے آخر کو اس کا ہر طرح برا ہی ہوتا ہی ظالم شریر بدکار کو اسے تعالیٰ دنیا میں
 مال دولت کئی دن کے واسطے دینا ہی اور اسکی رسی دھیلی کر دینا ہی وہ ظالم جو چاہتا ہی سو کرتا
 ہی گناہوں کے بوجھ بھار اپنے اوپر اٹھاتا ہی آخر وہی بوجھ اسکو لے دینا ہی اور مومن
 مسلمان کیسے ہی حال میں ہو و سے ذرا تنگی میں ہو و سے خواہ دنیا کی فراغت میں ہو و سے بوجھ مومن
 مسلمان اچھا ہی اسکو ہر طرح سے آخر کو نجات ہی آرام ہی راحت ہی دنیا میں کافر بے دین
 منافق کیسے ہی اچھے حال میں ہو و سے سبکدوش ہو و سے دنیا کے مال میں خوش رہے کچھ اعتبار
 نہیں برسی جز نہیں۔ آخر کو ہمیشہ ہمیشہ اسکو خواہی ہی خرابی ہی عذاب ہی ہلا کی ہی دنیا کے

ہزاروں رسن آخرت کی غم کے آگے ایک ساعت ہی ایک آن ہی اور مومن مسلمان
 فحش و بائیں کبھی ہی حال میں ہو دے تھوڑے دنوں تک تنگی تصدیق میں وہ آخر پر کئی دن
 پہلے جاتے ہیں ہمیشہ ہمیشہ خوشی خوشی میں رہنے والا ہے فرعون برقی دولت میں حکومت میں
 کروڑوں روپے مال خزانوں کے غور میں کروڑوں آدمیوں کے آواز کی سرداری کی کمری
 میں خدائی کی دعویٰ کرتا تھا کہ ہزاروں خون گئے اور ہزاروں بہت گرا، بیٹے تو سے ہزار
 لڑکے شہ خوار مارے سر ہزار ساحر و ان کو ایمان کی ضد سے رو آدا لے اور سوا اس کے ہزاروں
 بد فقیہوں میں نمایاں سب بڑی باتوں کے ساتھ پان سو برس تک اُس نے کبھی کبھار نہ پایا ہمار
 ہوا سر بھی نہ دکھا اور وہ جو کچھ چاہتا تھا بیس عشرت حوشی اُس کو موجود ہوتی ہی مقصود سب اُس کے
 بر آتے تھے یا کہ پروردگار نے ایسی ڈھیل دی تھی اُس کے حق میں جو چار سو برس تک اُس کے باورچی خانے کا
 ایک ماس بھی نہ تو تھا کسی چیز کا اُس کے کچھ نقصان نہ آیا تھا یہ سب کہ تھا اسے تعالیٰ کا اور حیوان
 جنون مقصد اُس سے حاصل ہونے تھے حکم انما جاری دیکھتا تھا عفت نہ رہی نہ ہی نہ
 یوں نون مغرور ہی اُس کے برہمتی جانی تھی بگرم مادہ ہو نا تھا گناہوں کے ظلم کے بعد اُس کی یہ تھوڑی
 حریف تھے اثر کو ہی بوجھ سے یاد۔ مابہ پھر کبھی نہ آیا پھر اُس مانی کی راہ سے دوزخ کی
 آگ کے درمیان ہمیشہ ہمیشہ آوٹا جلا تاویگا دوسرے سن نہ بیان نہ ان کئی دن نہیں دیا ہاں
 منہ زر گمن نہ آئیں جانی رہیں کچھ کام نہ آئیں اور کوئی اُس کے کام نہ آیا جو کچھ ہر مال دولت
 اسکی تھی کچھ کام نہ آئی یہ بات بہت برقی عبرت کی بات تھی جو کوئی اسات میں غور
 کرے نہ بہت برقی نصیحت یاد دے پھر حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھ کے لوگ اُس ظالم کے
 ہاتھ سے برقی تنگی میں تھے اُس کے ہاتھ سے ادا کے ساتھ کے لوگوں کے ہاتھ سے بہت تصدیق
 پاتے رہے سو برس تک اُس کے ساتھ بنیر سے قنیون قنیون میں رہے آخر کو نجات پائی اُس کے
 ہاتھ سے اسے تعالیٰ نے ان کو اور ان کے ساتھ کے سب لوگوں کو عطا کیا اُس کی ثابت دولت ملک
 بنی اسرائیل کو دلا دیا اور حضرت موسیٰ اور ان کے اوپر جو کوئی اخلاص سے ایمان لایا تھا دنیا میں
 بھی خوش رہا اور آخرت کے ہمیشہ کی خوشی و خوشحالی کو بھی پہنچو سے تصدیق میں یا بھی
 نہیں اور نہ ہیگی اور فائدہ دہی مومنوں مسلمانوں کو چاہئے کہ اس قصے کے اوپر نظر کر کر اسے تعالیٰ
 کے کرم وصل کے اوپر نظر کریں فرعون کو ملک دیا و دامت دی بادشاہی دی ایسی برقی

خدمت دی جو اُس نے دعویٰ نہ ائی کی کی برسی بکری منقہ و نمن رہا بر آظلم زیادتی حد سے باہر
 کیا ہزاروں نے گناہوں ہزاروں معصوم لڑکوں کو مار ڈالا بنی اسرائیل کو مذہب و نمانگ بر سے
 سخت عذاب میں ڈالا گناہوں کی ظلمات کے دریا میں آپ کو ڈبا دیا ابسی نے ادیان کے
 ساتھ ان گناہوں کے ادھر پروردگار نے تحمل کیا درگزر فرما کر اپنے دوست ۲۰ سی پینچر مایہ
 اسلام کو اُس کی ہدایت کے واسطے بھیجا اور موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا فرعون کے ساتھ نرم
 و ملایم بات کہو سخت بات مت کہو پھر ہان سو برس تک اُس کو مہات بحسی آٹھل دی جو وہ
 بد بخت اُس مدت کے درمیان بھی تو بہ کرنا پان لانا تو تہ قبول ہوتی شایانہ اُس بد بخت نے
 اتنی مدت تک کچھ پرواہ کی نہ سمجھا آخر کو خراب ہوا پھر موسیٰ صا نون کو اپنے پروردگار کے
 کرم اور فضل پر نظر کر کر رہے تھے کہ اپنے گناہوں کے سبب نا امید ہو دین اُس غلام کی
 مہربانی کے اوپر نظر کر کر امید و ارادہ میں سمجھنے سے افسوس سے رجوع کریں تو بہ کریں قبولیت کا
 دروازہ کھلا ہوا ہے حضرت اے علی و سلم کے طفیل سے مقبول ہو جائیے اور فائدہ دے دے
 اے تعالیٰ اپنے بندوں کیسے آزمائش امتحان کر لے گی محنت میں راحت میں تنگی میں کشادگی
 میں جس بندے نے محنت میں تنگی میں صبر کیا قائم رہا نا خوش ہوا اور راحت میں کشادگی میں شکر
 کیا بندگی کے آداب بجالاتا رہا اُس بندے نے سعادت پائی اور جب بندہ محنت میں تصدیع میں
 نا خوش ہوا زبان سے گلاش کوہ کرنے لگا کلمے کفر کے کہنے لگا بیزاری کی باتیں کرنے لگا اور
 فرانت میں کشائش میں اپنے پیدا کر نیوالے کو بھول گیا غرور میں مکر میں دوسرے گیا لفران
 نعمت کا کیا شکر نعمت کا ادا نہ کیا وہ بندہ کم بخت ہی بد بخت ہی دنیا آخرت میں خوار ہی
 خراب ہی اور جو دنیا میں غوار نہیں تو آخرت میں بہت برسی خرابی میں گر نیوالا ہے حضرت
 موسیٰ علیہ السلام کو اے تعالیٰ نے ایک بر سے سخت دشمن کے ساتھ آزمایا کئی سو برس تک اُسے
 ہاتھ سے اذیت پاتے رہے تصدیع میں رہے وہ ان - اوپر اور مومنوں کے اوپر ابی حکومت چلاتا رہا
 انہوں نے صبر کیا حکم میں اے تعالیٰ کے قائم رہے آخر کو نجات پائی فتح پائی فراغت جمعیت حاصل
 ہوئی دنیا آخرت کا آرام پایا فرعون کو دنیا کی دولت میں آزمایا بہت برسی دولت اُس کو دی اول
 تو بہ کہ اس بد بخت نے شکر نعمت کا کیا ادا نہ ہو گیا نعمت کا کفران کیا کافر ہو گیا دنیا میں بھی
 آخرت میں بھی خراب ہوا اور آخرت کی خرابی میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہوا جو کوئی اس بات

کو بوجھے چاہئے ہر حال کو اپنے اوپر آزمائش امتحان سمجھئے مٹی کے حال منہ صبر کرنا ہے۔ بیزار ہو دے
 نانو شہ نو دے * کشائش کے حال منہ شکر کرنا ہے ناشکری کر سے دنیا آخرت منہ آرام
 نہ ہی خوشحالی اُسکے نصیب ہو دے اور بس * اور فائدہ یہ ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے اوپر ایمان لایا
 حکم کے موافق چلا اور اللہ تعالیٰ کے دو سونے لگا ساتھ دیا پیغمبروں کا سچے پیر و نیکو اپنے پیغمبر کے
 طریق پر قائم رہیں تابع ہو فرمان برداری منہ رہائش منہ تصدیق منہ صبر کیا ہر طرح اُسکا بھالہ *
 اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے ساتھ ایمان نہ لایا پیغمبروں کا حکم نانا دنیا کی دولت پر مال
 زلزلہ کی آخرت کی دولت پر نظر نہ کھی ہر طرح اُسکا بڑا ہوا دیکھا * لاکھوں آدمی فرعون کی دولت
 دیکھے کہ اُسکے تابع رہے حضرت موسیٰ کے اوپر ایمان لائے آخر کو اپنی بد بختی منہ سب دُوب گئے
 ماز ملک اپنا سب چھوڑ گئے * اُن کے گھر بار جو بلیان باغ اسباب ملک خزانے تیار بنے بنائے
 ہر ت موسیٰ کے ساتھ کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا * دنیا منہ ہی آبتون نے آرام عزت
 دولت پائی آخرت منہ بھی اپنے مقصود و نیکو پہنچے * یہاں کوئی فائدہ اس جاگہ منہ بھی گئے * قرآن کی
 آبتون منہ اللہ تعالیٰ کے کلام منہ بہت بہت حکمتیں بہت فائدہ سے ہیں کوئی کلام نہ بیان کر سکتا ہے
 * کوئی جتنا سمجھ سکے عبرت اُٹھاوے نصیحت لےوے فائدہ باد سے * پھر اللہ تعالیٰ ان آبتون کو
 عبرت کے بیان منہ فرما کر * سے لوگ جو قیامت آنے کے سیکھنے سیکھ رہے تھے جتنا اپنا
 بہت برائی شکل بات جاننے تھے حاتم ہیں اُن لوگوں کی طرف خطاب کرتا ہی اپنی قدرت کا
 بیان فرماتا ہے * **وَأَنْتُمْ أَشَدَّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ** * کیا تم ای نیاست کے انکار کرنا ہو البتہ
 سخت ہو پیدائش کی را سے یا آسمان * تمہارا یہ کرناست * شکل کا م ہی یا آسمان کا **بَنَاهَا** * پیرا
 کیا اللہ تعالیٰ نے سنا یا آسمان کو * **رَفَعَ سَمَكَهَا** * بلند کی اونچی کر بھت آسمان کی * **فَسَدَّ دَهَا** * پھر
 برابر کیا آسمان کو سب طرف سے اِکسان کیا اُسکو کہیں موتا کہیں پتلا نہ مانگھ دھو رہا * عیب
 تو بھ پھوٹ اُس منہ نہیں * ایسے بر سے منکم منہ پھوٹ گھر کو ہمیشہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور
 ایمان نہیں لانے * چہ خاوند ایسا قادری ایسا برآ بھاری محل بنا سکتا ہے پیغمبروں کے اہم
 رکھ سکتا ہے وہ قادر ہی سب خلق کو بھی پھر کر پیدا کر سکتا ہے مگر کر بھر خلا سکتا ہے * جسکو
 ایسے بر سے محل کے بنانے کی قدرت ہی اُسکے اوپر مردوں کو بھر کر چلانا کہ بھاری بات ہے *
وَأَغْطَشَ لَيْلَهَا * اور تاریک کیا اندھناری کبارا ت کیسے جو آسمان سے پیدا ہوئی ہے *

وَاَخْرَجَ صُحُبَهَا * اور نکال دیا کیوں سورج کے نور سے * پہنچا رات اور دن دونوں برقی قدرت کی نشانیان ہیں پروردگار تعالیٰ کی * جو اسے تعالیٰ چاہتا اسہ رات ہی رہتی کسی کو قدرت نہ تھی جو دن پیدا کر سکتا * اور جو ہمیشہ دن ہی رکھتا کسی کو طاقت نہ تھی جو رات لاسکتا * وہ خود جو رات سے دن کرنا ہی دن سے رات کرنا ہی اسی خود کو یہ بھی قدرت ہی جو خلق کو پیدا کرنا ہی پیدا کر کرنا ہی مار کر پھر بھی جلا سکتا ہی * ہر دن رات اُسی قدرت کا ثبوت ہے سب کو نظر آتا ہی * سونے جاگنے مرنے عینے کی حقیقت کا نمونہ دکھلا دیا ہی * دیکھو ایک رات منقر نام عالم سو جانا ہی سب کوئی مرد دن کی طرح گر رہے ہیں پھر ہر صبح سنبھل کر کوئی جاگ اُٹھتا ہی * جو دل کے اندھے ہیں اُن کو کچھ سوا جتنا نہیں قیامت کے ہونے کا انکار کرتے ہیں مرنے کے کچھ جینے کو بہت مشکل بھاری بائست جانتے ہیں * اتنا نہیں سمجھتے ہیں جسے سنانا اور جگانا نام عالم کا اُس پاک پروردگار کے ہاتھ معنی ہی اور آپس ہی اسی طرح جو ایک بار سب خلق کو مارے اور مار کر بناوے نہ کیا مشکل ہی کچھ مشکل نہیں کہ سب باتوں پر وہ ایک پروردگار نہ وہ قادر ہی قدرت اُسکی بہت برتری ہے * اسے اپنی قدرت کا بیان فرمانا ہی * وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ دَحَاهَا * اور زمین کو آسمان کے بنانے کے کچھ * اور دن رات ظاہر کرنے کے کچھ * پانی کے اور کشادہ کیا کھولا بھلا با * روایت منن آیا ہی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آسمان سے ملے اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اُسکو کشادہ کیا اُسکے کچھ آسمان کو بنایا * حضرت علی علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اول اللہ تعالیٰ نے کعبے کی زمین کو پیدا کیا آسمان کے پیدا کر لے کے ہزار ہر سس آگے پھر آسمان کو پیدا کر کر نام زمین کو کعبے کی زانی کے اوپر بچھا دیا بھلا دیا * اَخْرَجَ مِنْهَا مَاءً * نکال دیا زمین سے پانی زمین کا * پستے نہ زمین دریا ہر جگہ زمین کے اوپر جاری کر دی * مادیا ہمیشہ نکلتے تھے حلقہ ہیں بہتہ بہتہ ہیں ہر ارون قاید سے خلق کو پہنچتے رہتے ہیں * وَمِنْ عَصَاهَا * اور ہنر سے زمین کے نکالے پیدا کئے * دوسرے چیزیں جو آدمی نے کھائے معنی آہن تر کاربان مہو سے ادروسے چرین * جانور چرند سے کھاوین گھاس بل * وَالْجِبَالَ اَرْسَهَا * اور پتھر کو پتھر پتھر کیا زمین کے اوپر قائم کیا * مَتَاعًا لَّكُمْ * وَلَا نِعَامَ لَكُمْ * یہ سب کچھ پیدا کیا تمہارے قاید سے نفع کے واسطے اور تمہارے جانور و اِن کے نفع کے واسطے * گھوڑا اونٹیں اونٹیں بکری کھاوین دیوین فوسے پاوین تمہارے کام میں آوین * ہر طرح ہر چیز سے قاید سے لیے * اور ہر ارون

طرح کی لذتیں مرنے سے آرام تو نہیں نکھوتی رہتی * بندوں کو لازم ہی اُن فائدہ مند کو قبول کرنا پڑتا ہے کہ جس
 نعمتوں کو پاکر نعمت دینے والا کا شکر کریں ایمان لادیں اخلاص سے بنا لگی کر میں امرنی کو قبول کر میں
 نعمتوں کی زیادتی پادین آخرت سن بہت نعمتیں جو بیان پادین اپنے پروردگار کی رضا میں ہی
 خوشنودی پادین * اور جو یہ فائدہ سے لیکر نعمتیں نہ کرنا شکر کریں منور و روشن ایمان نہ لادیں بدگی
 نہیں امرنی کو قبول کر میں سب نعمتیں ہاتھ سے جاتی رہتی غنیمت میں بریں غدا اب سن کر میں *
 فَإِذَا جَاءَتْ الطَّامَّةَ الْكُبْرَى * پھر جس وقت آدمی کی ایک مری سخت بلا عظمہ نہی پہنچو الی
 سخت دواں الی ہو شش کہو دینے والی * اسرا دل کو تکم ہو و بگا صور ہو بگا آسمان زمین
 ٹوٹے لنگر ہمارا آنے لگیں قیامت ہو جاوگی سب خلق مرنا وگی پھر جی اٹھیں حساب ہوے
 بگا ہر کوئی ترے سنت غم میں پڑے گا بگاتی ہاں ہی کرے گا اپنے دل میں کیے گا دیکھئے آج کے دن میرا کیا
 حال ہو نہی بہشت کی طرف جاوے گا دوزخ کی طرف * اور دوزخوں کے اوپر طامۃ الکبری
 برسی سخت بلا اُس وقت ہو وگی جو ہشتون ہو تکم ہو وگا بہشت کی طرف جانے کا اور دوزخوں کو
 دوزخ کی طرف تب اُس کی قوت جاوگی لاکھوں غم کے دریا بہ چلیں کوئی اس نعم کو
 نہ پہنچو گا * یَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَى * اُس دن میں نصیحت قبول کرے گا آدمی یاد کرے گا
 جو کچھ دنیا میں کام کئے تھے * اچھے بُرے نیک بد سب عاقل کی صورتیں نظر آنے لگیں نامے عاقل کے
 ہر کسی کے ہاتھ میں دے جاوے گا * وَبَرَزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَى * اور یہاں کی جاوگی دوزخ
 ظاہر کرے گا دوزخ کے تین دیکھئے والے کے واسطے نام حان دوزخ کو آگ کو اپنی آنکھوں سے
 دیکھے گا * فَأَمَّا مَنْ طَغَى * پھر جو کوئی بے فرمان رہا دنیا میں ہر کسی عذر کرتا رہا اپنی عاجزی کی
 حد سے باخون باہر رکھا بلایمان رہا بدگی نہ کی حکم نہ مانا * وَأَثَرُ الْحَبْوَةِ الدُّنْيَا *
 اور دنیا کی زندگانی پسند کی وہی کام کئے و بستی ہی باتیں کریں جو دنیا میں کام آویں دنیا میں
 خوشی سے جیتا ہوئے آخرت کو بھول رہا آخر کام کچھ کیا آخر کا اپنا بھلا بچا * فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ
 الْمَأْوَى * پھر تحقیق ہی دوزخ وہی جگہ ہی اُسکی ایسے لوگوں کی اور کین جگہ نہیں * وَأَمَّا
 مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ * اور اس پر جو کوئی ڈرا آخرت ہونے سے نزدیک اپنے پروردگار کے
 دنیا میں جس آدمی نے خوف کھایا اپنے دل میں ڈرنا نہ سمجھا جو ایک دن اپنے پروردگار کے آگے
 جھکاؤ کھرا ہو نا ہو دیکھا و بھلا و بگا سوا الی ہو وگا * دنیا میں فونے کیا کیا کام کرنا تھا کیا کیا عمل کرنا تھا

ہو ایک عمل کا حساب ہو دیکھا بدلائر کا اس بات پر یقین رکھا * وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ *
اور منع کیا باز رکھا اپنے نفس کو اپنی طبیعت کو بری خواہشوں سے گناہوں سے * ذرے کام جو اللہ تعالیٰ
اور رسول نے منع کیے تھے انکے عوام کا من سے بری باتوں سے آپ کو بچا رکھا * فَإِنَّ الْجَنَّةَ
هِيَ الْمَأْوَىٰ * پھر تحقیق سچ بہشت وہی آرام کی جگہ ہی اُسکی * ہمیشہ خوشی منی آرام
منی رہے گا * تفسیر منی گناہی یہ آیت اُس بندے کے حق میں ہی جو اکیلی جگہ منی خلوت منی کسی
گناہ کا قصد کرے اسوقت کوئی مذم کرنا والا ہووے کسی کا در ہووے اور اسوقت اللہ تعالیٰ سے
در کر دے گناہ مکر سے آپ کو بچا رکھے تب اُس دولت کو پاوے * بزرگوں نے فرمایا ہی حق تعالیٰ نے
دنیا آخرت منی وہ ہوا وہ خواہش نفس کی جو اللہ و رسول کے فرمانے کے خلاف ہووے اُس خواہش
اور ہوا سے بدتر ناپاک کوئی چیز پیدا نہیں کی * اور کالموں نے فرمایا سب آدمی جو نفس کے ہوا کے
تابع ہیں ترکے ہیں پھر نابالغ ہیں * بالغ جوان مرد وہی لوگ ہیں جو اپنے دل کی بری خواہشوں سے
خلاص ہوئے ہیں وہ خواہشیں جو حرام ہیں اُن نواہشوں کا حکم بھی ہی * حضرت نبی صاحب صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیٹے العبد عبد اللہ وہی بُرا بندہ ہی بندہ ہواگا * جو اپنے دل منی آدمی سے
کرے حلال حرام کے اور نظر نہ کرے * بات وہی خوب ہی جو اللہ و رسول نے فرمائی ہی کام وہی
اچھا ہی جو حکم کے موافق ہی * اور سوائے اُسکے جو بات جو کام ہووے سو ہوا کے حکم سے ہی * ہوا کے
حکم کی بات ہوا کے حکم کا کام سب بے خبری بے برکت ہی بے قیادہ ہی * ایسی ہی بات ایسے ہی
کام منی خرابی ہی ہلاکی ہی ضرر ہی نقصان ہی * تیسروں منی لکھا ہی جب حضرت نبی صاحب
صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قائم ہونے کی خبر دی لوگ کا در من پوچھے لگے قیامت کب آدگی
کسوقت ہو دگی تب بے آئین نازل ہوئیں * يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا * سوال
کرتے ہیں پوچھتے ہیں تجھ سے یا محمد قیامت کے دن کی بات * کسوقت ہو دگا قائم ہونا آخر کا کب
آدگی قیامت * فَيَوْمَ أَفْتَتِيهِمْ فِي كُرْبِهِمْ * کس چیز منی ہی تو قیامت کے یاد کرنے سے
کہاں ہی تو یا محمد اُسکے مترسی وقت جاننے سے پوچھتے سے * بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہی جو حضرت نبی صاحب نے لوگوں نے پوچھا قیامت کب آدگی * حضرت کے دل منی آبا جو
اللہ تعالیٰ سے قیامت کا وقت پوچھیں * حکم ہوا کس خیال منی ہی تو یا محمد اسکا علم اُسکے قیام
ہونے کے وقت کا چنانچہ اُنہیں خبر دار اسکا سوال کیا چاہئے * اِلَىٰ رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا *

نہرے پروردگار بھی طرف ہی نہایت قیامت کے علم کی اس بات کی کسی کو خبر نہیں دی یہ علم خاص پروردگار ہی کا ہے ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ مَّنْ يَخْشَاهَا﴾ سوا سے اسکے نہیں یا محمد تو خبر دینے والا ہی قیامت کی آگے جو کوئی قرآن قیامت کے دن سے خبر لے ہی جو خبر دینا رہا اسنو کو قیامت ہونے والی ہے اس دن کے واسطے جو کوئی نیکی نہ کرے گی یا چاہے سو کر لیوے ہر کام نہیں جو قیامت کے ہونے کا وقت ہو جائے ﴿تَجْمَلُكُمْ وَأُورِثُكُمْ﴾ اس بات سے کیا کام ہے ﴿كَانَهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا﴾ جیسے یہ گار کے لئے جس دن دیکھینگے قیامت کے تین ﴿لَمَّا يَلْبِسُوا الْعِشِيَةَ أَرْضُهَا﴾ نہیں رہا دنیا میں قبر میں سوا سے ایک رات کے یا ایک دن کے ﴿إِسَاءَ بُولٍ﴾ یہ ہو دیکھا اس دن میں جو دنیا میں برسوں رہنے کو اپنے بھولے ہو جائینگے یا سب جائینگے جو ایک رات دنیا میں رہے ہیں یا ایک تھوڑے سے دن چاند کے وقت تک ﴿قیامت کے دن کی درازی دیکھ کر اپنے بہت برس دنیا میں رہنے کو بہت تھوڑا جانینگے﴾ بہت حسرت کریں گے جو ایسے تھوڑے سے وقت میں دنیا کے اچھے کام ہم نے کیوں کر لئے جو آج آرام پاتے بھلا ہونا ﴿سُورَةُ﴾ جس کی ہی بیالیس آیتیں ایک سو تین تیس کلمے اور سو پینتیس حرف ہیں اس سورت میں بہت قاید سے ہیں اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے ارشاد اور تعالیم کی صورت کو ﴿سَمِعْتُمْ﴾ کی اور عمل کی توفیق بخشے والا وہی پروردگار عالم کا ہے ﴿وَهُوَ﴾ فرماتا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عَبَسَ ﴿مُنْهَ﴾ ترش کیا یہ رہ چکا تھا ﴿مُنْهَ﴾ ﴿وَقَوَّ لَمَّ﴾ اور منہ پھیر لیا منہ مولا اسے ﴿أَن جَاءَهُ﴾ ﴿الْأَعْمَى﴾ ﴿حَبَّ﴾ آیا محمد کے نزدیک نابینا تھا عید اللہ ام کو تم کا بٹا اس سورت کے اترنے کا سبب یہ ہے ﴿حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں میں ایک اصحاب تھے عبد اللہ نام تھا اڑکا اور انکی ماں کا نام ام کوتم تھا اپنی ماں کے نام سے مشہور تھے ائمہ عبد اللہ ام کوتم کہتے تھے اور وہ آنکھوں سے بندہ تھے فقیر تھے دنیا کی ملامت سے انکی تین کچھ کام نہ تھا اور انکو دین کے علم کی بات پہ جھنے کا سننے کا برا شوق تھا بہت ذوق تھا ایک دن حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور مجلس میں حضرت کے اصحاب سب تھے اور مکے کے برے برے بہرہ دار دو ائمہ مشرک بھی اس مجلس میں آئے تھے بیٹھے تھے ﴿حضرت نبی صاحب ان مشرکوں کو نصیحت کر رہے تھے ایمان لانے کو فرماتے تھے ارشاد کی باتوں میں مشغول تھے﴾ اسی در بیان میں عبد اللہ حضرت کی خدمت میں آئے نزدیک جا کر بیٹھے ﴿حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ علم منی منہا علمک اللہ﴾ یعنی سکھاؤ میرے

تین وہ بات وہ کام جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم کو سکھایا ہے ایت کرو مجھ کو ارشاد کرو تا قیام کرو
و سے اس طرح سے حضرت کی خدمت میں بات کہتے تھے اور ان کو خبر نہ تھی جو حضرت
اور طرف مشغول ہیں ان مرداروں سے بات کہتے ہیں * عبد اللہ بار بار اپنی بات کہ
جاتے تھے حضرت نے ان کی بے ادبی کے سبب اپنا منہ ان کی طرف سے پھیر لیا جو اب نہ دیا اور
انھوں نے عبد اللہ کو خبردار کیا جو حضرت اس وقت اور کام میں مشغول ہیں تم اور وقت
عرض کیجو وہ اس حقیقت کو معلوم کر کر مر سہ ہو کر آتھے مسجد سے باہر نکلی * اُس وقت حضرت
جبریل علیہ السلام آسمان سے اترے اور ایک پردہ غیب حضرت کے اور ان مرداروں کے
درمیان میں کر دیا جو ان شرکوں کی آنکھوں سے حضرت چھب گئے نہ آنے سے رہ گئے
پھر پردہ اٹھا لیا پھر ان آیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مانے جے برآہی * اس سورت میں
عجب کلام کی نزاکت ہی ادل عبس و تولیٰ فرمایا * عبس و تولیٰ دو دن غائب کا صندھ ہے *
اس طرح سے بہت بات ہی جیسے کوئی کسی کی بات کسی اور سے کہنا جس کی بات ہی اسے
نہیں کہنا عبست و تولیت یعنی بائد ترس روئی کی تو نے منہ پھیر لیا تو نے کہا بایک فرمایا عبس
و تولیٰ یعنی ترس روئی کی نہ منہ پھیر لیا اپنا اس قدر سے * اس غائب کر کہاں کہتے ہیں
چھپی ہوئی ناخوشی کی اشارت ہی سمجھنے والے اس رمز کو سمجھتے ہیں جو اپنے مہرب کے ساتھ
کس طرح بات فرمائی * پھر کلام میں التماس مہربانی ماسر کر خطاب کیا فرمایا * وَمَا بَذْرِيكَ
اور کس چرٹے بتایا مجھ کو کیا جانشای تو یا محمد * لَعَلَّہٗ یُنْکَرُ * سیدہ اہل بیت پاک ہووے
یا کبرہ ہووے * تم صحبت کرو یہ ایت کی راہ بتاؤ وہ قبول کرے تمھارے کہنے کے موافق عمل
کرے سب گناہوں سے پاک ہووے برقی قبولات کے لائق ہو جو وہ * اُوَیْذُکَ فَتَنْفَعُہُ الَّذِیْکَری *
بائنا کیوے صحبت قبول کرے پھر نفع کرے اس کو صحبت کرنی * تمھارے کہنے کے موافق کام
کرے عمل کرے قبولیت پاوے قبول ہو جو وہ * اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰی فَاَنْتَ لَہٗ تَصْدِیْکُ * وہ تنہا
خود و لتمد ہی دنیا کا مال اری ایمان لانے سے پرواہ نہیں رکھتا سرور فی مسلمان ہونے سے بے نیازی
کر تھی * پھر تو ای محمد اسے واسطے اسکی طرف منہ کر تھی اسے ایمان لانے کی توقع کر کر اسکی
طرف متوجہ ہو تھی اسکی بات سننے کے واسطے مشغول ہو تھی کان رکھ تھی * وَمَا عَلَیْکَ
اَلَا یُنْکَرُ * اور کیا ہی نکرے اور یا محمد جو وہ * لہ ارے پرواہ پاک ہووے ایمان نہ لاوے

کفر کی شرک کی نجات سنن پر آ رہے تھے اور پر کچھ گناہ نہیں سمجھ کر حکم پہنچا دینا ہی چاہتے
 اتنا مشغول ہونا انکی طرف کچھ دیر کا نہیں وہ بے پروائی کرتا ہی ایمان کی دولت اس کے
 لئے والی نہیں * وَأَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعَى * اور وہ شخص وہ آدمی جو آیا میرے پاس سنا ہی
 دین کے علم سیکھنے کو واسطے دور آہوا شوق سے اغاص سے عہد اللہ ابن ام کانوم * وَهُوَ يَخْشَى
 اور وہ در تائی خدا سے تعالیٰ سے * فَأَنْتَ عَنْهُ يَلْهَى * پھر تو بائد انکی طرف سے منہ پھرتا ہی
 اس کے جواب دینے سنن اسکی تسلی کرنے سنن مشغول نہیں ہونا اور وہ ان کی طرف مشغول
 ہونا ہی ان مال و اردن کی طرف سہر کرتا ہی * کلا * ایسا چاہئے سمجھ کر یا نہ جو تو نے اب کیا
 پھر ایسا کیا چاہئے * اِنْهَاتْ ذِكْرَكَ * تحقیق سچ بہرہ سورت ہے آئین قرآن کی یہ تمام قرآن
 نصیحت نامہ ہی تمام خلق کے واسطے * فَمَنْ شَاءَ ذَكِّرْ * پھر جو کوئی چاہے یاد کرے اس
 سورت کو ان آیتوں کو * اور یہ آیتیں سب خطاب ہیں حاضر کر کر باتیں فرمائیں یہ سب مہربانی کی
 نصیحتیں ہیں اپنے محبوب کے واسطے اور ارشاد ہی * اور پھر اس حاضر کر کر بات کہنے سنن اس عیب
 کر کر بات کہنے کے مجھے اثر تھی جو وہ ناخوشی و دست کی ناخوشی تھی نصیحت کے واسطے
 جو پھر ایسی بات نہو سے اور ساری است کے واسطے نصیحت ہی * جب حضرت جبریل نے
 یہ آیتیں پڑھیں حضرت نبی صاحب کو سہاٹیں حضرت نے اسی وقت سنا کہ ملام کیا جو یہ عتاب ہی
 عہد اللہ کے واسطے کہ اس کے سوال کا جواب نہ دیا اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آیا * حضرت اسات کو ملام
 کر کر بے تاب ہو کر آئے اس کے منانے کے واسطے خاطر داری کے واسطے مسجد سے باہر گئے ان کے
 پیچھے تسلی سے چلے * اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اس ناخوشی کی ہیبت سنن حضرت کا ایسا
 حال ہوا جو انکی آنکھوں کے آگے اندھ ہوا آگیا اور نزدیک تھا جو حضرت کے مبارک سر کو ایک دیوار
 سے ٹک کر جوت گئے پھر انکو راہ میں پایا انہیں بہت عذ کر کیا خاطر داری کی ہمت بکرتے کہ اپنے ساتھ
 لکھ کر اپنے پاس لے گیا اور ان کے پیچھے کے واسطے عذاب اپنی کچھادی ہو چکے ہو چکے کا تھا پوچھا
 جو کچھ فرمایا تھا فرمایا * اور کہا جب تک میں جیتا ہوں اور توجہ تائی نہرا کھانا نہ میرا ذمہ ہی
 اور ان کو بہت خاطر داری کر کر دست کیا * پھر اس بات کے پیچھے جب وہ دست
 میں آئے حضرت نبی ﷺ ان کو دیکھنے ہی خوش ہونے اور فرمانے پر حبا بالذی
 ماتمپی فیہ رہی یعنی خوش ہو کر اس کسی کو جو عتاب کیا ان کے واسطے میرے تین پروردگار نے

میرے کہنے پر چاہندہ ہی تو کچھ حاجت ہی تھی کچھ غرض ہی کچھ کام ہی تھا آج میں کروں
 حاجت ہر لاؤں اور بہت مہربانی کرتے اور حضرت نبی صاحب جو مدینے سے بنیاد کے واسطے
 مشرکوں کی کافروں کی شہید کے واسطے مابہر زکات یا کہین کا سفر کرنے عبد اللہ ابن ام مکتوم کو
 مدینے میں اپنا ندیفہ کرنا تھا پھر اللہ تعالیٰ اس بات کو بیان کر کر ارشاد فرمائی کہ جو کوئی سعادت
 لکھا ہے سعادت مند ہو جائے ان آیتوں کو یاد رکھے نہ بھولے ان آیتوں کے فائدہ دیکھو کہ کرم سے
 نکال کر سے سبب سے جو جھے سمجھے ان آیتوں میں کیسے کیت فائدہ سے ہیں جو کوئی سمجھے گا
 ایمان لادے گا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے واسطے کام کرے گا دولت سعادت پادریگا اور
 جو کوئی رنسانہ سی کام کرے گا دولت بے سعادت رہے گا تمام قرآن فائدہ دین سے مملو ہے
 ہزاروں طرح کے فائدہ سے دنیا آخرت کی خبر کے اللہ تعالیٰ کے کلام میں موجود ہیں اور
 اس تمام سورت میں بھی بہت فائدہ سے ہیں سمجھتے ہیں اور ان آیتوں میں جو مذکور ہو ہیں
 کتنے فائدہ سے ہیں اور پھر ان فائدہ یہ ہیں ان آیتوں سے اس مذکور سے فقیروں و رویشوں کا
 شرف و بناداروں مال داروں کے اوپر بات ہو اور فقیر کی ہایت کو آگے کیا مال داروں کی ہایت
 کو پیچھے کر دیا ان دنیا داروں کے درمیان ہیں اور حضرت نبی صاحب کے درمیان میں پردہ
 کروا دیا ان سے منہ پھیرنے کا حکم کیا اور اس فقیر کی عزت منہ لانے کو فرمایا اور چودھواں
 فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے ملاہوں کی مخلصوں کی بہت برتری قدر ہی بہت برآمد ہے
 ایک غریب فقیہ اندھے کے واسطے جو شخص تھا طالب تھا اپنے محبوب کو جو دونوں ہمان
 میں ایسا را بندہ کوئی نہیں یہ خطاب فرمایا اپنے اسے برتر سے دوست کے اوپر عتاب کیا
 جو تمام عالم کے اوپر ملامت ہو دے جو مخلصوں کی اللہ تعالیٰ کے ملاہوں کی ایسی برتری قدر ہی ایسا
 برآمد ہے اور پھر وہ ان فائدہ یہ ہے جو کوئی دین کے علم کا طالب ہے اپنی آخرت کے بھلے کا
 طالب ہے اسکی خاطر داری اللہ تعالیٰ کے پاس بہت ہی اور اللہ کے رسول کے پاس بھی بہت ہے
 ایک دوسرے کی طلب میں رسول کی خدمت میں آیا تھا اس وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ایک کام میں تھے وہ بھی ضرور کام تھا بلکہ ایو کو ہایت کرنے میں مشغول
 تھے اس کے جواب دینے کی طرف توجہ کیا وہ وقت تھا کہ اٹھ بھلا تھی بات کے اوپر اللہ تعالیٰ نے
 اسکی یہ خاطر داری کی جو اپنے نبی کے اوپر بے آئین بھیجیں اور حضرت نبی صاحب نے یہ خاطر

داری کی جو ان کے مجھے آپ اٹھ کر دو ترے انکا نام پھر کر لالہ اپنی جادو بہار گ ان کے واسطے
 بچھا دی اس کے اوپر بٹھایا اور بہت پذیر کیا خوش کر کر رخصت کیا اس سہنگ سے اسے کے
 رسول کے جو اس فقیر سے دین کے علم کے طالب سے کیا سب مسلمانوں کو لازم ہوا جو دین کے
 علم سے بیکھنے والے کی خاطر داری کرنے رہیں طالب علم کی رعایت کرتے رہیں اور اس معنی اسے
 رسول کی خوشنودی چاہیں اور طالب علم کی خوشنودی معنی اسے رسول کی ناشنودی ہو چھین اور
 سولہ ان فائدہ یہی ہوا اس معاملات سے استادوں کو ہر و کھو بہایت کرنا اور کو جو قوی خبیہ ہو کر
 اور سب طالبوں کے حق میں سداش ہوئی اب بھائیہ و سب طالبہ نکی بہایت کو ان کی راہ بتانے کو
 سہانے کو سب کاموں کے اوپر نہ م راتیں پہلے از کام کرین یہ مجھے اور کام کو بن انکی خاطر داری کو
 ضرور بنائیں نہ اسے تمنا کی رضا مندی خوشنودی ہو چھین دینا کے طالبوں میں اور دین کے طالبوں میں
 تفاوت کرین دین کے طالبوں کی بہ خاطر داری کرین اسکی خاطر نشان کر دین چھوٹوں
 تینوں کا فرق ہو جتے رہیں اس تفاوت کے موافق ہر ایک سے معاملات کرتے رہیں اور سترھواں
 فائدہ یہی ہر ایک مسلمان کو چاہیے جو اللہ تعالیٰ کا خوف دہمینہ اپنے دل میں رکھے اور آپ
 کو گناہ گار جاننا اور کسی سے ہر سے مرتے میں پہنچا ہو وہ سے آپ کو قصیر وار ہو چھارہ کبھی
 نہ ہو بھی کہ میں خلاؤن سے پاک ہو چکا ہوں اب مجھے کو کچھ پرواہ نہیں حضرت بنی صاحب سے
 کوئی نہ نہ برا ہوا ہی نہ ہو دیکھا وہ سے ایک کام میں تھے وہ کام بھی بہایت کا کام تھا اللہ تعالیٰ
 کے کرم کے موافق تھا اس وقت حضرت نے ایک ہو چھنے والے کا جواب نہ دیا اپنی بات کے اوپر
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے عتاب آیا بھم دو سرا کون سا بندہ ہی جو آپ کو خطا سے پاک جانے
 لے خوف ہو کر سچے بٹھ دینا کا دل میں نہ رکھے مسلمان کو ہر حال میں خوف دہم پاک پروردگار کا
 اپنے دل میں رہنا لازم ہی ضروری فرض ہی فرض آپ کو ہر حال میں قصیر وار ہو چھنے رہنے اور
 خوف کو دل سے بھانکے خبر کی راہی ہی بھم اس سورت میں اللہ تعالیٰ بہت ظاہر بنی صاحب کے
 اوپر کر کر تران کی برگ کی بیاں فرمائی **فَیْ صُحُفٍ مُّکْرَمَةٍ** یہ کتاب بزرگ کنائون میں
 کیا گیا ہی **مَرْفُوعَةٍ** بلند کیا گیا ہی لوح محفوظ میں لکھا گیا ہی **لَوْحٌ مَّحْفُوظٌ** ایک نخبہ ہی ایک
 موتی کے دانے کا مشرق سے سورت تک ساتوں آسمان کے اوپر با سورتیں کی راہ میں سب طرح کے
 علم سب کتابیں اس میں لکھی ہیں قرآن مجید بھی اس میں لکھا ہی برائی برائی سے ایک ایک

حرف قرآن کا اُس لوح سن کوہ قاف کے برابر ہی * کوہ قاف ایک بہار ہے زرد گساری دنیا کے
کردا کرد اُس باس اور ایک گہری پونجے آسمان سن اُس گہر کا بینت العزۃ نام ہی
اُس گہر سن بھی قرآن کو لکھا ہی * مَطْهُرَةٌ * ہا کہ کیا گیا ہی قرآن کو دروغ سے غلات
سے قرآن سن عبات ہی وہ سب سچ ہی جو تھی ناپاک بات نہیں ناپاک یہ عز کا اُس ہا کہ
قرآن سن کہ کام ہی * تفاوت کی بات قرآن سن نہیں جو بات ہی پروردگار نے خاوند نے فرمایا
ہی تھیک ہی بہشت کی دوزخ کی خبر دی ہی بہشت کی راہ دوزخ کی راہ جنابی ہی * اگلے پچھلے
زمانہ کی باتیں ہندون کی جو فرما سن ہیں بے تفاوت اسی طرح سے ہیں * یَا بَدِی سَفَرٌ * انھوں سے
لکھنے والوں کے * کِرَامِ بَرَّۃ * سردار ہیں بزرگ بندے ہیں نیک بندے ہیں وہ فرشتے جو
قرآن مجید کو لوح محفوظ سے نقل کرنے ہیں لکھتے ہیں کتابوں سن لالہ ہیں * اور حضرت رسول
امہ ﷺ کے اصحاب بار قرآن کو حضرت نبی صاحب سے شہر کا غدون سن لکھ لئے ہیں یاد کر
لئے ہیں دلوں سن نقش کو لئے ہیں * قرآن کے حکم احکام کے ادب پر عمل کرنے ہیں قرآن کے احکام
قرآن کے بھید سب امتوں کو خلق کو شہانے ہیں * اور جو کوئی قرآن کو قرآن کی سورتوں کو ادب سے
کاغذوں پر لکھتا ہی اپنے دل سن ادب سے شوق سے یاد کرتا ہی قرآن کی آیتوں کو بھید، نمونہ سہارا
ہی اپنے دل پر نقش کرنا ہی بے سبب اچھے بندے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بزرگ ہیں
نیکو کار ہیں مقبول ہیں * حضرت نبی صاحب ﷺ نے فرمایا اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ
مَعَ الْکِرَامِ الْبَرَّة یعنی جو کوئی قرآن مجید کا ماہر ہی قرآن کے حکم احکام کا قرآن کے بھید و نکات
واقف ہی دانا ہی خبردار ہی وہ آدمی مغرب فرشتوں کے ساتھ ہی وہ فرشتے جو اچھے بندے ہیں
کرام بَرَّة جہاں نام ہی ان کے ساتھ ہی اُسکو بھی اللہ تعالیٰ کا قرب نزدیکی برتری برائی نصیب
ہی * قَتِيلَ الْاِنْسَانِ مَا الْکَفَرَةُ * مارا حاو سے لعنت کیا جاوے آدمی کسر پیرنے کا فر کہا اُسکو *
لنت ہوئی کا فر کو خدا کی رحمت سے دور پرتا کا فر * کس پیرنے کس بات نے اُسکو کا فر کیا
کہ خدا و رسول پر ایمان نہ لایا آخرت کو سچ بانا کیا سمجھا اپنے دل سن کیسی سمجھ سن کس بات سن
مرد و رانہ جانہ بوجھا یہ کا فر * مِّنْ اٰیِ شَیْءٍ خَلَقَهُ * کس چیز سے کون سی چیز سے خدا نے پیدا کیا
ہی آدمی کو * مِنْ نُّطْفَةٍ * آب سنی سے پیدا کیا ہی اپنے باپ کے یستاب کی راہ سے جو پانی
نکلتا ہی اُس پانی سے پیدا کیا ہی کیا خود کرتا ہی خدا و رسول کے حکم سے سر کھینچتا ہی آب کہ

بہت بر آجاتا ہے کسی بہت بر تہی چہر سے نہیں پیدا ہوا ایک گندے بانی سے پیدا ہی **﴿خَلَقَهُ﴾**
 پیدا کیا خدا نے آدمی کو **﴿فَقَدَرَهُ﴾** پھر اُسکی پیدائش کا اندازہ کیا ایک طرح ہنر کی
 چالیس دن تک اپنی ما کے بہت من پانی رہتا ہے پھر چالیس دن تک وہ دانی لوہو ہو جاتا ہے
 پھر ہوا لوہو ہوتا ہے پھر چالیس دن تک گوشت کا رہا ہوا رہتا ہے سر پانچون ہفتہ آکھہ کان اُس
 گوشت من سے پیدا ہوتا ہے جاز مہینے من تمام تن بدن ٹیک ہوتا ہے پھر اُس حار مہینے کے پچھنے
 حکم سے خدا تعالیٰ کے اُس من روح دم ہوتی ہے بہت من حرکت کرتا ہے پھر کتابی دن دن بارہ
 ہوتا ہے جب نو مہینے پر سے ہونے ہیں تمام ہونے ہیں باہر نکالنے کا عام ہوتا ہے **﴿ثُمَّ السَّيْلُ يَسْرُهُ﴾**
 پھر راہ نکالنے کی بہت سے اسے تعالیٰ نے اُسے اوپر آسان کر دیا پھر آدمی اپنے دل من بوجھے
 تو اسے تعالیٰ کی قدرت پر اُسکے فضل پر ایمان لاوے شکر کرے جو مہین بہت من تھا شکی من تھا
 اور راہ بھی اُسے نکالنے کی شگ تھی کیا حکمت ہے آسانی سے اُسکو ما کے بہت من رکھا پھر کس
 حکمت سے ایسی شگ راہ سے آسانی سے باہر نکالا پھر اُسے اوپر سب طرح کی راہ آسان
 کر دی **﴿اَوَّلُ نَوْمَانِ﴾** سے نکل کر قوت کے پیدا کرنے کی قدرت نہ تھی اور شکی من تھا کہ نہ فضل تھی
 نہ شعور نہ خاندان زور نہ تھانہ قوت تھی جو اپنی قوت سے اپنی قوت پیدا کرنا پالنے والوں کے دلون من پیا
 شفقت و آل دی ما کی چھانی من دودھ پیدا کر دیا مابا سپ نے محنت کر کر خدمت کر کر پالا قوت کی
 راہ بولنے کی راہ پہنچنے کی راہ سمجھنے کی راہ آسان کر دی جو ایک راہ بھی ان راہوں سے آسان
 نہ ہوتی تو ہمیشہ ہمیشہ ایک طرح کی شکی من رہتا اس سبب خواری ہی من رہتا جو دیکھنے کی راہ
 آسان نہ ہوتی تو اندھا بین کی اندھاری کے بنی خانے من پھنسا ہوا رہتا ہزاروں رنگ صورت
 حسن و جمال گل پھول لاکھوں تاشون سے محروم رہتا ہزاروں لاکھوں فائدون سے بے خبر رہتا
 اور سننے کی راہ جو آسان نہوتی ہوا ہوتا ہزاروں لاکھوں فائدون سے بے خبر رہتا اور نہ سننے کے
 سبب بولنے کی راہ بھی نہ کھانی زبان کسی بات من چل نہ سکتی گونگا ہوتا آدمی نہوتا حیوان جانور و گی
 طرح رہتا دونوں جہان بین خواری رہتا نہ دنا کا فائدہ لے سکتا نہ آخرت کا فائدہ ہا سکتا نہ دنیا من
 جو کوئی گونگا ہوا ہی وہ ما کے بہت ہی ہے برابر ہوا ہی نہ کچھ شے سکتا نہ سمجھ سکتا نہ بول سکتا
 جسکو اسے تعالیٰ نے عقل دی ہے وہ بہرون گوناگون اندھون کے حال کو دیکھتا ہے اسے تعالیٰ کی
 نعمتون پر جو کچھ اُسکو بخشین ہیں اپنے دل سے جانی سے شکر کرتا ہے اپنے ایمان کو منکر

کرنا ہی بندگی معنی قائم ہوتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدمی کے اوپر سنبھلنے کی راہ عقل کی راہ آسان کی
 جیون جیون برآ ہونا جانا ہی سمجھ پیدا ہوتی جاتی ہی عقل آتی جاتی ہی دنیا کی معاش کی تدبیریں
 آگے آتی جاتی ہیں۔ مثلاً جب دودھ پینے سے چھوٹا کھانا پینا کے آباد ہونا کے مزدن کی بیرونی خبر ہوتی
 ان مزدن کی بیرون کی تلاش معنی کہ اس تلاش معنی بند پر آہ پھر مقصود دیکھ پیدا ہونے کے واسطے بھی
 سب طرح کی راہ آسان کی انہی قوم کی عادت پر انہی راہ رسم بر گام سکھا بانو کری چاکری کہیں
 تجارت لوہاری برہی کا کام کسب حوالائی کا پیشہ اور طرح طرح کے کسب پیشے دنیا معنی پیدا
 کر دینے۔ ہر ایک کے اور ایک طرح کی راہ آسان کر دی چون سی راہ چاہے اُس راہ معنی آسانی سے
 چلے اپنا مقصود حاصل کرے۔ اور جس راہ کو اللہ تعالیٰ نے جسے اوپر مشہل کر دی اُس راہ معنی
 قدرت نہیں جو قدم رکھے جاسکے۔ پھر دنیا معنی زمین پر خشکی کی راہ تری معنی دریاؤں کی راہ آسان کر دی
 خشکی معنی چلنے کے واسطے باؤں معنی قوت دی اور جو تھکے نہ چل سکے تو ہاتھی گھوڑا اونٹ خیر رتھ
 میل گاڑی چھوڑا پیدا کر دیا دریاؤں معنی ہزار ناؤں نوار سے بنا دئے جہان چاہتا ہی تہاں جاتا
 ہی اپنے اپنے مقصد و ن کو حاصل کرنا ہی۔ پھر اُس پس پاک خاوند نے دنیا کی راہوں کو آسان کر کر
 آخرت کی راہوں کو آسان کر دی۔ آدمی کو کچھ خبر نہ تھی کچھ نہ جانتا تھا دنیا کے ہزاروں مقصد و ن معنی
 ہزاروں طرح کی راہوں معنی پر کر انھیں مقصد و ن معنی کر کر انھیں راہوں معنی چلا جاتا تھا۔ ابک
 اور فضل کیا رحمت کا دروازہ کھولا۔ پھر اپنی طرف سے بھیجے اُن کے اوپر اپنے کلام بھیجے کتابیں
 بھیجیں اور اُن کتابوں معنی آخرت کی سب خبر دی۔ مرنے کے پہلے جو حقیقت ہوو گی جو حال آدمی کے
 اوپر آویزا آخرت کا احوال اس جہان کی بات سب مردوں کا جینا حساب کتاب نواز و پل عراط
 و وزخ بہشت کا مومن کا گناہ سے بھلے کی گناہ عذاب خواری عزت و کھٹہ کھٹہ ناخوشی
 بیماری آرام ہمیشہ کا جینا۔ بے حال معنی بھلے حال معنی رہنا کہہ دیا اور بنا دیا۔ دنیا معنی جیسا کوئی
 کام کرے گا آخرت معنی دیسا ہی وہ پادریگا بڑے کاموں کی جڑی جڑا ہی اچھے کاموں کی اچھی جڑا ہی
 بڑے کاموں کا بڑا بدلا ہی اچھے کاموں کا اچھا بدلا ہی۔ پھر بڑے کام اچھے کام سب طرح سے
 بنا دئے سب راہ آسان کر دی۔ جو کوئی جس راہ معنی اپنے اختیار سے اپنے شوق سے چاہے چلا جادے
 اچھی راہ کے بنانے والے لیجانے والے پیغمبر پیرا و لیا شاخ عالم فاضل پیدا کر دئے۔ اسباب
 سامان تیار کر دئے۔ اپنی طرح بد راہ کی بھی راہ بنانے والے لیجانے والے شیطان نفس دنیا معنی

پیدا کر دئے استغاب سنا مان اُس کا تیار کر دیا سب طرح کی بات بتادی سنا دی سکھادی پھر آدمی
 جس راہ کو اختیار کرتا ہی شوق کرتا ہی اسی راہ میں آخر عمر تک آسانی سے چلا جاتا ہی بہت
 بہت راہیں جو اسے تعالیٰ نے آدمی کے اوپر آسان کر دیں اگر ان راہوں کا بیان کر بیٹے تو دفتر تیار
 ہو وین کتابیں لکھی جا دیں اس بات کو جان کر چاہئے آدمی سمجھے اپنے دل میں جو بھی جس خاوند نے
 اُس کو بنایا ایک قطرہ پانی سے مٹی کے بنا کر اس درجے میں پہنچا یا بلے نعمتیں بخشیں کیسی کیسی راہ
 مشعل کی آسان کی ایسے خاوند سے دور رہنا اُس کے اوپر ایمان نہ لانا اُس کی بندگی اخلاص سے
 نذر نابت جبری بات ہی نعت کی جگہ ہی کم بختی بد بختی کی نشانی ہی چاہئے سمجھ کر جو کافر ہی
 ایمان لادے مشرک نہ رہے اس کو ایک ہی جانے دل سے مسلمان ہووے اُس کے فرمانے کو سر کے اوپر
 آنکھوں کے اوپر رکھے بندگی کی راہ میں حکم کے ماننے میں مضبوط ہووے سے محکم ہووے بلے فرمانی سے
 دور بھاگے جبری راہ کو پیٹھ دیوے دنیا میں آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کی خیر خواہی دولت پاوے یہ سب
 کچھ کام اسے تعالیٰ نے آدمی کے درمیان میں پورے کر دئے سب راہ آسان کر دی ثم امانہ فاقبہ
 پھر مارا آدمی کو مردہ کیا روح کو سن سے جدا کر دیا پھر گور میں رکھوا یا قبروں میں نکھای جو آدمی
 مرے تو اُس کے بدن کو لیکر قبر میں زمین کو کھود کر داب دیوے سے بند کر دیوے اس بات میں جو
 اسے تعالیٰ نے آدمی کی موت کی اور گور کی بات فرمائی کئی باتیں ہیں ایک بات یہ ہی
 ہر آدمی اپنے دل میں چاہئے جو بھی سمجھے اس دنیا کے جینے کا کچھ اعتبار نہیں کچھ بھروسہ نہیں آخر مرنا ہی
 جب یہ بات جو بھی نوچا ہے کہ دنیا کی کسی بات پر کسی جز پر مغرور نہ ہووے دنیا کے مرنے میں
 پر کر آخرت کو بھول نہ جاوے اسے تعالیٰ کی بندگی سے یاد سے مرنے لہذا غافل نہ رہے کئی دن
 دنیا میں جی کر ہزار دن محنتوں کے ساتھ جھوٹے مرنے لیکر اسے تعالیٰ کے اوپر ایمان نہ لا کر اپنے بیا
 کر نیوالے کی بندگی نہ کر کر حکم اُس خاوند کا قبول نہ کر کر کافر رہ کر آخر مر کر دنیا کے مال کو دنیا کے
 مرنے کو چھوڑ کر چلا جاوے حسرت غم دنیا کی جدائی کا اپنے ساتھ لیاوے آخرت کی دولت سے ہمیشہ کے
 مرنے سے محروم رہے ہمیشہ حسرت کی آگ میں جلتا رہے دوسری بات یہ ہی آدمی کو
 چاہئے جو بھی اپنے دل میں سمجھے اسے تعالیٰ نے اپنی حکمت سے آدمی کو مٹی سے پیدا کیا ہی ہاتھ پاؤں
 آنکھ کان دیکر اُس کی ما کے بہت سے باہر نکالا پھر پرورش کر دادی بابا باب کے ہاتھوں سے
 چالا پاوا یا پھر غفلت سے دیکر ہر بات کے ہر کام کے ہر مقصد کے بنانے کی اُس کے اوپر راہ

آسان کر دی لایق بناد مارنے تک اُسکو اچھے بُرے کام کرنے کا اختیار دیا۔ اچھے بُرے کام کی خبر
 دی بھائی بُری راہ کی باتیں اُسکو سنائیں * اپنے شوق سے اختیار سے جو چاہے کو سے جہان چاہے
 چلا جاوے سے مقصد حاصل کرے * جو موت کو اسے تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہی اُس میں
 آدمی کو اعتبار نہیں دیا اُس میں لاچار رہی * جو موت بھی آدمی کے اختیار میں ہوتی تو آپ کو ہرگز
 مرنے نہ دینا ہزاروں طرح کے فساد کرتا * ہر کوئی خدائی کی دعویٰ کرتا دنیا کی لذت لینے میں
 پرتا رہتا گا فرہتا رہتا فرمان رہتا سرکش رہتا * دنیا کے جیسے ہی کو جینا جانا دنیا سے باہر نکلنے کو
 دل اُسکا مگر تا آخرت کو کچھ نجاتا آخرت میں اُس جہان میں نہ پہنچتا ہمیشگی کی دولت سے
 محروم رہتا * ان حکمتوں کے واسطے اسے تعالیٰ نے آدمی کی موت اپنے حکم میں رکھی اہل آدمی کی مقرر کی
 ہر آدمی کی موت کا مرنے کا وقت اپنی حکمت کے موافق تھرا دیا * پروردگار تعالیٰ جس وقت
 جس آدمی کا مرنے کا چاہتا ہے اُسکی جان لینے کا حکم کرتا ہے وہ آدمی اسی وقت مرتا ہے * پھر کسی
 حکیم طبیب کی دانا عقل منہ کی کچھ بن آتی نہیں * ہزاروں دوا کرین حکمت کرین سنہ جتر کرین
 کچھ کام نہیں آتا * اس راہ سے سب لاچار رہے اعتبار اپنے اپنے وقت میں آخرت کی طرف چلے جاتے ہیں
 قافلے کے قافلے اسی راہ سے اُس جہان میں راہ لینے ہیں سفر کرتے ہیں * ہو کوئی غور کرے سمجھے جو چھے اُس
 دنیا کے کسی کام کا کسی بات کا کچھ اعتبار نہیں * کفر سے گھر سے بیزار ہو دے ایمان لادے مسلمان
 کی دولت پیدا کرے اچھا کام کرے اچھا عمل کرے * دے کام دے عمل کرے جو آخرت میں
 کام آوین ان کاموں کے سبب آخرت کی ہمیشہ کی دولت ہاتھ آوے * اور دوسری بات یہ ہے
 اسے تعالیٰ نے اِس آیت میں اَمَّا قَدْ کے کچھ فَاَقْبِرْ فرمایا ! اِس بات میں یہ فائدہ ہے جو
 آدمی اسے تعالیٰ کے کرم فضل مہربانی کے ادب و نظر کرے دیکھے * آدمی مرتا ہے اور ادب کے لوگوں کو
 اُسکے گارنے کی زمین میں اپنے کی ستابی فکر برتی ہے ہر طرح سے اُسکو اول منزل کو پہنچاتے
 ہیں * یہ طرح اسے تعالیٰ نے بندوں کو سکھائی حکم فرمایا مُردے کو غسل دیوین کفن پہراوین خوشبو
 لگاوین جنازہ کرین نماز پڑھوین عزت حرمت سے قبر میں رکھوین پر وہ پوشی کرین * اور حیوانوں کی
 طرح آدمی کے مردے کو غوار نکلیا جو گور کرنے کی راہ معلوم ہوتی حکم ہوتا تو آدمی کا مردہ اُسکا بدن
 خواہ ہوتا گھٹا سر تابہ بوئی ہوتی کتنے گہر کھا جاتے برسی بے عزتی ہوتی * اِس بات پر بھی نظر کر کہ
 پروردگار کا احسان ہر طرح اپنے ادب و دیکھ کر ایمان لادے شکر کرے حکم کو بجالا دے دونوں

جہاں منیٰ نخر و جی باوے * اور بہرہ فائدہ ہی جو اس آیت منیٰ مرنے کی بات اور قبر کی بات سنائی
 آدمی کو جائے جو یہ بات سن کر اپنے مرنے پر نظر کرے اس دن کی فکر کرے * کیونکہ مرنے کا فرمانا ہو ویرگا کس
 خال منیٰ مرنے کا آسانی سے سختی سے * اور دنیا سے دل اٹھاوے اللہ تعالیٰ کی ننگی یاد منیٰ
 بدل لگاوے * اور قبر کی حقیقت پر غور کرے پھر * ایک دن ایسا آتا ہے جو ہر ملے اختیار لاچار ہو کر
 اس دن گور منیٰ جانا * گور کہو * وحشت کی تنہائی کی جگہ ہی تنگ تاریک ہی اندھیری
 کوٹھری ہی کھیر دنگا چوٹیو دنگا کھو ہی سنگد گمبیر سے جواب سوالی ہی * ان بانوں کو سوج کر
 جو کافر ہووے تو چاہئے ایمان لاوے اور مسلمان ہووے تو مسلمان کے وہ کام کرے جس
 کاموں سے قبر کی ننگی جاتی رہے کشادہ ہو جاوے اندھیرا نہ رہے روشنی آوے جواب سوال
 منیٰ سنگد نکیر کے آسانی باوے * ہر منیٰ قبر کا حال بہت آیا حضرت نبی صاحب نے فرمایا
 حدیث کی کتابوں منیٰ مذکور ہی بیان مدیون کا یہ ہے * جس وقت کوئی ایک بندہ ایمان دار سچا
 مسلمان اللہ کا پیارا راہ قبول اس حال منیٰ پہنچتا ہے جو دنیا کو چھوڑے آخرت کی طرف
 جاوے اس دنیا سے کوچ کرے اس جہاں منیٰ پہنچے * مرنے کے وقت آسمان سے رشتے اللہ
 تعالیٰ کے حکم سے اترتے ہیں اس نیک بندے کی جان کے لیجانے کے واسطے بہت خوش ہوتے
 آفتاب سا سمہ دیکھتا ہوا جن کے دیکھنے سے خوشی ہوا ہوتی تھی * بہشت کے خاصے کپڑوں کے ان کے
 ساتھ کفن ہوتے ہیں اور بہشت کی خوشبوئی سے خوشبوئی ان کے ساتھ ہوتی ہیں * اگر اس بندے
 کے سامنے جہاں تک نظر اس کی پہنچتی ہے پہنچتے ہیں * پھر ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ
 السلام آتے ہیں اُس کے سر کے پاس پہنچتے ہیں اور اس کی روح سے کہتے ہیں اے ہاک جاں
 خوشوقت ہو کر نکل تو اس دنیا منیٰ کمر سے کافر سے شرک سے کماہوں سے اللہ تعالیٰ کی عذرا منیٰ سے
 جھوٹے سے بد خوئیوں سے اور جو باتیں نہ چاہیں اور اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ تھیں ان سب باتوں سے
 اے نیک نجات آدمی تو پاک تھا سچا مسلمان تھا خوشحال ہی تیرا اچھا حال ہی تیرا * اے ہاک روح خوشحالی
 منیٰ آپ کو اپنے تن سے جدا کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت بخشائش کی طرف چل اللہ تعالیٰ تجھ سے
 راضی ہی رضا کے گھر منیٰ خوشحالی کے محل منیٰ رضوان کی جگہ بہشت منیٰ * بہرہ خوش خبری
 سنکر وہ جان بدن سے اس طرح سے آسانی سے نکلی ہی جس طرح نوذ بان کی مشن سے نکلتی
 ہی * پھر اس جہاں کو ملک الموت اپنے ہاتھ منیٰ لیتے ہیں ہر شتاب اسی وقت اُس کے ہاتھ سے

اور فرشتے اسے ماتمہ منیٰ لیتے ہیں * اور وہ کفن بہشت کا کپڑا اسکو پہرا کر بہشت کی خوشبو بیان
 اسے اوپر لگاتے ہیں * ایسی خوشبوئی اس منیٰ سے پیدا ہوتی ہے جو ساری دنیا کی خوشبو یوں
 سے زیادہ ہے * اس روح کو اس طرح سے بنا سوار کر رکھتے ہیں * پھر سب فرشتے جو آسمان زمین
 کے درمیان منیٰ ہیں اور جنہے فرشتے آسمانوں منیٰ ہیں سب اسے اوپر ناز پر قہے ہیں حضرت
 اسکی چاہتے ہیں اسے اوپر رحمت کرتے ہیں بخشایش کی دعا کرتے ہیں * پھر اس کام کے بعد
 اسکو آسمان کی طرف لے جاتے ہیں * راہ منیٰ جس نباس کی طرف فرشتوں کی گندہ کرتے ہیں
 ہر ایک نباس کے فرشتے پہنچتے ہیں کہتے ہیں کیا غیب ہی بہ روح پاک کون آدمی ہے * وہ فرشتے
 بناتے ہیں فلا نا آدمی ہی بزرگی سے برائی سے نام لیتے ہیں کہتے ہیں حضرت میان فلا نا صاحب
 ہنر صاحب ہیں مولوی صاحب ہیں مولانا صاحب ہیں جو دنیا منیٰ لوگ بہتر سے
 بہتر نام لیتے تھے وہی نام فرشتے لیتے ہیں * اسی طرح سے برائی کرتے ہوئے ادب سے لیکھتے
 ہیں میان تک جو پہلے آسمان کے دنیا کے آسمان کے دروازوں کے پاس پہنچاتے ہیں دروازے
 آسمان کے کھلواتے ہیں * دروازے کے رکھوالے دربان فرشتے دروازے کھول دیتے ہیں
 اور سب دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں * اور سب دروازوں کے فرشتے اللہ تعالیٰ سے
 دعا مانگتے ہیں جو یہ پاک روح اس دروازے سے داخل ہووے * پھر ایک دروازے سے
 داخل کرتے ہیں * پھر آسمان کے مردار فرشتے ستر فرشتے اور انکے ساتھ ہزاروں فرشتے
 اس روح کے پیچھے ادب سے ساتھ ہو کر دوسرے آسمان تک اپنی حد تک پہنچاتے ہیں * دوسرے
 آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں * پھر دوسرے آسمان کے فرشتے اس مومن کی روح کا استقبال
 کر کے ساتھ ہو کر دوسرے آسمان تک پہنچاتے ہیں * اسی طرح سے ہر ایک آسمان کے فرشتے
 اپنی اپنی حد تک متابعت کرتے ہیں ساتھ ساتھ جاتے ہیں پیچھے ہوتے ہیں پہنچاتے
 ہیں ساتویں آسمان تک * پھر اللہ تعالیٰ کے حضور منیٰ لیکھتے ہیں * وہاں اس پاک بندے کے اوپر
 قبولیت کی نظر ہوتی ہے * پھر فصل کرم مہربانی فرما کر فرشتوں سے حکم کرتا ہے لکھو میرے اس
 بندے کی کتاب علیین منیٰ * علیین ایک محل ہے جاگہ ہے دفتر خانہ ہے * جہاں تک اللہ تعالیٰ کے
 اچھے بندے خاص بندے پاک بندے ہیں ان بندوں کے اچھے عمل اچھے کام جو دنیا منیٰ اخلاص سے
 اللہ ہمالی کی رضا منیٰ کہتے ہیں کرتے ہیں کرپگے وہاں لکھے جاتے ہیں * پاک بندوں کے نام اس منیٰ لکھے جاتے

ہیٹن * ہر ایک کی ساری عمر کے کا ہو نکاد قبر جدا ہو نامی * اس وقت پھر اللہ تعالیٰ اس بندے کے خوش ہونے کے واسطے خوش خبری پانے کے واسطے حکم فرماتا ہی جو میرے اس بندے کی کتاب علیین میں لکھو یہ میرا دوست ہی خاص بندوں میں ہی * مژوں میں خاصوں میں اس کا بھی نام داخل کرو میں نے قبول کیا اس کو اپنی رحمت میں فصل میں داخل کیا * پھر حکم ہوا ہی اب اس بندے کو زمین کی طرف قبر میں لیجاؤ * میں نے اس کو زمین سے ناک سے پیدا کیا ہی زمین میں پھر پہچانا ہوں * زمین ہی سے ناک ہی سے پھر پیدا کرو زکا دوسری بار قبامت کے دن بلاؤ دگا * پھر وہاں سے دے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اس روح کو گور میں پھر لا کر ان کے بدن میں داخل کر دینے ہیٹن * اس بات کے مجھے اسی وقت فرشتے آئے ہیٹن اس کو اٹھا کر بٹھاتے ہیٹن * یہ سب کچھ * ہیٹن * معاملے اس وقت تک ہو چکا ہی جس وقت تک آدمی مردوں کو گور میں رکھ کر قبر کو بنا کر فارغ ہو جاتے ہیٹن اور اپنے اپنے گھروں کو جلتے ہیٹن * مردے کے کان میں ان کے چلنے کی جوتیوں کی آواز آتی ہی * سنائی جاتا ہی جو بے آدمی لاش کو قبر میں رکھ کر اپنے گھر و مکان چلے * اسی وقت دے دونوں فرشتے آکر اس کو اٹھا کر بٹھاتے ہیٹن * پوچھتے ہیٹن سوال کرتے ہیٹن * تیرا پروردگار پیدا کرے والا کون ہی دینا میں تو کس کی بندگی کرتا تھا * تب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ پاک بندہ کہتا ہی میرا پروردگار پیدا کرے والا بالائے والا اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق وہی خاوند ہی جس نے آسمان زمین کو پیدا کیا نام خلق کو پیدا کیا * میں نے اسی خاوند کی بندگی کی ہی وہی پاک پروردگار ہی اور کوئی اس کا شریک نہیں * پھر پوچھتے ہیٹن دین تیرا کیا ہی کس دین میں تورہ تھا * وہ کہتا ہی دین میرا اسلام ہی مسلمان کے دین میں رہا تھا مسلمان کے دین کے کام کیا کرتا تھا * پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پوچھتے ہیٹن * پیغمبر کون ہی کس نے مجھے راہ بتائی تھی * تو وہ کہتا ہی پیغمبر میرے محمد رسول اللہ ہیٹن دے * پیغمبر برحق ہیٹن * پھر پوچھتے ہیٹن * پیغمبر نے میرے تئیں کیا کھایا ہی مجھ کو کیا بنایا ہی کس طرح کس دلیل سے تو جانتا ہی جو دے * پیغمبر برحق ہیٹن * کہتا ہی میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ہی انھوں نے مجھ کو اللہ تعالیٰ کے کلام سکھائے بتائے قرآن پر ظاہر * میں نے سچا بوجھا ایمان لایا میں قرآن مجید کے اوپر یقین کیا * میں نے سچ جانا میں اپنے دل میں یقین کیا جو قرآن خدا سے تعالیٰ کا کلام ہی کسی بندے کو قدرت طاقت نہیں جو اس کا کلام کہے * اس کی یہی ذیل ہی گواہ ہی * پیغمبر کے سچا کرنے پہچاننے میں میرے دل میں سوچ ہوا ہی دلیل مجھ کو جس ہی کفایت ہی * میں

ہوں مین نے اپنے صدق سے سسمانی کی راہ قبول کی ہی * یہ جواب جب وہ بندہ کہہ چکا تھا
 آسمان سے آواز آئی ہی امد تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوتا ہی * سچ کہنا میرے پاس بندے نے اس
 کہنے مین یہ پتہ تھا * اب اُسکے واسطے قبر مین بہشت کا فرش کرد بہشت کا پچھو نا پچھو اور
 میرے پاس بندے کو بہشت کی طرف سے دروازے کھول دو * اُس حکم سے اسی وقت
 دروازہ بہشت کاتھل جاتا ہی * قبر مین بہشت کی باؤ بہشت کی خوشبو بیان چلی آئی مین قبر نام
 بہشت ہو جاتی ہی * اور جہان تک نظر پہنچے وہاں تک قبر کشادہ ہو جاتی ہی کھل جاتی ہی مانع
 بنار ہو جاتی ہی * پھر دس فرشتے جواب سنکر خوش ہو کر چلے جاتے مین * پھر ایک اور آدمی
 آتا ہی بہت خوب صورت اچھے خوب کبر سے ہر سے ہوئے بہشت کی خوشبوئی سے بسے *
 وہ آکر اُسکے پاس بیٹھ کر اُسکو خوش خبری دیتا ہی کہنا ہی اب تو ہمیشہ خوش حالی مین رہ * یہ
 وہ دن ہی حوالہ تعالیٰ نے دیا * کیا تھا جو کوئی دنیا مین اچھا کام کر کر آوے قبر مین مرنے کے بجائے
 خوشیاں پاوے وہ وہ ہر اپورا ہوا * اب تو خوشیاں کو خوش حالی مین رہ * یہ بات سکر وہ بندہ
 پاک بہت خوش ہو جاتا ہی * اُسے پوچھا ہی تو عجیب شخص ہی تیرا سہ بہت بہار اُسندہ ہی حسن
 مین جمال مین تو کامل ہی * تیرے دیکھنے مین تیری بات مین خوشی پائی جاتی ہی خوشی پیدا ہوتی ہی جان
 نازہ ہوتی ہی دل خوش ہو تا ہی آرام پاتا ہی * کون ہی تو کیا نام ہی تیرا * وہ شیریں زبان سے
 کہتا ہی اور کوئی نہیں مین تیرا نیک عمل ہوں * دے کام دے عمل جو دنیا مین تو نے خدا کے واسطے
 اخلاص سے محبت سے کئے تھے * اُن عملوں کو اُن کاموں کو تیرے خدا سے تعالیٰ نے قبول کیا اُن عملوں کی
 یہ صورت کردی جو تو دیکھتا ہی * اب مین ہمیشہ ہمیشہ تیرا رفیق ہوں تیرا ساتھی ہوں کبھی تو
 ناخوش نہ ہو ویرگانوشی مین مرنے مین رہے گا * یہ بات سُن کر وہ بندہ نہایت خوش ہو جاتا ہی بے اختیار
 خوشی سے کہتا ہی * الہی پھر مجھ کو جلا دینا مین پھر بھیج مین اپنے اہل مال گھر بار مین پہنچون پھر
 تیری بندگی بجاؤں اچھے عمل کروں * تن بدن جان مال تیری راہ مین نہ اکر دوں جو اور ایسے
 زیادہ زیادہ ثواب خیران باؤں * الہی قیامت شباب پیدا کر قیامت کا دن ستاب ظاہر کر
 جو اپنے ہمیشہ کے گھر مین بہشت مین پہنچون * بہشت کی حقیقت سب کچھ میرے اوپر ظاہر ہو گئی
 ایسی ایسی برسی نعمتوں کا تو ہی دینے والا ہی * امد تعالیٰ بے نعمتین خوبیاں اپنے فضل سے اس
 گنہ گار عاجز بندے کو اچھے مزدون کی برکت سے بخشے اور سب مومنوں کو بخشے * آمین آمین * یہ حقیقت

اور بہت حقیقتیں ایسی ہیں کہ بیٹوں نبی حضرت رسول اللہ ﷺ کی آئی ہیں * بہرہ کامل مومن کا حال ہی پورے مسلمانوں کی بات ہے * دسے مومن مسلمان جو کفر کی مشدہ کی ناباکہوں سے پاک ہو کر شاق سے ریاسے پاک ہوئے ہیں بہرہ بن جاگہ ظاہر کی ناباکہوں سے پاک رکھنے ہیں ۔ وضو غسل نہانا دھو نا شریعت کے حکم کے موافق کرتے ہیں * حرام نہیں کھانے پینے سے عوام کھانے سے حرام پونے سے پاک ہیں * غیبت نہیں کرنے جو تہ نہیں بولے آنکھ کان زبان ہاتھ پاؤں کو بڑی باتوں سے بڑے شے سے بڑے دیکھنے سے بڑے کام سے پاک رکھتے ہیں * اپنے نفس کو صغری کبری چھوٹے بڑے گناہوں سے قوی کے توبہ کے مانی سے پاک صاف کیا ہے * مکر حسد کینہ دشمنی حرص مکر فریب سے آپ کو دور رکھا ہے سب بڑی خصالتوں سے اپنی جان کو محنت کر کر چھوڑا ہے * ہر ایک کا حق پہچانتے ہیں ہر طرح کا آداب بجا لاتے ہیں ہر ایک سے اچھی معاملات رکھتے ہیں * بھر دل کہ اپنے بڑے خطروں سے بڑے خیالوں سے بڑے فکر وں سے دنیا کی دوستی سے دنیا کے لوگوں کی محبت سے صاف کیا ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی میں صدق سے اخلاص سے رہتے ہیں * اللہ تعالیٰ کی یاد میں اخلاص میں محبت میں طلب میں شوق میں ذوق میں اپنے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کی متابعت میں ظاہر باطن کی پیروی میں رہتے ہیں * آخر عمر تک انہیں کاموں میں ہیں اور کسی کام سے کام نہیں رکھتے * ایسے پاک بندوں کے واسطے سب طرح کی خوشیاں نعمتیں مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے رسول کے وعدے کے موافق تیار ہیں موجود ہیں * اور جس مومن مسلمان میں جتنا جتنا ذات ہی ظاہر و باطن میں پیغمبر صاحب کی پیروی میں خلل ہی نہ بدن کی باکی میں نفس کی دل کی روح کی پاکہوں میں اسکی خوشیوں میں اتنا ہی عذاب ہی خواری ہی خرابی ہی اس سب ہزاروں لاکھوں احوال میں حقیقتیں ہیں مسلمانوں کی قبر میں جو دیکھینگے یاد ہینگے * اللہ تعالیٰ اپنے فضل کرم سے سب مومن مسلمانوں کو توفیق بخشے دنیا ہی میں سب ناباکہوں سے پاک کر کر اس جہان میں لجاوے آمین آمین * اور جو آدمی دنیا میں آخر عمر تک سب ناباکہوں میں رہا کافر یا مشرک رہا منافق رہا ظالم رہا بڑی باتوں میں بڑے کاموں میں گمراہ دنیا کی دوستی میں دنیا کے لوگوں کی محبت میں غیر کی یاد میں رہا * اللہ تعالیٰ کی یاد سے اخلاص سے محبت سے بھولا رہا بندگی نہ کی ایمان نہ لایا مسلمان نہ ہوا * ایسے لوگوں کی حقیقت حضرت نبی صاحب ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے بیان حدیث کا اس طرح ہے * جس وقت کافر بندہ ایمان نہ مسلمان اس حال میں پہنچتا ہے جو دنیا کو چھوڑے آخرت

کو اس جہان کو چلے مرنے کے حال میں پہنچے اس وقت میں اس کی جان لینے کے واسطے
آسمان سے فرشتے اترتے ہیں جو مرنے والی صورتوں میں درانی صورتوں میں سارے رو کا لے
منہ ان کے ہاتھوں میں لٹاتے کے کالے بر سے کبر سے لے پھرے ہوتے ہیں اس کے سامنے جہان تک
اس کی نظر پڑتی ہی پہنچتے ہیں پھر ان کے پیچھے ملک الموت آکر اس کے سر کے پاس پہنچتے
ہیں ملک الموت کہتے ہیں اے ناپاک جان اس بدن سے نکال ابیدہ کے غضب میں چھوٹے میں جل
ایسی خوار سی خرابی میں پہنچ یہ بات اس کو فرشتہ غیب سے کہنا ہی وہ روح بہ بات سب کو گاہی
ہی لڑتی ہی تمام بدن میں بد بوئی بکھیر جاتی ہی ہاں ہاں ذرہ ذرہ بدن کو چھتی ہی چھتی ہی
بدن سے نکلتا بہت بُرا نکلتا ہی کراؤ نکلتا ہی تب ملک الموت روح کو پکڑ کر بدن سے برتی
سختی سے برتے عذاب سے نکالتا ہی ایسی طرح سے روح کو بدن سے لکھتی ہی جسے نان بائی
لوہ کی سبج میں کباب بھوٹا ہی کبابوں کا گوشت سبج میں لگ رہتا ہی کباب نکال کر
اس گوشت کے پھرنے کے واسطے کھل کے کمرے کو کر کر بھگا کر سختی سے اس سبج کو کھل
سے پکڑ کر چھٹانا ہی اسکے پیچھے وہ گوشت اچھی طرح سے نہیں چھوٹتا ہی لگ رہتا ہی پھر اس
خوار سی سے جب جان کو نکال کر اپنے ہاتھ میں لیتا ہی اور فرشتے شتاب اس کے پاس سے
اپنے ہاتھ میں لیکر وہ گندہ لٹاتے اس کو ہر دیتے ہیں اس حال میں اس ناپاک جان سے ان کبر و تکبر
پہرانے سے ایسی بد بوئی چھوٹی ہی جو دنیا کی ساری بد بوئوں سے زیادہ بد بوئی ہی اور اس
بد بوئی سے روح بکھل جاتی ہی پھر اوپر آسمان کو لے جاتے ہیں پھر زمین سے آسمان تک جس
مجلس پر فرشتوں کی راہ میں گزرتے ہیں وہ فرشتے ان فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہتے ہیں سکی ہی
یہ ناپاک جان اس گندہ سی بلا بد بوئی کا کیا نام ہی کہتے ہیں بواب دیتے ہیں فلاں شخص ہی فلاں کا
بیٹا اس بُرے نام سے اس کو بتاتے ہیں جو دنیا میں لوگ اس کو اس نام سے بُرا کہتے تھے حرام
زادہ فرم ساق پھر وہ جھوٹا غابا ظالم ٹھگ اچکا پھر اسی طرح سے اس کو خوار رسوا کرنے
ہوئے امانت سے لے جاتے ہیں پھر جو فرشتے ہیں آسمان زمین کے بیچ اور جو فرشتے آسمان میں ہیں
سب اس کے اوپر لعنت کرتے ہیں آسمان کے دروازے سب بند ہو جاتے ہیں اور جو دروازہ
آسمان کا ہی اس کے دربان فرشتے دعا کرتے ہیں جو اس طرف اس ناپاک روح کو نہ لائیں
پھر وہ فرشتے لکھا دالے اس کو پہلے آسمان تک پہنچاتے ہیں دروازے کھولتے ہیں

دربان آسمان تک دروازوں کے اُسکے واسطے دروازہ نہیں کھولتے * اِس حقیقت کو حضرت نبی
 صاحب نے دروازہ نکالنے کی بات کہہ کر قرآن کی آیت پر مبنی لا تفتح لہم ابواب السماء ولا
 یدخلون الجنة حتی یسلج الجمل فی ہمد الخیاط * یعنی نہیں کھلتے ہیں اُن کے واسطے دروازے
 آسمانوں کے تکم نہیں فرشتوں کو دروازے کھولنے کا * اور داخل ہونگے نہ کہ فرشتہ کہ منافق بے ایمان
 بہشت میں جب تک داخل ہو دے اُونٹ سوراخ میں سوئی کے * نہ اُونٹ سوئی کے ناکے میں
 کبھی داخل ہو سکرگا نہ یہ بہشت میں داخل ہو سکیں گے * مطلب یہ ہے جو اُن بدخون کو بہشت
 سے کبھی کچھ نصیب نہیں ہونے کا * پھر جب دروازہ نہ کھلا رہا پائی فرشتوں نے راہ اوپر کی نہ دی
 حکم اسے تعالیٰ کا آنا ہی لکھا اُسکی کتاب سچیں میں * سچیں ایک جگہ ہی ساتویں زمین کے نیچے
 جہان ایسے لوگوں کے دوزخیوں کے نام لکھے ہیں * اُسکی ایسے ناماں کی آسمان کے اوپر جگہ نہیں
 دور کر دو * فرشتے اُس حکم سے اُس روح کو خواری سے زمین میں پھینک دیتے ہیں تاکہ
 مارے ہیں اور فرشتے عذاب کے اُس روح کو لیکر گور میں لا کر تن میں اُسکے دال دیتے ہیں *
 دو فرشتے سکر بیکر رسی بہت کی درانی صورت میں آکر اُسکو اُٹھا کر بٹھاتے ہیں سوال کرتے ہیں *
 کہہ کون تیرا پروردگار ہے یہو اکر یوالا برتی دہشت اُسکے دل میں بیٹھتی ہی ہوش جو اس
 حال نہیں رہ سکتے * اور دنیا میں دنیا ہی کو جانتا تھا اور کچھ نہ بوجھا نہ سمجھتا تھا اُسوقت لے اختیار ہو کر
 کٹائی لے لے لے میں کچھ نہیں جانتا * پھر بوجھتے ہیں وہن ہرا کیا کسر دہن میں رہا تھا تو پھر
 وہی کٹائی لے لے لے میں کچھ نہیں جانتا * پھر پچھتے ہیں کس کے میں میں تو تھا یہ پھر ہرا کون ہے *
 پھر اُسی طرح کٹائی لے لے لے میں کچھ نہیں جانتا پھر کو کچھ معلوم نہیں * پھر آسمان سے آواز آتی
 ہے جھوٹا ہی یہ دنیا میں جھوٹے ہی کا سون میں رہا جھوٹا ہی با میں سیلہ میں تب بھی جھوٹا تھا
 اب بھی جھوٹا ہی * اب آگ کا جھوٹا اُسکی گور میں اُس کے واسطے بچھا دیا اُسکی قبر سے
 اُس کے واسطے دوزخ کی آگ کی طرف دروازہ کھول دو * پھر دروازہ کھل جاتا ہی دوزخ کی
 آگ قبر میں آجاتی ہی پہلے پہنچتے ہیں جلائے والی مادہ ہمیشہ آتی رہتی ہی وہ قبر دوزخ کا ایک
 کڑا ہو جاتا ہی * پھر قبر اُسکو بکارتی ہی تختے سے داہنی ہی اُسکے اوپر ایسی ٹگ ہوتی ہی جو دہنی
 طرف کی سپایان بائیں اور بائیں کی دہنی طرف سے نکل جاتی ہیں * ایسے حال میں ایک شخص اُسکے پاس
 آتا ہی جُری صورت کا کالاسنہ دُرانی شکل برقعہ کپڑے کے پد پائی کے ہرے ہوتے * وہ آئیو الا فیکے

نزدیک آکر کہنا ہی اس طرح سے گالی دیکر کہ خوش خبری ملے تو اس بات کی جو تجھ کو ناخوشی پہنچے تو اے
 میرے غم کو بڑھاتی رہے * اُج میرا وہ دن ہی جو وعدہ نکھا کا فرما فقی سے کہ مرنے کے بجائے بُری خواری میں
 بڑے بگاڑی بلا میں کرے گا یہ وہ دن ہی * پھر یہ گور والا جب آئے اسے ابسی وحشت کی غم کی بات
 کتنا ہی بہت غمگین ہو کر اُس آنوالہ سے کہنا ہی تو کون ہی میرا شہد بہت بڑا شہد ہی
 میرے شہد سے پریشانی غم وحشت چلی آتی ہی * وہ آنوالہ والا کہنا ہی میں وہی میرا ناپاک کھل
 ہوں جو دنیا میں تو کرتا تھا میں اب میرے ساتھ ہوں میرا رفیق ہوں میرے ہاتھ سے نواب
 جھوٹے والا نہیں * تب وہ یہ حال دیکھ کر کھسکا * اختیار کبیر کا اسی پروردگار قیامت کا دن
 کا ہم نہ کر وہ دن مت پیدا کر یہ بات اس واسطے کہنا ہی جو اُسکے اوپر حقیقت آگے کی سب
 کچھ کھل گئی ہی ساوہ ہوئی ہی * اب جو دن اُسکے اوپر آویگا خواری خرابی بلا زیادہ ہونی
 ہو گی جسے غم عذاب ہی بڑھاتا ہو گا * اور قیامت کے دن میں بہت بُری بلا میں
 غم میں دو رخ میں بڑے عذاب کا ایک فرشتہ اُسکے اوپر موکل ہوتا ہی اندھا بہرہ
 گوز کا ایک گر زلوچہ کا اُسکے ہاتھ میں ہوتا ہی ایسا بھاری گریزی اور ایسی چوٹ ہی
 اُسکی جو بہار پر مارے تو خاک ہو جاوے اسی گریز سے اسی چوٹ سے اُسکو مارتا رہتا ہی * اور وہ کافر
 اس طرح سے پتلا کر دتا ہی چیخ مارتا ہی جو مشرق مغرب کی خلق تمام سُستی ہی سوائے آدمی کے
 اور جن بری کے * پھر اُس مارنے سے وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہی پھر جلاتا ہیں * غرض فرشتہ
 دم پر دم مارتا رہتا ہی اندھا ہی آنکھیں نہیں رکھتا ہی جو اُسکی عاجزی کے حال کو دیکھ کر اُسکے
 اوپر رحم آوے اُسکو * اور برائی کان نہیں رکھتا ہی جو اُسکی فریاد سنے اور گوزگاہی زبان
 نہیں رکھتا ہی جو اُسے کچھ بات کہہ سکے * حدیث میں آیا ہی جو کافر کے اوپر قبر میں نانو سے
 ایک کم سونساں پتے ہیں کا قہر رہتے ہیں اُسکو قیامت تک * ایسا زہری اُن سانپوں میں
 جو ایک سانپ اُن میں کا دنیا میں اپنی دم مارتے تو ساری دنیا میں اُسکے زہر سے ایک
 کھاس بھی نہ جھے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے مومن مسلمان کو * یہ حقیقت ہی کافر کی
 مشرک کی منافق کی بے ایمان کی اور بہت باتیں ہیں قبر کے احوال کی جو مومنوں اور کافروں کے
 اوپر گزرتی ہیں * اتنی بات مومن مسلمان کے سمجھنے کے واسطے بہت ہی * پھر اس سورت
 میں اللہ تعالیٰ نے موت کی قبر کی بات فرما کر قیامت کی بات فرمائی * ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشُرْہَا * پھر

جس وقت چاہے گا جب چاہے گا اللہ تعالیٰ جلا و علا اس کو قیامت کے دن مٹنے کا قدر ہی دے۔
 پروردگار ہر چیز پر جسے اول پیدا کیا ہی دنیا میں رکھا مگر افسوس میں پہنچایا دینے ہی آخر کو پھر
 زندہ کر دیا۔ یہ آدمی اس بات کو سننے سمجھے ہو بھی اسے تعالیٰ نے اس کو ایک بات کی بوجہ سے کہیں
 حکمت سے پیدا کیا مگر یرث سے باہر نکال سب طرح کی راہ آسان کی دنیا میں سب کام کرنے کے
 لائق کیا۔ پھر دنیا میں ہمیشہ کوئی نہیں رہتا ہر کوئی حکم سے خدا سے تعالیٰ کے قہر میں جاتا ہی رہتا ہی۔
 پھر قبر میں ہمیشہ نہیں رہتا آخر ایک دن پھر پروردگار کے حکم سے جیسے کا حضور میں پہنچے گا۔
 دنیا کے شب کا مومن کا ساری عمر کے عہدوں کا ذرہ ذرہ حساب ہو دیا اچھے کاموں کا ایسا حساب لاہو و زنا
 بُرے کاموں کا بُرا بدلہ ہو دیا۔ اس بات کو سن کر جو کوئی کافر ہو تو چاہے کفر کو چھوڑ دیوے ایمان
 لادے۔ مسافر ہو دے تو شاق کو دور دال دیوے۔ غلام پیدا کرے گناہوں میں رہتا ہو تو توبہ
 کرے دنیا میں مٹنے اپنے کام کی اسے تعالیٰ سے توفیق ملے کر پورا کر رکھے جو آخرت میں شرمندگی
 بناوے عذاب کی بلا میں نہ پڑے۔ اور جو دنیا میں مٹنے آدمی ہمیشہ رہتا موت نہوتی کبھی نہرتا تو بھی
 لازم تھا جو اپنے پیدا کر نیوالے کو پہچانتا ہدگی کرنا شکر بجالانا اور زیادتی خوبی پاتا۔ پر بلے آدمی اب سے
 نفس اور طبیعت کے تابع ہو کر اسے بُرے سرکش ہو رہے ہیں اسے تعالیٰ جو موت کا آنس
 اس مست فانی کے اوپر نہ رکھتا اس حکمت سے اس کو عاجز بناتا تو یہ ایسی بد مصیبت کرنا رہتا جو ایمان
 اور توحید کی طرف کبھی نہ آتا اچھا کام ہرگز نہ کرنا بُرے کاموں میں جلا جاتا کفر مشرک کا ظلم ہی
 مٹنے پر آ رہتا۔ اگر مرنے کا دن نہوتا اپنی طبیعت کے موافق نفس کی خواہش کے کاموں میں مٹنے اپنی بہتری
 جاتا اپنا آرام سمجھتا ایسی خرابی کے حال میں رہتا۔ اب کبھی نہتہ جو آدمی کو سوچ پرتی ہی آکھن
 کھل جاتی ہیں فکر آجاتی ہی تو موت کے دیکھنے کا سبب ہوتا ہی۔ اس واسطے اس حکمت کے سبب
 اللہ تعالیٰ نے موت کو پیدا کیا یہ موت آدمیوں کے واسطے رحمت ہی و عطا ہی نسبت ہی۔
 اور جو یہ آدمی نہرتا موت اس کو نہوتی اور ایمان نہ لانا تو ایک بات ہو سکتی تھی۔ پھر جو مرنا ہی
 ہوتا اور مرنے کے بجائے گور ہی میں ہمیشہ رہتا پھر جیسا زندہ ہونا نہوتا حساب کتاب جو اب سوال
 نہوتا دوزخ بہشت نہوتی اچھے کا اچھا بدلہ لا بُرے کا بُرا بدلہ نہوتا تو بھی اس دنیا میں آدمی کے
 کافر مشرک گنہگار رہنے کی بات تھی نہ تھا۔ اب اس حال میں جو مرنا یقین ہو ان موت وتر
 ہو چکی تو اپنی آنکھوں سے آدمی اور دن کو مرنے دیکھتا ہی اپنے ہاتھوں سے گدگداتا ہی داتا ہی قبر کو

ہی اور آخرت کی بات مرنے کے لمحے جینے کی خبر اسے تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں فرمائی۔ پیغمبر و نبی
 زبان سے سب غفلت کے اوپر مسمائی محبت اسی پوری کردی۔ اب جو کافر ہے بے ایمان رہے آخرت کے
 کام سے بے خبر رہے زندگی مکر سے بے فرمانی میں رہے وہ برانا دان ہی برحق ہی ہے سو اسے احق
 نادان کے اور کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا اور جو کوئی دانا ہی اسے تعالیٰ نے اسکو عقل بخشی ہے
 دیا ہی میں اپنا اس جان کا کام نام کر رکھا ہی اپنی طاقت کے موافق جتنا کچھ ہو سکتا ہی کرنا ہی ہے
 اور جو کچھ اسے تعالیٰ کا حق ہی ہر ایک آدمی کے اوپر اور جو کچھ نعمتیں آدمی کو بخشیں ہیں اور
 جتنا کچھ اسان فضل کرم کے ہیں ان عاجز بندوں کے اوپر اس حق کے موافق نہ کسی سے بدلا ہو
 سکتا ہی نہ ان نعمتوں کا کوئی شکر بخلا سکتا ہی نہ زندگی کا حق ادا کر سکتا ہی کافر مشرک منافق کی
 تو کمالات ہی اسکو اسے تعالیٰ فرماتا ہے * کَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَا أَمَرَهُ * تحقیق سچ نہیں ادا کیا نہیں
 بخلا یا آدمی جو کچھ اسکو اسے تعالیٰ نے فرمایا جس طرح سے اسکو پروردگار نے کام کرنے کو بتایا ہی
 نہ کر سکا * کافر مشرک منافق بے ایمان اتنی دلیلیں دیکھ کر پروردگار کی قدرتیں حکمتیں ہزاروں
 لاکھوں آسمان زمین میں اپنے بن بدن میں یا کو پیغمبروں کی ہدایتیں اسے تعالیٰ کے کلام میں
 پیغمبروں کے معجزے دیکھ کر اس کو مرنے جینے کی بات دیکھ کر شک جو ایمان نہ لایا مسلمان نہوا کوئی
 اچھا کام نہ کیا سب طرح سے اپنی خواہی خرابی آب خرید کی اپنے واسطے تیار کر رکھی ہے اور
 جو آدمی ایمان لایا ہی مسلمان ہی اچھا کام کرنا ہی کامل ہی وہ آدمی بھی خداوندی کا حق ادا نہیں
 کر سکا نہیں کر سکتا * ہر آدمی کو چاہئے جو اپنے مقدر کے موافق اسے تعالیٰ کی بندگی میں قائم رہے بد
 فرمانی میں قدم نہ رکھے جان سے دل سے تن بدن سے مال سے پروردگار کے حق ادا کرنے میں قصور
 فتور نہ کرے ہمیشہ ہمیشہ کرتا رہے حق سے جان سے مال سے زبان سے شکر نعمتوں کا بخلا مارے
 ادا کرتا رہے * اور سب کچھ زندگی شکر سب طرح سے کر کر آپ کو ہمیشہ تقصیر وار جاتا رہے
 اور اپنے دل میں ہمیشہ بوجھتا رہے * ہزاروں لاکھوں نعمتوں سے جو اسے تعالیٰ کی طرف سے
 میرے اوپر ہیں ایک نعمت کا بھی حق ادا نہ کر سکو لگا * پھر اسے تعالیٰ اپنی نعمتوں کا بیان
 فرماتا ہے سے نعمتیں جو سب کسی کے واسطے کافر مومن کے اوپر عام ہیں * فَلْيَنْظُرِ
 الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ * پھر چاہئے آدمی نظر کرے اپنے طعام کی طرف عبرت کی آنکھوں
 سے اپنی قوت کو دیکھے پیچھے بوجھے کس طرح سے کس حکمت سے پیدا کیا ہم نے اسے * انہی نظر سے

• بد سے اتحاد نے ایمان زیادہ کر کے بحر انس حاکمت کو بیان فرمایا • اِنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبَابًا •
 • تحقیق ہم نے کرایا بر ملا یا پانی کو آسمان سے ہادل سے اچھا کرنا قایدون کا برسانا • اس بات کی طرف غور
 • کر کے آدمی نام خوبیان سب نعمتیں دو لکھن کھانا پینا لباس کار بار بارش بیان نمودار بیان
 • ایک مہینہ کے اوپر بند کر دین ہیں • جو مہینہ نہ ہر سے نو عالم کے تمام کار بار سب بند ہو جادین بریز
 • بریز بگارتے رہتے اور جو بہت ہر سے تو بھی خرابی ہو دے تھو ر آب سے تو بھی کچھ فائدہ ہو دے •
 • فصل فصل سخن و منت پر جتنا جہان در کار ہو نا ہی حکم سے آنا و مان بر ستا ہی سب کچھ پیدا ہو نا ہی •
 • ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقَاقًا • پھر بھارتا زمین کو ہم نے بھارتا • زمین کو اس لایق پیدا کیا
 • جس طرح پانی اسی طرح اس کو کھو دین • پھر دھوپ سخن سخت ہو جاتی ہی پانی
 • بر سنے سے ہل چلائے ہیں حکم سے زمین قبول کرتی ہی • پھر جو تار زمین کا آدمیوں کو سکھلا
 • دیا اسباب جو تے کے پیدا کر دئے • لونا لکڑی پیدا کر دئے میل گاسے بنا دئے • سب کچھ
 • اللہ نہائی کی طرف سے پیدا ہوئے • پھر جو ت کر بیج ڈال دیتے ہیں دانے گیون جو دھان خاک
 • متی سخن ملا اپنے ہیں • آگے پھر کسی کا کچھ نہیں چلتا کچھ کسی کا اختیار نہیں جو کس طرح سے دانے کو
 • زمین سے باہر نکالیں گھاس گھاس دانے پیدا کر بن کچے سے پکا کر بن • سارے عالم کے حکم جمع ہو دین
 • جاتے جو ایک گھاس پیدا کر بن ایک دانہ اس گھاس سے باہر نکالیں عاجز آدین کچھ ہو سکے •
 • جو یہ بات بھی آدمیوں کے حوالے ہوتی ساری عمر اسی کام میں ہر کوئی رہتا اور جو کچھ کہاں علم کا عمل کا
 • درکار ہی چاہئے نہ حاصل کر سکتا • یہ بھی بر آ فضل کرم ہی اللہ تعالیٰ کا اور برسی رحمت ہی پروردگار
 • کی جو یہ گھاسوں کا زمین سے جہاں کچھ نہ لگا پیدا کرنا دانے کا نہ لگا کچے سے پکا کرنا اپنے حکم میں رکھا
 • ہی • آدمیوں کو بہ کام نہیں فرمایا نہیں نہ برسی مشکل ہو برتی کسی کو ان کاموں سے جھٹی نہ مانی •
 • اب سب طرح کی باتیں اور سب کام آسان ہو گئے ہیں اس رحمت کی کچھ نہایت نہیں •
 • فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا • پھر پیدا کیا جمادیا ہم نے اپنے حکم سے زمین میں دانہ • جو تھاری قوت ہی
 • گیون جو اور سب طرح کا آناج غلہ • وَعِنبًا • اور انگور پیدا کیا جو تھارا سالن ہو سکتا ہی •
 • بہت مزے دار میوہ ہی بہت فائدہ ہے اس سخن رکھے ہیں قوت بھی ہی مرہ بھی • وَقَضْبًا •
 • اور ہر طرح کی گھاسن جربان بوتیان جن میں ہزاروں طرح کے فائدے شیع آدمیوں کے واسطے ہیں •
 • اور گاسے بیل بکری اونٹ گھوڑوں کی قوت ہوتی ہی خوراک ہو نا ہی • وَزَيْتُونًا • اور زیتون

پیدا کیا و اُس میں ایسا نیل پیدا ہوا نہی جو خوش بو ہی * جان پیدا ہوا نہی و اُن کے نوک اُس
 نیل کو اُسی کی جگہ کھائے بھی ہیں اور دو ایون میں بھی برتاہی بہت فائدے اُسے حاصل ہوتے ہیں *
 وَفَجَلًّا * اور خرے کے درخت پیدا کئے زمین سے * وہ برے فایدوں کا بیوہ ہی برسی لذت کی
 برسی فوت کی۔ جیسا بہت اچھی * مست ہی * وَحَدَّ اَذْقَ غُلْبًا * اور باغ پیدا کئے بہت بہت
 بہمانت بھانت کے درختوں کے ساتھ * باغ بنانے سکھائے برسی برسی چار دیواریاں بنانے ہیں
 اُن کے اندر درخت لگائے ہیں باغ بنار ہو جانے ہیں اُن باغوں سے ہر طرح کے فائدے
 اُٹھانے ہیں بیوے کھاتے ہیں * وَفَاَكْهَةً وَاَبَا * اور بیوے پیدا کئے ہر طرح کے بیوے
 خشک بیوے ہر طرح کے جُده سے جُده مر دن کے ساتھ فائدہ دن کے ساتھ * مَتَاعًا لَّكُمْ * تمہارے
 فائدے لینے کے واسطے * اس واسطے پیدا کیں ہر شے کے سبب کچھ نعمتیں جو آدمیوں کی قوت
 ہو وے اُسے قوت باہر ہر طرح کے مزدہ کو معلوم کریں * وَلَا نَعْمًا لَّكُمْ * اور تمہارے
 جانوروں کے فائدے لینے کے واسطے * جو کچھ اُن کی خوراک تھی وہ بھی پیدا کی طرح طرح کی کھانسی
 جرنے کی چیزیں پیدا کر دیں بے جانو رہی آدمیوں کے فائدے لینے کے واسطے پیدا کر دے * آدمی جو اُن
 سب نعمتوں سے ہر طرح کا فائدہ لےنا ہی اور شے اُٹھانا ہی اُن غریبوں کو دیکھنا ہی سُنا ہی کھانا
 پینا ہی ہر طرح کا مال لےنا ہی چاہئے کہ اپنے دل میں یہ جیسے سمجھے یقین کرے جس خاوند نے بے سبب
 احسان کئے ہیں خوبیاں نعمتیں مفت بخش ہیں اُسی خاوند پر ایمان لانا لازم ہی اُسی کی
 بندگی کرنی یاد کرنی لائق ہی * اُسی کو دل دینا سزاوار ہی اُسی سے محبت کرنی احلاص کرنا
 ضرور ہی جس نے غیر بندگی بغیر کچھ کام کئے بے سبب احسان کئے ہیں * اب جو کوئی سمجھے دل سے
 اخلاص سے اُسکی بندگی میں یا د میں رہے گا تو وہ کس طرح کی کبھی برسی مہربانی کرے گا * اور چاہئے کہ
 سوائے اُس خاوند کے جس کسی کے ساتھ اخلاص محبت رکھنا ہی دل لگانا ہی اس بات کو بے فائدہ
 جانے موافق کرے دل کو اپنے اُسے اُٹھالوے * اور مقرر جانے اپنے دل میں جو سوائے اُس
 پاک پروردگار کے اور کے ساتھ اُسے غیر کے ساتھ دوستی کرنی کچھ کام نہیں آنے والی ہی *
 سب دوستان محبتیں جھوٹی ہیں بے فائدے ہیں کوئی کسی کے کام بغیر کام اُس خاوند کے نہیں
 آتا * اور جو دنیا میں کچھ جھوٹی دوستیاں اُس میں ہوتی ہیں آخرت میں وہ کوئی دوستی
 نہ رہیگی سب دوست دشمن ہو جاویں گے سوائے اللہ تعالیٰ کے * اللہ تعالیٰ کی یا جو کسی سے اللہ تعالیٰ کے

واسطے دوستی بھی دوستی کام آویگی اور بس * آخرت میں خدا کے دوست خوشحال
 ہو دیگے مرنے میں نہ ہینگے اور دنیا کے دوست غمگین ہو دیگے خرابی میں رہینگے اس جہد کو اللہ تعالیٰ
 زمانہ * فَاِذَا جَاۤءَتِ الصَّالِحَةُ * پھر جس وقت آویگی آواز ہرا کرنے والی عقبل لے جانے
 والی * جب اسرا خیل علیہ السلام دو ہر اصرار بھی نہ کیگے ایسی سخت آواز ہو دیگی جو اسکی
 سمیٹنے سے کان ہرے ہو جاویگے عقلمیں جانی رہینگی برسی سختی کھڑی آسمان زمین توڑنے لگیگے
 پھر پڑنے لگیگے چار سب آرنے لگیگے سب کوئی نیست نابود ہو جاویگے قیامت قائم ہو دیگی *
 يَوْمَ يَغْزِي الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ * قیامت کا دن ایسا ہی جو اس دن بھگبرگ آدھی امنے بھائی سے *
 وَاُمِّهِ * اور اپنی ما سے * وَاَبِيهِ * اور اپنے باپ سے * وَاَصْحَابَتِهِ * اور اپنی جوڑ سے *
 وَابْنَتِهِ * اور اپنے بیٹوں سے * لِكُلِّ اَمْرِ حِيٍّ مِنْهُمْ يَوْمَ مَّيْذَنُ شَأْنٍ يَغْنِيهِ * ہر ایک آدمی کو
 ان لوگوں سے قیامت کے دن میں ایک کام ہو دیگا اور سے مشغول کر دے گا وہ کام اور سے
 بے پروا کر دیوگا * کسی کو کسی سے کچھ کام نہ ہو دیگا کوئی کسی کی طرف نہ جاویگا کسی کی طرف
 نہ دیکھے گا کوئی کسی کی بات نہ سنے گا کسی کو کسی کے اور رحمت نہ آوے گا * بھائی بھائی کو دنیا میں انہی
 قوت بازو جانتا تھا مابین بر جان خدا کرتی تھی باسیب سے بغیر رہے کتنا تھا * جو رد و حادثہ سے بہائی
 نہ کرتی تھی حادثہ جو رد سے جدا نہ ہو کتنا تھا آپس میں اخلاص نہا پیار تھا الفت ہی محبت ہی *
 اُس دن قیامت کے دن بے سب آپس میں ایک دوسرے سے دور بھاگیں گے ناخوش ہو دیگا
 کوئی کسی کی بات نہ سنے گا ہر ایک کو اپنی اپنی کار پر جاویگی ہر ایک کبھی گامیہ کس طرح دو رخ
 سے بچے رہوں میرے بدلے اور ہی کوئی جاوے نہ آجھا ہو دے * مابا بے چون کو خدا کرنے چاہینگے
 پھر مابا بے کو مدلا دینے چاہیگا * دنیا کی دوستان و دشمنیاں ہو جاویگی * بہر حال ان لوگوں کا ہی
 جو دنیا میں کافر تھے بے ایمان تھے خدا تعالیٰ کی دوستی محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت
 دوستی اپنے دل میں رکھتے تھے * پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کی دوستی اصحابوں کی
 دوستی ان میں نہ تھی * دین کی دوستی دین کے لوگوں کی دوستی خدا کے واسطے کی دوستی دین کے
 عالموں سے فاصلوں سے بیرون سے مرشدوں سے راہ بنانے والوں سے کچھ نہ تھی * اور مومنوں
 مسلمانوں سے ایمان کے زیادہ کرنے کے واسطے مسلمان کے سب خدا کے واسطے اخلاص محبت
 نہ رکھتے تھے * تمام دوستی ان کی آپس میں دنیا ہی کے واسطے تھی * مال کی جاہ کی بیانی نہ تھی نہ ہی کی محبت

تھی اور بس * اس سبب دے سب دوستان آخر کو دشمنان ہو جاویں گی * آپس میں ایک
 دوسرے سے دور بھاگیں گے اور مومن مسلمان ایماندار جو دنیا میں خدا سے تعالیٰ کے واسطے اپنے ایمان کے
 زیادہ کر بکنی خاطر مسلمان کی دوستی میں آپس میں دوستی رکھتے تھے ان کی دوستان قیامت
 کے دن میں بہت زیادہ ہو جاویں گی محبتیں برتر ہو جاویں گی ان کی دوستان آپس میں بہت کام آویں گی
 ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے * جب حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت
 گنہگاروں کی کر چکیں گے سب اور پیغمبر شفاعت کریں گے ان کے پیچھے اور مومن مومنوں کی جو
 گنہگار تھے شفاعت کریں گے * اور جن مومنوں کی دوستان خدا اور رسول سے تھیں ان میں سے مسلمان
 تھے اور آپس میں خدا ہی کو واسطے ان کی دوستی تھی اللہ فی اللہ محبوب رکھتے تھے اس دن قیامت
 کے دن دے سب آپس میں خوش ہو دیں گے خوش حال بن کر رہیں گے * اور دنیا کے ان دوستوں اخلاص
 مندوں کا اس وقت حال دیکھ کر ایک دوسرے کا دشمن ہو جاویں گے اور بھاگے گا بھاری کریں گے *
 بے ناشادیکھ کر مومن مسلمان اپنے حال میں بہت خوشونت ہو دیں گے شکر کریں گے * وجوہ یومئذ
 مَسْفُورَةٌ * بعضی شہد ہو دیں گے اس دن روشن نورانی * ضاحکۃ * ہنسنے والے خوش حال *
 مَسْتَمِشْرَةٌ * خوشوقت خوشی پائی والے * بہر حال مومنوں کا ہی جو سمجھتے مومن مسلمان تھے * اللہ
 تعالیٰ کے علموں کو دل و جان سے قبول کیے تھے رسول اللہ کی پیروی میں قائم تھے * اچھے عمل کرتے تھے
 بُرے کاموں سے پرہیز کرتے تھے صدق کی راہ اخلاص کی راہ چلتے تھے ان لوگوں کے شہد اس دن
 روشن ہو دیں گے اچالے ہو دیں گے وضو کی برکت سے * اور اس گرد خاک کی برکت سے جو مسجد کو جانا
 ہوئے بناد کو جانا ہوئے ان لوگوں کے شہد پر پرتی تھی * اس دن میں ان صورتوں کو اور وہی گرد خاک
 نور ہو جاویں گے صفائی سے چاند سورج کی سی طرح چمکنے لگیں خوش خبریاں سنیں رہیں گے
 نوستان کرنے رہیں گے * وجوہ یومئذ * اور بعضی شہد ہو دیں گے اس دن میں قیامت کے دن میں
 عَلَیْهَا غَبْرَةٌ * ان کے اوپر گرد و غبار پڑا ہو گا اور گرد خاک پر سی ہوئی ہو دیں گے * قَرَقَرَةٌ * اقترار
 و ہائے لیوگی چھپا لیوگی ان لوگوں کے منہوں کے سینے ناویں گی اندھیری پریشانی شرمندگی
 اس حال سے شہد گئے ہو جاویں گے * أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجْرَةُ * بے لوگ جزا بہر حال ہو دیں گے
 دے کافر ہیں نا پرکار ہیں فاجر ہیں جو دنیا میں بُری باتیں کرتے تھے بُرے کام کرتے تھے بد حالی میں تھے
 اللہ رسول کے اوپر ایمان نہ رکھتے تھے مسلمان کی دولت سے اسلام کی نعمت سے محروم

تھے جو کچھ کرتے تھے دنیا ہی کے واسطے کہتے تھے * بہر خرابی بد عالی آخرت میں اُن مانوں کا ایسے کا موزنا
ہو گیا * اسہ تعالیٰ سب مومن مسلمانوں کو اپنے دین میں مسلمانوں سے سزا کرے ۔ ایمانی
یا مسلمانوں سے اپنی بناء میں رکھے * آمین آمین آمین *

سورہ کو برگی ہی اُن تیس آیتیں ایک سو چار گیمے پانچ سو تیس حرف ہیں * یہ سورت قیامت کے احوال میں ہے * حضرت عبداللہ حضرت عباس کے بیٹے رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہنے ہیں کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی چاہے قیامت کے دن کتب اپنی آنکھوں سے دیکھے اُس دن کے ہو تو کو ہو تو کو نظر کرے اچھی طرح سے پڑھنے چاہئے اِس سورت کو پڑھے سمجھے *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

[illegible]

برآمن جاوگی ہول زیاد ہو تا یاد رکھا کہ سب آدمی سب جانور مر جادو ہنگے بہار آباد کھوئے لکھنے آرتے
 لکھنے در ذر ریزہ زبر ہو جا کر خال دھول کر دغبار ہو جاوینگے نابز ہو جاوینگے آسمان تو تنے
 لکھنے **وَإِذَا السَّحَابُ سَجَرَتْ** * اور حس وقت دریا گرم کئے جاوینگے ساری دنیا کے دریا
 میٹھے لہار سے سب لکھا ہو جائیگا : درودگار کے حکم سے گرم ہو جاوینگے آگ ہو جاوینگے *
 دوزخوں کے بلانے کا پانی تیار ہو گا اصل دوزخ کے پانی سے جو مہینہ سے گرم ہونا چاہتا ہی ہے پانی
 پلایا باور لگا : **سُورَةُ اٰلِ اٰیْمٍ** کہ رضی اللہ عنہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کہتے ہیں : بہ کئی باتیں بہت سے پہلے ہو وینگیں * جس دوزخ کا رخا نہ ہوئے لکھا جاوے
 سورج کا لہ سبیا ہو جاوینگے کر کا لکھنے سب سے ٹوٹ کر گر جائیگا بہار آباد کھوئے لکھنے نیست
 و نا : ہو وینگے زمین من زار پر باور لگا : **اِذَا السَّمَاءُ كَانَتْ دُخَانًا** جو دوزخ کا رخا نہ ہوئے لکھا جاوے
 ہو پانی سب دھواوینگے ناک برابر ہو جاوینگے ساون زمین ٹوٹ جاوینگے بہ ساون آسمان
 بہ موت جاوینگے * ایک طوفان باور لگا : **اِذَا السَّمَاءُ كَانَتْ دُخَانًا** جو دوزخ کا رخا نہ ہوئے لکھا جاوے
 ماتی نہ ہنگی سوا سے ذات پاک پروردگار کے اور جو چیز کو خاوند رکھے چاہر گا وہ چیز رہیگی *
 جسے عرش کر می لوح قائم دوزخ بہشت * اور سوائے ان کے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے ارادے میں ہی
 نواہش میں ہی وہی چیز پانی رہیگی * پھر جب سب کچھ فانی ہو جاوینگے نیست نابود ہو جاوینگے جسک
 نہ اسے تعالیٰ کی نواہش ہو وگی تمام عالم اسی حال میں رہے گا : پھر جب ارادہ اس پاک پروردگار کا
 عالم کے بحر بہا کرنے کی طرف تعلق پکڑے گا آخرت کو ظاہر کرنے چاہر گا ایک حکم سے آسمان
 زمین پیدا ہو جاوینگے * آسمان سے زمین کے اوپر ایک قدرت کا مہر برسے لکھنا بن سب
 آدمیوں کے بناداروں کے زمین میں سے مولیٰ کی طرح جمنے لکھا صورت شکل ہر کسی کی تیار ہو جاوگی
 پھر حضرت امرا میں پیدا ہو وینگے حکم سے عرش کے نیچے سے صور کو مٹھ منہ لکھنے ساری خلقت کی
 روحیں اس صور میں ہو وینگیں * پھر حضرت امرا میں پیدا ہو وینگے * **وَاِذَا السَّمَاءُ كَانَتْ دُخَانًا** جو دوزخ کا رخا نہ ہوئے لکھا جاوے
 دوزخ صور میں کرینگے اور اس آواز میں کہینگے ای ارواح ہم سب اپنے اپنے بدنوں میں داخل
 ہو گا سب ارواح صور میں سے مٹی کی طرح سے زلزل کر آ کر اپنے اپنے بدنوں میں داخل
 ہو جاوینگے * ترتیب سے اول آخر کے مردے سب جی اٹھیں گے * **وَاِذَا السَّمَاءُ كَانَتْ دُخَانًا** جو دوزخ کا رخا نہ ہوئے لکھا جاوے
 قائم ہو جاوگی * اس وقت کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا : **وَإِذَا السَّمَاءُ كَانَتْ دُخَانًا** جو دوزخ کا رخا نہ ہوئے لکھا جاوے

و دین بدن کے ساتھ ملائی جاوینگے سب آدمی زندہ ہووینگے جی اٹھینگے * پھر اچھے لوگوں کو
 اچھوں کے ساتھ جمع کرینگے بُرے لوگوں کو بُرے کے ساتھ جمع کرینگے * مومن کو مومنوں کے ساتھ کافر کو
 کافروں کے ساتھ * اسی طرح ہر جنس کو ہر جنس کے ساتھ ملا دینگے * پتھروں کو پتھروں کے ساتھ دوستوں کو
 دوستوں کے ساتھ دشمنوں کو دشمنوں کے ساتھ جھوٹھوں کو جھوٹھوں کے ساتھ ست ہوں کو
 شاہوں کے ساتھ چوروں کو چوروں کے ساتھ عیسوں کو عیسوں کے ساتھ اکٹھا کرینگے سب کی جمع نہروی۔
 ہو جاوے گی * **وَإِذَا الْمَوْؤِدَةُ سُئِلَتْ** * اور جس وقت لڑکی جینی گا اسی گئی زمین میں گور میں
 والی گئی ہو گی جاوے گی * **بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ** * کس گناہ سے ماری گئی تھی * جس وقت کہ آدمی
 شرک نہ تھے بہالت میں تھے ایمان کی مسلمان کی مات کچھ بجاتے تھے پہلے بُرے کام سے بے خبر تھے *
 اُس وقت میں بہت لوگوں کو یہ حادثہ بھی جو دینا ان کے گھر میں پیدا ہوا تھا اور کھتے بانی اور جو
 بی بی ان کے بیان پیدا ہوتی تو اُسکو بھی رہے دینے * ہر حسب بانج برس کی چھ برس کی ہوتی نہت آئے
 جی ہی زمین کھود کر گار دینے گوروں میں ڈھکیل دینے گلا گھونٹ کر مار ڈالنے * بعضے اس واسطے
 مارنے تھے جو درختے پر ہی ہونے سے یہاں دی دی کر دینا پر دینا دان دینا پر دینا یہاں سے
 دکمال دولت خرچ کر دواوگی فقیر کر دواوگی ! بہالت کے درمیں آگے ہی مار رکھتے تھے اور
 بعضے مار کرتے تھے ٹاک رکھتے تھے جو جینی جسکو دینی ہووے گا وہاں دینا دینا دینا دینا * جسوقت
 اللہ تعالیٰ نے بندوں کے اوپر اپنا فضل کیا رحم کیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت
 کیا اپنا کلام بھیجا قرآن نازل کیا سب طرح کی ہدایت کی راہ بنادی خلق کی ہدایت کے واسطے
 بھیجا * سب کو کہنے میں نے بھلی بُری راہ پہنچا دی سلام کروادی * جس کسی کو سعادت نصیب
 تھی دنیا آخرت میں ازکا بھلا ہوا چاہتا تھا ایمان لائے مسلمان ہوئے اچھے کام ساک عمل کرنے لگے اچھی
 راہ پر قائم ہو گئے ہمیشہ کی نعمت دولت کو پہنچے * اور جسکو شقاوت بد بختی نصیب تھی
 دنیا آخرت میں اُس کا بُرا ہوا چاہتا تھا ایمان کی مسلمان کی دولت سے محروم رہنا اچھے کام کی
 بہالت نہ سنی نہ مانی * جمہور آں بُرے کاموں میں قائم رہا شد کہ بہالت کے کام
 کرتا رہا * اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے بُرے کاموں کا سوال ہو دینا * جن آدمیوں سے
 کہ اپنی بیٹیوں کو جینی گار دیا اور جو کوئی ایسا کام کر دینا ان سب سے سوال ہو دینا * باب
 آں لوگوں کے جو چھے جاوینگے * کیا گناہ کیا تھا تمہارا آں یہ گناہوں نے کیا قصہ دیکھی تھی

تم نے ان معصوموں سے جو ان کو اس طرح مار ڈالنے تھے ان مہاپ کے اوپر عذاب ہو رہا
 دوزخ میں جلیگے غضب میں پرینگے * اور جو عورتیں بیت کردانی ہیں حمل اپنا ضایع کرتی ہیں وہ
 بھی بہت بُرا کام کرتی ہیں اُن سے بھی سوال ہو دیگا پو بھی جاوینگے بُرے کام کا بُرا بدلہ ہے *
 وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ * اور جس وقت نامہ عملوں کے کھولے جاوینگے * ہر ایک آدمی کے عمل دن کے
 رات کے سارے عمر کے اچھے بُرے دن کے دن میں رات کے رات میں لکھے جانے ہیں اللہ تعالیٰ کے
 حکم سے درستی لکھنے ہیں جمع کرنے جانے ہیں * اچھے عمل نامہ مسلمانوں کے علیین میں لکھے جانے ہیں
 بُرے عمل نامہ سچین میں * پھر جب آدمی دسے سب نامہ اچھے بُرے عملوں کے پیرت
 رہنے ہیں * پھر جب فیاض قائم ہو دیگی سب کے نامہ عملوں کے درستی حکم سے لاوینگے اور سب
 نامہ کھول کر ہر ایک کے ہاتھ میں دیوینگے * اچھے لوگ اپنے اچھے عمل نامہ دیکھ کر خوش ہو دیں گے *
 بُرے لوگ اپنے بُرے عمل نامہ دیکھ کر ناخوش ہو دیں گے عجبیں ہو دیں گے خرابی کا حال نظر آ جاوے گا *
 وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ * اور جس وقت آسمان اکھڑ جاوے گا پیرت دیوینگے آگے سے آٹھ جاوے گا
 زبرد کا * وَإِذَا النُّجُومُ سَعَرَتْ * اور جس وقت دوزخ گرم کی جاوے گی * اللہ تعالیٰ کے قہر کی
 غضب کی آگ میں دھکے لگیں دیگی * وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ * اور جس وقت
 بہشت نزدیک کی جاوے گی تجھے مومن مسلمانوں کے پاس آ دیگی * اللہ تعالیٰ کے دوست بہشت
 کو اپنے پاس دیکھینگے خوش حال ہو دیں گے * اُس وقت میں اُس حال میں بہ بات ہو دیگی *
 عَلِمْتَ نَفْسَ مَا أَحْضَرَتْ * جائزہ ہر ایک آدمی ہر کوئی جو کچھ حاضر کیا ہو گا اچھا عمل بُرا عمل *
 اسودت یہ بارہ طرح کی باتیں ہو دیں گے * اُن میں سے چھ باتیں دنیا میں ہو دیں گے * سورج سیاہ ہو جاوے گا *
 سنار سے گر جاوے گا * پہاڑ اکھڑ جاوے گا * تمام آدمی اپنے کام بھول جاوے گا * وحشی جانور آپس میں
 ایک ہو جاوے گا * دریا سب گرم آگ ہو جاوے گا * اور چھ باتیں آخرت میں ہو دیں گے * مردے سب
 جی اٹھیں گے * ہر کوئی اپنے اپنے جنس میں جائزہ * بُرے کاموں کا سوال ہو دیگا پرسش ہو دیگی * نامہ
 عملوں کے کھولنے ہر ایک کے ہاتھ میں دیوے گا * آسمان کو درمیان سے پیرت دیوے گا آٹھ جاوے گا
 کچھ زبرد کا * دوزخ کی گرمی زیادہ ہو جاوے گی دوزخیوں کے واسطے غصے میں دیاگی اُنکی آگ
 بھڑکیگی سننے آٹھ لگیں * بہشت مومنوں سے نزدیک ہو جاوے گی نظر آنے لگیں * جب سب
 بے باتیں ہو دیں گی تب آدمی جائزہ دینا میں کیا کیا تھا کیا کام کیا تھا اچھا کیا تھا کیا بُرا کیا تھا *

جب تک یہ باتیں نہ ہو دیں گی تب تک ان عقیدوں کو تمام آدمی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھیں گے۔
 اچھے بُرے کام کی قدر دے دے یہی نجان سکھیں گے۔ جب یہ باتیں ظاہر ہو دیں گی اپنی آنکھوں سے
 دیکھیں گے۔ ہر ایک خیر کے ساتھ اچھے کام کے برابر اسے تعالیٰ کی طرف سے نعمتیں خوب بیان
 دو تین سو دو تین سو اور ہر ایک شر کے ساتھ بُرے کام کے برابر خوار واری خرابی نسبت ملامت
 بلا سچ بنادے۔ تب ہر کوئی نیک کاموں پر اچھے کاموں کے اوپر بخردار ہو دیگا معلوم کر دیگا جائزہ لے گا۔
 یہ نماز روزہ حج رکوع دعا سب ذکر فکر اور ہر کچھ اچھے عمل اسے تعالیٰ و رسول نے فرمائے تھے۔
 من کے مال کے دل کے جان کے عمل ہر ایک طرح کی بندگی کیا برتری دو تین تھیں کیا برتری نعمتیں
 تھیں کیا خوب بُرے کام تھا کیا یہی اچھی بات تھی۔ اور اس وقت ہر کوئی بُرے کام بُری باتوں کی
 حقیقت سچ ہوا دیگا جائزہ لے گا۔ سنی نماز روزہ سے من جھوٹے چوری غصب رونا کر دفریب دغا
 حسد کینہ کبر دشمنی اور جو کچھ بُرے بُرے کام ہیں اسے تعالیٰ اور رسول نے ان کاموں کو منع کیا
 تھے کیا بُری باتیں تھیں کس خرابی کا کھڑا تھا ان کاموں کے سبب آج کس خوار واری من کی بلا منہ
 بر گئے۔ اُس وقت ہر کوئی نیک کام والے اچھے عمل والے ان کے اوپر حسرت کریں گے غم کھا دیں گے
 اپنے دلی من کریں گے۔ مین نے کیوں دنیا منہ اسے کام زیادہ نہ کئے بت آسانی سے ہو سکتے تھے سب
 اسباب ان اچھے کاموں کے واسطے اسے تعالیٰ نے پیدا کر دیے تھے۔ یہی افسوس اس نعمتوں کی ہمانہ
 کچھ قدر نہ ہو بھی بہت ہی تھوڑا کیا جو کچھ آج کے دین کے لائق تھا کیا۔ اور یہ کاموں کے اوپر جس
 کسی نے جتنا کچھ بُرا کیا تھا اس وقت غم کر دیگا تم گنیں ہو دیگا زار زار رو دیگا کبر کا کیا بوقی کا کام
 کیا مانع اسے رسول کا کہنا تھا عالم فاضل کی بات نہ سنی یہ ایت کرنا الونکی یہ ایت نہانی یہ صحت
 کسی کی نہ سنی اپنی طبیعت کے تابع رہے مشہلان کا نفس کا کہا قبول کیا اسے تعالیٰ کی مذہبی بھوڑ دی
 مشہلان کی بندگی قبول کی۔ یہی افسوس آج کیسی بُری بلا منہ آہرے ہے کیا کیا کیا کیا کیا۔ ہر
 اُس وقت غم کھانا رونا کچھ کام نہ آ دیگا کچھ فائدہ نہ دیوے گا۔ آج دنیا ہی منہ جن کہیں نے جو کچھ کر لیا
 اچھا یا بُرا بہت یا تھوڑا وہی آگے آ دیگا زیادہ کچھ نہ ہو دیگا۔ مسلمانوں کو چاہیے اس دنیا کی زندگی
 کو بہت غنیمت جانیں جو کچھ اچھا کام ان سے ہو سکے سو کر لیوین۔ آج محنت کر لیوین جو کل ہزار دن
 لاکھوں طرح کی محنت سے جھوٹ جا دین۔ سُستی غفلت کو زہر جانیں ہر حال میں اچھے کاموں کے
 ادھر پر جست چالاک رہیں ہی سمات کی اور ہنری کی نشانی ہی۔ اُسے تعالیٰ سب مسلمانوں

مومنوں کو توفیق بخشنے * جب بلہ ہرین قیامت کی اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں فرمائیں سرکون نے
 کاہرون نے سنیں اپنی و توفی سے آپس میں کہنے لگے * یہ کلام خدا کی طرف سے نہیں بلے باتیں
 لگا رہے ہیں اپنی طرف سے نئی باتیں کرتے ہیں باپ دادون کا دین راہ و رسم چھوڑ
 دے ہیں اپنی طرف سے کچھ باتیں جو ر لالہ ہیں یہ دیوانوں کی سی باتیں کرتے ہیں * یا کوئی سلطان
 ان کا دوست ہوا ہی * کہہ دے گا ہی * صی تعالیٰ نے ان احمقوں کے اس گمان کو دور کرنے کے واسطے
 سو گندہ باری فرمایا کہ کلام صی ہی سچ ہی میرا ہی کلام ہی * جبریل نے میرے پیغمبر محمد کے اوپر
 میری طرف سے پہنچایا * میرا ہمراہ ہوا نہ نہیں جو آپ سے ایسی باتیں کہے * جبریل کو اپنی
 آنکھوں سے دیکھا پیغام سنا تمہارے اوپر پہنچایا * فرمانا ہی اللہ تعالیٰ * فَلَا أَقْسَامُ بِالْغَنِيِّ *
 یہ بات نہیں ہو گا فرشتہ کہ سمجھتے ہیں قسم کرتا ہوں میں سنارون کی جو چھ باتیں جانوالے ہیں
 دن میں * الْجَوَارِ الْكُنُوسِ * جاننے والے ہیں جاری ہیں مشرق سے مغرب کی طرف چلے جاتے
 ہیں پھر آتے ہیں جاتے ہیں نکلتے ہیں دوتے ہیں پھر پھر آتے ہیں * وَاللَّيْلِ إِذَا عَسَسَ * قسم
 ہی رات کی جو تاریک ہوتی ہی اندھیری ہوتی ہی * وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ * اور قسم ہی
 صبح کی جس وقت دم مارتی ہی فجر طلوع کرتی ہی سفید ظاہر ہوتا ہی * إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ *
 عقیق قرآن کلام ہی خدا سے تعالیٰ کا پوچھتا ہی اس کلام کو لاتا ہی پیغام پہنچا ہوا ابزرگ *
 خدا کی طرف سے اس کلام کو لاتا ہی محمد کے اوپر پڑھتا ہی جبریل * ذِي قُوَّةٍ * صاحب قوت
 ہی وہ رسول بزرگوار * عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ * نزدیک صاحب عرش کے برآمد رہے رکھتا
 ہی عرش کے بیدار کر نیوالے کے پاس * اللہ تعالیٰ کے پاس جبریل کا برآمد رہے ہی * مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ *
 اور فرشتے جبریل کی اطاعت کرتے ہیں فرمان بردار ہیں آسمانوں میں امانت دار ہیں *
 بلے تعریفیں اور صفت اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کی فرمائیں * جبریل علیہ السلام سب
 فرشتوں میں اللہ تعالیٰ کے پرتے سے مقرب فرشتے ہیں * ان کو وحی پہنچانے کی خدمت ہی سب
 پیغمبروں کے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے میں کلام اللہ تعالیٰ کا جس کو پیغمبروں سے کہتے ہیں
 کلام برحق ہے * سب کتابیں خدا کی طرف سے پیغمبروں کے اوپر حضرت جبریل کی صوفت آخری
 ہیں عالم کے خزانے کے خزانچے ہیں * جسے اللہ تعالیٰ کے نزدیک علم کے برابر کسی چیز کا مرتبہ نہیں دیتے
 ہیں عالم کے برابر صاحب علم کے برابر کسی چیز کا درجہ نہیں * اس سبب جبریل کو بزرگ بزرگوار فرمایا

ہر کوئی جانے علم کے برابر اور عالم کے برابر کسی کا رتبہ زیادہ نہیں * اور جبریل کو ذی قوت فرمایا
 صاحب قوت ہی جبریل تو معلوم ہوتا ہے جو علم برہی قوت ہی جو کوئی صاحب علم ہی وہ صاحب
 قوت ہی * پھر جتنا جتنا علم زیادہ ہو دے آسمان اُتاسکو روحانی قوت زیادہ ہو دے * جو بہت
 برآ علم والا ہی وہ بہت برآ قوت والا ہی * حضرت جبریل کو اسے تعالیٰ نے بہت کے علم کا فرامی
 کیا ہی سبب پیغمبروں کے اور یہ کلام پہنچانے کا علم لانے کا واسطہ کیا کہ نبی نوریت حضرت موسیٰ
 علیہ السلام کے اور پر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور پر زبور حضرت داؤد علیہ السلام کے
 اور قرآن مجید حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انھیں کے واسطہ سے دس طاقت
 کو اسے تعالیٰ نے نازل کئے * اولیائوں کے اور ہزاروں لاکھوں طرح کے بھینہ و ن کا الہام اسرار
 کا کشف حقیقون کا معلوم ہو جانا حضرت جبریل علیہ السلام ہی کے واسطے سے ہی * اس
 سبب حضرت جبریل کو صاحب قوت فرمایا۔ باطن کی قوت کا ان کی بیان ہی * اور ظاہر
 کی بھی قوت حضرت جبریل کی ایسی ہی جو ان کے جھوٹ پر ہنسن جس کو شرف اللہ تعالیٰ
 حضرت لوط پیغمبر کی امت کے اور اپنا غضب نازل کرنے چاہا حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم
 کیا جو ان لوگوں کی زمین کو اکھاڑ کر آلت دیوتا * حضرت جبریل حکم سے اس جابرہ منن آکر
 اپنے ایک جھوٹے پر کو اس زمین کے کنارے منن گاڑ کر مسات شہر تھے موندگات نام تھا ان شہروں
 کو اٹھائے آسمان کے نزدیک لیجا کر وہاں سے آلت مارے * اور ثمود ایک قوم تھی کافر تھے دے
 لوگ بے فرمان تھے حضرت صالح پیغمبر کا حکم تھا حضرت جبریل کو حکم ہوا انکے مار بگا ہزاروں خلق
 تھی جبریل نے آکر انکے اوپر ایک ہانک مارا ایک آواز کی دے سب آدمی آسمی ایک آواز
 منن مرا گئے * اور عند ذی العرش مکین کر اللہ تعالیٰ نے جبریل کی صفت کی * فرمایا عرش
 کے صاحب کے پاس مرتبہ رکھنا ہی * اپنی صفت اللہ تعالیٰ نے اس طرح سے کی ایک
 عرش کے صاحب عرش کا پید اکر نوا فرمایا * اس عالم منن ساری مخلوقات منن عرش کے برابر
 جسم منن منن منن کوئی چیز برآی نہیں * پہلا آسمان اوپر ساتون زمین اور دریا اور بہا و سب ملک
 دوسرے آسمان کے آگے ایسے ہیں جس سے ایک حلقہ انگوتھی کا ایک برآ سے سید ان منن و جنم منن برآ
 ہوا ہی * اسی طرح پہلے آسمان اور دوسرے آسمان تیسرے آسمان کے آگے پھر اسی طرح ساتویں آسمان
 تک * پھر ساتون آسمان اور جو کچھ اُس کے اندر ہی سب ملک ہر کسی کے آگے ایسے جھوٹے ہیں جیسے

ایک جھلّا بر سے بیابان منبر پر آہو سے پھر کر سی اور ساتواں ان آسمان اور ساتویں زمین اور سب
کچھ عرش کے آگے ایسے جھوٹے ہیں جیسے ایک جھلّا بر سے بیابان منبر پر آہو سے اور بہت
بائیں ہیں عرش کی جوائی کی بھروہ پروردگار جس نے ایسی برائی برائی کی جزیبہ کی ہی * اُسکی
برائی کی نہایت نہیں کچھ نہ ہیں * ایسے بر سے صاحب کے پاس جبریل کا بر امر نہ ہی بر سے قرب کا
درجہ رکھنا ہی * یہ بر اور درجہ علم کے سبب جبریل علیہ السلام کو بخشا ہی * اور جبریل صلّی علیہ
سب فرشتے جبریل کی اطاعت کرنے ہیں فرمان برداری منبر ہیں سب آدمی کہتے ہیں یہ بزرگی
علم کی برکت سے جبریل کو ملی ہی * اس بات منبر اشارت ہی جو کوئی صاحب علم ہی اللہ تعالیٰ
کے حکم سے ہر کوئی اُسکی فرمان برداری کرتا ہی اطاعت منبر رہنا ہی اور اُسکی متابعت کرنی
فرمان منبر رہنا کسی کو لازم ہی ضروری * اور خدا سے تعالیٰ کی درگاہ کا مقرب بھی وہی بندہ ہی
جو عالم ہی دین کا * اور جبریل کو امین فرمایا جو کچھ اللہ تعالیٰ اپنا کلام فرماتا ہی اُن کو ہر دکرنا ہی
سوچتا ہی اپنے رسول کے پاس پہنچا دینے کے واسطے جبریل کے ہاتھ پیغام بھیجتا ہی جبریل
اُس کلام منبر کچھ خیانت نہیں کرتا ایک حرب کا ایک ذرہ تفاوت نہیں کرتا جیسے کے
تیسے لا پہنچاتے ہیں * جو کچھ وحی خدا سے تعالیٰ کی طرف سے پیغام خدا کا کلام اللہ تعالیٰ کی طرف
سے پیغمبروں کے اوپر لاتے ہیں برہمن ہنسی علی کی کو وہ انہیں سچ ہی قرآن مجید بے تفاوت کلام
خدا سے تعالیٰ کا ہی * جبریل علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر آکر برہمن
وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ * اور قسم ہی اُن یزدن کی جو اوپر بیان ہوئی ہی نہیں ہی بار نما را
صاحب نما را پیغمبر نما را دیوانہ بیہودہ کہنے والا جو کچھ کہنا ہی سچ کہنا ہی راست کہنا ہی
بے تفاوت کہنا ہی محمد رسول اللہ سچا رسول ہی * ساری دنیا کے عقل مندوں سے زیادہ تر عقل مند ہی
بیہودی بات بے فائدہ سے بات کو اُس کے پاس کیا دخل ہی کیا کام ہی * جو کوئی پیغمبر کو ایسا
سمجھے وہی دیوانہ ہی بے وفائی ہی * وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ * اور تحقیق مقرر دیکھا
محمد نے جبریل کو آسمان کے کنارے سے جس طرف سے سورج نکلتا ہی اُسکی اصلی صورت منبر
دیکھنا نہایت خوب صورتہ مرصع کرسی کے اوپر بیٹھا ہوا آسمان زمین کے درمیان منبر * پھر
نزدیک آکر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا یا اور جو کچھ کہنا تھا کہا سمجھا دیا * اور کہا میں جبریل ہوں
اللہ تعالیٰ کا نما را طرف منبر پیغام لایا ہوں * یہ کلام خدا سے تعالیٰ کا ہی سنو سمجھو یاد رکھو سب

لوگوں کو سناؤ سناؤ راہ بناؤ ہدایت کرو۔ یہ پہلے دنوں کی بات ہی جن دنوں میں حضرت نبی
صاحب کو دنیا میں اسے تعالیٰ نے اپنا پیغمبر کیا پیغمبری کی نعمت بخشی * پھر تیس برس تک حضرت
جبریل آئے رہے یہ نام لائے رہے آیت آیت سورت سورت کر کر تیس برس میں قرآن نازل ہوا *
جو کچھ آیت آتا جو کچھ خبر پائی حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت سے خبر دی
بیان فرمائی کچھ نقل کیا اس بات کو اسے تعالیٰ فرماتا * **وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ** * اور قسم
ہی نہیں ہی وہ محمد غیب کی باتوں میں غیب کی خبر دینے میں بخیل * جو کچھ چھپی باتیں غیب سے
خدا کی طرف سے نکلے اور آتی ہیں وہ باتیں جو تم اور سب کوئی آپ سے آپ اپنی عقل
سے پاسکتے وہ باتیں نکال سکتے جو احوال آخر کی خبریں ہیں اچھی راہ کی ان میں سوچ ہی
دنیا کی آخرت کی بہتری خوبی دولت نعمت پانے کی راہ ان باتوں سے اس کلام سے معلوم ہوتا
ہی محمد ہمارا رسول تمہارے اوپر ظاہر کرنا ہی کتابی کھاتا ہی ایسی بری نعمت کے دینے
میں تم سے کچھ نقل نہیں کرنا ہی تم سیکھو محمد علیہ السلام کا احسان مانو دل سے جان سے شوق سے
اس نعمت کو قبول کرو شکر کرو * **اَللّٰہُ شَکْرُی** کرنے ہو یہ بہت بری بات ہی جو محمد کے جن میں
جھوٹہ بولنے کا گمان رکھتے ہو دیوان ہیں کا خیال کرنے ہو کچھ لالچ کا گمان کرتے ہو * محمد راں باتوں سے
پاک ہی بے غرض بغیر لالچ بے شادست تمہاری بہتری کے واسطے تمہاری ہدایت کرنا ہی ثواب
ان کا خدا سے تعالیٰ کے اوپر ہی * **وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ الرَّجِيمِ** * اور قسم ہی نہیں ہی قرآن
قول شیطان ملعون کا * **فَاٰیِنْ تَذٰهَبُوْنَ** * پھر کہاں جاتے ہو تم منکر کو کافر و کہاں بھگاتے ہو کیا
سمجھتے ہو بے بہت بری سمجھتے ہی تمہاری * یہ سمجھتے تم کو خوار کرے گی خراب کرے گی ہمیشہ کی
خواری خرابی میں دال دیو لگی کہاں بھٹکے جاتے ہو * یہ گمان منکر کون کا جو کہتے ہیں کوئی جن کہہ
دنیا ہی شیطان کہہ دنیا ہی غلط ہی جھوٹہ کہتے ہیں * جن کو شیطان کو سارے آدمیوں کو ہرگز قدرت
نہیں جو اسلام کہہ سکتے بول سکیں * برے برے عقل مند دن بنے اچھے بوائے والوں نے بہت
فکر میں کہیں بہت باتیں بنا میں قرآن کی برابر ہی کرنے چاہا کچھ نہ کر کے آپ ہی آپ شرمندہ ہو رہے
خفیہ ہو رہے * آخر سب کسی نے یقین کیا سچ جانا جو یہ کلام سوا سے خدا کے اور کسی کا نہیں ہو سکتا *
سچ ہی تحقیق ہی جن شیطان دیو بری اس کلام کے رہنے سے دور بھاگتے ہیں * اور جو کوئی
قرآن کے پڑھنے سے قرآن کے سننے سے قرآن کی جانیں سمجھنے سے قرآن کے نبیہ دن کو بوجھنے سے قرآن کے

موافق عمل کرنے سے دو رہا گناہی ادا اس ہونا ہی گنہگار رہنا ہی وہ بھی شیطان ہی
 شیطان کی خصلت رکھنا ہی * اُن دو رہا گئے والوں سے خطاب ہی تم اُس قرآن سے قرآن کی
 حقیقت سے کہان بھاگتے ہو کیون بھاگتے ہو شیطان کی خصلت منہ کیون چلے جاتے ہو شیطان کے
 پیچھے کیون بھاگتے ہو کیون پہنکتے ہو * برسی یوقنی مری جمالت ہی کمال نادانی ہی قرآن کو خدا کے
 کلام کو پیغمبر کو سب پیغمبروں کے سردار کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر شیطان کے
 پیچھے چلے جاتے ہو گمراہ ہونے ہو * سنا بھر وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مناعت منہ
 پیروی منہ آؤ قرآن کی بات سُنو قرآن پر ہو قرآن کے منہ سمجھو قرآن کے بعد جانو ہایت
 منہ پہنچو سعادت باؤ * **إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ** * نہیں ہی قرآن سوائے نصیحت ساری خلق
 تمام عالم آدمی جن بڑی کے واسطے * **لِيَمُنَّ شَاؤَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ** * جو کوئی چاہے تم منہ سے ابھی
 راہ کے اوپر قائم ہو دے * قرآن مجید وعظہ نصیحت ہی حکمت ہی نور ہی ہایت ہی اس
 کلام کے برہنے سے سمجھنے سے بوجھنے سے ابھی راہ کا بڑی راہ کا سوچ پرتا ہی ابھی راہ کے
 اوپر قائم ہونے سے خدا کے رسول کے فرمان حکم بجالانے سے دنیا منہ آخرت منہ فرخوبی
 مانی ہی * دنیا منہ جان کی ماں کی تن کی بدن کی سلامتی ہی آرام ہی خوشی ہی اس ہی جتن
 ہی * آخرت منہ ہر طرح خوشی ہی آرام ہی بے نہایت نعمتیں ہیں لذتیں ہیں ہمیشہ کی دولت
 ہی پادشاہی ہی * بڑی راہ منہ جانے سے گمراہ ہونے سے خدا رسول کا حکم ماننے سے دنیا منہ
 آخرت منہ ہزاروں لاکھوں طرح کی خرابیاں ہیں خواریاں ہیں پریشانی ہیں غم ہی خدا
 ہی دوزخ کی آگ منہ ہمیشہ جانا ہی * یہ بہت برسی رحمت ہی اللہ تعالیٰ کی اس آخر زمانے
 کے لوگوں کے اوپر جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیغمبر کیا سب کچھ نیر کی باتیں
 سکھا دیں قرآن بھیجا اپنا کلام بھیجا سب طرح کی بہتری کی باتیں نصیحتیں قرآن منہ فرما دیں تمام
 عالم کی خوبی اس منہ ہی * اور نفع قاید وہی آدمی اس قرآن سے لیتا ہی پاتا ہی جو چاہے خواہش
 رکھے کہ ابھی راہ پر قائم ہو جادے ہمیشہ کی دولت کو پہنچے * اور جس آدمی نے یہ خواہش نہ رکھی
 اُس ہنر راہ پر قائم ہونے پتا قرآن سے کچھ کام نہ کھا نصیحت قرآن کی نہ مانی بد بخت رہا شیطان
 کے ساتھ ہٹا گنا سب نعمتوں سے محروم رہا اس دولت کی مروتی اللہ تعالیٰ کسی مسلمان کو
 نصیب نہ کرے * بے سب نہ مانی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا سچ ہیں حق ہیں اُن باتوں کے سچ ہونے کے

اور اللہ تعالیٰ قسم کھائی اپنی قدرت کی نشانیوں کی سناروں کی رات کی صبح کی اور ان پیرزوں کی
 قسم باد کرنے سنن بہت بھیہ ہین مو اسے اس پاک پروردگار کے کوئن جان سکنای اور جو کوئی
 تجھ بعینہ بیان کر دگا اپنی عقل اپنی سمجھ کے موافق کیرگا ایک بات یہی اپنی قدرت کی نشانیوں
 کی قسم یاد کی نو جس کسی کو عقل ہی شور ہی جانے پوچھے کہ جس کسی کو بہ قدرت ہی جو سناروں کو
 پیدا کیا ہر دن رات سنن سنارے کو ظاہر کر دینا ہی جھپا دینا ہی ظاہر کر دانا ہی عر دب کر دانا
 ہی رات پیدا کی دن پیدا کیا اسی کو قدرت ہی جو اپنے ایک خاصہ بندے کو رسول کر سے پیغمبر
 کر سے ہایت کا سب طرح کا علم سکھاوے اپنا کلام اس کے اوپر اتارے سچی راہ دکھاوے
 سچی راہ سنن قائم کر دیوے عجب کرنے کی کیا بات ہی اور ان پیرزوں کی قسم یاد کی جو سب
 کوئی ہمیشہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہی تجھ شب نہیں رکھنا اس سنن اشارت ہی سننے والا نہ کو
 چاہئے حائین جسے دن رات کے ہونے سنن تجھ شب نہیں اور سب جانتے ہیں کہ انکا پیدا کر نوالا
 ایک خاوند ہی ہر چیز کے اوپر قادری جو کچھ چاہے سو کرے جو کچھ چاہا سو کیا امی طرح سے
 قرآن کے آئے سنن جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبریل کی وساطت سنن محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اللہ تعالیٰ کا کلام آیا ہی تجھ شب نہ لاوے جس خاوند نے سنارے
 پیدا کئے رات پیدا کی دن پیدا کیا امی خاوند نے اپنے کلام سچی باتیں بھی فرمائیں جو کچھ اس
 جہان کی خلی کا حال اس جہان سنن آخرت سنن ہو دگا کہ دیا شک کرنے والا ماننے والا احقر
 ہی بے وقت ہی اور سناروں کی قسم کھانے سنن یہ بات ہی جسے اندھیاری رات سنن
 سناروں کی پہچان سے ساغر خشکی کی راہ چلنے والے پہاڑوں کے پہنچنے والے دریا کی راہ چلنے
 والے اپنی سیدھی راہ ماننے ہیں چلے جاتے ہیں اسی طرح سے یہ جہان دنیا کی اندھیاری رات کا
 وقت ہی ہر طرح کی تاریکیاں اندھیاریاں جمالت کی نادانی کی کفر کی شرک کی خلاق کی بے ایمانی
 کی ناشامانی کی چھار ہیں ہیں ان سب تاریکیوں اندھیاریوں سنن ایسی رات سنن سارے آدمی
 مسافر ہیں چلے جاتے ہیں ہر طرح کی اندھیاریاں جمع ہیں اس اندھیاری رات سنن چاند کی چاندنی
 چاہئے اور سنار سے چاہئیں تو اس چاندنی سے اور ان سناروں سے مقصود کی راہ کی طرف ملامت
 کرین سیدھی راہ سنن آرام سے چلے جاوین اپنے مقصود کو پہنچیں مقصود کے منزل سنن پہنچیں صبح
 کے وقت فجر کے وقت کا دم ہی اس دنیا کی اندھیاری رات سنن جو دھوپین رات کا چاند پورا

کامل تمام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور سارے اُسکے ساتھ آئینہ منور بتیں قرآن مجید کی ہیں جو غم غم آیت آیت سورت سورت اتنی کہیں راویانے کی ہدایت کی راہ کی دلیلیں ہوئیں۔
 نشانیاں ہوئیں جن کہیں نے اپنی آنکھوں کے اوپر سے پردہ اُتھا لیا غفلات جہالت دور کی آنکھیں اپنی کھولیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایمان لایا دل سے متابعت رسول اللہ کی قبول کی ایمان کے نور میں مسلمان کی چاندنی میں آیا قرآن کی آیات کے ستاروں سے یہ آیت کی راہ بانی مقصود کے منزل کی طرف معلوم کی خوبی سے پہنچے رہنے کے اوپر چلا اکل کے دن قیامت کی صبح میں بے نظریے و سواس اپنے مقصود کو پہنچ جاوے گا اور جس کم بخت نے اپنے منہ کا پردہ دور نہ کیا آنکھیں نہ کھولیں جہالت کی کفر کی شرک کی اندھاریوں میں رہ گیا باندنی میں نہ آیا ستاروں کو نہ دیکھا راہ نہ پہچانی گمراہی میں ہر آراہ سے دور ہوا اندھاریوں میں بھڑکا آلتی راہ میں بھڑکا مقصود کی منزل سے دور گیا خواری کے گڑھوں میں دو باکل کے دن میں قیامت کی فجر میں ہر آراہ بند میں لاکھوں قیدوں میں آپ کو بند باویر گا ہر طرف سے بلاؤں کے دریا میں دور رخ کی آگ میں حذاب میں دوڑے گا اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنی بناہ میں رکھے بہر ایک بھید ہی جو اللہ تعالیٰ نے قسم یاد کی ان باتوں کے اوپر جو بیان ہوئیں اور سواسے اسکے اپنے کلام کے بعد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں نمبروں میں قرآن کی لکھا ہی جب اس سورت کی یہ آیت ان ہوا الا ذکر للعالمین لمن شاء منکم ان یستقیم نازل ہوئی ابو جہل نے سُنکر کہا اس راہ پر قائم ہونا ہماری خواہش کے اوپر موقوف ہی ہماری چاہ میں ہی جس وقت چاہینگے ہم قائم ہو دیں گے جب نہ چاہینگے نہ وہی گے سب کچھ ہماری چاہ ہی کے اوپر ہی اس بات کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی ﴿وَمَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ﴾ اور نہیں چاہتے تم اور نہیں چاہو گے تم ابھی راہ کے اوپر قائم ہونا اچھے کام کی خواہش کرنی مگر جو چاہے اللہ تعالیٰ برو و دگار سب عالم کا اس آیت میں دو طرح کا بیان ہی ایک بیان یہ ہی اللہ تعالیٰ فرمانا ہی سب بندوں کی طرف تم سب بات میں عاجز ہو تمہارے ہاتھ میں کچھ نہیں تمہارا چاہنا نہ اے چاہتے ہو موقوف ہی خدا چاہے تو نہ چاہو تم کام کرنے کی قوت نہیں رکھتے جو تمہارے کام کیا چاہو خدا کی قوت دینے پر موقوف ہی خدا قوت دیو سے نہ تو کر سکتے ہو قوت دیو سے تو کچھ نہیں کر سکتے خدا سے تعالیٰ اپنا فضل کرے بدگی کرنے کی خواہش نخستہ طاقت

کرنے کی قوت بخشتے تو کماحقہ ہند کی کر سکتے ہو * اور جو وہ خواہش قوت نہ بخشتے تو کچھ نکر سکونم سے
 کچھ نوکے گمراہی میں کفر میں شرک میں گناہوں میں پر سے رہو غافل رہو خراب حال رہو تمہارے
 ہاتھ میں کیا ہی بیکسی بدی کے اوپر تمہارا کیا اختیار ہی جو ایسی باتیں کرنے ہو اپنی خواہش کو اپنے
 اختیار کو دخل دیتے ہو * یہ نادانی ہی گمراہی ہی ابو جہل کی اور جو کوئی ایسی بات کہے اسکی * دو سرا
 بیان اس آیت کا پہلے بیان کا بھیذی بہت چھٹی ہوئی بات ہی باریک مات ہی ہر کوئی جانتا
 ہی اور نہیں جانتا نادار بات ہی خوب طرح غور کر کر سمجھا چاہئے اس بات سے بہت باتیں
 معلوم ہو جاویگی * وہ بات یہ ہی سب آدمیوں کی طرف خطاب ہی وہ یہ ہی سب کسی سے
 فرماتا ہی اللہ تعالیٰ * نہیں چاہئے تم جو کچھ کام کیا جاتے ہو مگر یہ جو چاہتا ہی اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ
 میں کچھ نہیں تھا نہ کچھ خواہش کر سکتے تھے نہ کسی کام کو نہ کسی بات کو چاہ سکتے تھے نہ اچھا برا کچھ کام
 کر سکتے تھے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہر طرح کا چاہنا ہر کام کرنے کی خواہش بخشی اچھی بری راہ کی باتیں
 تم کو سنائیں کلام اپنا قرآن مجید اپنے پیغمبر کے اوپر بھیجا پیغمبر بھلا برا تم کو سب طرح کی بات
 سناتا ہی اچھے کام اچھی راہ کے اور قایم ہونے کی خواہش کرو گے خدا تمہاری خواہش کو زیادہ کر دیوگا
 تم کو قوت بخشے گا راہ آسان کر دیوگا * راہ پر قایم ہو جاؤ گے اچھے کام کرنے رہو گے ثواب
 پادے * اور جو ایمان کے سمانی کے کاموں کی خواہش نہ کرو گے دیں کی راہ تمہارے اوپر زیادہ
 مشکل ہو جاویگی بھگتے رہو گے گمراہ رہو گے برے کام کرتے رہو گے آخر کو عذاب میں پڑو گے
 آگ میں جاؤ گے خراب ہو جاؤ گے * یہ بات حق ہی سچ ہی اس بیان میں پورا جواب ہی ابو جہل
 کا * اور جو کوئی حالت سے نادانی سے ایسی بات کہے اپنی خواہش کے اوپر مغرور ہووے اور کہے
 میں جسوقت جو کچھ چاہوں گا سو کروں گا * یہ سے بعضے لوگ مسلمان ہیں گناہوں میں غفلتوں میں پرے
 رہتے ہیں * اور جو کوئی مسلمان دیندار مسلمان کی راہ سے غمراہی سے نصیحت کرتا ہی کہتا ہی تو اسے
 راہ میں پر آئی اچھی راہ میں آجئے کاموں کو چھوڑ دے اچھے کام کر دنیا میں آخرت میں خوشی
 پاویگا تو وہ اس کے جواب میں کہتا ہی ابھی میں جوان ہوں قوت رکھتا ہوں پورا رہا نہیں ہوں جب
 پورا رہا ہو جاؤں گا ضعیف ہوؤں گا آخر کو تو نہ کروں گا * یہ بہت بری بات ہی ابو جہل کی یہی بات ہی
 جو آئیں کہتا * دیں پر اچھی راہ پر جو محمد کہتے ہیں قایم ہونا ہمارے خواہش پر ہو قوت ہی جب ہم
 چاہیں گے تب قایم ہوویں گے ابھی کیا شتابی ہی * تمامی بات کا جواب دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا نے چاہا ہی

ہم مومن بہ خواہش نیک بد کی پیدا ہوئی ہی اس خواہش کے اوپر مغرور ہونا بے وقوفی ہی *
 جو وہ قادر پروردگار چاہے تو سب سے اس خواہش کو چھین لیوے کوئی کچھ بھاد سے کسی سے
 کچھ نہوے * اور جس کی ہے چاہے جب چاہے اس کی خواہش کو دور کرے اس بات مومن کسی کا
 کچھ اختیار نہیں یہ خواہش سب آدمیوں کو دی ہی بخشی ہی امتحان ہی آزمائش ہی * جو کوئی
 اچھی خواہش اچھی راہ کی خواہش کریگا سعادت پاوے گا ثواب پاوے گا اور جو کوئی بُری خواہش
 بُری راہ کی خواہش کریگا شرفان کے حوالے ہووے گا اپنی خواہش سے آپ خراب ہووے گا عذاب
 مومن پر آوے گا * آپ ہیں اور الزام دیوے گا نہ کہ سیرگامیر کچھ اختیار نہ تھا اسے تعالیٰ کے اوپر الزام
 نہ دے سیرگامیر تعالیٰ کا الزام اس کے اوپر قائم رہے گا * ایمان کے دن اسے تعالیٰ خطاب فرماوے گا
 مومن تجھ کو خواہش دی تھی اختیار دیا تھا تو نے اپنے اختیار سے اپنی خواہش سے اچھی راہ چھوڑ
 دی بُری راہ مومن پر آوے اب عذاب و زخ کا پھنکارہ حسرت کھینچو تا رہ غم کھاتا رہ اور اس
 خواہش بخشنے مومن ایک ہمیدہ ہی * جس کسی کو وہ پاک پروردگار دیکھتا ہی اس کو بد راہ کی
 خواہش ہی اس کی خواہش کے ساتھ چھوڑ دیتا ہی وہ اپنی خواہش سے آپ گمراہ ہوتا ہی *
 اور جس کسی کو دیکھتا ہی اس کو اچھی راہ کی خواہش ہوئی ہی اس کو اپنے فضل و کرم سے
 زیادہ وقت بخشتا ہی اچھے کام کی زیادہ خواہش کرتا ہی * ایت کے اسباب جمع کر دیتا ہی *
 یہ * ایت کی حقیقت ہی ہے حکمتیں ہیں اسے تعالیٰ کی سب کوئی اس حادہ تعالیٰ کی * ایت کا
 محتاج ہی * بندوں کو چاہیے اپنی خواہش پر مغرور نہوے بن عاجزی کرنے رہیں دین کی راہ کی ہدایت
 * ایت مانگتے رہیں جو کچھ بدی بُرائی ہوئی اپنے نفس کی حائنین اپنی تقصیر پر جھیں اور جو کچھ
 نیک کام ہوتا آپ سے پاوے دین اسے تعالیٰ کا کرم و فضل جانیں نعمت پر جھیں شکر کریں * توفیق اچھی
 راہ چلنے کی ہمیشہ دعا کر کر عاجزی سے مانگتے رہیں * حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 پیروی مومن قائم رہنا اس راہ مومن چلنا اسے تعالیٰ سے چاہتے رہیں قبول کرنیوالا وہی
 پاک پروردگار ہی اسی کے فضل و کرم سے سب مقصود حاصل ہوتے ہیں * یا بار الہ مجھ کو اور
 تمامی مومن مسلمانوں کو یہی کی خواہش بخش اپنے فضل و کرم سے * آمین آمین آمین *
 * سورہ انفطار کی ہی آیتیں اتنی کہیں ہیں سو آیتیں صرف ہیں اس مومن *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ * جس وقت آسمان بھٹ جاوے گی کر سے ٹوٹ جاوے گی * اسے
 تعالیٰ نے سب اس دنیا کو عالم کو پیدا کیا اول سب نے زمین کو پیدا کیا زمین کے کچھے آسمان
 پیدا کئے پھر سب اور کارخانے پیدا کئے پھر زمین کو آسمانوں کے پچھے کھڑا کیا * اور جب اس
 کارخانے کو دنیا کے خراب کیا چاہا اول آسمان تو بے گئے پچھے زمین تو بے گئی * اسی قاعدے کے
 اوپر دنیا سن جو کوئی کھل بنایا چاہتا ہی اول چھت کی نیو رکھتا ہی پھر پچھے سے چھت بناتا ہی
 پھر جب حویلی کو کر لیا چاہتا ہی اول چھت کو کر لیا ہی پچھے نیو رکھتا ہی * یہ عالم بھی اسی
 طرح پیدا ہوا ہی اسی طرح پر خراب ہو دیا دوسرے جہان کی بنیاد ہو دیگی آخرت کا
 جہان ظاہر ہو دیا * **وَ اِذَا الْكُوَاكِبُ انْتَثَرَتْ * اور جس وقت ستارے بکھر**
جاوے گی کر بے آسمان سے کھل جاوے گی * وَ اِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ * اور جس وقت دریا جلائے جاوے گی
ایک دوسرے سے منہ ملائے جاوے گی سب دریا ملکر ایک دریا ہو جاوے گا پھر تمام آگ ہو جاوے گا
دونوں جہان کے بلائے کے واسطے غائب کے واسطے آؤ گئے * بلکہ سب باتیں قیامت کے اوائل سنیں
 ہو دیگی پھر قیامت قائم ہو دیگی مردے اپنی اپنی قبروں سے زندہ گانی حیات باکر جی اٹھیں گے *
وَ اِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ * اور جس وقت قبریں گوریں زیر زبر ہو دیگی * گوروں کی خاک درم
برسم ہو دیگی اول آخر کے مردے اپنی حیات پاوے گی زندہ ہو کر اٹھیں گے تن بدن سب کے تیار ہو جاوے گی
 بے باتیں پیدا ہو دیگی بہر حقیت ظاہر ہو جاوے گی * **عَلِمْتَ نَفْسَ مَا قَدَّمَتْ وَاٰخِرَتْ ***
 جاننا ہر ایک آدمی اسدن قیامت کے روز کہا آگے بجا اور کیا پچھے چھوڑا * اس بات کا بیان یہ ہی
 اسے تعالیٰ نے آدمیوں کو دنیا میں پیدا کیا سب طرح کی نعمتیں خوبیاں آدمیوں کو بخشیں * بہت
 نعمتیں ایسی ہیں جو سب کسی کو دین ہیں مومن کا قرآن سن برابر ہیں دے عام نعمتیں ہیں *
 بعضی آن عام نعمتوں میں خاص ہیں بعضوں کو بہت دین ہیں بہتوں کو کم دین ہیں بے سب نعمتیں
 عام ہیں جو سب کو دین ہیں * انھہ پانوں آنکھ کان منہ زبان تن بدن دل جان عقل فہم بے سب
 کچھ آدمی کے اندر ہیں * اور وہی نعمتیں جو عام میں خاص ہیں کسی کو زیادہ ہیں کسی کو کم ہیں *
 جسے مال دولت زمین باغ حویلی جو رولر کا گارے بل اڈنٹ کھوڑا اور بہت کچھ ان نعمتوں میں
 تفاوت ہیں * پھر بے سب نعمتیں دیکر اپنے فضل کرم سے اور ایک رحمت کا دروازہ کھولا اپنی

خاص رحمت دینے کے اسباب پیدا کئے * انھیں آدمیوں کے درمیان سے بغض بندوں کو خاص کیا اپنی
دوستی کی حالت بخشتی * پیغمبر کیا رسول کیا ان کے اوپر وحی بھیجی اپنا کلام بھیجا ہدایت کا علم سکھایا
حکم کیا بوجہ مری طرف سے عیب بندوں کو جرد و کھو پروردگار نے تم نسب کسی کو دنیا میں پیدا کیا ہے
سب نعمتیں لکھو * بخشیں * دینا میں رکھنے کے واسطے نہیں پیدا کیا اور ایک جہان میں لکھو جانا ہے *
دنیا کو ایک دن آخر کرونگاں کرونگا دنیا کے تمام کارخانے دور کرونگا تمام کرونگا آخرت کو پیدا
کرونگا قیامت کا ایک دن ظاہر کرونگا سب مردوں کو اول آخر کے علاؤنگا زندہ کرونگا * ایک
ایک آدمی سے ساری عمر کا اسکی ذرہ ذرہ حساب کرونگا کب اٹھل کئے کبے کام کئے تھے * جو کوئی دنیا
میں کام کرے گا اسکو آخرت میں مہاب کرونگا دوزخ کی آگ میں جلاؤنگا * اور جو کوئی دنیا
میں اچھا کام کرے گا اسکو آخرت میں خوشحال کرونگا ثواب دوزخا بہشت میں داخل کرونگا
ہزاروں طرح کی نعمتیں * خوشنوا * ہمیشہ ہمیشہ ہزاروں طرح کی خوشوقیوں میں رکھونگا * اسے تعالیٰ نے
بے پیغام اور بہت اس طرح کے پیغام * پیغمبروں کی وساطت سے خلق کے اوپر بھیجے * بہت پیغمبر
برائے برائے پیغمبر ہر زمانے میں ہر وقت کے لوگوں کی طرف بھیجے * حضرت آدم حضرت نوح
حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور بہت پیغمبر علیہم السلام کو بھیجا بہت لوگ ایمان
لائے بہت لوگ کافرا رہے * پھر آخر کو اس آخر زمانے میں حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیغمبری کی خلعت بخشی اول آخر کا برآ کیا سب پیغمبروں میں پیغمبر کیا بہت برتری
راہی دونوں جہان میں بخشی سب طرح کے علم ہدایت کے انکو سکھلا دئے * اپنا کلام بھیجا سب
کتابوں میں پیغمبر کتاب بھیجی قرآن مجید نازل کیا سب طرح کی جہی باتیں اسس پاک
کتاب میں فرمادیں * سب طرح کی ابھی راہ اچھے کام فرمادئے جن کاموں کے کرنے کا
حکم کیا ان کاموں کے اوپر ثواب کا وعدہ کیا * اور سب طرح کی بری راہ برے کام بیان کر دئے
سجھادئے برے کام کرنے کو منع کیا * فرمایا جو کوئی یہ کام نہ کرے گا دوزخ سے بچے گا نجات پاؤنگا اور
جو کوئی یہ برے کام کرے گا حکم نایزگا آگ میں جاے خراب ہوؤنگا * اور سب باتوں کا جو ہدایت کی
باتیں ہیں * خلاصہ یہ ہے * فرمایا ہے سب نعمتیں جو دنیا میں ہم نے ان سب آدمیوں کو بخشیں ہیں
جو کوئی ان نعمتوں کو ہمارے بلا حکم ہماری بغیر مرضی میں بے فرمانی میں خرچ کرے گا بڑا بد
پاؤنگا * جن کھین نے اپنے تن کو ہمارے بندگی میں لگا رکھا زبان سے ہمارا ذکر کیا ہماری باتیں

لوگوں کو سنائیں آنکھوں سے قرآن کو دیکھا ہدایت کی راہ دیکھی گاہوں سے قرآن سنا
 قرآن کے بعد رسول کی زبان سے مرشدوں کی زبان سے سُننے پیغمبر کی حدیث مرشد ویکے
 کلامِ خیر کی باتیں سُنیں * اسی طرح ہاتھ پانوں ہر ری راہِ معنی خرچ کیے اپنے دل کو ہمارے یادِ معنی
 رکھا اپنی جانِ معنی ہمارے دوستی محبت رکھی اپنے مال کو ہمارے راہِ معنی ہمارے واسطے ہمارے
 حکمِ معنی خرچ کیا یہ سب اچھے کام ہیں جن لوگوں نے یہ سب اچھے کام کئے تمام عمر اپنی انہیں کاموں
 معنی خرچ کی انہوں نے اس دنیا سے دولتِ خوبی تو نہ خزانہ اپنے واسطے اُس جہانِ معنی آخرتِ معنی
 بھیجا اپنے واسطے سب کچھ اجماد و ان پاد و گناہ نقصان نہ ہو رہا اور بہت زیادہ زیادہ پاد و گناہ اور جن لوگوں
 نے اُس کا اُتار کیا ہے فرمانی کی راہ چلے اپنے بدن کو غیر کی بندگی میں لگا رکھا اور دنیکی خدمت کرنا رہا
 ہمارے بندگی نہ کی زمان سے اور ہی باتیں کرنا رہا جھوٹے بولائے غیبت کی حدیث کی بہتان کیا تہمت
 بانڈھیں چٹائی گالی دی فحش بولے قایدے باتیں کرنا رہا ہمارا ذکر نہ کیا اچھی باتیں خیر کی باتیں نہ کیں
 یہ گالی باتیں بُری باتیں سننا رہا ہدایت کی باتیں نہ سُنیں آنکھوں سے حرام دیکھے گاہوں سے نہ سُننے کی بات
 سُنیں ہاتھوں سے نہ کرنے کے کام کئے ہاتھوں سے ہر راہِ معنی چلا دلِ معنی ہمارے یاد رکھی اور دن کو باد
 کرنا رہا اپنے جان و کئی دوستی معنی دنیا کے لوگوں کی دوستی معنی اور اپنے مال کو حرامِ معنی
 خرچ کیا یہ سب بُرے کام ہیں جس آدمی نے یہ سب بُرے کام کئے ساری عمر اپنی اُسی کاموں میں
 کھوئی اپنی دولتِ خوبی دنیا ہی معنی کھو دی اُس جہانِ معنی اپنے واسطے کچھ خزانہ ذخیرہ نہ بھیجے
 خرابی بھیجی خرابی بھیجی * بہرِ حقیقت بنے باتیں حضرت نبی صاحبِ صلی علیہ وسلم نے نہ ان کی طرف سے
 سب کسی سے فرما دیں کہہ دیں * بھرجو کوئی بد بخت بنے ہدایت نہا نامانی نہ سُنیں دنیا سے اُس جہانِ معنی
 آگے سے کچھ نہ بھیجے آخرتِ معنی خالی ہاتھ گیا ساری خوبیوں کو اپنے ہاتھوں سے ناکِ معنی ملا دیا * اور جو
 کچھ اُس جہان کو بھیجا حضرت بھیجی خرابی بھیجی آگ بھیجی خدا بھیجا اور بھیجے خرابی جھوڑی
 ونے ہمیشہ بھیجے رہینگے * یہ حال کافروں کا مشرکوں کا منافقوں کا بھی * اور جو کوئی سعادت مند
 عالم در تھا اور ہی اور ہو رہا ہے باتیں ہدایت کی سُنیں قرآن کی بات حدیث کی بات
 نصیحت کرنا لوگوں کی باتیں سُنیں باتیں قبل کیں ایمان لایا کلمہ پڑھا مسلمان ہوا مسلمان کی
 کامِ دل سے جان سے کرنے لگا * پھر مومنوں مسلمانوں میں درجوں کا بہت تفاوت ہی ہزاروں درجے
 ہیں * بعضوں نے دین کے علمِ معنی دل دیا سب کچھ سیکھا ہر ایک بات کی حقیقت جانی ظاہر باطن کے

علم سے مجرد اور نئے سب طرح کے شک شیخ اور کئے سب طرح بتیں کو اپنے پورا کیا ایمان کو کامل
 کیا ظاہر باطن کے عمل سے بہت کے طریقہ کے سب شرطوں کے ساتھ جس طرح حکم ہوا ہی اسی
 طور سے پلائے سب گناہوں سے پاک رہ کر اہم کھانے سے بدکاری ہی سے ظلم سے جھوٹے سے دنیا
 بازی سے مکر و سب گنہگار بغل نصب حرص و باکاری بد خوئی سے اور جو کچھ ظاہر باطن کی
 ناپاکیاں ہیں اللہ تعالیٰ و رسول نے منع کئے ہیں ان سب باتوں سے ان سب بلاؤں سے پاک
 رہے صاف رہے * اور جو کچھ خطا تقصیر ہو گئی اسے توبہ کرنے رہے ہمیشہ اچھے کام کرتے رہے آپ کو
 تقصیر وار جانتے رہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی بخشش چاہتے رہے تن کو بدن کو جان کو مال کو اللہ تعالیٰ کی
 وضاحتی معنی فرج کرتے رہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی معنی متابعت
 معنی مشغول رہے * اپنے دل کو جان کو اللہ تعالیٰ کی یاد معنی ذکر معنی فکر معنی محبت معنی دیقانی کیا
 سب طرح کی معرفت معنی جو کچھ درکار تھی حقیقت کے درجوں معنی پہنچے ہر حال معنی کمال حاصل کیا
 ہر ایت کی راہ کو پورا کیا اور دیکھو ہر ایت کی ہر ایت کے ساتھ ان سے جاری ہوئے اپنے دین کے گھر کو
 قائم کیا سوا از سب زینت بخشی ایسا کچھ کیا جو ان کے بہت لوگ مرید ہوئے تابع ہوئے
 قیامت تک اسی راہ معنی چلے اپنے دین کے گھر کو محکم کرتے رہے پھر اور دیکھو ہر ایت کرنے رہے
 بفرخانی کی راہ بتاتے رہے * بے سب آدمی کامل مومن ہیں ان لوگوں نے دنیا سے اپنی زندگانی
 معنی ہزاروں خزانے ذخیرے تو شے بزر کے فانی کے خوش حالی کے خوش وقتی کے اس بیان معنی آگے
 پہنچے * اور ہزاروں لاکھوں خزانے ذخیرے پہنچے چھوڑے جو قیامت تک ان کے مرنے کے
 پہنچے ان کو پہنچتے رہیں اپنے کاموں کا ثواب پایا اور ان کے کاموں کا بھی ثواب پاتے رہیں * یہ
 دس لوگ ہیں جنہوں نے آگے سے بہت کچھ فرمایا، پہنچیں پہنچے سے فرمایا چھوڑیں فرمایا
 انکی دکان پہنچتی رہیں * پھر ان کے پہنچے و سے لوگ ہیں جو دین کے علم پر تھے ایمان معنی کامل
 ہوئے مسلمان کے کام ظاہر کے باطن کے اچھے کئے آگے اچھا کچھ بھیجا پر انکی ہر ایت کا درجہ پناہ *
 پہنچے نہ کچھ اچھا چھوڑا نہ بڑا پھر انکی پہنچے کے درجے بہت کم ہیں * جس کام معنی مسلمان کے دین کے کام معنی
 جن کھن نے کوتاہی کی علم کے سبک دینے معنی قصور کیا ایمان کے سب درجوں معنی پہنچے مسلمان کے
 کاموں معنی مسنی کی کچھ کام کئے کچھ نہ کئے اس سب ہزاروں طرح تفاوت ہو گئے * کسی نے کون
 سب کام دین کا پڑھا کون سا علم نہ پڑھا ایمان کے تفصیل کی کون سی بات جانی کون سی بات نجان کون سا

عمل دین کا کیا کون نہا گیا؟ مسلمان بھی ہیں شراب بھی پیتے ہیں، جھوٹے بھی بولتے ہیں حرام بھی
 کھاتے ہیں حرام کرتے ہیں ظالم کرتے ہیں۔ یعنی آدمی دو طرح کے کام کرتے ہیں کچھ مسلمان کی باتیں
 مسلمان کے کام کرتے ہیں کچھ نامسلمان کی باتیں نامسلمان کے کام کرتے ہیں۔ بتوں نے مسلمان کے
 ظاہر کے کام کئے باطن کے کام چھوڑ دیئے۔ بتوں نے کچھ باطن کے کام کئے ظاہر کے کام چھوڑ دیئے۔
 بہت آدمی جمالت کی نادانی کی بلا میں پھنس رہے۔ کسی کے اوپر شیریں غالب آباتس کے
 قریب میں چس گیا بار آستانوں کی محبوب نے بڑی راہوں میں دال دیا کسی کے اوپر دنیا
 کی محبت غالب آئی بہت لوگ بڑی عادتوں میں دنیا کے عرت میں رسم رسوم میں دنیا کی چلن
 میں گرفتار ہوئے۔ ان فسادوں کا حساب دینا میں کسی کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک آدمی کی
 ساری عمر کے کاموں کا حساب دم دم گاڑا ذرہ ذرہ کا حساب اسے تعالیٰ کے حکم سے دیکھنے رہتے
 ہیں۔ دن دن کے نامے عہدوں کے نیار ہوتے جاتے ہیں جمع ہوتے ہیں۔ قیامت کے دن جب سب خلق کے
 نامے عہدوں کے نتیجے قسمت ہو دیں ہر ایک آدمی کے نامے کا عدد بنی بدی کے ساتھ میں دیوینے ہر عمل کا
 بدلہ ہر کام کی جزا ہر ایک کے سامنے آن کر کھڑی ہو دیگی ذرہ ذرہ بنی بدی کی عقیقت آگے آدیگی
 فرشتے سمجھا دیوینے۔ اسوقت سب سوچ پر تگی دنیا میں کیا کیا کیا کیا اچھا برا کیا آگے کیا بھی کیا
 نہ بھیجا۔ کن کن کاموں میں دین کے جو فرض تھے واجب تھے کرنا اس کا بہت ضرور تھا ان کاموں
 میں تعمیر کی دے کام نہ کئے۔ مجھے دالے۔ تب ہر کسی کو حسرت ہو دیگی ہر کوئی اسے اسے کہتا خواہ
 بھلا آدمی خواہ برا آدمی۔ بھلا آدمی غم کھا دیگا بھلا کام دنیا میں کیوں نہ زیادہ کئے جو آج کے دن
 میں زیادہ قایدہ بانا اور جو اچھے کام بھوت گئے تھے ان کاموں کے کرنے میں حسرتی کو رہتے تھے
 حسرت کر دیگا کیوں حسرتی کی میں نے کیوں تعمیر ہوئی مجھ سے۔ اور برا آدمی بہت بے نہایت
 غم کھا دیگا کبیرا میں نے کیوں دنیا میں ایسے بڑے کام کئے اچھے کام کیوں نہ کر لئے ہزار دن جیت
 ہی ہزار افسوس ہی ایسے لوگ ہزار دن جیت کرینگے بیرون کو اپنے زمین پر دے دے مارینگے
 حسرت کی آگ میں جھنسے لینگے بے حد بے نہایت غم کے ساتھ رونے لگیں۔ یہ بات ہی یہ حقیقت ہی
 جو اسے تعالیٰ فرماتا ہی علمیت نفس ماقدمت و آخرت بعد دے لوگ جو انہوں نے آگے
 اچھا کچھ نہیں۔ بھیجا جو کچھ بھیجا سو بڑا ہی بھیجا۔ جسے کا فرشتہ ک منافق اور دے لوگ جنہوں نے
 بڑا بیک بہت۔ بھیجن اور غیبان تھوڑی۔ پچھتیں سب انہیں دن میں تھی حسرت کرینگے بہت

ہم کا دیکھنے و سب سے پہلے تعالیٰ کی طرف سے یہ خطاب ہو دیکھا کہ کلام ان کے اوپر ہر ایک کی طرف
 آدیا۔ **یا ایہا الانسان ما غرت بربک الذی خلقک فسوکت نعدک**
فنی آی صورۃ ما شاء وکبک ای آدمی نا ازان کس چیز نے تجھ کو مسزور کیا تھا اپنے پروردگار
 کریم کے ساتھ وہ کہ ہم جسے پیدا کیا تجھ کو بھر تو یک کیا راست کیا تجھ کو بھر براہ کیا تجھ کو جس
 صورت میں جیسا چاہا ترکیب دی تجھ کو اور یہ خطاب عام ہی کا فردن کی طرف بھی ہی عاصی بھی
 رکنہ گارون کی طرف بھی ہی اس دن قیامت کے دن سنو بھی ہو دیکھا اور اب بھی یہ خطاب
 ہر کسی کی طرف ہی جس قدر تفصیل کرنا ہی گناہ معنی جاننا ہی غیب سے یہ خطاب چلا آتا ہی
 کوئی بوجھے یا نہ بوجھے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے ای آدمی ای احسن کا فرشتہ کہ منافق ای آدمی گناہ گار
 کس چیز نے کس بات نے تجھ کو فریفتہ کیا بھلا یا کیا سمجھتا تو کس سمجھنے نے تجھ کو کفر شرک معنی
 والا کس بات نے تجھ کو مسزور کیا کہ بلے فرمانی معنی گناہ معنی پر اور اپنے پیدا کرنا والے بالائے والے کے
 حکم کو ایک طرح دال دیا کیا تو نے شہرطان کا حکم مانا اپنے نفس کے کہنے معنی چاہا اپنی جہالت معنی
 نادانی معنی پھنس گیا دنیا کے لوگوں کی دوستی محبت نے تجھ کو فریب معنی دالا ایسے کریم کی خاوند
 کی بندگی چھوڑ دی تو نے اس مہربان خاوند کی یاد محبت ایک طرف دال دی وہ کہ ہم ایسا خاوند
 بالائے والی جس نے تجھ کو نیست سے است کیا کہیں ہر نام نشان نہ تھا تجھ کو دنیا معنی پیدا کیا نام نشان
 بخشا ایک وقت تو اپنی مائے پرست معنی زلفہ ہو کر پڑا تھا عاقہ کیا مضد کیا تیرے نام نہن بدن کو اپنی
 قدرت سے راست کیا درست کیا ماتھ بانوں آنکھ کان منب تجھ پر ایدیک کر دیا پھر تیری قد
 قامت کو سب سے کیا اور جو انوکھی طرف دیکھ رہا کہ کبر اتیرا قد بنا یا تیری صورت
 سب کی صورتوں سے اچھی بنائی تیرے مزاج کو تبدیل کیا حیوانوں کے مزاج سے انسانیت کی طرف
 پھر دیا جیسی جیسی صورتوں میں جانی نئی صورتوں میں ہر طرح کی تجھ کو بنایا ہر ایک کو پھر ایک
 طرح کی ترکیب دی سب طرح سے تجھ کو اچھا بنایا سو انرا جس خاوند نے تیرے اوپر ایسا کرم
 کیا ہی مہربانی کی ایسے مہربان خاوند سے پھر رہنا کا فر ہنا شرک کرنا ایسے کریم کا ایسے رحیم کا حکم
 نہ ماننا کیسی بات ہی کس طرح کی بات ہی اپنے دل میں تو غصہ سمجھ کر دیکھ عور کو نامل کرنا
 کر تو نے اپنی ہی معنی بے وفائی نادانی سے کسی کو چھوڑا ہی کسی کو لیا ہی اس خاوند کی بندگی
 خیر و شر سلطان کی خلق کی دنیا کی مال کن بندگی میں غم کھوئی ایسے بالائے والے کی یاد چھوڑ کر

دنیا کی خلق کی یاد منشی راہ سے روزی دینے والے کی دوستی سخت دل سے اٹھا کر دنیا کے لوگوں کی
 دل کی دوستی محبت منی دو بار لکھا کیا تو لکھا کرتا ہی تو آپ ہی اپنے دل میں ارمات
 کر کیا سزا ہی تیری کیسے عذاب کے لیتا ہی تو * کَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالْبَدِیْنِ * نہ چاہتے ایسی بات
 بانگہ غم جھٹلاتے ہو قیامت کو * لا یق نہیں کہیں بندے کو کہ اپنے پروردگار کی پیدا کرنا والے کی بندگی چھوڑ کر
 اپنے نفس کی شیطان کی خلق کی دنیا کی مال کی جو رد کی کر کون کی بندگی منی راہ کر سے حق کو چھوڑے باطل
 کو پکڑے پہنچی راہ منی نہ آدمی جھوٹھی راہ منی جادو سے * سر اور نہیں کسی آدمی کو جو اپنے سود
 برحق سچے خاوند کی یاد محبت دل منی نہ رکھے اُسے مکمل کو بھیجے ڈالے اور دن کی دوستی منی ہاتھ
 سے جاتے رہنے والوں کی یاد منی محبت منی راہ کر سے اور ان کو اپنا صاحب جانے انکا حکم مانتا رہے *
 بے بہت بری باتیں ہیں برے کام ہیں * اسی کا فروای مشر کو اسی منافقو اسی بے دینو خدا کے
 کلام کو پیغمبروں کی مانوں کو ان کی نصیحتوں کو سچ نہیں جانتے ہو جھوٹے جانتے ہو پیغمبروں کو جھٹلاتے ہو
 قیامت کے ہونے پر پہلے برے کے بدلے لہانے پر ایمان نہیں رکھتے ایمان نہیں لاتے * جو زبان سے سچ
 مانتے ہو تو دل منی کچھ شک رکھتے ہو * دوزخ بہشت کے اوپر تمہارا یقین ثابت نہیں اس
 سب سے جو کچھ جانتے ہو خاطر جمعی سے کیا کرتے ہو * گمان کرتے ہو پھر مرنے کے پہلے جیسا ہو دینا
 حساب کتاب عذاب ثواب ہو دینا اس واسطے بے وسواس اپنے نفس کے کام شیطان کے
 حکم کے کام کرتے رہتے ہو کچھ فکر اخذیشہ نہیں تم کو * اور تم تمہارے ان برے کاموں سے بے خبر
 نہیں درہ ذرہ کرم کو معلوم ہیں جانتے ہیں * وَإِنَّ عَلَیْكُمْ لِحَافِظِیْنَ * تحفہ تمہارے اوپر
 الہیہ نگہبان ہیں فرشتے * کِرَامًا كَاتِبِیْنَ * برر گوار لکھنے والے * یَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ * جانتے
 ہیں وہ جو کچھ کرتے ہو غم * بھلا کام بر کام نیکی بدی سب کچھ لکھ لیتے ہیں * جردن منی آ رہی
 ہر آدمی کے اوپر اللہ تعالیٰ نے فرشتے نگہبان رکھے ہیں * دو فرشتے ان منی صبح سے شام تک جو کچھ
 آدمی کام کرتا ہی اچھا ہو کچھ بات کہنا ہی بنک بہ سب لکھ لیتے ہیں * اور دو فرشتے رات منی
 شام سے صبح تک جو کچھ کہنا ہی کرنا ہی لکھ لیتے ہیں کچھ بات کوئی کام چھوڑتے نہیں * بسکی لکھنے کے
 فرشتے دہنیں طرف رہتے ہیں اور بدی بھنے کے فرشتے بائیں طرف رہتے ہیں ہر وقت
 انکا قلم جاری رہتا ہی * یونین جسم کے آدمیوں سے ظلم اٹھاتے ہیں کچھ نہیں لکھتے * ایک سوتا
 ہوا جب تک سو دے * دوسرا دیوانہ جب تک ہوش منی نہ آدے * تیسرا لڑکا جب تک نالچ

ہو دے * اور سوا ہے اُن کے سب کام سبکی باتیں رات دن کی لئے رہتے ہیں * جو بندہ ایک
 کام کرنا ہی چاہی باتیں کرنا ہی خوش ہونے ہیں * اور جو بُرے کام کرنا ہی بُری باتیں کہنا ہی چاہیں
 دوتے ہیں * ان کے فرشتے شام کو بخدا پہنچتے ہیں رات کے فرشتے صبح کے وقت جدا ہوتے ہیں *
 اور ہر بندے کے عمل ناموں کو لکھا کر حق تعالیٰ کی درگاہ میں حضور صفیٰ عرض کرتے ہیں * حکم
 ہونا ہی جو اُن عمل ناموں کو ہمارے لوح محفوظ سے مقابلہ دینا مقابلہ کر دے * لوح محفوظ جو ساتویں
 آسمان کے اوپر ایک سید تختہ ہی ایک موتی کے دانے کا پانسو ترسس کی راہ میں عرض طول
 ہی آسکا * اُس میں سب بندوں کے ازل آخر کے لوگوں کے سب طرح کے عمل نیکی بدی بھلا بُرا ذرہ
 ذرہ کر لکھا ہی ہے * آسمان زمین چاند سورج جن پر ہی آدمی کچھ پیدا ہوا انتخاب سے سب کچھ
 آگے ہی اسے تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اُس لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہی ہے * پھر جب فرشتے ہر
 رات دن کے عمل نامے اوپر لکھتے ہیں اور لوح محفوظ کے لکھے سے مقابلہ دیتے ہیں ایک بال برابر
 کم زیادہ نہیں پاتے * پھر حکم کے موافق بھلے کام بُرے کام نیک باتیں بُری باتیں لکھ رکھتے ہیں *
 اور جو کچھ مباح کے کام لکھ رکھتے ہیں اُن کاموں کو بخود دیتے ہیں دوزخ کرتے ہیں * گناہ کے نامہ نامی کے
 عمل نامے سبکین میں سونپ دیتے ہیں اور طاعتوں بندگیوں کے عمل نامے علیین میں سونپ
 دیتے ہیں * اس حقیقت کی خبر اسے تعالیٰ نے اس واسطے دی جو بندے اس بات کو سمجھ کر بوجھ کر
 بُرے کاموں میں نجا دیں بُری باتوں سے پرہیز کیا کریں شرم کرنے رہیں * ہر دل میں اپنے
 جانیں اسے تعالیٰ حاضر ہی ناظر ہی سب کی حقیقتوں کو ظاہر کی باطن کی جاننا ہی سب عمل اسکی
 نظر میں ہیں * اور دو فرشتوں کو اسے تعالیٰ نے رات دن ہر آدمی کے اوپر گھبران کر دنا ہی
 اچھے بُرے کام دیکھتے ہیں لکھتے ہیں نیکیوں کو بد دن سے جدا کرتے رہتے ہیں * پھر یوں کی حقیقت بد دنیا کی
 حالتیں جو کچھ آخرت میں ہوتی ہیں اسے تعالیٰ فرماتا ہی ہے * **إِنَّ الْأَبْرَارَ** * خالص دے لوگ جو پاک
 کام کریں والے ہیں مومن ہیں فرمان بردار ہیں * **لَفِي نَعِيمٍ** * بہشت میں رہنے والے ہیں آذام
 میں خوبون میں نعمتوں میں خوش و قیہ ہوئے ہیں * **وَأَنَّ الْفَجَّارَ** * اور خبیث دے لوگ
 جو بدکار ہیں بے ایمان ہیں جھوٹے ہیں قیامت کے منکر ہیں بے فرمان ہیں * **لَفِي جَحِيمٍ** * اللہ
 دوزخ میں دوزخ کے عذاب میں رہیں دے لوگ * **يَصْلَوْنَ يَوْمَ الدِّينِ** * داخل ہو دیئے در آدیئے بے بدکار بے ایمان دوزخ کی آگ میں چراگے دن قیامت کے روز *

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ * اور نہ ہو دینگے بلکہ گارے ایمان دوزخ سے غائب ہو نہوا لے گا
 بشرک منافق کبھی دوزخ سے نکلی نہ سکیں گے ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں * وَمَا آذَنُكَ
 مَا يَوْمَ الدِّينِ * اور کس بے غز نے دانا کیا تجھ کو کیا جانتا ہی تو ای سُننے والے کیا بُرا ہی خزا کا دن
 کیسا بھاری ہی قیامت کا روز * ثُمَّ مَا آذَنُكَ مَا يَوْمَ الدِّينِ * پھر کس بے غز نے غمزدی ہی
 تجھ کو کیا جانتا ہی تو کیا سختی کا دن ہی قیامت کا دن کیسے عاجز ہو جاوینگے اُس دن میں وہ لوگ
 جو دنیا میں برے سرکش تھے برے مغرور تھے * اَللّٰهُ تَعَالٰی کے دربار میں حضور میں کسی کا کچھ بس
 نہ جائیگا سب کوئی عاجز و ناتوان ہو جاوینگے * يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا * اس دن
 مالک نہ ہو دیگا کوئی کسی شخص کے واسطے کسی جزا کو کوئی تن کو عذاب سے بچرانہ سیرگا * کوئی
 باپ بیٹے کو کوئی مینا باپ کو بھائی بھائی کو دوست دوست کو اُس دن کچھ نفع نہ دے سکے گا *
 سب سرداران بادشاہان کو سب دن جاتی رہیں گی سب کوئی فقیر محتاج عاجز ہو جاوینگے
 قوت قدرت کسی کی نہ رہے گی * وَالْاَمْرُ يَوْمَ لِلّٰهِ * اور حکم فرمان اُس دن میں خدا سے تعالیٰ کا ہی
 جس کسی کو چاہے گا پروردگار اُسکو شفاعت کا درجہ بخشے گا جسکو جتنی قوت قدرت چاہے گا بخشے گا
 وہی پادے گا اور سب کوئی محتاج رہے گا * آج دنیا میں ہر کوئی مر اٹھاتا ہی سرکشی کرتا ہی کوئی
 کتنا ہی میں بادشاہ ہوں کوئی کتنا ہی میں سردار ہوں ہر عالم ہی میری حکومت ہی میں ایسا
 ہوں میں ویسا ہوں جو کچھ ہوں سو میں ہی ہوں میرے برابر دوسرا کوئی سا ہی ہر کسی کا بھی
 حال ہی * کل قیامت کے دن بے سب باتیں سب کسی کی خاک میں مل جاوینگے * سب کسی کو
 اُس دن ظاہر ہو دیگا سب کوئی جائیگا ہم کچھ بے غز نہیں ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں سب کچھ قدرت میں
 تو میں اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہی اور بس *

سورہ نطفہ مدنی ہی اسی سورتیں جو مینے میں نازل ہوئیں ہیں اُسکی ایک سورت یہ ہی چھتیس
 آیتیں ایک سو اتر گئیے اور سات سو تیس حرف ہیں * خرمین آیہ مدینے منورہ کے رہنے
 والے مسلمان سے پہلے حضرت رسول عم کی ہجرت کرنے سے نشریت لیتی تھے پہلے اس عادت
 میں گرفتار تھے جو سودا کرتے تو دینے میں کم تو لیتے تھے اور لینے میں زیادہ تو لو الے قحے کم دیتے تھے
 زیادہ لیتے تھے * اور اُس عادت میں مشہور تھے * جب حضرت رسول اہم صلی اللہ علیہ وسلم کیے سے
 مینے میں جاتے تھے راہ میں بہ سورت اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبریل علیہ السلام

لا سے اور بہرہ خردی پھر حضرت جب مدینے منین داخل ہوئے پہنچے اُن لوگوں کو کہ اب تیرا مائی
 سبھوں نے قبول کیا اُس خدے سے اور سب بُری خوبیوں سے توبہ کی پاک ہو گئے * فرماتا ہی اسے تعالیٰ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَبَلِّغْ لِلْمُطَفِّفِیْنَ * وہاں ایک نگار ہی جہاں تک خوار بیان عذاب غم درد دکھ حسرتیں پریشانیاں
 سختیاں محنتیں دنیا میں آخرت میں ہیں بے سب اس دلیل کے سامنے ہیں * اور دوزخ کے درمیان
 ایک میدان ہی آگ کا بنا ہوا جو کچھ پیسہ ہو دوزخیوں کے مارنے کے سبب دکھائی دے گا اُس میدان
 میں بہرہ کر جمع ہوتا ہی اور سناپ * کھو اُسکھن بہت پیدا ہونے ہیں جسے گندے پانی میں کیر سے پیدا
 ہونے ہیں وہ پانی دوزخیوں کو بلاتے ہیں اُس میدان میں اُس پانی میں دوزخیوں کو ڈالتے ہیں * وہ
 گندے پانی بدبو آگ ہو رہا ہی اُس میں عذاب کرنے ہیں یہ دلیل ہی * اسے تعالیٰ فرماتا ہی واسطے ہلاکی ہی
 غرابی ہی خوار ہی عذاب ہی کم کرنیوالوں کے واسطے جو ناپنے میں کٹھے میں تول میں وزن میں کمی کرتے ہیں *
 الَّذِیْنَ اِذَا اٰتٰوْا مَلٰئِکَ النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ * وہ لوگ جسوقت لینے ہیں بیہانوں میں
 کھوں میں کچھ سودا اپنے واسطے اور آدمیوں سے تمام بھر لیتے ہیں پورا بھر والینے ہیں کچھ چھوڑنے
 نہیں * وَاِذَا کَالُوْهُمْ اَوْ وُزَنُوْهُمْ یَّخْسِرُوْنَ * اور جس وقت ناپتے ہیں اپنے ہجر کو کیر آدائے
 اور جو کچھ خرید فروخت کی جڑی اور دیکے واسطے پہنچتے میں یا تول میں اور دیکے حق کو خوار د میں
 کم دیتے ہیں کھاتے ہیں اور دن کا نقصان کرتے ہیں لوگوں کو زیاں پہنچاتے ہیں * ہر میں آیا ہی دے
 لوگ جو زیادہ لیتے ہیں کم دیتے ہیں ناپنے میں تول میں میں خیانت کرتے ہیں قیامت کے دن میں
 آنکھ دوزخ میں آگ کے دو پہاڑوں میں یہ تھاں کو فرشتے عذاب کے اُن سے کہیں گے اُن دونوں
 پہاڑوں کو ناپو تول * وہ لوگ اُن پہاڑوں کی آگ تولے رہیں گے جلتے رہیں گے * اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ
 اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ لِمِیْمٍ عَظِیْمٍ * کیا نہیں جانتے یقین نہیں رکھتے بے لوگ جو خرید و فروخت میں کم
 دیتے ہیں زیادہ لیتے ہیں بہت بات نہیں سمجھتے جو مقرر بہ سب مرنے کے پہنچے زندہ ہو دیئے جائے
 جاویں گے حساب کے واسطے ابھی بُرے عمل کا بدلہ لپانے کے واسطے ایک برے دن میں قیامت کے
 دن میں جو بہت برا سخت دن ہی پہاڑ سادہ دن ہی * یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ *
 وہ دن ہی قیامت کا جو زندہ ہو دیئے سب آدمی اُٹھ کھڑے ہو دیئے پروردگار کے حکم سے وہ
 پروردگار جو اٹھارہ ہزار عالم کا بیدار کرنا والا ہی پالنے والا ہی اُس کے حکم سے سب جی اُٹھیں گے

ائمہ کو کھڑے رہینگے * کسو کو تہ رت پہنچنے کی ہودگی کوئی مجال پہنچنے کی نہ پادریگا * جب تک
 جس کو حکم ہو دیرگاہیت نہ سکریگا * یہ حقیقت ہست کے مقام متین ہو دیگی جس وقت آدمی سب
 اسے تعالیٰ کے حکم سے جیونینگے اپنی قبروں سے ائمہ کو کھڑے ہووینگے * اس وقت ایک ہست کی
 بجلی ہو دیگی برسی دہشت اُن پر اُن کریرگی ایک برآدر سب کے آدپر آجاویرگا ایک تاریکی
 ہو جاویرگی ایک دھوان ایک اندھیار اس کے آدپر گھر جاویرگا * ہر کوئی اپنے احوال کے اوپر
 نظر کریرگا گلے پہلے کی بات سب نظر دن متین آجاویرگی اپنے عہدوں کی اوپر حمت کرینگے مذمت
 کھینچینگے شرم کے عرق بہ چاینگے * ہر کوئی اپنے عرق کے پانی متین عہدوں کے موافق دویرگا کوئی گھٹنے تک
 کوئی زانو تک کوئی کمر تک کوئی گلے تک اور سب کو آپس متین ایک دوسرے سے بات کہنے کی
 مجال ہو دیگی کوئی دم نہ مار سکریگا * بن سوتہر سس تک یہ حال رہیگا تب آخر کو حضرت بُد
 رسولی اسے صلی اسے علیہ وسلم شفاعت کروا کر سب خلق کو اس ہست کے مقام سے باہر
 نکال کر حساب گاہ متین جہان سب کسی کا حساب ہوویرگا لیوینگے یہ برسی شفاعت ہو دیگی
 اسکا نام شفاعت کری ہی * پھر حساب کے شہد ان متین یک بد جدا ہو جائینگے نیکیوں کی ہست کی
 طرف راہ پرگی اور بدوں کی دوزخ کی طرف راہ پرگی * اس واسطے قیامت کا دن مقرر ہو ہی
 جو پہلے بُرے کا بدلا ظاہر ہووے بھلا بُرا جدا ہو جاوے یک بد متین تعداد آد سے ہر ایک کو اپنی
 قدر معلوم ہووے * پھر یہ بات جو اسے تعالیٰ نے مطہنین کے حق متین فرمائی ہی یہ ہست
 نصیحت جو کم دینے والوں کو ربا دہ لینے والوں کو کی ہی عقل مندوں کو چاہئے جو اپنے دل متین سمجھن
 یہ بات بہ نصیحت انہیں لوگوں کو نہیں جو خریہ فردخت متین ایسا کرتے ہیں بلکہ سب کسی کے
 واسطے ہی * جو آدمی اچھے ہیں مسلمان ہیں دین کے علم سے بردار ہیں اسے تعالیٰ سے دے
 ہیں حضرت نبی صاحب کی برومی متین اپنے یرگانے کا ہر طرح حق پہنچتے ہیں ظاہر باطن متین
 شریع کے موافق کام کرتے ہیں * یہ سب اچھے ہیں خوب ہیں اسے تعالیٰ کی نصیحت پر قائم ہیں *
 اور سوائے اُن کے ہر کوئی ہر ایک طرح کی معاملات میں جو آپس متین کرتے ہیں نظر کر کر دیکھیں
 تو جانیں اس خصلت سے بہت لوگ خالی ہیں اپنے حق اپنے متین برسی متنی جھگڑا فوضہ کرتے ہیں
 اور گئے ہی دینے متین تصور کرتے ہیں اور کا حق دبا رکھنے متین نفس کی خوشی ہی جھگڑوں سے
 فوضوں سے فاضی کے حکم سے مفتی کے کہنے سے بھی دینے کو دل نہیں کرتا * جب کوئی حاکم

زود دستی کر کر دے تب دیر میں نہیں تو دبا رکھیں مالے بیتے بتلے رہیں * اور یہ بات ہی
 بہت لوگ اپنے کاموں کے واسطے مزدور کرتے ہیں اُن سے کام خوب طرح سے لیتے ہیں بہت
 ناکہ کرتے ہیں پھر مزدوری دینے میں قصور کرتے ہیں کم دیتے ہیں * اور بہت لوگ آدمیوں کو
 نوکر رکھتے ہیں چاکر کرتے ہیں نوکری چاکری کے کام خوب کروانے ہیں خدمت بہت لیتے ہیں
 پھر نوکر کے حق دینے میں کمی کرتے ہیں دبا رکھتے ہیں نہیں دیتے * اور بہت لوگ مزدوری کرتے ہیں
 نوکری کرتے ہیں * مزدور اپنے کام میں مستی کرتے ہیں اچھے کام نہیں کرتے نوکری کا حق دیکھنا نہیں
 لاتے لیکن پھر مزدوری لینے میں درنا لینے میں تمام بھر والیتے ہیں بوا لیتے ہیں اسی طرح سے بہت
 معاملات ہیں جو آپس میں شوق کے درمیان آتے ہیں مسلمانوں کو چاہئے آپس کی معاملات میں
 گشتی برتھتی بات کا نا دخلہ کرتے رہیں * حدیث قدسی میں آیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائی اے اسی آدم
 جب نو دوست رکھنا چاہتا ہے کہ تیرا حق پورا ملے تمام بھر دیوین اسی طرح تو اوروں کا بھی
 حق تمام بھر دے پورا کر دے اور جیسے تو چاہتا ہے تیرے کام میں عدل کا انصاف کا حکم ہو دے
 تو بھی اوروں کے کام میں عدالت کر انصاف کر * اور یہ بات ہی ہر کوئی آپ کو اچھا جانتا ہے
 اور کو بُرا جانتا ہے بہت لوگ اوروں کے بیون کے اوپر اچھی نظر کرتے ہیں خوب طرح دیکھتے ہیں اپنے
 بیون کے اوپر کچھ نظر نہیں کرتے اپنی بُرائیاں کچھ نہیں بوجھیں اوروں کے بُرائیوں میں کچھ پر دانا
 نہیں کرتے آپس میں خوشی کرتے ہیں اور کوئی جو اُن کو بُرا کہے تو بہت برے ناخوش ہو دینے لگتے
 کو تیار ہو جاتے * اسی طرح بہت بہت معاملات ہیں سمجھنے والے کو اتنی بات کفایت کرتی ہے *
 پھر بہت لوگوں کی خدا سے تعالیٰ کے ساتھ بھی معاملت ہی دے خزانے نعمتوں کے جو
 پاک پروردگار نے ہر ایک کو بخشے ہیں آنکھ کان تن بدن ہاتھ پاؤں عقل شعور کھانا پینا اور
 سب کچھ آدمی کے واسطے پیدا کیا ہزاروں لاکھوں نعمتیں ہر ایک آدمی کے واسطے تیار
 کر دیں ہیں تیار رکھیں ہیں بخشیں ہیں * پھر اُن سب نعمتوں سے آنکھیں بند کر کر اللہ تعالیٰ کے
 احسان کو کچھ نہیں سمجھ کر اپنے نفس کے بندے ہوئے ہیں جو رویتا ہی کی مددگی میں مال کی دنیا کی
 بار کی آستِ ناک کی خاطر داری میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف رغبت نہیں کرتے * اور
 جو کوئی روزِ نماز کچھ کرتا ہے کچھ عمل کرتا ہے اپنا برا احسان جتنا بھی جانتا ہے میں بہت برا کام
 کہا جو کچھ میرے اوپر فرض واجب تھا سب ادا کیا * اور جو انصاف کی نظر سے دیکھے تو جانے

جو کچھ پروردگار کا حق ہی ہو کسی بندے سے ادا نہیں ہو سکتا ہی * جو کوئی اول عمر سے لے کر آخر عمر تک سوا سے زندگی کے اور کچھ نہ کرے ایک دم غافل نہ رہے تو یہی ہزاروں نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی جو ہر ایک بندے کو بخشیں ہیں ایک نعمت کا حق ادا نہ کر سکے * ہر ایک بندے کو چاہئے جو کچھ زندگی کرے تھوڑی بہت اُس پر عجب نہ کرے منور نہ ہو اسے بہت بچانے بہت تھوڑا بنانے آس کو ہمیشہ تقصیر اور جانتا رہے عاجز مئی کرتا رہے * پروردگار کی نعمتوں کو اپنے اوپر بوجھتا رہے دیکھتا رہے شکر کرتا رہے اور شکر کرنے سے بھی آپ کو عاجز فقیر مند بوجھتا رہے * اس طریق معنی اللہ تعالیٰ کی قبولیت کا اُمید دار رہے اور نہیں تو مٹتے ہیں معنی داخل ہو ویرگا بہت لینے والوں تھوڑے دینے والوں معنی شمار کیا جاوے گا بد لوگوں معنی گناہاں ویرگا * کَلَّا * بچا ہے کسی مسلمان کو جو ایسا کام کرے کم دیو سے بہت لیو سے ایک دوسرے کو آپس میں ضرر پہنچا دے نقصان دیدے جو کوئی ایسا کام کرتا ہو دے پنا ہے تو یہ کرے ایسے بد کام سے باز رہے * اور جو کوئی تو یہ نہ کرے گا باز نہ ہوگا ایسے بد کام کو حلال جائز گناہ حرام جائز گناہ کا فرق ہو ویرگا جگہ اس کی دوزخ ہوگی اُس کا جہنم نامہ سبحین معنی رہے گا * اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی * اِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَقِيْ سَجِيْنٍ * تحقیق نامہ اعمال کافروں کے بدکاروں کے مزرے سبکین کے درمیان ہیں * ہر معنی آباہی نامہ اعمال بدکاروں کے کرامات کاتبین آسمان کو لیجاتے ہیں دروازے آسمان کے درختے جو زبان ہیں نہیں کہہ سکتے اُن عمل نامے کو نہیں اوپر آنے دیتے بھر دیتے پھرتے ہیں زمین کے اوپر لاتے ہیں زمین کے فرشتے بھی قبول نہیں کرتے دوسری زمین کو لکھتے ہیں وہاں بھی کوئی قبول نہیں کرتا اسی طرح ساتویں زمین تک کوئی جاگہ قبول نہیں کرتی ہر ساتویں زمین کے بچے ایک ٹھکانا ہی برسی تنگی اور تاریکی اُس جاگہ معنی ہی اور وہی جاگہ شیطان کے اور شیطان کے شکر کے رہنے کی ہی اُن اعمال ناموں کو اُس جاگہ معنی پسند کرتے ہیں وہاں رکھتے ہیں * اور اسی طرح کافروں کی جانوں کے تئیں اور مشرکوں منافقوں کی جانوں کو جب بدن سے نکالی کر فرشتے اوپر لیجاتے ہیں آسمان کے دروازے نہیں کھلتے وہاں سے رد کر کے زمین معنی لاتے ہیں قبول نہیں ہوتی * پھر ایک زمین سے دوسری زمین تک اسی طرح ساتویں زمین تک کہیں جاگہ نہیں مانتی * تب ساتویں زمین کے بچے سبکین معنی اُن جانوں کو بند کر دیتے ہیں شیطان کے ٹھکانے معنی رکھ کر تنگی معنی تاریکی معنی دال دیتے ہیں وہی قبر ہوتی ہی اُمکی * دے وہیں عذاب پاتے رہتے ہیں * وَمَا اَدْرَاكَ مَا سَجِيْنٌ * اور کیا جانتا ہی اُسے والے کیا برشتے ہوں کی ہیبت کی ڈر کی

جاگم ہی سمجھیں * کتاب مرقوم * ایک کتاب ہی لکھی ہوئی * دسے اعمال نامے کافر دیکھے ہر ایک
 کافر کا نام ایک لکھی ہوئی کتاب ہی ایسی کتاب ہی وہ جو کبھی مومنوں سے ملتے نہ گئے جو کوئی دیکھے
 دیکھنے والا ایمان لےوے اسی معنی کچھ خبر کا نام نہیں تمام ہوتے ہیبت سے عذاب سے بھر رہے
 ہیں * ویل یومئذ للکذیبین * واسے ہی افسوس ہی اُس دن معنی قیامت کے دن معنی جھٹلانے
 والوں کو * الذین یلذذون بپیوم الدنیا * وہے لوگ جن لوگوں نے قیامت کے دن کو دین کے
 دن کو سچ بنانا پیغمبروں کے کہنے کو ماننا قرآن کے اور خدا سے تعالیٰ کے کلام کے اور ایمان نہ لائے
 قیامت کے ہونے کو عذاب ثواب نیک بد کی جزا کو بد لاہانے کو جھٹلانے جھوٹے بنانے خاطر جمع سے
 بُرے کام کرتے رہے نفس کے غرور معنی شہوان کے غریب معنی پرے ہمیشہ بُرے کام کرتے رہے
 کوئی اچھا کام نہ کیا * وما یکذب بہ * اور نہیں جھٹلاتا اُس دن کو جھوٹے نہیں جاتا قیامت کے
 دن کو * الا کل معتد انہم * سوائے حد سے گزرنے والے بدکار کے * وہے آدمی دے لوگ جو بدکار
 ہیں ہمیشہ بدکاری معنی گناہ معنی برے رہتے ہیں حرام معنی ظلم معنی بد راہی معنی خوش ہیں آرام
 بنانے ہیں اچھی بات سے اچھے کام سے دور بھاگتے ہیں نصیحت سے ناخوش ہوتے ہیں * یہی لوگ
 آدمیت کی حد سے گزر گئے ہیں * یوانوں کے درجے معنی پہنچ گئے ہیں کھانا پینا شہوت کرنا ہی
 سمجھتا ہی اور کچھ نہیں نظر آتا دنیا ہی کی باتیں ان لوگوں کو خوش آتیں ہیں آخرت کے بھلے کی جو کوئی
 اُن سے بات کہے تو بیزاری کرتے ہیں * اذ اتتلی علیہ ایاتنا قال اساطیر الاولین *
 جس وقت برہی جاتیں ہیں اُس آدمی کے اور جو حد سے گزر گیا ہی آبتنی ہمارے قرآن
 کی تو کہتا ہی وہ کافر بدکار بہرہ کمائیہ ہیں اگلے لوگوں کی * ایسے حد سے گزر گئے ہیں بے لوگ ایسی
 آدمیت اُنکی مرگئی ہی حیوانیت غالب آئی ہی جو اچھی بات اچھے کام کی بات دنیا آخرت کے
 بھلے کی بات اُنکو پڑی ہی گئی ہی قرآن مجید کی نصیحت اللہ تعالیٰ کے کلام کو بھی نہیں مانتے *
 جب پیغمبر سا برہنے والا خدا کے کلام سنائیوا الا ان کے نہیں قرآن سناتا ہی سمجھاتا ہی اور فرماتا
 ہی تم ایمان لاؤ خدا سے تعالیٰ کے فرمان کو قبول کرو اس جہان معنی اُس جہان معنی تمہارا بھلا
 ہو دیکھا اور نہیں تو تم دونوں جہان میں خواہ ہو جاؤ گے عذاب میں پڑو گے جیسے اگلی امتیں * جن
 کہیں نے اپنے پیغمبر کا کہا مانا اللہ تعالیٰ کے حکم پر ایمان نہ لایا خدا بے ہوا خواہ ہوا ہلاک ہوا جس
 طرح نمرود شداد فرعون فارون * اور حضرت ہود اور حضرت صالح پیغمبر اور حضرت نوح علیہ السلام

پیغمبر اور حضرت نوحؑ پیغمبر اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی امت ۔ کوئی ان کے اوپر ایمان نہ لایا کافر بنا آخر کو مارا گیا خوار ہوا دین دینا سے گیا ۔ ان باتوں کو سنا کر اپنے اپنے حال کے اوپر نظر نہیں کرتے اپنی خواری کے سبب حال نہیں دیکھتے اپنے حال پر حسرت نہیں کرتے ایمان نہیں لائے ۔ نہایت بوقوعی سے کہتے ہیں یہ ہلے لوگوں کے قیضے ہیں کمانیان ہیں ان نصیبیوں کو احمق بن سے کمانیان جانتے ہیں ۔ کلا ۔ نہیں یہ بات جو بہر احمق کہتے ہیں ۔ ایسے برے کا بد دن کے کلام کو افسانہ کہتے ہیں کہانی کہتے ہیں ہزاروں طرح کے فائدہ دن سے یہ اس پاک کلام کے پڑھنے سے سمجھنے سے ملتے ہیں ۔ احمق لوگ محروم رہے ہیں دو دن چان کی ہماری سے خوبی سے دور پڑتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا کلام قصہ نہیں کہانی نہیں تمام حاکمیت ہی نام آئین قرآن کی بھیر ہیں نعمتیں ہیں امداد ہون کے واسطے آنکھیں ہیں ۔ دہشتی ہیں نور ہیں غم کی راہ پر جھین ۔ جھین ۔ جو کوئی قبل کے قانون سے سنے ادب سے لبو سے اپنے دل کو قرآن کے بھید دن فائدہ دن کے پانے میں لگا دے تب ہزاروں نعمتیں فائدے آتھو دے ۔ اور بے احمق کافر شرم کے منافق جو ان نعمتوں سے محروم رہتے ہیں اس محرومی کا اور کچھ سبب نہیں اور کچھ واسطہ نہیں ۔ بَلَى رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۔ بلکہ یہ سبب ہی پردہ ہو گیا ہی رنگار باز ہ گیا ہی ان کے دلوں کے اوپر جو کچھ کرتے تھے کہاتے تھے ان کے بد عملوں کی شامت نے دلوں کو ان کے کھیر لیا ہی ۔ مڑے گا سوئی ابتری نے دلوں پر ان کے رنگار باز ہ دی ہی ۔ پردے غرور کے خفیات کے پڑ گئے ہیں دل سب سیاہ ہو گئے ہیں قبولیت کے کان بہرے ہو گئے ہیں غرور کی بصیرت کی آنکھیں بہت گئیں ہیں ۔ اس سبب قرآن کی نصیحت سننے سے گزر گئے ہیں ۔ غرور کی راہ سو جھنے کی قابلیت نہیں رکھتے ہی کو قبول نہیں کرتے ایمان نہیں لائے ۔ خبر میں آیا ہی حضرت رسول علیہ السلام نے فرمایا ہی جب نہ کوئی گناہ کرنا ہی ایک سیاہ نقطہ اُس کے دل کے اوپر پیدا ہوتا ہی جو اسی وقت توبہ کو سے بیزار ہو دے اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی کو سے اُس گناہ سے ناخوش ہو دے اُس گناہ سے شرمندہ ہو کر باز رہے ۔ سیاہی کا نقطہ دل کے اوپر سے اُس کے آٹھ جانا ہی مٹ جانا ہی دل صاف ہو جانا ہی ۔ اور جو اُس گناہ سے توبہ نہ کرے باز رہے گناہ پر گناہ کئے جاوے وہ نقطہ سیاہی کا پھیل جانا ہی پراہونا ہی پھر آہستہ آہستہ دل کو گھیر لینا ہی تمام دل سیاہ ہو جانا ہی کا بوس چرہ ۔ جانا ہی اندھا بن پڑھنے گناہ ۔ ایت کی راہ سے اندھا ہو جانا ہی ۔ پھر جتنا جتنا گناہ زیادہ کرنا جانا ہی ۔

بندگی کی راہ سے بچ کے گھر سے دور پرت جاتی سماہی پر سیاہی زنگار پر زنگار لگنا جانا ہی
 سیاہی چڑھتی جاتی ہی ماطن منن دل منن اندھیار اگر نہ گرنے سب سمجھتے ہو جھہ خاک سنن ملن
 جاکر ان پر لعنت کی مہر ہو جاتی ہی دنیا سے بلایاں ساتی خداست تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو
 اس بلا سے اپنی بناہ منن رکھے * اس بات کے یہ تھے اسہ تعالیٰ کافروں کے حال کی خبر دینا ہی *
كَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَجِلُونَ * جس ہی تحقیق بھی سچ ہی مقرر ہی ہے کافر مشرک اپنے
 پروردگار سے اسہ ان منن البتہ نجاب منن پر دون منن ہونیوالے ہیں * وہ سے آدمی جو ایمان نہیں
 لانے قیامت کے دن کو سچ نہیں جانتے حساب کتاب دوزخ بہشت عذاب ثواب کی باتیں جھوٹے کہ
 جانتے ہیں پیغمبروں کی دلیوں کی عالموں فاضلوں پیروں مرشدوں کی ہدایت نہیں مانتے اسہ
 تعالیٰ کے کلام کو کہانیوں کی سی بات بوجھتے ہیں اپنی جمالت منن غرور منن طبیعت کی خواہشوں
 منن دنیا کے مال کی محبت منن دے رہے ہیں بے آدمی ایسے لوگ قیامت کے ان منن اپنے
 پروردگار کی رحمت سے کراہت سے ناامید ہونے والے ہیں * ہمیشہ کی نعمتوں سے بے نصیحت
 ہو ویگے برسی نعمتوں سے بہشت کی جو بہت سی نعمت ہی پروردگار تعالیٰ کا دیداد ہی اس
 نعمت سے ایسی دولت سے محروم رہینگے ہمیشہ ہمیشہ سے حسرت کی افسوس کی آگ منن
 جلنے رہینگے * **ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ** * پھر تحقیق وہ لوگ مقرر داخل ہونیوالے ہیں دوزخ کے
 اندر دوزخ کی آگ سے جلنے والے ہیں * **ثُمَّ يَقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُونَ** * پھر کہادینا
 یہ وہی ہی جو تم آسکو جھٹلاتے تھے * جب بے دوزخی آگ منن جانیگے جلنے لگیں گے مار قریب کرینگے
 دادیلا ہریگی تب فرشتے عذاب کے آنکے زیادہ بلانے کے واسطے کہینگے * اب ابھی طرح سے
 جلتے رہو * یہ وہی عذاب ہی جو دنیا منن تم پر کراسکو نہ مانتے تھے جھوٹے تھے پیغمبروں کو اس
 عذاب کی خبر منن جھٹلاتے تھے * اب بھی اس سچ کو جھوٹہ جانتے رہو جلتے رہو عذاب جگھنے رہو *
 پھر اسہ تعالیٰ ان کافروں فاجروں غافلوں کی غیبت کو بیان کر کرناک کام کرنا ہالوں کی نجات
 بیان فرمائی * **كَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِي عَلَمِينَ** * تحقیق مقرر اعمال نائے نیک کاروں کے
 علیمین منن ہیں علیمین منن رہینگے * **وَمَا اَدْرَاكَ مَا عَلِمُونَ** * اور کس چیز نے دانا کہا ہی جھکو اور
 کیا جانتا ہی تو اسی مانتے والے کیا چیز ہی علیمین * کیا خوب جاگہ ہی کیا جھانوشی کا مکان ہی علیمین * **كِتَابٌ**
مَرْقُومٌ * ایک کتاب ہی لکھی ہوئی * **يَشْهَدُ الْمُقَرَّبُونَ** * حاضر ہونے والے ہیں گواہ ہوتے ہیں اس

کتاب کے اوپر فرشتہ منترت * خبر سنن آیا ہی عایون ایک تختہ ہی بہر زمر و کا عرش کے پنجے ساتوین آسمان کے
 اور سدرۃ المنتہا کے پاس بہشت کے نزدیک * جب مومنوں مسلمانوں کے عمل و نئے لوگ جو اچھے
 کام کر نیوالے ہیں اخاص سے کام کرتے ہیں سچے کام خدا رسول کے حکم سنن کرتے ہیں ان کے عبادوں کو
 فرشتے کر امان کا بنن لکھ کر لیجاتے ہیں * ہر آسمان کے فرشتے ان عمل ناموں کا ادب کرتے ہیں
 خوش ہونے ہیں ایک آسمان کے فرشتے دوسرے آسمان تک اپنی حد سنن پہنچا دیتے ہیں ساتون
 آسمان کے فرشتے ان عمل ناموں کو دیکھتے ہیں پسند کرنے ہیں قیامت سنن مومن کے ایمان پر
 شاہی گواہی دیونگے * پھر وہی پاک نامے پاک کاموں کے اس پاک محل سنن بہرہ دہ کرتے ہیں وہ ان کے
 فرشتوں کے حوالے کرتے ہیں * اور عیون ایسا خوب محل ہی جو کوئی اس محل کو دیکھے نظر کرے
 بے اختیار خوشوقت خوش حال ہو جاوے دل اور جان اسکی اس میں راحت ہاوے آرام پادے *
 اور دے لوگ جو سچے مسلمان ہیں مرنے کے لمحے ان کی جانیں بھی عیون کے مقام کو پہنچتی ہیں
 ہر ایک کے واسطے اچھے کاموں کے مناسب جہ سے جہ سے محل ہیں عیون کے ٹھکانے ہیں * ہمیشہ
 خوش حالی کے گہر دن سنن آرام سنن خوشوقتی سنن رہتے ہیں * اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی *
 اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ * عقین ابرار اچھے کام کر نیوالے مقرر بہشت کے درمیان نعمتوں سنن
 آرام سنن عیون سنن رہنے والے ہیں * عَلٰی الْاَرَادِكِ يَنْظُرُونَ * تختوں کے اوپر بیٹھ کر
 نظر کرینگے بہشت کی نعمتوں کے اوپر * خبر سنن آیا ہی بہشتیوں کے بیٹھنے کے واسطے برے برے تخت ہوونگے
 روئے کے سونے کے مرصع چراڈ لعل یا قوت موتی ان میں قدرت سے چرے ہوئے ہیں * اور ہر
 طرح کے تخت لعل کے یا قوت کے زمرہ کے موتی کے جسے تخت کے اوپر دل چاہیگا * سنھینگے * اور دے
 تخت ہرج کی زیب و زینت سے بہت ہی سوار سے ہوئے ہیں فرشتے سند بن لکھے طرح
 طرح کے ان میں لعل موتی جو اہر لگے ہوئے ہیں اور ایسے برے ہیں جو ان کے اوپر موتیوں کے لعل
 کے یا قوت کے خیمے کھڑے ہیں بھانت بھانت کی سنھکیں تیار ہیں * ہر ایک خیمے میں ہر ایک بیٹھک میں
 حورین طرح طرح کی بناوٹ کئے ہوئے سر سے پانوں تک موتیوں لعل جو اہر میں ڈوبی ہوئی بلے نہایت
 خوب صورت تیار ہیں * جس خیمے میں جس گھر میں بہشتیوں کا دل چاہیگا وہاں بیٹھک تیار
 قدرت کے دیکھینگے * اور خبر سنن آیا ہی ہر ایک بہشتی کا نام گھر بار جو بیابان باغ ہزاروں برس کی
 راز میں ہوونگے ادنا بہشتی جو سب بہشتیوں کے درجوں سے اشکا درجہ کر ہووونگا اُس کے درجے سے

بہشت میں کسی اور گارد رج کم نہ ہو دیگا اُس ادنا درجہ والے کا ملک بہشت میں دس
 برابر ساری دنیا کے ہزار برس کی راہ میں ہو دیگا * اُس ملک میں ہزاروں لاکھوں بیابان
 ٹھس باغ گذار بہار بن ہو دیگی * اور بے سبب سونے روپے اعلیٰ یا قوت مویوں کے کارخانیں
 ہیں ہر طرح کے تاشے اور بہار بن حوض فوارے سے تیار ہیں اور وہ سے تخت ایسے اونچے بلند
 ہیں جو سوئرس دوسوئرس کی راہ میں ان کی باندیان ہیں * جب بہشتی ان تختوں کے اوپر
 بٹھا جائیگا وہ سے تخت زمین سے لگ جاویگا جب پہنچنے والے بیتھ جائیگا وہ سے تخت پھر اونچے
 ہو جاویگا بلند ہو جاویگا * پھر ان تختوں کے اوپر بیتھ کر سب طرح کے تاشے اپنے ملک کی
 سب بہار بن دیکھیں گے خوشبیاں کریں گے * **تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ** * پھر ان کا تو ای
 دیکھنے والے ان بہنوں کے منہ سے ناز کی نعمتوں کی * جو آدمی دنیا میں خوشحال ہو نہا اُس کے
 پاس مال روپی اشرفیاں بیانی کھانا پینا بہت ملے ہو تا اُس کے منہ کی جگہ ہر منہ کی
 روشنی ناز کی کچھ اور ہی ہوتی ہی * جو کوئی ایسے دولت مند کے منہ کے اوپر نظر کرے اُسکی
 خوشوقتی خوشحالی پھر ای دیکھ کر معلوم کر لے * اپنی طرح بہنوں کی حقیقت ہی سب مومن
 مسلمان بہشت میں ایسے دولت مند ہو دیگا ایسی خوشحالیوں میں نعمتوں میں رہیں گے جو ان کے
 منہ کے دیکھنے میں معلوم ہو جاوے گا جو بے برے دولت مند ہیں جیسی نعمتیں ہائی ہیں انھوں کے منہ
 کی نازکی اور خوشبیاں کچھ اور ہی ہو دیگی * بعضوں کے منہ ایسے روشن ہو دیں گے جیسے برے روشن
 ستارے دنیا میں آسمان سے نظر آتے ہیں * بعضوں کے منہ ایسے ہونگے جیسے چاند میں رات کا چاند *
 اور بعض مومن مسلمانوں کا منہ ایسا چمکے گا روشن ہو دیگا جیسا دنیا میں آفتاب چمکنا ہی *
 آرام میں آسائش میں رہیں گے ابھی نعمتیں اٹھاویں گے فوٹیں ہاویں گے حسن جمال برہنہ ہر گاہ *
وَيَسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ خِتَامُهُ مِسْكٌ * اور پلائے جاویں گے ایک بشاب سے *
 خالص شہاب ہی ٹہر کی ہوئی ٹہر اُسکی مشک کی ہی * مومن جو اہل ارہن اچھے کام
 کرنا والے دنیا میں بُرا کام کچھ نہیں کرتے * جب بہشت میں اپنے گھر میں وہ سے تخت کے اوپر
 آرام سے بیٹھیں گے حورون کے ساتھ خوشبیاں کریں گے سب طرح کی نعمتیں موجود ہو دیگی * خانان جو
 خوب صورت لڑکے ہیں حد مت کے واسطے پھرے ہیں ہر ایک کام ان کے کرتے ہیں شراب
 پینے کے واسطے ان کے لادیں گے * وہ بہشت کی شراب ہو دیگی نہایت سفید خوشبو مرے دار

جسکے پینے سے ایک خوشی ہزار خوشی ہو جاوے گی ضرر نقصان عقل کا شعور کا اسی شراب منن نہیں
خوشی لذت قوت ہر طرح کی اُس شراب منن زیادہ ہی زیادہ پاوینگے * اور اُس شراب کے باسنوں کے
موہونکے اوپر مشاب کی ٹہریں ہووے گی * اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُن شیشوں حرا جو نیکے اوپر ٹہریں
ہو رہیں ہیں * اُن ٹہریں کو کوئی کھول نہیں سکتا کسی کو حکم نہیں اُن ٹہریں کو توڑے گا * جب مومن
بہشت منن پہنچینگے اپنے اپنے گھر دن منن داخل ہووے گی ہر کوئی جس وقت چاہے گا جس جس
باسن کی ٹہریں چاہے گا اپنے ہاتھ سے توڑے گا وہ شراب پیوے گا * اُن شرابوں کی بہت بری
حالت ہے جو اس طرح سے ٹہریں کر رکھی ہیں * اور وہ شراب ایسی نعمت ہے جو دنیا منن اُس
شراب کا ایک قطرہ کرے تو سب بُرے دنیا کے جی اُتھیں سارے غم پریشانیاں دنیا سے جاتی
رہیں * ایسی بری نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے * وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ *
اور ایسی بری نعمتوں منن چاہئے رغبت کریں مرغبت کریں * اُن نعمتوں کو طلب کرتے رہیں
ایسی خوبیوں کو چاہئے رہیں دھونڈتے رہیں * دنیا منن دے گا مگر مومن جن کاموں کے سبب
آخرت منن بہشت منن ایسی دولت پاویں * اس آیت منن تین اشارتیں ہیں ایک اشارت
اُس شراب کی تعریف منن ہی سمجھنے والے کو چاہئے اپنے دل منن سمجھے جو جس نعمت کے حق
منن اللہ تعالیٰ مومن کو فرماتا ہے سمجھاتا ہے دوڑنے والے رغبت کرنے والے اپنی خواہشوں کی
طرف جو ہر ایک کام منن دنیا کی ہر ایک خواہش منن دوڑتے ہیں چاہئے اُن نعمتوں کو طلب
کریں اُن دولتوں کے پانے منن دوڑیں * اس بات سے معلوم ہوتا ہے جو وہ شراب بہت بری ہے
بری نعمت ہے جسکے طلب کرنے منن اللہ تعالیٰ رغبت دینا ہی لالچ دلاتا ہے * اور کون سی بری نعمت
اسے زیادہ ہووے گی * ایسی کچھ لذتیں خوبیاں اُس شراب منن بہر رہیں ہیں جو ایسی
شراب کے شیشوں کے اوپر مشاب کی ٹہریں کر رکھی ہیں اور کسی کو وہ بھیجہ معلوم نہیں ہو سکتا * جب
مومن بہشت منن داخل ہووے گی اور وہ شراب غمانوں کے ہاتھوں منن دیوے گی اُس وقت وہ ٹہریں کر
دیوے گی تب اُس شراب کا نفع اور قدر اور خوبی اور لذت جانینگے * دنیا منن اُس کی حقیقت کو
کون پہچانے گا * اور وہ سب ہی اشارت یہی حکم کرتا ہے پروردگار اُس شراب کے طاب
کو نہرکا * مومن کو چاہئے جو کچھ اچھے عمل اچھے کام اللہ تعالیٰ اور رسول نے فرمائے ہیں بجالا دے اور
جو کچھ بُرے کام برے عمل منع کئے ہیں ہرگز نہ کرے * اور جو کچھ بشریت کی راہ سے خطا ہو جاوے

تو تو کرے، بخشش مانگے * اپنے تن کو بدن کو مال کو جان کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی منیٰ خرچ کرے
خدا کی راہ منیٰ تار کرے دیو سے تو مقرر اس دولت کو ہاد سے * اور نیسری اشارت یہ ہے
اللہ تعالیٰ دنیا کے طلب کر بیوا لون کو نفس کی خواہشوں کے دھو مٹھنے والوں کو منع کرنا ہی * رات
دن تم دنیا ہی کے دھو مٹھنے منیٰ لگے رہتے ہو دنیا کے مال کو طلب کرتے ہو دنیا کے واسطے ایک
دوسرے پر حسد کرتے ہو لڑتے ہو آپس منیٰ خون خرابی کرتے ہو مارے جاتے ہو * دنیا کے مال
محصّل کرنے کے واسطے دور دور کا سفر کرتے ہو رخ منیٰ محنتوں منیٰ ہر تے ہو بہت برسی محنتوں
جو مال کو ماتھ منیٰ لاتے ہو آخر کو بھو ر کر مر جاتے ہو * اس مال کو وارث کھاتے ہیں پھر اس مال
فانی کے مجھے آپس منیٰ دو تے ہو * کہتے ہو ایک دوسرے سے دولت منیٰ مال منیٰ ہم پر تھہر حادین
آخر کو کسی کے پاس کچھ نہیں رہنے والا ایسی چیز کی طلب منیٰ کیوں عمر اپنی کھوتے ہو * ایسی ہجر کو
طلب کر دو ہمیشہ رہے اس کا قایدہ لذت پاتے رہو ہمیشہ خوشو فیان بر تھتی رہیں * وَمِزَاجُهُ
مِنْ تَسْنِيمٍ * اور ملاپ اس شراب کا جو ابرادریک کار بیونگے اس شراب کا نام رجیع مختوم
ہی اس کا ملاپ نسیم کا ہو دیر گا * عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ * وہ نسیم ایک چشمہ ہی
ندی ہی بہشت میں نسیم اس کا نام ہی اس کا پانی مغرب لوگ بیونگے * یہ چشمہ نسیم کا عرش کے
نیچے سے آتا ہی بہشت منیٰ متر بوئکی جو بابوں منیٰ جاری ہوتا ہی * نسیم کے پانی کے برابر بہشت میں
کوئی پانی نہیں تیسری منیٰ خوشبوئی منیٰ مرے منیٰ تفع منیٰ فوت منیٰ سب بانیوں سے بہشت کے
زیادہ ہی * اور یہ پانی خاص مغربوں کے نصیب ہی اور بہشتیوں کے بانیوں منیٰ اس پانی کا ملاپ
کر دیونگے * جیسے دنیا منیٰ شربت کے درمیان خوشبوئی کے واسطے گلاب ملاتے ہیں مید شک ملاتے
ہیں * اور مغرب دے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کرم سے ان کو اپنی دو گاہ کا قرب بخشا
ہی اپنا نزدیک کیا ہی سب کمال ان کو آپ آسنے بخش دیا ہی * جیسے * بمعبر ہیں حمد بن ہیں بعض
رے ولی ہیں * اور ابراہیم سب مومن مسلمان ہیں اپنی محبت سے حکم کے موافق کام کئے راہ چلے
کمال کو پہنچے * مقرر ہوں کا بہت بر آدرج ہی جسکو حق تعالیٰ نے آپ سنوارا کمال منیٰ پہنچایا *
ان کی سب طرح کی بندگی منیٰ کام کرنے منیٰ سوائے رضا مندی خدا سے تعالیٰ کے اور کچھ غرض
نہیں تھی * جو کام کیا جو عمل بجالائے غری محبت اور انلاص سے بجالائے اس سبب ان کے سینے کا پانی
بہشت منیٰ نسیم مقرر ہوا ہی * حسن پانی کے مرے کی اور خوبی کی کچھ تعریف بیان منیٰ کسی

آدمی کے نہیں آسکتی اور برابر جو اپنی محنت سے سعی سے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے راہ چلے
 اچھے کام کئے کمال کے درجہ تک پہنچے مرنے کے بعد ان کے عمل کرنے میں کچھ اپنے دل کی خواہشیں بھی رہی
 ہوئی ہوتی ہیں * دوزخ سے چھوٹنے کی غرض ہی بہشت میں پہنچنے کی غرض ہی * اور ان اناض
 ان کا اور بہت غرضوں میں ملا ہوا ہوتا ہے خدا سے تعالیٰ کی رضا مندی بھی چاہتے ہیں اور
 اور بھی غرضیں رکھتے ہیں اس سبب سے ان کے واسطے رحیم مقرر ہوا * اور اس میں تسنیم
 کے پانی کا ملاپ ہو دیکھا اسی واسطے فرمایا جو سعی کرے وہ اسے کو چاہے زمین کے پانی کی سعی کرے
 رغبت کرے جس پانی میں تسنیم کا پانی ملاپ ہی محنت کرنے سے مل سکتا ہے * اور نرا
 تسنیم کا پانی نہ سے فسل کرم و توفیق ہی اس میں محنت سے کسی کو راہ نہیں * اور اس
 تسنیم کی تریف بیان سے باہر ہی * غرض میں آیا ہے کہ کے سردار مشرک جو ایمان نہیں لائے
 ابوبکر اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن زابل اور جو ان کے ساتھی تھے جب حضرت رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحابوں کو دیکھتے دے اصحاب جو فقیر نادار تھے حضرت عمار یا سر حضرت بلال
 حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھ کر ہنستے تھے کرتے مسخریاں کرتے اس سورت
 میں ہے آیتیں اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کے بیان میں * **إِنَّ الَّذِينَ أُجِرُوا** * تحفین دے آدمی
 جو مشرک ہیں گناہوں کے درمیان دوزخ رہے ہیں * **كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَتَّخِذُونَ**
أُنْ لَوْ كُنْ سَعَىٰ * جو ایمان لائے ہیں ہنستے ہیں تھکا کرتے ہیں * **وَإِذَا مَرُوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ**
 اور جب گزرتے ہیں بے مشرک مومنوں کے اوپر غمزہ کرتے ہیں آنکھوں سے ابرو سے اشارتیں
 کرتے ہیں تھکتا کرتے ہیں مسخریاں کرتے ہیں * **وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ**
 اور جب بے کافر اپنے اہل کے پاس جاتے ہیں اپنے گھروں کو پھرتے ہیں مومنوں کے اوپر تھکتے کر کر
 اور کافروں کے پاس جاتے ہیں خوشوقت جاتے ہیں ہنستے ہوئے پھرتے ہیں اور بار دن سے ملکر
 مومنوں کے اوپر ہنسیاں کرتے ہیں خوش ہوتے ہیں * **وَإِذَا رَأَوْهُمْ** * اور جس وقت بے کافر
 منافق مومنوں کو دیکھتے ہیں * **قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ** * کہتے ہیں بے کافر منافق مشرک
 مومنوں کو دیکھ کر بے لوگ تحقیق گمراہ ہیں باپ دادوں کی راہ میں چھوڑ دیں ہنسیاں گمراہی
 کو مومنوں کے اوپر ثابت کرتے ہیں * پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کافروں منافقوں کے حق میں *
وَمَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ * اور بے کافر نہیں بھیجے گئے ان مومنوں کے اور نگہبان * ان کافروں کو

موسو رکھا رکھو! لا متروک کر نہیں۔ بھجنا جو ان کی نیکی بدی کو دیکھتے رہیں اپنی راہ میں چلاویں اور
سچی راہ میں جائے دیں۔ دنیا میں بے لوک جو کچھ دیکھے مسخری کی باتیں کرنے ہیں کر لیویں آخرت
میں نہ کرینگے اُسکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ﴾
پھر اُس دن قیامت کے روز سے لوگ دے آدمی جو موسیٰ میں اللہ و رسول کے حکم کے
اوپر ایمان لائے ہیں کافروں سے کافروں کے حال دیکھنے سے ہنسیں گے ﴿وَعَلَى الْآرَائِكِ يَنْظُرُونَ﴾
تختوں کے اوپر دستِ نحت جو جہاں سے جہاں سے ہیں خمیوں میں باقوت کے مونیوں کے ساتھ کر موسیٰ نظر کرینگے
دوزخین کے احوال کو دیکھ کر جس وقت آگ میں دوزخ کی جلیںگے زنجیروں میں بائدہ کر
لھینگے عذاب کے فرشتوں کے ہاتھ مار کھا دیں گے ذلیل ہو دیں گے خوار ہو دیں گے اُس وقت موسیٰ خوش
ہو دیں گے آپس میں ہنسنے لگیں گے اور عرضیں گی کہ اے لوگ دے کافروں دنیا میں
مسلمانوں کے اوپر ہتھکڑیاں تھے ہاتھ تھے جب دوزخ میں پہنچے آگ میں جھینگے فرشتے انکے
دروازہ بہشت کی طرف سے کھول دیں گے اور ان دوزخیوں کو کہیں گے آؤ شتاب آؤ بہشت میں چلو
پھر بے دوزخی بہشت نحت کر کر خرابی سے دروازے تک پہنچیں گے اسی وقت فرشتے دروازہ بہشت کا
بند کر دیں گے بے کافر مشرک شرمندہ ہو کر رہ جائیں گے بہت غم کریں گے غمگیں ہو دیں گے پھر دوزخ کے فرشتے
انکو کھینچ کر برستہ حال سے دوزخ میں ڈال دیں گے اس حال کو دیکھ کر موسیٰ خوش ہو دیں گے
دنیا کی باتوں کو یاد کریں گے دوزخیوں کو یاد دلا دیں گے ﴿هَلْ ثُوبَ الْكُفَّارِ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾
تحقیق ثواب یا کافروں نے جزا ہائی بدلا پایا کافروں نے عمارتوں کا موزنا جو دنیا میں کرنے تھے
مسخریان مسلمانوں کے ساتھ اُس دن قیامت کے روز موسیٰ کے دل خوش کرنے کے
واسطے دشمنوں کو وہیں بدلا دیا جو دنیا میں مسلمانوں کے ساتھ مسخری کر کے اپنے دل کو
خوش کرتے تھے اور مسلمانوں کو تنگیں کرتے تھے مانع کرتے تھے اس کام کے بدلے میں اللہ تعالیٰ
نے ان لوگوں سے وہی معاہدہ کی جو آخر کو آخرت میں ان کی بدکاری کے سبب بد بختی کے سبب
بہت تنگیں کیا برستہ حال سے انکو ہمیشہ ان غموں میں رہیں گے عذاب لہینچتے رہیں گے اور
مسلمانوں کو جو غم کھاتے تھے صبر کرنے تھے اپنے ایمان میں مسلمانوں میں زیادہ قائم ہونے تھے آخرت
میں بہت خوش کیا بہت برائی خوشو قیام بخشیں ہمیشہ ہمیشہ دے خوشحالوں میں رہیں گے موسیٰ
مسلمانوں کو چاہئے جو اس آیت کی نصیحت کو نہ اپنے دل میں رکھیں جاگہ دیویں اور

خدا کے کسی بندے نے سنا ہے، تھمتھا مسخری نہ کریں کسی کو، تھمر نہ جائیں غرور و کبر نہ کریں * ہر طرح کے اچھے برے عمل کی جزا بدلہ لا آخر کو ہر کوئی ہادیا کا ایک ذرہ تفاوت نہیں ہو ورنہ * اللہ تعالیٰ سب مومن مسلمانوں کو اپنے افضل کرم سے اچھے کاموں کی توفیق بخشتے برے کاموں سے بچا رکھے * آمین آمین آمین *

سورۃ الشقاق کی یہ پچیس آیتیں ایک سو نو کلمے چار سو تیس حرف ہیں * کافر یہ جھٹستے تھے قیامت کس طرح ہو دیگی کب ہو دیگی قیامت کے دن کے سن کا کچھ ہو ورنہ * اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہی *
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا السَّمَاءُ اَنْشَقَّتْ * جس وقت آسمان بھٹ جاوے گا بار بارہ گز سے کترے گا، بادیاں سور کے چھینکنے سے آسمان کی ہیئت سے فرشتوں کے اترنے کے واسطے جو ہر ایک آسمان تو نیر کا اس آسمان کے فرشتے اتر کر حشر کے میدان میں سب آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکھ کر کھڑے ہو دیں گے * وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَاُذِنَتْ لِرَبِّهَا * اور سر ادا رہی آسمان کو حکم خدا سے تعالیٰ کا قبول کرے حکم کے تابع ہو دے * وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ * اور جب زمین بڑھائی جاوے گی * اول آخر کی خلق جمع ہو دیگی اگلے پچھلی مردے سب چھینکے ان سب کے کھڑے ہونے کے واسطے لباؤ چوراہے میں گاہت بڑھ جاوے گا جس طرح چمڑے کو کھینچ کر پڑھاتے ہیں * اسی طرح فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین کو کھینچ کر بڑھا دیں گے * مشرق سے مغرب تک اور بنیخ زمین میں کچھ نہ بڑھے گا * پہاڑ اکھڑ جاوے گا دریا ندیاں خشک ہو جاوے گی گڑھا خندق اس میں کچھ نہ بڑھے گا تمام زمین ہموار ہو جاوے گی برابر ہو جاوے گی * وَالْقَتْمَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ * اور باہر نکال دالیگی زمین جو کچھ زمین کے اندر ہی * خزانے اور سب مردے زمین سے نکلیں گے اور زمین خالی ہو جاوے گی زمین کے اندر کچھ نہ بڑھے گا سب جی اٹھیں گے * وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحَقَّتْ * اور سب جی اٹھیں گے زمین خدا کے حکم کو جو کچھ زمین کو حکم ہو ورنہ بجالا دیگی حکم کو قبول کریں گے * اور لایق ہی زمین کو جو حکم خدا سے تعالیٰ کا بجا دے تفاوت نہ کرے * جب یہ حقیقتیں ظاہر ہو دیں گی جب قیامت قائم ہو دیگی سب کوئی نئے سرے سے چھو بیٹھے زندہ ہو دیں گے ہر ایک کا حساب ہو ورنہ گا فرسٹرک بدکار دوزخ میں پڑیں گے عذاب میں کریں گے اور مومن مسلمان نیک کار بہشت میں داخل ہو دیں گے ثواب پا دیں گے * اور یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے زمین

آسمان کے حق تعالیٰ و اذن و لربها و حقت سرآوردی لایق ہی آسمان زمین کو بلکہ حکم کے تابع رہن اس میں استارت ہی جز میں آسمان اللہ تعالیٰ کے حکم کے باندھے ہوئے کھرتے ہیں * جب تک کہ ہی قائم رہو قائم ہیں جب حکم ہو دیگا تو ت جاؤ گئے * اور اسی طرح ہر عذر و پادہ و رخت آگ پانی سب پیدایش ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں قائم ہیں ایک بال برابر تفاوت کرنے کی گہی کو قدرت نہیں * جس کام میں جسکو حکم ہو اسی بے اختیار کرنا ہی * آسمان چاند سورج ستاروں کو حکم ہی پھرتے رہو پھرتے ہیں کبھی آرام نہ کر سکتے ایک دم نہیں ٹھہرتے * زمین کو بہار و ن کو درختوں کو حکم ہو اسی کھرتے رہو حرکت مت کر دو کھرتے ہیں حرکت نہیں کر سکتے * اسی طرح ذرہ ذرہ جس کام میں فرمایا ہی اسی کام میں چلا جاتا ہی قائم ہی پر آدمی بے گہی کرتا ہی بے فرمانی میں چلا جاتا ہی حکم نہیں مانتا ہی جس کام کرنے کو فرمایا ہی نہیں کرتا اسکا اٹا کوئی جس کاموں کو منع کیا ہی وہی کام کرتا ہی * یہ تمام سب اختیار گاہی کسی جز کو اللہ تعالیٰ نے کسی کام کا اختیار نہیں بخشا ہر ایک جز کو جو کام فرمایا ہی اسی کام کی قدرت بخشی ہی اور کام کی اسکو قدرت نہیں بخشی * اس واسطے بغیر اختیار وہی کام کرتا ہی اور کام نہیں کر سکتا ہی * آدمی کے تین شب طرح کی قدرت بخشی ہی جو کام چاہے سو کرے جو بچاہے سو کرے جان چاہے وہاں جاوے جان چاہے وہاں سے نکلتے نقصان کی طرف جاوے کمال کی طرف جاوے نیکی بدی کی راہ اُسکے اوپر کھول دینے میں نقصان کے کمال کے استباب سب کچھ بنا کر دینے میں ہر ایک کام کا مختار کر دیا ہی * پھر آدمی جو اپنے دل میں سمجھے تو جانے اللہ تعالیٰ نے آدمی کے اوپر بہت برت افضل کیا ہی برت احسان کیا ہی جو یہ اختیار کی نعمت بخشی ہی * جو جز کسی کو انسی پیدایش میں نہ بخشی نہی آدمی کو بخشی ہر کام کرنے میں اُسکے ہاتھ پانوں کھول دیئے * اسی واسطے اُسکے اوپر اپنی طرف سے ہنمبر بھیجے اپنے کلام بھیجے ابھی بڑی راہ کا جز دی بھلا بڑا اُس کو سمجھا دیا سنا دیا بھلے بڑے کلام بنا دیئے * اور اُس اختیار دینے کے سبب اُسکے اوپر آپ زبردستی نہ کی جز نہیں کیا * جو وہ خواہ مخیر کرنے چاہتا اختیار چھین لیتا ایک راہ میں لگا دینا بے اختیار اپنی کام میں چلا جاتا کچھ عذاب ثواب نہاتا * اسی واسطے تمام خلقت کو اور خستون کو اختیار نہیں دیا عذاب ثواب بھی اُن کو نہیں ہوتا پر آدمی کو اختیار دیا ہی عذاب ثواب بھی اُسی کے واسطے رکھا ہی دو بخشت بھی اُسی کے واسطے پید کیا ہی * فرمایا ہی

سب اسباب شمار سے واسطے پیدا کر دیتے ہیں جو کوئی اچھا کام کرے گا، اچھا بد لا پاد و بگاڑا
 کام کرے گا، بڑا بد لا پاد و بگاڑا آدمی کو چاہئے اس نعمت کی تھوڑی بوجھے شکر احسان کا بخلاوے اور
 شکر اس نعمت کا بخلاوے اور اپنی قدرت کو اپنے اختیار کو اللہ تعالیٰ کی رضا منن مرضی منن
 خراج کرے * جو کام فرمایا وہی کام بخلاوے اپنا اختیار بخاوند کے اختیار منن دیو سے جو کچھ کام
 پروردگار نے اس کے واسطے اختیار کیا ہی اسی کام کو اختیار کرے اور جو کچھ کرنے کو منع کیا ہی
 کرے * آپ کو اپنے اختیار سے اس باک پروردگار کے اختیار منن بے اختیار کر دیو سے نہ
 اپنے کمال کو پہنچے وہی دنیا کی سعادت خلی بادے * پھر اس دوح کو بلانا ایسی برتری دولت
 کو پہنچنا بہت بھاری کام ہے بہت محنت کا کام ہے * بہت طرح کے علم حاصل کیا چاہئے بہت کام
 کیا چاہئے نہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مرتبے کو پہنچے * پھر یہ بہت محنت کرنی جو آدمی کو
 درگاہی اس کا سبب برہی * آدمی افضل سافین منن حیوانیت کے درجے منن برہی اس
 دنیا کے گھر سے کوئے منن دو باہو ای دنیا ہی کے کام کرنے جانتا ہی دنیا ہی کی باتیں اس کی نظر
 منن آتی ہیں ہزاروں طرح کے خیالی خطرون منن گرفتار رہی * اچھا کھانا اچھا پینا اچھا گھر ہزاروں
 طرح کی نعمتیں زیب و زینت روپا سونا دنیا کا یاد آنا ہر طرف اس کا دل دوڑتا اپنے اختیار کو
 قدرت کو دنیا کی خیانت بانے منن خرچ کرنا ہی آخرت سے بھول رہی * اپنے ہمیشہ کی خوبی کی
 ہمیشگی کی دولت کی راہ بھوڑ دی ہی ہمیشہ کی بادشاہی بانے کے کام نہیں جانتا * اور جو کوئی دانا
 اس نادان آدمی کو وراہنا دے دے کام سکھاوے تو نہیں ستا نہیں سیکھتا * اور جو سنے
 اور سیکھے تو بھی اس دنیا کے کاموں منن گھرا رہتا ہی دے کام جو آخرت کے بانے کے کام ہیں نہیں
 کوتاہان کاموں کو بہت برتری محنت جانتا ہی مشکل ہو جھٹلی * اور جو گمراہی تو برتری سختی سے گمراہی
 اور اس بات کو نہیں جانتا جو بغیر اس محنت کے گئے بغیر اس سختی کے اٹھائے آخرت کی ہمیشگی کی دولت
 بنا دے گا * اس کو لازم ہی ضرور رہی جو یہ کام کرتے اس راہ منن اپنے اوپر سختی اتحاد ہے *
 اس بات کو اللہ تعالیٰ فرمائی * يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدًّا فَهَلْ أَقْبَدُ *
 اے آدمی تحقیق تو سختی سے کام کر رہا ہے اپنے پروردگار کی طرف محنت کا سختی کا کام کر رہا ہے پھر
 ملاقات کر رہا ہے تو اپنے کام کے بدلے کو دیکھنے والا ہے * تو اپنے کاموں کی مزدوری کو اے آدمی
 نادان کیوں بھول رہی اس قافی دنیا منن * راستہ دن دم دم بہ دنیا پر سے ٹنڈے سے چلی

بانی ہی اور اسی دنیا کے کام میں رہتا ہے تو اپنے پیدا کرنا والے کی طرف اور زندگی میں جست ہو
 بھلا کہ ہم مکہ کے یہاں نے سنن محکم ہو سستی مست کر * نجمہ کو لازم ہی جو سستی راہ کی محنت اپنے
 اوپر اٹھانام کرنے سنن محنت کر رہی کھینچ اپنے روزی دینے والے کی رضامندی حاصل کرنے کے
 واسطے کوشش کر سکتی ہے * نجمہ کو ضرور ہی اچھے کاموں میں محنت کرنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بانی سنن
 بہت سخی اختیار کرنی اپنے نفس کی خواہشوں سے جن خواہشوں کا حکم نہیں دے سکتا ان خواہشوں
 کی طرف بچانا * اور اسے تعالیٰ کے حکم بجالانے میں اپنے سن کو بدن کو مال کو جان کو خرچ کرنا بدل کو حکم
 میں لگانا بہ محنت دنیا میں * تم کو کیا چاہئے * آخر کو آخرت میں پروردگار کے حضور میں * اللہ ہی *
 اپنے عملوں سے جو کچھ سستی دنیا میں کی تھی اپنے کاموں کی جراثیم ملاقات کرنا اللہ ہی مزدوری
 پائیو اللہ ہی جیسا کریگا جیسا باور لگا * جس وقت نہ دن کا حساب ہونے لیرگانے عملوں کے جو کچھ دنیا
 میں مل گئے تھے ساری عمر کے کام پائے ہوئے ہر ایک کے ہاتھ میں دیئے جاویں گے سب بانی ذرہ درہ
 یاد آویں * اچھے لوگوں کے نامے داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے اور گناہ گاروں کے نامے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے *
 فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحْسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا * پھر جو کوئی دی جاویں گی کتاب
 اُس کے داہنے ہاتھ میں پھر کتاب حساب کیا جاوے گا اُس کا آسان حساب * وَيَنْقَلِبُ اِلَىٰ اٰهْلِهِ
 مُسْرُورًا * اور پھر لگا اپنے اہل کی طرف خوش وقت * دوسے لوگ جو سستی مومن مسلمان ہیں
 اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان کو حاصل ہوئی ہی دنیا میں اچھے کام کرتے رہے ہیں اور جو کچھ گناہ
 تصویر بھول چکے سستی ان سے ہو گئی ہی تو یہ کرتے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اوپر مہربان
 ہووے گا * فیامت کے دن حساب کے وقت اول ان کی بدیوں کے نامے دکھا دیئے جائیں گے اس طرح سے
 چھپا کر دکھا دیئے جائیں گے جو اور کسی کی نظر اُس کے اوپر نہیں پڑ سکے گی * * بیان اپنی دیکھیں گے در جاویں گے * پھر
 خطاب ہووے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک بندے مومن کو اسی بندے تو نے دنیا میں ایسے اسے
 گناہ کئے تھے فلاں گناہ فلاں دن بھلائی جاگہ وہ گناہ اُس دن میں اُس جاگہ میں کیا تھا پھر ہمارا خوف
 تھا تیرے دل میں ہم سے تو ڈرتا تھا تو یہ کرنا تھا شرمندہ ہوتا تھا اپنے گناہوں پر غم کھاتا تھا * ہم نے تیرے
 اُس گناہ کو دیکھ کر پردہ ڈال دیا کسی کے آگے تیرا پردہ نہ بھارتا گناہ بخش دیئے تیری سب
 تصویریں معاف کر دیں تیرے میں * بخشا پھر اُس مہربانی سے خوش ہو جاوے گا * سب کو ان کے اچھے
 کاموں کے نامے ظاہر کر کر اُس کے داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے سب کے روبرو پھر گناہ بہت خوش ہووے گا *

اور لوگوں سے کبر کا خوشی سے اُدھر سے عمل ناموں کو پڑھو دیکھو میرے اعمال اسے تعالیٰ نے قبول
 کیے۔ پھر وہ ان سے حکم ہو دیکھا عرش کی داہنی طرف جانے کا۔ تب خوش حال خوش وقت
 ہشتون میں اپنے بھائی بند خواہش اقربا بارون آستانوں پیچ ہو سنون مسلمانوں۔ بنی آریہ
 خوشبان کر دیکھا بے دے لوگ ہیں جن کا حساب آسان ہو دیکھا آسانی سے چھوٹ جاویں گے
 اسے نبی کے فضل کرم سے فرشتے کچھ جھگڑا آتھیں ان کے ساتھ کریں گے * **وَأَمَّا مَنِ ارْتَوَىٰ سَعِيًّا**
وَرَأَوْهُ ظَهْرًا لِّلنَّارِ فَيَسْخَرُ مِّنْهُ فَأُولَٰئِكَ سَمِعُوا لَيْسَ لَهُ شِرْكٌ اور جو کوئی دی جادو کی کتاب اُسکی
 ہتھ کے پچھے سے اُسکی بھڑکنا ابھی رہا جو آرزو کر دیکھا اپنے ہلاک کی اور در آویگا دوزخ میں
 جانی ہوئی آگ میں * وہ آدمی جو کافر تھے شترک تھے منافق تھے سرکس تھے مغرور تھے اللہ رسول کی
 رضا سے حاصل کرنے کی ان کو کچھ فکر نہ تھی آخرت کا کچھ اندیشہ نہ تھا دنیا کے لوگو کی رضا سے حاصل
 کرنے میں عمر اپنی کھوئی دنیا ہی کے کام میں ہمیشہ رہا اچھا کام کچھ کیا * ان لوگوں کے بائیں ہاتھ میں
 ان کے عمل نامے دیوینگے بری طرح سے خواری سے فرشتے داہنے ہاتھ کو ان کے گردنوں کے
 اوپر بند کر دیوینگے گردن کو مروڑ کر منہ کو ان کی ہتھ کی طرف کر دیوینگے * اور بائیں ہاتھ کو ان کے نور کر
 سینے کو پھار کر پھر اُسکو چھاتی کے اندر سے ہتھ کی طرف نکال کر تب انکی بدیون کے نامے
 ان کے ہاتھ میں دیوینگے * ہر ایک کافر شترک بے دین اپنے عمل نامے کو دیکھ بگا ملامت کر دیکھا آخر
 بدیون کی حقیت اپنی یاد دیکھا فرشتے اُسے ہر کام میں جھگڑا کر دیوینگے یہ کام کیوں کیا تھا وہ کام
 کیوں کیا تھا * ایسا برا حال حساب میں کریں گے ایسی سختی حساب کی ہو دیگی جو اس وقت
 بے اختیار ہو کر اپنا مرنا چاہرگا موت مانگا ہلاک کی آرزو کر دیکھا * اپنے دل میں کہہ رہا پھر دوسری بار
 جیانا تو ہمیشہ مرا ہوا رہتا تو خوف ہونا بھلا ہونا اب بھی کسی طرح مر جاؤں تو بہتر ہو سے مرنا مرنا کرتا
 ہوا دوزخ کی آگ میں داخل ہو دیکھا * فرشتے اُسکو مارے ہوئے دوزخ میں جانی آگ میں ڈال
 دیوینگے * پھر یہ سختی بہر خواری یہ بلا جو کافر شترک بے ایمان کے اوپر اس دن میں آوے گی کس سبب
 سے آویگی وہ سبب اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے * **إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَعْرُورًا** * تحقیق وہ کافر دنیا
 میں اپنی قوم کے اپنے لوگوں کے درمیان خوشحال تھا دنیا کا مال دولت یہ کہہ رہا تھا کہ ہر کام کا ہر کام کی
 خواہش میں آتا تھا ماں میں جاہ میں ناز کرتا تھا مغرور تھا کبریٰ کرتا تھا * اچھے اچھے کھانوں پر اچھے اچھے
 کپڑوں پر فخر کرتا تھا اترانا تھا طبیعت کا نفس کا بندہ تھا حرام مال کے اوپر کچھ نظر نہیں تھی اپنی

تسبیح کا تابع تھا۔ اپنے گھر بار نو کر پڑا کر لوگ شکر باغ حویلی سنن بار آستنا سنن وہ لوگ
 سب جو کافر مشرک تھے ان میں خوشیاں کرتا تھا۔ ماچ راگ رنگ ہنسی تھتھے سنن بے قاعد سے کاموں سنن
 عمر کا گھر مانہا۔ اسے تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے کچھ آس کو کام نہیں تھا خدا سے تعالیٰ کا کچھ در نہیں تھا۔
 اسے رسول کے حکم کی کچھ پرواہ نہیں تھی شریعت سے کچھ غرض نہ رکھتا تھا آخرت کا کچھ غم نہیں
 تھا۔ جو کچھ چاہتا تھا سو کرتا تھا اور دنیا مال ملک زمین باغ باد بھی چھینتا تھا ظلم کرتا تھا ناحی خون
 کرتا تھا حرام کاریوں میں رہتا تھا اسی کاموں میں انہیں باتوں میں خوش رہتا تھا اور مومن مسلمان
 ہمیشہ غمگین رہتا تھا اسے تعالیٰ سے ڈرتا تھا اسے رسول کے حکم میں رہتا تھا۔ جو کام کرتا تھا شکر کر
 کرتا تھا جو دوزخ میں جاتا تھا آخرت کی خبر حویلی یاد سے دینا کو فانی جانتا تھا آخرت کو بانی جانتا تھا
 دینا کی زیادتی کمی کے درمیان کی خوشی ناخوشی نہیں تھی اپنے ایمان کے نقصان میں غم کھاتا تھا۔
 ایمان کی زیادتی میں ایسے کام کرنے میں خوش ہو جاتا تھا۔ ان باتوں کے سبب مومنوں کو آخرت میں
 ہمیشہ کی دولت ہمیشہ کی خوش حالی ان سے تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملنے لگی۔ اور ان بڑے
 کاموں کے بڑی باتوں کے سبب کافر مشرک نے ایمان ہمیشہ کے غم میں برائی کر لیا۔ اور سب
 ان کا فردن کی خواری خدا سے گاہر ہے۔ **إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ**۔ نفیس وہ کافر دینا میں گمان
 کرتا تھا جو مرنے کے بعد ہرگز پھرنے کا نہیں لگے گا۔ سنن باز گشت ہرگز نہیں ہو دیگی خدا سے تعالیٰ کی
 طرف رجوع نہ کرے گا۔ اور وہ کافر نے ایمان کو نہیں تھا جو ایک بار مر کر دوسری بار پھر کوئی جگہ نہیں
 فیامت کا حساب کا دوزخ کا بہت کام کرنا تھا آخرت کو سمجھنا تھا۔ اپنے دل میں کہتا تھا میں ہرگز
 مر کر پھر نہیں جیو گا دینا میں جو کچھ دینا کا جتنا سکون سولے لون حرام حلال کیا بات ہی کہاں کی
 بات ہی پھر کون پوچھنے والا ہی دل کے ہو س ابھی بنادینگے نوکب جاوینگے۔ ان گمانوں میں ایسے
 گمانوں میں رہتا تھا اس سبب اچھے کام کچھ نہ کر سکا ساری عمر بڑے ہی کاموں میں رہا۔ **وَلَسَىٰ أَنْ
 رَبِّهِ كَأَنْ يَمْ بَصِيرًا**۔ ان رجوع کرنا سچ ہی مرنے کے بعد کچھ جینا ہو گا تحقیق پیدا کرنا الا اسکا
 بالیو الا اس کا اس کافر مشرک کے کاموں کا دیکھنے والا ہی وہ کافر ا کام کرتا تھا حرام کاریوں
 میں دو باہو تھا دل میں کہتا تھا میرے ان کاموں کو کون دیکھتا ہے۔ اور جو کوئی بے ایمانی کی راہ سے
 ایسی بات کہے یا دل میں اپنے ایسی بات کا گمان رکھے فیامت میں پھر کر دوسری بار جینے کو
 حساب کتاب کو نہ دے اور اوڑھ بڑے کام چھپ کے کرتا رہے اور دل میں جانتے ہو ان کاموں کو میرے

کوئی نہیں دیکھتا نہیں جانتا۔ اسے گمان کو اسے تعالیٰ اپنے اس کلام سے دور کرنا ہی دینا ہی ہے۔
 فیست ہو دیگی حساب کتاب پہلے پڑے گا ذرہ ذرہ کر کر ہو دیگا جو کوئی جیسا کام کرنا ہی سبک بہ
 اس کا پیدا کرنا والا یا لانے والا روزی دینے والا اسے سب کاموں کو ذرہ ذرہ کر دیکھتا ہی کہہ
 مئی کوئی بات اسے یا کہ نادمہ کے آگے بھی نہیں اسی سب دیکھتا یا رب جاننے والے۔
 روزی دینے والے کو کہتے ہیں جانتا نہیں نور روزی کس طرح سے دینا ہی کس طرح سے پرورش
 کرنا ہی سردن رات میں وہ پاک پروردگار اٹھارہ ہزار عالم کی روزی پھیلتا ہی ہے پھر چوتھی
 کاتھی تک کی کوئے روزی نہیں رکھتا کسی بندے کے حال سے وہ غافل ہے نہ نہیں سب کچھ دیکھتا ہی
 سب کچھ جانتا ہی ہے پھر اسے مات کے اوپر قسم کھاتا ہی پروردگار تعالیٰ جو ایک طرح کی بات
 کا جانا کہتا ہی تھا میری اگلی پہلی سب طرح کی زمین دیکھتا ہی جانتا ہی ہے ﴿فَلَا اقْسِمُ بِالشَّفَقِ﴾
 شرف ایمان کا فردن کی ابھی نہیں دینا امت کے سپر ہیں اپنے حال سے اپنے کاموں سے پروردگار
 کو بے خبر ہو جیسے ہیں قسم کرنا ہون میں سو گند کھانا ہون میں شفق کی ﴿شفق سرخی کا نام ہی جو شام
 شام کے سورج نکلے ہوئے دینے ہوئے آسمان کے کنارے سن پیا ہوا ہی ہے وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقِ﴾ اور
 قسم کرنا سو گند کھانا ہون میں رات کی اور جو کچھ رات نے اس کو جمع کیا ہی ہے رات کی اور اس پر کی
 جو جمع کرے اور وہاں لبو سے رات اور چیز کو ہنی تاریکی سن ﴿وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ﴾ اور سو گند
 ہی جانے کی جس وقت جمع ہووے نور اس کا اور تمام ہووے کامل ہووے پودہ ہون رات کا پندہ ہووے
 اَتَرَ كَبِيرٍ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿البہ البہ سوار ہووے گے جڑھو گے تم ایک حال کے تین ایک سال سے
 موت کا ہول سیکر کیر کا سوال پھر دھر کا حساب پھر گند رنا صراط پر پھر دوزخ بہشت کا حال ﴿ان
 آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے احوال کی گردش پر قسم کھائی شفق اور رات کی اور
 جانے کی ﴿اس سو گند کی اس قسم کی حکمتیں اللہ تعالیٰ کو معلوم ہیں یا اللہ کے رسول کو معلوم ہونگی
 جتنا اللہ تعالیٰ نے جانا بخشا ہی اپنے رسول کو اور رسول کے طفیل سے امت کے لوگوں کو ہر ایک
 کے حوصلے کے موافق وہ نادمہ کچھ بھید حکمتیں اپنے کلام کی سمجھاتا دیتا ہی ہے ایک بھید یہ ہی شفق کی
 قسم کھائی شفق اس سرخی کا نام ہی جو شام کو سورج کے دینے کے بجھے مغرب کی طرف
 آسمان میں ظاہر ہوتی ہی ایک گھڑی کم و زیادہ رہتی ہی پھر چلی جاتی ہی ﴿اس میں اشارت
 ہی جو آدمی اپنے احوال کو دیکھے تو ویسا ہی پاوے کوئی حال اسے سن کا قایم نہیں خوشی فاقہ ہی

صحت بیماری و بیکاری و فقری دوستی دشمنی اچھا حال بُرا حال کوئی قایم نہیں دنیا میں کسی حال کو آدمی کے قرار نہیں * ایک حال ایک وقت میں نظر آتا ہی جانتا ہی اسی حال میں ہمیشہ رہو نہ گاہ بیکھتا ہی جو وہاں نہ جاتا رہا * آدمی کو چاہئے جو اپنے کسی حال کے اوپر بھروسہ نہ کرے اعتماد نہ کرے دولت جو اتنی فوٹ پر موزون ہو وے سے بے گنے پر نہ بھولے جانے ویرہ ہمیشہ رہے گا جو کچھ اچھا کام اپنی آخرت کا کام کرنا ہو وے سو کر لیوے فرصت کے وقت نو غنیمت جانے جب وقت جاتا رہے گا افسوس کرنا رہے گا بھر کچھ ہاتھ نہ آوے گا اور اسہ تعالیٰ نے راست کی قسم کھائی اور اس پیر کی قسم کھائی جو رات اپنی اندھیاری میں تاریکی میں اُسے گھیر اپنی ہی دھانپ لیتی ہی * مشرق سے مغرب تک سب خلق عالم اُس کے اندھیاری سے میں گھر جاتی ہی کار بار دنیا کے پھوٹ جاتے ہیں سب کوئی سو رہتے ہیں * اِس سو گئے میں کافروں مشرکوں کی حقیقت پر اشارت ہی جو اُن کی روحانی ان کی جانیں اُن کے دل اُن کی عقلیں ایسی اندھیاری میں ہیں جسے آدمی رات اندھیاری میں سو جاتے ہیں آخرت کے کام اچھے عمل اُن سے اِس طرح چھوٹے ہیں جس طرح رات کے سوئیوں لون سے دنیا کے کار بار پھوٹ جاتے ہیں * دل کے اندھے ہیں جل کی اور گمراہی کی تاریکی نے اُن کے دلوں کو گھیر رکھا ہی بے ایمانی کی اندھیاری نے اندھا کر رکھا ہی عقائد اُن کی آخرت کے عمل سے بے خبر ہیں بے نور ہیں * دنیا میں اندھے رہے اندھیاری میں رہے آخرت میں بھی اندھے ہی اُنہی گئے دوزخ کی اندھیاری میں چلے جاویں گے * اور چاند کی سو گئے کھائی جس وقت نور آسکا پورا ہوتا ہی کامل ہوتا ہی اُس میں اِن مومنوں کی حقیقت پر اشارت ہی * جس وقت آدمی کے دل میں ایمان اور مسلمان کا نور آتا ہی اسہ در سول کی خبروں کو سچ جانتا ہی یقین کرتا ہی حکم احکام کو قبول کرتا ہی دل اُس کا اِس نور سے روشن ہوتا ہی * اول ایسا روشن ہوتا ہی جیسا پہلی رات کا چاند جیون جیون دین کا علم سیکھتا جاتا ہی یقین کا نور زیادہ ہو جاتا ہی * مسلمان کے ظاہر باطن کا کام کرنا جاتا ہی دل کی روشنی برہمتی جاتی ہی * جب ایمان اور مسلمان میں پورا ہو جاتا ہی تو دم دگر روشن ہو جاتا ہی جو دھوپ رات کے چاند سے ہو جاتا ہی * جو آدمی ایمان دار ہی ہو وہ مسلمان ہی دنیا میں روشن ہوا آخرت میں بھی روشن ہو جاویگا * ایمان کی روشنی میں آسانی سے بہشت میں پہنچ جاویگا * پھر اسہ تعالیٰ نے آدمیوں کے احوال پر تعین کھائیں * آدمی ہمیشہ ایک حال پر نہیں رہے کوئی ایک حال سے اور

حال میں گردش گھاتا جاتا ہی تجھ سے تجھ ہوتا جاتا ہی اچھا حال ہووے یا برم حال ہووے اور
 وہ پاک پروردگار ہر حال پر آدمی کے بھر داری سب حال کو دیکھتا ہی کوئی حال کسی کا ہووے
 اس خاوند سے چھپا نہیں اول آخر کا احوال ذرہ ذرہ نہتہ نہتہ معلوم ہی ایک وقت نطفہ تھا پھر غنہ
 ہو الموبند ہا پھر مضغ ہو گوشت کا ٹکڑا بنا پھر ہضم ہوا ذائقہ کاں پیدا ہوئے سارے بدن کی صورت
 تیار ہوئی پھر روح حکم سے تن میں برسی پھر یہ ہوا دیباستنی آیا وہ بیمار ہو اور پروردگار نے
 اُسکی ما کے ہاتھ دایوں کے ہاتھ پرورش کروایا لایا ہوا بابا پھر کرکابن کے حال میں آیا کھینٹا
 کھانا پیتا پھر جوان ہوا ہر کام کے لایق ہوا قوت زیادہ ہوئی قوت کے روزی کے پیدا کرنے
 کی راہ سبکھی و کرمی بنا کوئی سوداگری کھیتی کام کسب کرنا پھر ادبیر ہوا آخر توبہ رفا
 ہوا ایمان تک کہ بہت بوجھ ہوا ضعف کی سستی کی حالت آئی مرے کے حال میں پہنچا آخر کو
 مر گیا اس حال تک مومن کا فرما ہر ہیں سبب کسی کے اوپر بھی حال گذرے ہیں پھر گور میں
 اور قیامت کے روز کافر کے اوپر بدے احوال آئے ہیں مومن کے اوپر بدے احوال آئے ہیں
 سچے مومن کے اوپر قبر میں ایمان کی برکت سے اچھے عماروں کے سبب اچھے حال آئے ہیں
 خوش بیان ہو میں ہیں پھر قیامت میں اچھی صورت ہو کر انھیں حساب کی آسائیاں
 ہو دیگی نائے عماروں کے دہنے ہاتھ میں آویگی بیکے کا پلا ترازو و بھاری ہو دیگا بلکہ اط سے
 آسانی سے شتاب گذر جاوے گا و زخ نظرون سے مومن کی چھٹی ریگی حوض کوثر کا پانی
 ہو دیگا اور سب طرح کی خوبیاں اور خوش بیان آرام دیکھنا ہو بہشت میں داخل ہو دیگا
 ہر ساعت ہر دن نئی نئی طرح کی خوشیاں آرام لذتیں خوبیاں ہمیشہ ہمیشہ پاتا ہر گناہ اور کافر شرک
 بے ایمان کے اوپر قبر میں بے ایمانی کے سبب خرابیوں کے احوال برے احوال آئے رہینگے ایک
 حال سے دوسرا حال زیادہ خواری کا عذاب کا ہو دیگا فر کی تنگی و حسرت اندھیا راعذاب
 گرزون کا گنا سانبون کا پچھوون کا کتا آگ میں جتنا ہر طرح کی بلاؤں میں گرنا ہر ایک صورت
 میں جی جی بری خصلتیں دنیا میں تھیں انھیں خصلتوں کے موافق ہو جانا کتے کی بلی کی جھکے کی
 گدھے کی سواری صورت میں ہونا اور راجہ و انون کی صورتوں میں ہونا عرصہ تک فیلاد احمد غا میں
 نہوت بکر فریب ختمہ حسد کہنے کے سبب اور سوائے ان خصلتوں کے جی خصلت جس
 حیوان کی جس کسی میں غالب ہو دیگی ویسی ہی صورت اُسکی اسی حیوان کی سی ہو جاوے گی اور

و بسوی ہی صورتِ منن عذاب پاؤں گا پھر قیامت کے دن بھی آپسی جیو ان کی صورت ہو کر
 اٹھیں گے۔ مردِ مت کے ہول منن سکھوں منن پر آگاہ پچاس ہزار برس کے دن منن کھڑا رہنا
 ہو گا۔ پیاس کنہ پونا آفتاب کا نزدیک ہو نا دھوب منن اُسکی جلتا اور ہزاروں طرح
 کی مٹھنیں ستھیاں لٹھج کر دو زخ منن برتا * بھر ہمیشہ ہمیشہ عذاب منن گرفتار رہنا اور
 دو زخ منن ایک طبق سے دوسرے ٹٹے منن زیادہ زیادہ عذاب منن چلے جانا * کافروں میں کون
 کے اوپر بے ایمان ال انیوالے ہیں * اللہ تعالیٰ مومن مسلمانوں کو اپنی پناہ منن رکھے ان سب
 سے عال سے بات نہ لے * جو آدمی سمجھے کہ جہے ایمان اور مسلمان منن کا برائی دولت ہی
 * اب چاہئے اپنے دل اور سامان کو ایمان اور مسلمان منن نہ اکر سے دل اور جان سے ایمان اور
 مسلمان کو نہ ل کر سے اس واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی * فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ * پھر کیا ہو اہی
 ان کافروں کے منن جو ایمان نہیں لائے * کیا مالاہری ہی کس بد بختی نے کبر ایامی ان کافروں میں کون
 لے ایمانوں کو جو ایمان اور مسلمان کی دولت سے منہ پھرنے منن اللہ و رسول کے حکم اکام دیوی
 نہیں کرنے آخرت سے کچھ عوض نہیں رکھنے مرنے کے پہنچے جو کچھ احوال گذریں گے اُن احوالوں کی کچھ فکر
 نہیں کرتے * اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن میں صمت کو اور رکھ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کو نہیں مانتے
 ہیں اپنے برائی مرنے منن * وَ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْمَعُونَ * اور جس وقت
 پڑھا جاتا ہی اُن کے اوپر قرآن سبہ نہیں کرتے * اللہ تعالیٰ کے کلام کی تعلیم نہیں جلاتے قرآن
 سب کر منن کو سر نہیں لگاتے مسلمان کے حکم احکام منن گردن نہیں رکھتے مار نہیں پڑھتے اپنے پیدا
 کر نیوالے کی روزی دینے والے کی بندگی نہیں بچلاتے * یہ مکر خرد رست بری باتیں منن اُن
 سرور دن کا بہت بُرا بد لای بہت بُرے حالوں منن یہ بگ * مومن کو لازم ہی جو ملاوت کرنے
 منن حب اس سور سے منن اس آیت کو پڑھ ملاوت کر سے سبہ کہ سے بہ قرآن منن پڑھو ان
 سبہ ہی * پھر اللہ تعالیٰ اُن بے ایمانوں کی حقیقت فرماتا ہی جو ایمان نہیں لائیں گے کافری منن کفر مکر
 منن مر گئے * بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَكْذِبُونَ * بلکہ وہ آدمی جو کافر ہیں جھٹلاتے ہیں پیغمبر کو
 دروغ گو کہتے ہیں * قرآن پر اللہ تعالیٰ کے کلام پر جھوٹہ صمت لگاتے ہیں بہ برائی بد بختی کی
 بات ہی و ایسی بد بختی کی بات مت سے ایمان کی دولت اُن کے کہوں کہ کس طرح سے نصیب ہو وہ
 جو آدمی جاہل ہی ناواقف ہی کچھ اُسنے سنا نہیں سمجھا نہیں اور وہ آدمی جمالت منن کفر منن

ہی ہے وہ کچھ ہدایت کی بات سننے اللہ کے کلام اُسکے کانوں میں برتن رسول کی حدیث سننے اور
 آخر کی بات سمجھنے سوجھنے پر اسے تو اُمید ہی جو ایمان لاوے مسلمان ہووے اللہ و رسول کے نذر نو
 دل اور جان سے قبول کرے اللہ تعالیٰ کی مدد کی سننے یاد سننے اخلاص سننے اپنا دین دنیا کا بھلا عالم اچھا کام
 کرے بُرے کاموں سے دور بھاگے بُرے مالوں سے بچاتے ہوئے اچھے مالوں میں مہینہ پہنچتا رہے
 اور عوام آدمی اللہ و رسول کے کام کو سننے اور دیکھنے والے اُن باتوں میں کچھ تامل نہ کرے
 ہدایت کی باتیں دل میں نہ بھراوے اور جو سمجھے پھر تہ کر زبان میں دل میں خدا کے کلام کو
 رسول کی حدیث کو جھٹلاوے جھوٹہ کی قیمت کاوے وہ بہت بُرا کم بخت ہی اس سب
 اللہ تعالیٰ اُسکو ایمان کی نعمت نصیب نہیں کرنا * اسی واسطے فرمایا کہ فرما وا قس ما دین
 نہیں بلکہ واقف ہو کر بھٹلاتے ہیں * **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا بَوَّهَوْنَ** * اور خدا سے تعالیٰ دانہ تر
 ہی بہت جانتا ہی اُن ستمداروں کو جو بھٹلاتے ہیں ایسے دونوں میں دین کی دشمنیاں اللہ
 و رسول سے بیزاریاں بہت شدہ اب میں رکھتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ کدے جمع کر رہے
 ہیں * **فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ** * پھر خبر دو باجمہ خوس خبری سنا دو اُن کافروں کو جسے سزا
 عذاب کی درد د کھ دینے والے عذاب کی * کہو اُن کافروں سے دے کافرجہ کی یہ حدیث ہی
 کہ اپنے دونوں میں دین کی دشمنیاں کہیں پھر رکھتے ہیں * تو تم اچھے کام نہیں کرتے ہو ہمیشہ کے عذاب
 میں دو زخ میں پڑو گے بُری طرح آگ میں جلتے رہو گے * **اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا**
الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرٌ مَّمْنُوْنٍ * سو اسے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے خاص کر
 اُن لوگوں کے واسطے ہی مزدوری بے نہایت جو ہرگز کم ہو دیگی کہیں کھتے کی نہیں * اس آیت میں
 مومنوں مسلمانوں کی دولت کا بیان فرمایا آدمی پہلے سے اللہ و رسول کے کلام سیکر ایمان لائے ابھی
 عمل کرنے لگے کچھ دشمنی ازکار بیزاری اُن کے دونوں میں نہیں ہی حسرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ
 وسلم کی ہدایت فنی سمجھے اپنے دل کے صدق سے تاع ہوئے جو کچھ فرمایا سو کرنے لگے اور جو کچھ منع کیا سو
 اُس کام کی طرف نہ گئے * اور اُن لوگوں کی حقیقت کا بیان ہی جو اول یہی دعوت میں ایمان
 نہ لائے ازکار کیا دشمنیاں دونوں میں رکھیں لڑائیاں کہیں مومنوں کو قتل کیا مارا پھر آخر کو ایسا
 سبب ہوا جو مسلمان کے دین کا سچ اُن کے اوپر معلوم ہوا یقین آگیا اپنے ازکار سے قیامت سے
 بیزار ہو گئے اپنی بے ادبیوں کے اوپر آفسوس کیا غم کھایا آخر کو تجھے دن سے ایمان لائے سچے مسلمان

ہوئے عالم کے تابع ہوئے اغلاص سے اچھے عمل کرنے لگے * اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر فضل کیا ان کے ایمان کو سہاگنی کو بیول کیا ان کے پچھلے سب گناہوں کو معاف کر دیا سچے مومنوں معنی داخل کیا ان کے اچھے اعمال کا بدلہ ابھی مزدوری سزوی کی ان کو ان لوگوں سے ہو کا درجہ کا درجہ سے جدا کر لیا * اس واسطے پہلی آیت کے بعد اس آیت کو بھیجا * اول فرمایا وہ لوگ جو کافر ہیں قرآن کو پیغمبر کو ٹھکانے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو کھانا ہی جو کچھ اپنے دلوں میں دشمنان رکھتے ہیں ان کو دردناک عذاب کی نیش بھری دو کہ ہمیشہ دوزخ میں جلتے رہیں گے * اس فرمانے نے ناسیدی کی ہر دلی آزمائشوں کو دشمنان رکھنے والوں کو ازکار کر دیا ان کو * پہلے بہت مومن مسلمان ایسے تھے جو اول قرآن کو ٹھکانے تھے رسول مایہ اسلام کو جھوٹھا کہتے تھے دشمنان کہنے دلوں میں مصداقی سے رکھتے تھے کہ تھے مسلمانوں سے پہلے بے ادبیاں کرتے تھے پھر ہر ایت پا کر دل ان کے کھل گئے دین کا سچ ان کے اوپر ظاہر ہو گیا دل سے جان سے مسلمان ہوئے * پھر اس آیت کے آنے سے اس آیت کے سننے سے اپنی خفیت کے اوپر نظر کی دیکھا ہر بھی اول ان باتوں میں تھے یہ بد بختی ہم سے ہوتی تھی * دوسرے ناسید ہو جانے کا گمان کیا کہیں ہم بھی ان کا فردن سین نہ دین ان بے ادبوں کے بدلے میں ہمارے اوپر بھی یہ ہمیشہ کا عذاب نہ پڑے ہم کھانے کا کھانا ملے * اللہ تعالیٰ نے آخر کی آیت کے سچے اس گمان کو ان کے ذور کیا ان کی خاطر جمع کی ان کو جدا کر لیا * فرمایا اس طرح کا عذاب ویسے کافروں کے واسطے ہی جو کافر سی منی کمر میں اذکار منی مر گئے * سوا سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اچھے عمل کئے ایمان کی برکت سے اچھے کاموں کے بدلے میں پچھلے سب گناہ ان کے معاف ہوئے نہایت ثواب ان کے واسطے سزا ہوئے کبھی خوشی لیان ان کی کم نہ ہو دیگی ہمیشہ خوشوقت رہیں گے * سورہ بروج مکی ہی اس معنی پائیس آیتیں اور ایک سو ٹوکھے اور چار سو تیس حرف ہیں *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ * سو گندہ آسمان کی ہر صاحب بروج کا * بارہ بروج ہیں آسمان کے سورج ہر ایک بروج میں ایک نہینار ہنایا ایک برس میں بارہ بروج تمام کرتا ہے * اور بارہ قریب اتر عائی دن میں ایک بروج کو تمام کرتا ہے اور ایک مہینے میں بارہ بروج آسمان کے بھر کر تمام کر لیتا ہے دن رات کا قیامت کھٹنا ہر گھنٹہ میں ہر برسوں کا شمار حساب جانے سورج کے پھرنے سے ان بارہ بروج میں معلوم ہوتا ہے اور ستاروں کا آسمان کے ان بروج کے درمیان

پھر نے منیٰ اور چاند سورج اور ان تارون کی گردش منیٰ ہزاروں طرح کے قایم سے اور مکمل
 اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں * کمال قدرت پروردگار کی اس کارخانے منیٰ ظاہری اس سب آسمان کی سو گند
 کھائی ہو رات دن نہیں برس آسمان کی گردش منیٰ چاند سورج کے پھر نے منیٰ ہوتے جاتے ہیں اس
 زمانے منیٰ لاکھوں کروڑوں کارخانے ناشیے قدرت کے ہوتے جاتے ہیں یہ سب کچھ دنیا کے کارخانے
 ہیں * وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ * اور سو گند ہی قیامت کے دن کی جو وعدہ کیا گیا ہی * اُس دن کے
 ظاہر کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہی البتہ ہو دہکا * وہ دن آسمان کی گردش نہیں قدرت سے
 پیدا ہو دہکا وہ ایک دن پچاس ہزار برس کا ہو دہکا * اور اُس دن سے کے دن منیٰ جس پر
 قسم کھائی ہیں اشارتیں ہیں * ایک قیامت کا دن دوسری جو ہر منیٰ منیٰ حاضر ہونا ہی جمعہ کا دن
 دوسری عرَفَہ کا دن صراطِ کو ساری حاضر ہونے ہیں * اور اس قیامت کے دن منیٰ البتہ جزا سزا
 دے گی * وشاہِدٍ و مشہود * اور سو گند ہی گواہ کی اور سو گند ہی اُس جزا کی جس کے لئے گواہی دی گئی
 ہی * شاہد کے لفظ کہنے منیٰ اول اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی قسم کرتا ہی وہ پاک پروردگار آب گواہ ہی اول
 آخر کے سب ناسق کے کام عمل دیکھتا ہی سب بے دلوں کے بھید بانٹا ہی * اور مشہود سب منیٰ ہیں اور
 سب کے کام اور بین ہیں * اور بعصوں نے کہا ہی شاہد ہمارے پیغمبر ہیں حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام اور
 مشہود حضرت کی امت ہی * حضرت نبی صاحب قیامت سن اپنی امت کے اچھے کاموں کی گواہی
 دینگے * اور یہ بات ہی جو شاہد حضرت کی امت ہیں اور مشہود سب پیغمبروں کی امتیں ہیں *
 جب قیامت کے دن منیٰ حساب ہو دہکا ہر امت سے سوال ہو دہکا جن لوگوں نے دنیا میں اچھے
 کام نہ کئے تھے سُک ہو جاؤ گے کہینگے ہم کو پیغمبروں نے کچھ نذر آج کے دن کی مذہبی بھی ہم کو کچھ نذر نہیں
 تھی ہم لاچار تھے * پیغمبروں کو حاضر کرینگے سوال ہو دہکا میں نے تم کو ان لوگوں کی ہدایت کے
 واسطے جو بھی تھا اور اس دن کی خبر دینے کہا تھا کہ سب کوئی سنیں اور اس دن کے واسطے کچھ کام
 کریں تم نے ان لوگوں کو خبر دی تھی یا نہ دی تھی * تب سب پیغمبر عرض کریں اے پاک پروردگار
 تو جانتا ہی ہمنے سب طرح ان کو خبر دی تھی جو کچھ کہنا تھا سو کہہ دیا تھا * حکم ہو دہکا میں سب کچھ
 جانتا ہوں تم اپنے سچ کا گواہ لاؤ * پھر سب پیغمبر عرض کریں ہمارے گواہ شاہد محمد رسول اللہ کی
 امت ہیں * حضرت کی امت کے برے برے برے برگ حاضر ہو دہکا سب پیغمبروں کے سچ پر اور
 نیک کاروں کی نیکی پر بدکاروں کی بدی پر گواہی دیں گے * اور یہ کہ شاہد عرَفَہ کا دن ہی مشہود سب ح

کہ نبیوالہم جن قیامت کے دن مین عرے کے دنوں کی صورتیں موجود ہو دیگی ہر ایک عرے کا دن
 اپنے حج کر نبیوالہم کے ایمان کے اوپر گواہی دیوے گا * اور شاہ جمعہ کا دن مشہور دجنے کی نماز پڑھنے
 والے ہیں جن کا دن بھی نماز پڑھنے والوں کے ایمان پر گواہی دیوے گا * اور شاہ مسجدین ہیں مشہور
 نماز پڑھنے والے ہیں ان کو ایہوں سے حاجی مصطفیٰ نماز پڑھنے والے بہشت متین داخل ہو دیں گے * اور
 ستارہ زمین ہی مشہور دجل کر نبیوالہم ہیں جن کنہیں نے جب کچھ کام زمین کے اوپر کیا ہی اسے
 تعالیٰ کے حکم سے زمین اسکی گواہی دیوے گی * اور شاہ فرشتے کر اما کانہیں ہیں مشہور دسب
 اند سے ہیں ہر ایک بندے کے سب طرح کے عملوں کی گواہی دیوے گی * اس شاہ مشہور کی قسم متین
 کئی قسمین ہوئیں * قسم کی اسے تعالیٰ نے اس قصے کے اوپر جو آگے بیان فرمایا اس متین اشارت ہی
 جو کفر کا اور کافروں کا آخر کو برہی اور مومن مسلمانوں کا آخر کو ہر طرح بھلائی * قصہ یہ ہی
 فرمایا * قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ * مارے گئے ہلاک کئے گئے اہل خدق
 کھائیاں کھودنے والے کڑھے کھودنے والے آگ بھری ایندھن سے * لعنت کئے گئے خدا کی رحمت
 سے نا امید ہوئے محروم ہوئے * خدق کے گڑھوں کے بار چھٹیوں کے گڑھوں کے حنی ہوئی آگ
 کے بار اسے کی رحمت سے دور ہر سے ہلاک ہوئے عذاب متین پر سے دے لوگ جھوٹے
 زمین متین کڑھے کھود کر برہی آگ جلائی تھی لکڑیاں آگ متین ڈال ڈال کر مومنوں کو اس آگ
 متین ڈالتے تھے جلاتے تھے * اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ * جب کافران گڑھوں کے کنارے یکے پاس کنارے کے اوپر
 بیٹھے تھے برے برے سردار کافرتحت بچھا کر ان تختوں کے اوپر بیٹھے والے تھے * وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ
 بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ * اور وہ کافران کام کے اوپر جو مومنوں کے ساتھ کرتے تھے حاضر تھے
 دیکھنے والے تھے مومنوں کو آگ متین جلاتے تھے عذاب کرتے تھے رحم نہ کرتے تھے ان کے جلنے متین خوش
 تھے مومنوں کے جلنے کا مات دیکھتے تھے * وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ *
 اور عیب نہ بکرا انکار نہ کیا ان کافروں نے مومنوں سے سوا اسے اس بات کے جو وہ مومن ایمان
 رکھتے تھے اسے تعالیٰ کے اوپر وہ خاوند جو غالب ہی تعریف کے لائق ہو * سو ہر حال اسی خاوند کو
 سراہنا صفت کرنی جو خوبیوں کے سراہا رہی جائے اور ان مومنوں متین اور کچھ عیب نہ تھا جن سے بے کافر
 دشمنی رکھتے تھے اور کہنے ان سے نکالتے تھے اور ان کو جلاتے تھے سوا اسے اسکے جو وہ اسے تعالیٰ کے
 اوپر ایمان رکھتے تھے خدا کو ایک جانتے تھے اپنے دل سے جان سے انھوں نے خدا کا ذکر قبول کیا تھا

خدا کے حکم پر راضی تھے وہ خدا جو سب کے اوپر اُس کا حکم غالب ہی ۔ کچھ جاحے سو کر سے اُسے
 عذاب سے عذاب سے درنا سب بندوں کو مناسب ہی اور سب طرح کی نوبیون کی تو بہت
 کرنی اُسی خدا کو لازم ہی * اُسے غاوت کے فضل کی رحمت کی مہربانی کی امید رکھنا چاہئے *
 الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ * وہ مادہ جو اُن کی گاہی ملک آسمان و زمین کا پادشاہی
 آسمان زمین کی اور کسی کی نہیں اُسی پروردگار کی ہی * وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ * اور اے
 تمہاری ہر چیز کے اوپر گواہ ہی شہید ہی * ہر حقیقت کو پہنچا ہی جو کوئی جو کام کر رہا ہی ، رد و رد ہر دار ہی
 واقف ہی * جو کوئی جیسا کام کرے گا وہ سب ہی پہ لایا گیا جسے اُن کافروں نے مومنوں کو عذاب
 کیا جالیا آگ میں * والا اے تمہاری اُس حقیقت پر گواہ تھا دانا تھا مومنوں کا کچھ برائیوں آگ کی راہ
 سے بہت متنبہ پہنچے کافروں میں بھی آگ میں جالے اور اُن آگ کی راہ سے دوزخ میں جالے
 گئے بڑے سخت عذاب میں پڑے * اصحاب الانہ و دکانہ تاریخ کی کہ بون متنبہ دن میں
 اس طرح سے ہی * ایک پادشاہ تھا یہودی قوم میں ذونو اس اسکا نام تھا عالم نہایت پرست
 تھا جس وقت حضرت عیسیٰ پیغمبرؑ م کو اے تمہاری نے خلق کی ہدایت کے واسطے بھیجا تھا اُس
 وقت یہودیوں کا غلبہ تھا * دے یہود حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں تھے راہ رسم دین کی
 بھول گئے تھے سحر جادو کی طرف لگے تھے بت پرستی کرتے تھے بدعتیں کرتے تھے دین کی راہ چھوڑ
 دی تھی * جسے اب اس زمانے میں بہت لوگ مسلمان کہلاتے ہیں اپنے تئیں حضرت محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی امت جانتے ہیں لیکن دین کے کام انہوں نے چھوڑ دیئے ہیں یہودیوں کو سجدے سے
 کرتے ہیں کافروں کی رسمیں بجالاتے ہیں ہولی دوالی دسہرا کرتے ہیں سیٹھ جیتہ پنجند گالی مہادیویں
 لی لی اولابی لی لان بری سہیج سد و زمین خان ملک یہ ست یہ رد و غیرہ کو بوجہ ہیں اُن کی مت
 چڑھاتے ہیں اور بہت باتیں ہیں غور و غور سب کرتے ہیں * یہ نادانی کا سبب ہی دین کے علم سے
 جاہل ہیں نادان ہیں * اسی طرح اُس وقت کے لوگ یہود حضرت موسیٰ کی امت جاہل ہو گئے تھے *
 پھر جب حضرت عیسیٰ پیغمبرؑ کو اے تمہاری نے پیغمبری دیکھ بھیجا انہوں نے خلق کی دعوت کی ہدایت کی
 طرف بلایا مگر سے دکھائے بہت لوگ ایمان لائے ہدایت پائی بہت لوگ کافر رہے نہ مانا دشمنی کرتے
 رہے * پھر بہت دن دنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام رہے دین قائم ہوا جاگہ جاگہ پھیلا مسہور
 ہوا یہودوں نے دشمنی میں کمر باندھی حضرت عیسیٰ کے مارنے کی فکر میں ہوئے * ایک دن حضرت

یعنی میرا سلام کو اکبر ایک جا کہہ منی بہت لوگوں نے پا کر گھیر لیا قید کیا * ایک آدمی کو اپنے
 سر دار دن منی سے حضرت عیسیٰ کے پکارتے کے واسطے اندر بھیجا اس وقت اسے تعالیٰ نے
 حضرت عیسیٰ کو فرستے بھیج کر آسمان منی بلا لیا دوسرے آسمان منی ان کے رہنے کا مقام
 مر رہا اور وہ آدمی جو حضرت عیسیٰ کے پکارتے کے واسطے اس گھر منی گیا تھا اسے تعالیٰ نے
 اس کو حسرت عیسیٰ کی صورت کر دیا اس نے اندر پہنچا دھونڈا کچھ پایا کسی کو نہ دیکھا ہر
 ذکا اور اپنے یاروں سے کہے لگا اندر میں نے بہت دھونڈا ہا پر عیسیٰ کو پایا اندر کوئی ہیں * سب
 لوگوں نے دیکھ کر کہا یہی آسب عیسیٰ ہی ہم کو دھوکھا اور دغا دیا ہی * سبھوں نے اسی کو پکارت کر سولی
 کے اوپر چڑھا دیا وہ بہت کسار مین تھار ا فلا نیا رہا وہ ابھی عیسیٰ کے دھونڈنے کے واسطے
 گیا تا کہین ساما نہ مانا اس کو مار ڈالا آخر کو اس یار کو بہت دھونڈا ہا پایا تب جانا افسوس
 کیا بھرا اس قضے کے بجھے حضرت عیسیٰ کا دین بہت دنیا منی پھیلا ان کے خلیفے قائم مقام ہوئے غلو کہ
 ہایت کرے لکے * اور یہو د بھی بہت نیچے اپنے اپنے ملکوں منی نیچے کا فر نیچے حضرت عیسیٰ کی است
 کے لوگوں سے نصار اسے دشمنی کرتے تھے * اس وقت منی میں کے ملک منی وہ بادشاہ جس کا
 زہن اس نام تھا بادشاہی کرنا تھا عالم تھا اس کا ایک وزیر تھا کاہن تھا حبادو کر تھا جادو کے
 بات بہت طرح کے مل جاتا تھا اس بادشاہ کے ملک کا کار بار اسی کے ہاتھ منی تھا بادشاہ بغیر اسکے
 نہ کچھ کرنے سکتا تھا سب لوگ اسی کے تابع تھے اس کا حکم تمام ملک منی اسکے جاری تھا جب وہ
 بہرہا ہوا ضعیف ہوا ایک دن بادشاہ سے کہا میں بہرہا ہوا ہون ضعیفی سستی میرے جو اس
 منی قوتوں منی بہت آئی ہی دیکھنے منی سنے منی قنات ہوا ہی اب صلاح مصلحت یہ ہی جو
 اپنے لوگوں منی سے کوئی ایک آدمی خوب کر کو میرے حوالے کرو جو ان ہو سے اکیلے ہو دے عقل فہم
 خوب رکھتا ہو دے میں اس کو تربیت کروں اپنا سب علم اس کو سکھاؤں میرے بجھے وہ مرا
 خلیفہ ہو دے ملک کا کار بار وہ کرتا رہے سب کام اسکے ہاتھ سے بند دست پاونیں * بادشاہ کو یہ بات
 اس کی پسند آئی جس طرح سے اس کا دل جانتا تھا ایک لڑکا جو ان تانہں کو کر عقل مند تیر
 فہم اسکے حوالے کیا وہ ساحر خوش ہوا اس کی تربیت منی مشمول ہوا اپنا علم اس کو سکھانے لگا * وہ
 جو ان ہر دن سبق لینے کے واسطے سیکھنے کے واسطے اپنے گھر سے اسکے گھر جاتا اس کا علم سیکھنا *
 ایک دن اسکے گھر کو جانتا تھا راہ منی ایک راہب کا گھر نظر آیا ایک فقیر بزرگ حضرت عیسیٰ عم کے

دین کا عالم تھا مومن تھا اللہ تعالیٰ کی زندگی میں مستعمل تھا اسکی جاگہ دیکھی لوگوں سے اسکی
 حیثیت پر بھی معلوم کیا اسکی ماننے کو اس جوان کا دل چاہا اس بزرگ کی نسبت میں ایسا ملانی
 پائیں کین اسکی دین داری کی باتیں اسکو بہت خوش آئیں ہر روز جھپ بھپ کر اسکی
 گھر جانے لگا یہ داری کا اعتقاد اسکی دل میں اُگیا ایمان لایا میں دین کی مانند تعالیٰ کی پسہ
 اُٹی اُٹی بزرگ کا طریق اختیار کیا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگا ماحر کے گھر بھی جاتا اتنے بڑ کی
 باتیں میں نہ دل سے آں دینا اثر اجاتا اس بزرگ کے پاس پھسپ کر رہتا جاتا سچی راہ
 دین کی نیکی بھلا بتا دین کا کام کرنا رہتا کتنے دن میں اُن بزرگ نے اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا
 اسکو سکھایا اسنے محنت کی دیوں ہوا کامل ہو گیا اسکا دوا کر کے سو بول ہو دے
 اور جو کچھ زبان سے کہے سو ہو جائے * اللہ تعالیٰ - اپنے اسم اعظم کی برکت سے اور اسکی صدق
 اور خاص کی برکت سے یہ کرامت اسے بخشی * ایک دن بزرگ کے گھر سے اپنے گھر ملا جاتا تھا
 راہ میں دیکھا وہ بہت لوگ اس میں جمع ہو رہے ہیں آگے راہ میں کوئی قدم نہیں رکھ سکنا
 لوگوں سے پہچھا کما سب ہی چرخ کھرتے ہو رہے ہو راہ سے بند ہو رہے ہو * لوگوں نے لہر
 ایک اڑا راہ میں آیا اسنے راہ کو گھیر رکھا کی کو قدرت نہیں ہو آگے جاسکے سب ان
 ہو رہے ہیں * وہ جوان اس حقیقت کو شکر لے دیا سو اس آگے گیا اسم اعظم پڑھ کر اسنے اسکی
 طرف دم کیا اسکی ہتھ کے اوپر ہاتھ بھرا اور اس آواز سے کہا راہ بھڑکتی ہے ایسی با اللہ
 کی طرف بھڑکتی ہے اپنے گھر کو چلا جا * وہ اڑا سر نیچے ڈال کر چلا آیا * سب آدمیوں نے یہ نصیحت
 دیکھی تعجب کیا تمام شہر میں یہ خبر مشہور ہوئی * اسی طرح سے ایک بار ایک راہ میں یہ
 آکر آرا * کھارا کو بند کیا تھا خلق اس راہ میں آنے والے سے نہ ہو رہے * وہ جوان جا کر تیرے پاس
 گھڑا ہوا اور اُسکے کان میں کچھ بات کہی تیرے ہی اس راہ سے اُنہم گنا * اس جوان کی بزرگی
 برائی کا برا شہر اہوا اسکی طرف ظن کی برائی رجوع ہوتی حالت مند غرض مند ہر طرف سے
 اسکے پاس آنے لگے اسکی دعا سے سب کی حاجتیں بر آتی تھیں بیمار صحت پانے تھے * ایک روز
 بادشاہ کا ایک برآمبر تھا اندھا ہو گیا تھا آنکھ میں اسکی جاتی رہیں یہی وہ اس جوان کے پاس
 آیا اپنا حال کہا دعا کروانے چاہا * جوان نے اسے کہا اکیلا ہو کر جو تو میری بات سننے برا
 تابع ہو دے میں جو کچھ کہوں سو کرے اور بے جہاد سے کسی سے نہ کہے تو میں دعا کروں تیری

آنکھیں چمکی ہو ساقین روشن ہو جاوین * اس امیر نے سب باتیں جب لمبوں کیں جو ان نے
ایمان لانے کو کہہ کہہ برآیا دین کی راہ کھائی پھر دعا کی اسکی آنکھیں چمکی ہو گئیں روشن
ہوئیں * پھر وہ امیر خوش ہو کر چرگا ہو کر بادشاہ کے پاس گیا سلام کیا بادشاہ نے دیکھ کر تعجب کیا
کہا واہ ہا ہا ہو گیا تھا آنکھیں میری کس طرح سے ابھی ہو گئیں کیسا سب ہوا * اس امیر کے شہر
سے بے اختیار نکلا کہ اسے تعالیٰ نے مجھ کو صحت بخشی میری آنکھیں چمکی کر دیں * زونو اس نے کہا
سرا اند اکون ہی امیر نے جواب میں کہا اللہ الذی لا الہ الا هو یعنی خدا وہی جو نہیں کوئی
عبد و مرعی سوا اسے اس کے بادشاہ نے ایک حیلے سے پوچھا یہ بات تو نے کس کے پاس سیکھی
ہی کس نے حکویدہ راہ بتائی ہی مجھ سے کہہ میٹر بھی یہ بات آسے سیکھوں اسکا تابع ہو جاؤں *
امیر بہت خوش ہوا جانا ہو یہ سچ کہانی بادشاہ ہی دین میں آدستہ خوب ہووے قصہ جو ان کا
عام بیان کیا سب دیت بادشاہ سے لہی * بادشاہ سید کہ بہت نامہ شہسوار تھے میں آیا اس جو ان کے
بلایا یہاں تھے پوچھیں * ان نے بے وسواس جو سچ بات تھی سو کہی میٹر نے اللہ تعالیٰ کو جانا اللہ تعالیٰ کے
رسول کو پہچانائیں کیا ایمان لایا کافر سی سحر حادو سے یزار ہوا بت پرستی سے اور سب
جرے کاموں سے توبہ کی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں بندگی میں حاضر ہوں اس کے فضل کا امیدوار ہوں
ہی سچ راہ ہی تو بھی دین میں آماں لا دو رخ سے چھویرگا بہشت میں داخل ہوویرگا دین
نیامیں آبر و پاویگا * بادشاہ نے یہ باتیں سُن کر عجب ہو کر اسے کہا تو اس راہ کو چھوڑ دے بت
پرستی میں رہ * جو ان نے کہا تو احمق ہوا ہی میں سچ راہ چھوڑ کر چھوٹی راہ میں کیوں کر
کس طرح بھر جاؤں تو اپنے دین کو چھوٹی راہ کو چھوڑ دے * پھر اس میں بہت رد و بدل ہوئی
مادتہ لے بہت طرح چالالاج بیکر غصہ کو کر مارنے کا ورد کیا کہ جو کس طرح پھر سے اسکا کہا
ذول کرے * وہ جو ان پر آدمین میں مضبوط تھا محکم تھا * پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم رہا
نابت رہا * بادشاہ نے جب دیکھا کہ یہ کسی طرح بھرنے کا نہیں نا امید ہوا تب غصے سے اپنے چاکر دین کو
کہا کیا جا اس کے ہاتھ پانوں باندھ کر دریا میں لیج کر غرق کر دو دبا دو * ان پیادوں نے اسکو
باندھ کر دریا کے اوپر لے گئے چاہتے تھے جو دبا دیوین آسنے دعا کی ابک باد آئی ان سب
دبانے والوں کو آسنے دبا دیا اسکے ہاتھ پانوں کھل گئے سلامت پھر آیا بادشاہ کو خبر پہنچی پھر پکڑا
سرگیا حکم کیا آگ جلاؤن اس میں اسکو جلا دیوین چاہتے تھے جو آگ میں اسکو ڈال دیوین *

حاتم والے اُس ہنگ منین جل گئے اُسکو کچھ ضرر نہ پہنچا۔ پھر عام کیا کہ کوسوں کے اوپر چڑھا دو
 چڑھا دیہ تیر بار ان کرنے لگے ایک تیر بھی کہی گا اُسکو نہ لگا سلامت رہا سب کوئی شرمندہ سے ہو رہا۔
 جو ان نے بادشاہ سے کہا اسی نادان اُنے ایسی قدر تین اسے تعالیٰ کی دیکھ کر۔ اُس بھی ایمان نہ پہنچا۔ لہذا کافر
 رہتا ہی بادشاہ نے نشتے سے کہا کچھ کو اوپر کچھ نہیں اڑے گا۔ ہی تیر اُڑنے لگا اور کچھ ہی بنگو مارو تو
 نونہ ہو وُن۔ جو ان نے کہا جو بنگو بھی بات نہ پائے تیر امارتا ہی دور نہ رہی تو تیر کمان منین رکھ اور
 تیر سے خدا کا نام لے کر چھوڑ تو تیر مقصود حاصل ہو ویکلا بادشاہ نے اُن طرح کیا اسے تعالیٰ کا
 نام لے کر تیر مارا اور کہا اِس جو ان کے خدا کا نام لے کر تیر مارتا ہو تو وہ تیر اُس کو کاری گا
 شہادت کا درجہ پایا شہید ہوا۔ اُس وقت جانی خلق بد نماست دیکھی تھی سب لوگ
 یہ حال دیکھ کر ایک بار کی بے اختیار کہنے لگے اَمَّا جَرَبَ هَذَا الْغَلَامُ بِمَعْنَى اِيْمَانٍ لَّائِيْمٍ
 اُس جو ان کے پروردگار کے اوپر خدا سے جانی کے اوپر یقین کیا ہم نے خدا کی کرنی اُسی پاک پروردگار کو
 اُپن ہی ہون کی بندگی اور سب چیز کی بندگی سے اسے اسے تعالیٰ کے بھوٹہ ہی۔ اُس بد بخت
 بادشاہ نے بہر حقیقت دیکھ کر غصہ کر کر کہا اِس زمین منین کرتے کھو دیں بہت گرتے کھتے کھتے
 اُن گرتھوں منین لڑتے اَلْبَيْنِ آگ بھلائی۔ اور اُنہی لوگوں کو بھلا کر کہا تو کوئی اُس نے ایسا
 ایمان نہ پایا ایک ایک سے پہنچنے جاو کسی کو مت بھوڑو اور ایک بُت لاکر درمیان منین رکھا اور
 آپ تخت کے اوپر بٹھا اور سب سردار اُسے کرسیوں کے اوپر بیٹھے۔ کہا جو کوئی اُس بُت کو
 سجدہ کرے خدا کے ایمان سے بھرے اُس کو کچھ مت کہو چھوڑ دو اور جو کوئی بُت کو سجدہ نہ کرے
 خدا پر ایمان رکھے اُسکو آگ منین جلاتے جاؤ جن لوگوں کو خدا سے تعالیٰ نے ایمان نصیب کیا تھا اور
 اُنکے دل منین یقین پہرا آگیا تھا اپنے ایمان منین قائم رہے آگ منین بلنا فول کیا ہزاروں آدمی مومن
 آگ منین پرتے تھے کافر مومن کو جلاتے تھے۔ اور وہ بادشاہ اور سردار تخت پر کرسیوں پر بیٹھے
 تماشا دیکھتے تھے خوش ہوتے تھے ہنستے تھے مومن جلتے جاتے تھے۔ پھر آگ ملی فی تھی نیک بخت۔
 یعنی ایمان لائی تھی اُسکو بکتر لائے اُسکی گود منین ایک بیٹا تھا اُسکو کہا تو بُت کو سجدہ کر خدا پر ایمان نہ رکھ۔
 اُس نے کہا بہ بات مجھ سے ہرگز نہو سبکی خدا کے تیر کو میثم سجدہ نہیں کرنے کی۔ اُن بد بختوں نے اُسے
 بیٹے کو اُسکی گود سے جدا کر کر آگ منین ڈال دیا لڑکا جلتے لگا۔ اُس وقت اُسکی ماؤ رگنی اور اُسکے
 دلہن آبا جو کچھ کفر کی بات کرے وہ لڑکا آگ کے درمیان سے رگڑا تھا ہی ماخردار کافرست ہو جا۔

مان آگ نہیں یہ نام بہشت ہی باغ ہی بہار ہی گلزار ہی نہرین جاری ہیں ایمان منن محکم رہے
 اس آگ منن چلی آؤ، اُن بی بی نے سکر ایمان کو دل منن محکم کیا اُس آگ منن چلی گئی، پھر جو مومن
 تھا اُس کا ایمان حق تعالیٰ کے حکم سے زیادہ ہو گیا کوئی اُس کافر کے کار منن نہ گیا، اور دسے کافر اُس
 تاسے سے اندھے تھے مومنوں نے آگ منن دالتے جاتے تھے، تہہ ہزار آدمی کو آگ منن جلا یا اللہ تعالیٰ
 نے ناک سے دسے بہشت منن، پہنچے پھر اللہ تعالیٰ کا غضب اُن کافروں کی طرف آیا آگ کو کار ہوا، ہر کے
 سب کڑھوں کی آگ پالیں کڑیلند ہو گئی، پھر اُس بادشاہ کو اور اُن سب کافروں کو کھیر لیا اور جلا دیا،
 کھردن کو عیبوں کو سہر کو آگ لگ گئی کوئی کافر نہ بچا سب کو جلا دیکر راکھ کر دیا، اور مومنوں کا
 ہر طرح بھلا ہوا اول آخر کی دولت بہت خوبی خوشی پائی، اور کافروں کا ہر طرح بُرا ہوا اول
 بھی دنیا منن جلے کھرا دسے گئے عذاب پائے اور آخر کو بھی بُرے عذاب منن پڑینگے آگ منن
 دوزخ کی بادینگے ہمیشہ جلتے ہی رہینگے، یہ بات اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا**
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے عذاب کیا آگ منن دالاموسن مردوں کو
 مومن بی بیوں کو، **ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا** پھر انہوں نے توبہ نہ کی کفر سے گناہ سے نہ پھر سے دین کو قبول نہ کیا
 ایمان نہ لائے، **فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ** پھر غاص انکے واسطے ہی عذاب
 دوزخ کا اور غاص اُن لوگوں کے واسطے ہی عذاب جلا یا اللہ تعالیٰ آگ کا دنیا منن بھی اور آخرت
 منن بھی، دنیا منن جسے اُن کافروں کو آگ نے جلا دیا کڑھوں سے نکل کر حکم سے خدا سے بلند ہوئی
 سب کو کھیر لیا جلا کر راکھ کر دیا، پھر مومنوں کی صفت اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے: **إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا**
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے لایق کام کئے ایمان منن محکم رہے کافروں
 کے عذاب سے آگ منن جلائے سے خوف کیا اور سے نہیں اپنے تن بدن کو خدا کے واسطے نہ کیا آگ
 منن جلے ایمان نہ چھوڑے وہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے امیدوار رہے، اور جو مومن اپنے ایمان کی حد
 پہنچتے ہیں ایمان منن محکم ہیں اللہ تعالیٰ کے حکم منن چلتے ہیں وہی کام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول
 نے فرمائے ہیں اخلاص سے محبت سے، **لَهُمْ جَنَّاتُ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ** خاص انہیں لوگوں کے
 واسطے مقرر ہیں بہشت باغ بہار سے باغ جن کے درختوں کے نیچے نہرین جاری ہیں ہر طرح کی خوبیاں
 اُن باغوں منن اُن نہروں منن ہیں، **ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ** یہ دولت بہ نعمتیں جو مومنوں کے
 واسطے بہشت منن مقرر ہوئیں ہیں بہت برتری رسنگاری ہی ہر طرح کی قید سے چھوٹنا ہی، اِس

آیت منن اسے تعالیٰ مومنوں کی بہت برتری دولت کی خبر دینا ہی فرماتا ہے مومنوں کو ہمیشہ کے
 عذاب سے نجات ہی دے ہمیشہ بہشت منن ہر طرح کی مومنوں منن دینے والے ہیں * کسی بات
 منن بند نہیں ہونے کے ہر طرح کی قید سے بہشت منن بھوت جاویں گے * دنیا منن آدمی کی ہی دولت
 منن بادشاہی نسبت منن ہو دے ہزاروں قیدوں منن نہی * بہت آرزو میں کرتا ہی نہیں
 حاصل ہو بیان * مومن بہشت منن جو کچھ آرزو کر دگا یا نہ کر اسی وقت وہ کام حاصل ہو جاوے گا * اگر چاہے
 کہ مومنوں کے عمل یا قوت کی بیان بہتر مرد کے باغ جس طرح کے دل منن خاطر منن گزرے اور
 جو کچھ دل چاہے اسی وقت اسے تعالیٰ کے نام سے یہاں دیکھا کسی آرزو منن بند نہ رہے * بلکہ
 بہن فوز کبیر کے * اسے تعالیٰ مومنوں کو یہ نعمتیں بخشے کہ سب کرے اپنے نبی کے طفیل سے * آمین
 آمین * اِنْ بَطَشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ * تحقیق پکارتا ہے پروردگار کا ہی محمد نسبت ہی *
 جس کو آفر کے باعث عذاب منن پکارتا ہی ہم اس کو ہرگز نجات نہیں کہی عذاب سے بھونے کا نہیں *
 اِنہ ہو پیدا ہوا و پیدا * تحقیق وہ خدا پیدا کرتا ہی ظاہر کرتا ہی پھر آخر کو آخرت کے دن سب
 مرنے کے بجائے زندہ کر دگا بلا ویرگا اول آخر کی خلی سب حکم سے جی آئیں گے * اور وہی پروردگار عذاب
 کرنا ہی کافروں کو دنیا منن پھر عذاب کر دگا ہمیشہ کا آخرت منن دہ رخ منن * وَهُوَ الْغَفُورُ الْودُدُ *
 اور وہی پاک پروردگار مغفرت کرنا والا ہی بخشنے والا ہی مومنوں کا ایمان داروں کا اور مہربان
 ہی اپنے دوستوں کے اوپر اور گناہ بخشنے والا ہی مہربان تو یہ کرنا والا ہی * دست ہی
 مومنوں کا اپنے خاص بندوں کا * یہ مہربانی ہی فضل ہی اور وہ عذاب کافروں کے اوپر عدل ہی *
 ذُو الْعَرْشِ * صاحب ہی عرش کا مالک ہی بادشاہ ہی ملک کا * دنیا منن اس عالم منن عرش سے
 کوئی چیز برتری نہیں ساتوں آسمان اور زمین اور دریا بہار و کرمی عرش کے بیچ منن ایسے ہیں جسے
 ایک جھٹا انگوٹھے کا بر سے بے نہایت جنگل میدان منن پر آہو دے * الْحَمْدُ * بزرگ ہی بزرگوار
 ہی ادنیٰ ذات منن اپنی صفات منن نہ اس پاک پروردگار کی ذات ہی کوئی ذات ہی نہ اس کی صفات
 کے برابر کسی کی صفات ہی سب عاجز نہیں بند سے ہیں وہ قادری خاوند ہی * فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ *
 کرنا والا ہی ہر کام کا جو کچھ چاہے جس کسی کو جو کچھ چاہے تو بخشنے جو کچھ چاہے سو سچ کرے *
 کسی کو قدرت نہیں جو دم مارے کچھ کیا کیا کیا نہ کیا * خاوند ہی بخشنے جو چاہے سو کرے جو مومنوں کو
 برآ کر دباوین کو چھوٹا کر دیا عاجزون کو غالب کر دیا * ہر سے بر سے باڈش ہون کو سر کنشوں کو

ہندوؤں کو شک منہ مار دیا ہلاک کر دیا۔ **هَلْ اَتَيْتَكَ حَدِيثَ الْجَنُودِ فِرْعَوْنُ وَامُودُ** تحقیق
 آئی تیرے اوپر یا نہ مات شکر و ن کی قوتے فوجوں کے **فرعون** کا لشکر لاکھوں آدمی نمود کی قوم
 بتائی قوت والے جنہوں نے بے فرمانی کی ان کے اوپر غضب آیا بسبب کہ ہلاک کیا مار ڈالا کسی
 قوم کو بانی منہ دریا منہ آبا یا کسی قوم کے اوپر باد کو حکم ہوا آخر ان کو ہار و ن ہرے ہتھوڑے
 سے باونے دے دے مار ڈالا جو لوئی بے فرمانی منہ ہی چاہئے ہونے دل منہ سمجھے بوجھے ٹکڑے
 بے فرمانی سے تیرے مذہب کی راہ عاجزی کے طریق اخبار کرے بڑے کاموں سے باز آجائے
 لے گا نرے ان اس نصیحت کو نہیں سننے نہیں سمجھنے **بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ**
 بلکہ وہ لوگ جو کافر ہیں سرور ہیں ان قصوں کے ٹھکانے سن پر سے دین شا کے کلام کو قرآن کو
 نہیں مانتے **وَتَوْتَهُ عَانِيَهُنَّ** واللہ **مِنْ وَّرَآئِهِمْ مَّحِيطٌ** اور خدا سے تعالیٰ عالم ہی دانہی ان
 کافروں کے اوائل کا اٹنا ظہر باطن اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں خدا سے تدلی کی قدرت نے ان
 کافروں کے گردا گرد کھیر کھا ہی قدرت کے احاطے سے باہر نہیں نکل سکتے جس وقت اللہ تعالیٰ
 چاہے گا اس وقت ان کے اوپر عذاب آنا و دگا ہلاک ہو جاویگے خدا کے کام کو تو ان کو نہیں مانتے
 قرآن کے قصوں کو نہیں سننے نہیں بوجھتے قرآن کو کہتے ہیں سحر ہی کد کی بات ہی بے گار ہو گئے
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ بلکہ یہ کتاب قرآن ہی برگ ہی برائی
 لوح محفوظ من گھا ہوا ہی اس قرآن کی برائی اور برائی کی حد نہیں ہزاروں طرح کے بھی حکمتیں
 قاید سے دین دنیا کی خوب ہانے کے اس کتاب میں ہیں تمام عالم کے آدمی جن بری جمع ہو کر جو چاہیں
 قرآنی ایک سورت کے برابر کہیں ہرگز نہ کہیں اور اس میں کسی کو تغیر نہ بل کرنے کی قدرت نہیں
 کوئی باجہ ایک آیت ایک حرف ایک خط لکھاوت اپنی طرف سے کہے کم کرے زیادہ کرے
 وہ تفاوت ہرگز نہ چاہے **لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ** لکھا ہوا ہی اللہ تعالیٰ کے عظم نہایت من گھبانی من
 ہی قرآن کی بزرگی برائی کے سبب شیطان اسے اس کے برہنے والوں سے اپنے عمل گریو اٹھائے
 دور بھاگنا رہنا ہی حضرت عدا اللہ اس جہاں رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ لوح محفوظ من
 تمام قرآن لکھا ہوا ہی اور جو کچھ ہوا ہی اور ہود یگا عالم کے درمیان فیاض تک سب کچھ اس میں
 لکھا ہوا ہی ایک موتی کے دایرہ کا سفید تختہ ہی طول اس کا لباؤ اس کا آسمان سے زمین تک گاہی اور
 عرض اس کا چوڑاؤ اس کا مشرق سے مغرب تک گاہی کنارے اس کے سرخ بات کے ہیں گردیش اس کا

سب طرح کے جواہر سے جڑا دی * وہ لوح ساتوین آسمان کے اوپر تھا اس لئے کہ
 کچھ تفاوت نہیں ہوتا تبیر تبدیل نہیں ہوئے تھے زوال میں اس لوح میں لکھائی قدرت کا قلم
 اس کے اوپر جلد ہی ہوا ہی قیامت تک اس طرح ہوتا رہا جانا ہی ایک ذرہ تفاوت نہیں اس میں *
 اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن عباس رضی سے روایت ہے کہ لوح محفوظ کے سترے پر بعد عبادت بھی
 لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ دینہ الاسلام محمد عبدہ ورسولہ فمن امن باللہ
 عزوجل وصدق بوعده واتبع رسله اذ دخلہ الحکمۃ یتے نہیں کوئی متوجہ جس سوا سے
 اللہ تعالیٰ کے جو ایک ہی وہ پاک پروردگار سب طرح کی غوسان ہیں اس میں شریک اشک کسی
 عزمن کوئی نہیں دین اسکا اسلام ہی مسلمانی ہی اور محمد بندہ ہی اسس کا اور رسول ہی اس کا *
 پھر جو کوئی ایمان لایا اللہ تعالیٰ عزوجل کے دربار اور فکرم اسکا قبول کیا اور اس کے وعدہ دن کو
 سچ بنا اور آئے اس سے عجب اور سب دنیا و دنیا کی پردہ کی عدا سے تعالیٰ اس بندے کو بہشت میں
 آرام کے لئے میں داخل کر دے گا * خدا سے تعالیٰ اس عاجز فقیر بندے کو محتاج امید دار کو اور سب
 مسلمانوں کو اپنے فضل و کرم سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پردہ میں
 فایم رکھے اور اس دنیا سے ایمان کے ساتھ لے جاوے آمین آمین آمین *

سورہ طارق بھی اس میں آئیں ایک ستلمہ کلمے دو سو انا لیس حرفت ہیں
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ * تم ہی آسمان کی اور تم ہی سب ستاروں کی جو رات و ظہر
 ہونے ہیں دن کو جھپ جائے ہیں * فرشتے آباہی ایک رات حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم
 اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ایک جگہ پہنچے تھے ایک ستارہ روشن ہوا اور اسکا شعاع اسی
 روشنی بہت ظاہر ہوئی ابو طالب درابو جھابہ کیا ہی حضرت نے فرمایا یہ ستارہ ہی اللہ تعالیٰ کی
 قدرت سے پیدا ہوا ہے * اسی وقت یہ رحمت علیہ السلام آئے اس منور کو اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے لائے * طارق رات کو آنے کے نہیں کہتے ہیں * طارق رات کا انبوہ ستاروں کو اسی واسطے
 طارق کہا جو رات کو ظاہر ہونے ہیں * وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ * کس پر نہ بتایا ہی نکو یا محمد
 کیا بتائی تو کیا ہی طارق * النجْمُ الثَّاقِبُ * ستارے ہیں روشن رات کو چمکتے ہوئے اور
 بے ستارے ہیں روشن * بتوں نے طہای کو نجم الثاقب سے سب بتا دی ہیں جو آسمان پر ہے

جو تھے ہیں ایک طرف سے اور طرف دو تھے ہیں * خرمین آیا ہی حضرت نبی صاحب کے
 زمانے سے پہلے شیطان آسمانوں کے اوپر جاتا تھے فرشتے لوح محفوظ کے پاس کے جو کچھ رات
 دن میں قلم منے پہلے ترے دنیا میں ہوا جانتے ہیں دیکھ کر آپس میں ایک دوسرے سے کہتے اور
 ہم بن شیطان اُن سے سنگم بات کو پڑا لائے گا ہوں سے کہتے اور بنون میں یہ کہہ کر کہتے اور
 ایک چچی بات میں اور بہت باتیں جھوٹی اپنی طرف سے ملائے لوگوں کو گمراہ کرتے * پھر جب
 حضرت رسولی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں پیدا ہوئے تب شیطان آسمان کے اوپر جانے سے بند
 ہوئے آنسو قلم سے جو کوئی حق دیکھ کر کو جاتا ہی فرشتے آگ کے گرد اُن کے اوپر مارتے ہیں نہیں
 ملنے دیتے تھے ہیں اُن سے تار و انکام طارقی ہی * اِنْ كُلِّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ * نہیں کوئی
 نفس کوئی بن کمر اس میں کے اوپر نگہبان ہی * جو بند ہی اسکے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے
 نگہبان ہیں * ہر فرشتے ہر ایک بندے کے علون کے نگہبان ہیں جو کچھ کام کرنا ہی بھلا بُرا ملے
 دیتے ہیں کچھ جو تو نہ نہیں * قیامت میں سب کچھ کیا کیا آدمی کا اُس آدمی کے آگے اور پیچھے لکھا ہوگا
 ہر ایک بات کا کام کا جس سے گائیسا بد لاوا و بگا * جو مسلمان اس خفیت کو سنے سمجھے پائے اپنے
 دل میں یقین کرے یہ ضرور بات ہی * رات دن کے عمل دم بدم کے لکھے جاتے ہیں آخر کو ہر ایک کا
 بد لاوا و بگا * پائے سوائے ابھی ابھی بات کے اور کوئی بات نہ کہے اور سوائے اچھے کام کے
 اور کام نہ کرے * اور دوسرے فرشتے ہیں جو ہر ایک بندے کی محفلت کرتے ہیں بیمار یاں ملائیں
 اسکے اوپر نہیں آنے دیتے ہیں بیمار یاں ملائیں آدمی کے اوپر اس طرح سے دوڑتی ہیں جس
 طرح گمان تہم کے اوپر فرشتے اُن کو آدمی سے دور کرنے رہتے ہیں جیسے کوئی سہم
 سے گھبران کو آرتا نہی * اور حدیث میں آیا ہی ہر ایک آدمی کے اوپر دو فرشتے نگہبان
 ہیں محفلت کے واسطے * اور بعضی حدیثوں میں بخیر یاں فرشتے ہیں * بعضی حدیثوں میں
 بخیر یاں سات فرشتے ہیں * اور ایک حدیث میں ہی جو ہر ایک مومن کے اوپر ایک
 سو ساٹھ فرشتے نگہبان کے واسطے موکل ہیں * جن بھوت دیو پری ملائیں بیمار یاں دور
 کرتے رہتے ہیں اور جس بیماری کو جس بلا کو جسے اوپر جائے گا نہ ہو تا ہی منع نہیں کر سکتے
 مال نہیں سکتے * بلے سب حدیثوں میں سب بخیر یاں ہیں * کسی کے اوپر دو موکل ہیں کسی کے
 اوپر پانچ ہیں کسی کے اوپر سات ہیں جو بنون کے اوپر ایک سو ساٹھ ہیں * ہر طرح کی نگہبانی

کرتے ہیں ظاہر کی بھی محافظت کرتے ہیں باطن کی بھی محافظت کرتے ہیں خیال کے وسم کے
 عقل کے دن کے نگہبان ہیں بڑی سورتیں ترے خطر سے بڑی سمجھ بڑی خواہشیں شہرمان کے
 دوسرے دنوں میں نہیں آتے دیتے بڑی راہ کی طرف نہیں جاتے دیتے جو کوئی مومن مسلمان اس
 بابت کو اپنے دل میں سمجھے یقین کرے جو خاوند اپنے بدوین کے اوپر ایسا مہربان ہی اس طرح
 سے محافظت کرتا ہی نگہبان کر داتا ہی اسکی بندگی کے سوا اسے اور کوئی کام اچھا نہیں دینا میں
 جو کام کر رہا ہے بس میں اس خاوند کی رضا مندی حاصل ہو دے اسے اس بھی اسی پروردگار
 سے کام تھا آخر کو بھی اسی سے کام ہی آخر کا انا بھی ہی جو لوگ آخرت کا انکار کرتے
 ہیں مرنے کے بجھے پھر جہنم کو پہنچ جاتے ہیں ان کے سمجھانے کے واسطے فرماتا ہی پاک پروردگار
 وَلَيَنْظُرَ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ پھر پتا چلے آخر کرے آدمی کس چیز سے پیدا ہوا ہے میں دے لوگ
 جو قیامت ہونے کے اوپر پھر زندہ ہونے کے اور سب کسی کے جس ہونے کے اوپر تعجب رکھتے ہیں
 شک کرتے ہیں چاہیے کہ اپنی اصل پیدائش کو دیکھیں اول دنیا میں کس چیز سے بنا
 ہوا ہے خَلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ پیدائش کنے کنے میں ایک پانی سے جو اچھل کر نیا لای
 رحم میں بنے دان میں یُخْرَجُ مِنَ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ نکلتا ہی وہ پانی پیٹھ سے
 مرد کی اور سینے کے مارتوں کے درمیان سے عورت کے جب حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ
 چاہتا ہی کہ فرزند اسی بندے کا پیدا کرے بنا دے پیدائش ہو دے مرد اور جو رو کو خواہش ہوتی ہی مینے کا
 شہوت پیدا ہوتی ہی اس میں جمع ہوتے ہیں پھر آخر کو مرد کی پیٹھ سے اور عورت کے سینے سے
 پانی جدا ہوتا ہی دونوں پانی بچے دان میں جمع ہوتے ہیں ایک ہو کر چالیس دن تک زطفہ ہو کر پھر رہتا
 ہی پھر چالیس دن تک بندھا ہوا ہو رہتا ہی پھر چالیس دن تک گوشت ہوتا ہی نام لکھ پاؤں
 صورت بنا رہتی ہی پھر حق تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہی پیرت میں پیٹھ کو چار حکم اس
 بچے کی پیشانی کے اوپر حکم کے موافق لکھتا ہی اول اس کا عمل لکھتا ہی کام لکھتا ہی دنیا میں
 زکات کرے کیا کام کرے لگا چاہا بڑا دوسرا لکھتا ہی عمر لکھتا ہی کتنے دن تک جیوگا پھر
 اسکی روزی لکھتا ہی کیا کھاوے لگا کیا پہنے لگا کیا پاوے لگا کہاں سے باورے لگا پھر نجات لکھتا ہی نجات
 نجات ہووے لگا یا نجات اسے پیچھے آئے تن میں روح بھونکتے ہیں زندہ ہوتا ہی پیرت میں پھر کتا
 ہی جب دن پورے ہوتے ہیں تو باہر دنیا میں اسے تعالیٰ کے حکم سے نکلتا ہی عقل مند کو چاہئے اپنے دل

معنی سمجھے اپنی بدایستی کو اول سے آخر تک دیکھے کہان تھا کیا تھا کہان سے کہان آیا ہی کیا ہے کیا ہوا
 ہی * بیلا ایک گندہ اپنی بھاکہان سے نکلا کس بھکانے معنی پر آئے آگاہ بھی نہ کان تھے نہ سر تھا نہ پاؤں
 تھے نہ جان تھی * جس خاوند کی ایسی قدرت ہی اس گندہ سے پانی کو کس درجے معنی پہنچا کیا کیا کچھ
 خوبان آگاہ کان ہتھ پاؤں دل جان اور ہزاروں نعمتیں بخشیں اسی خاوند کو قدرت ہی جو سب سے
 کہہ کر مردہ کر کے پھر کر دو دوسری بار زندہ کر سے جلاو سے سب کو قبروں سے اتحاد سے *
 اَللّٰهُ عَلٰی رَجْعِهِ لَقَادِرٌ * نہیں وہ پاک پروردگار آدمی کے پھر آنے کے اوپر دوسری بار جلانے کے اوپر
 البتہ قادر ہی * ایک حکم سے سب کوئی اول آخر کے مردے جی اٹھینگے * جاوے تو یہ ایک آدمی کو
 پڑھانے سے پھر جوان کر دے ہوانی سے لڑکا کر دے پھر گوشت کا ٹکڑا کر دے ابو کر دے نطفہ کر دے
 پھر ہر ایک پانی کو جدا کر کر ایک ٹھکانے میں پہنچاوے جسے نہ اس طرف سے اس طرف کو لانا نہ
 تعالیٰ کی قدرت کے اوپر کچھ مشکل ہی دیکھی نہ اس طرف سے اس طرف کو پہنچانا کچھ مشکل ہی *
 اسی طرح مردہ کر کر پھر جلا نا بھی دوسری بار کچھ مشکل نہیں * یَوْمَ تَبْلَى السَّرَاقُ * جس دن آزمائش
 کئے جاوینگے باطن آدمیوں کے اس دن میں سب کو زندہ کر دگا پروردگار جس دن میں بھیجے یہ فاجر
 ہو جاوینگے سب طرح کی حقیقت سب کئی کی درہ ذرہ کو پیدا کی جاوینگے * ہر ایک کے پوشیدہ کام
 چھپی چیزیں کھل جاوینگے * لوگ کہنے تھے کچھ اور کرتے تھے کچھ اور وضو نہ کرتے تھے جنابت کا غسل
 نہ کرتے تھے لوگوں کو دکھا کر بیخود نماز پڑھتے تھے روزہ نہ کھتے تھے اور لوگوں میں آپ روزہ دار
 کہلاتے تھے اور مکہ و فریب جیلہ دنیا با زبان دلوں میں چھپی تھیں آپ کو مسلمانوں میں کہتے تھے
 اس دن انکا پردہ کھل جاوے گا جھوٹے سچ دگل آدیاں گھوٹے رسوا ہو جاوینگے تجھے سرخ رو ہو وینگے
 عزت آبد پاوینگے جھوٹھوں کا اس دن کچھ بس آنے کا نہیں جیلہ حوالہ کر و فریب کچھ چل سکے گا نہیں *
 فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ * پھر نہیں اسکو قوت پھر نہ ہو ونگی اسکو طاقت اور نہ ہو ونگا
 یاری دینے والا اور نہ مددگار قیامت کے دن * جب سب کی سب حقیقت کھل جاوے گی باب
 و بد بھلے بُرے بداب ہو جاوینگے و سے لوگ کافر منافق دنیا میں مال کا جاگاہ ہر طرح کا زور رکھتے تھے
 اس تعالیٰ نے آزمائش کے واسطے انکو قوت قدرت دی تھی تو کر جا کر بار مددگار دیئے تھے اس مال کے
 زور میں قوت میں جو چاہتے تھے سو کرتے تھے کبیر غرور سرکشی کرتے تھے ہایت کی بات نہ سنتے تھے *
 ہایت کر نبوالوں کو پیغمبروں کو بیرون کو مرنے کو خاطر میں نہ لاتے تھے * اس تعالیٰ کی زندگی سے

دو رہا کرتے تھے حکم کا خلاف کرنے سے اُلٹا کرتے تھے اُس دن عجز ہو جاؤ گے درمہند سے ہو جاؤ گے۔
 قدرت اُن کافروں کی کچھ نزدیکی دور رخ کے عذاب سے عذاب کے فرشتوں کے ہاتھ سے
 اُس کو چھڑانے کیلئے * کوئی یار مددگار بھی اُن کو نہ ملا گا جو اُس بلا سے عذاب سے چھڑا دے۔
 پہلی انکوائریات نہ ہو چھڑا کرانی میں عذاب میں ہمیشہ سے رہیں گے ﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ﴾
 سو گئے ہی آسمان کی عروج کر ہو الہی پھر ہو الہی ہر فصل میں باران بہتہ اُس طرف سے
 پھر بہتا ہے ﴿وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ﴾ اور سو گئے ہی زمین کی جوت گات ہو ہو الہی
 پس ہے * پھر آدنی اُس میں مل جاتا ہے زمین پھارتے ہیں دانے اُس سن سے پیدا ہوتے ہیں
 ہر طرح کی قوت نکلتی ہے اُس حراہ ہو جان اسیے دگتی ہیں درخت پیدا ہوتے ہیں پانی کوٹے کے
 پستے کے اُس میں سے * ہوتے ہیں ہر طرح سے فید سے پیدا ہوتے ہیں اور قائم ہے ہر اہی سب
 دنا کے لوگوں کا یہ بھہ آگاہی ہے درخت ہو بیان فصیح ہمارے سب کچھ زمین کی سیتھ کے اوپر ہیں
 حکم سے کھڑے ہیں * آسمان کو حکم کیا ہی پاک پروردگار نے نو پھر تارہ وہ ہمیشہ ہر ماہی
 رہتا ہے ایک ساعت اُس کو قرار نہیں * اور زمین کو فرمایا ہی کھڑی رہ وہ ہمیشہ کھڑی قائم ہے
 ہر قرار ہے * اس قسم میں اشارت ہے جس خاوند کا بسا حکم ہے وہ جو کچھ چاہے سو کرے ہو جو
 وعدے کے ہیں دیانت کا آنا دنا کے تمام مردوں کا عذاب کتاب کتاب اور رخ مثبت سب
 وعدے کے سچ ہیں کچھ وعدے نہیں وہ سب یہ نہ قادری جو اُس حکم کتابی ہر وقت میں اُمی
 طرح ہو دیکھا اس سب قسم کی آمان کی زمین کی کہ یہ دونوں بانی سب کے اور ظاہر ہیں
 وہ طرح کے حکم دونوں میں باری ہیں ﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ﴾ حقیق یہ قرآن خدا سے تعالیٰ کا
 نام ہے یہی بات ہے جو رہا مل کو بد اکر ہو الہی جھوٹے لوگوں کا جھوٹا اور سچے لوگوں کا
 قرآن سے معلوم ہوتا ہے * کیسا ہی کوئی آپ کو برا کہلاوے لوگ اُس کو برا بیاہیں کامل جابین وہ
 آپ کو صاحب کمال خاندان قرآن کی * ایون کے اتر اُس میں نہیں ایمان کی سمجھہ مسلمانوں کے
 عمل مسلمانوں کی خصلتیں شرم حیا رحم ہر وقت کرم سخاوت صل اذعات اُس میں نہیں اچھی خوش
 نہیں رکھنا صبر شکر خوف ربا شوق ذوق محبت ذکر فکر اُس میں معلوم نہیں ہوتا وہ جھوٹا ہی ناقص
 ہے آخرت میں مُروم ہے * اور جس کسی میں ایمان کی سمجھہ مسلمان کی کام ظاہر کی باطن کی اچھی
 نصیبتیں اچھے حال قرآن کے موافق ہیں وہی سچا ہی کامل ہے اُس جہان میں برسی دونوں کو

پہنچنے والا ہے * اچھی بُری راہ کے بدلے بُرے آدمی کے پہچاننے کی قرآن ہی گہجائی ہے اس کلام
 سے سب حقیقتیں سامنے آئیں ہیں * اور جو کچھ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے جس کام کو فرمایا ہے جو کچھ
 نبی دی ہے اول کی آخر کی دنیا کی آخرت کی قیامت کا آنا سب کسی کا رُخ ہونا سب
 کتاب و وزح بہشت بُرنے کا رُخ اپنے کا بھلا جو ہو کچھ وعدہ کیا ہے وہ سب کلام درست ہے کبھی
 نہ لی بات ہی نہیں ہے کچھ شک شبہ کا لگاؤ نہیں * جو کچھ فرمایا ہے وہ بات ویسی ہی ہے
 سواٹ ہیں جس کام کو اچھا کہا ہے وہی کام اچھا ہے اور جس کام کو بُرا کہا ہے وہی کام بُرا ہے
 نہ لائق ہے * مومن کو سچے مسلمانوں کو بہشت کا وعدہ کیا ہے سو سزا کی طرح ہے * کافروں کے لئے ناکام
 و ناکام کیا ہے سو اسی طرح ہے ایک بات مومن دوسری بات کا لگاؤ نہیں * وَمَا هُوَ بِاللَّهِرِ
 اور نہیں ہے یہ قرآن یہودی بات یہود سے آدمیوں کی ہی بات * جسے کہتے ہیں
 بُرا کرتے ہیں کچھ وعدے کرتے ہیں آپس میں پھر ان وعدوں کا خلاف کرتے ہیں * برے
 سے کام کرنے کو کہتے ہیں اِساکرینگ و اِساکرینگے پھر کچھ نہیں کر سکتے بلے سب یہودی باتیں
 ہیں * اللہ تعالیٰ کا کلام ہرگز بے ہودہ نہیں اور بے فائدہ بھی نہیں * دنیا کے لوگ ہزاروں بائیں
 آپس میں یہ کہہ کر گپ شپ کرتے ہیں ہزاروں بے فائدہ باتیں کہہ دیتے ہیں * اللہ تعالیٰ
 کا کلام قرآن مجید اول سے آخر تک فائدہ ہی ہر ہر سورت میں ہر ہر آیت میں ہر ہر
 طرح کی علمین فائدہ سے بھر پور ہے ہیں ایک بات بے فائدہ نہیں * جسکو عقل ہی سمجھتی ہے یہ ہمتا ہے
 یقین کرنا ہی سچے دل سے قرآن پر ایمان لانا ہے * مغرور جانتا ہے جو یہ کلام آدمی کے نہیں ہو سکتے اللہ
 تعالیٰ ہی کا کلام ہی ہر ہر دن کو کیا قدرت ہی کیا مجال ہے جو اِس کلام کہہ سکیں * جو احمق لوگ
 ہیشہ بے وقوف ہیں نادان ہیں انھیں احمقوں کو اِس کلام میں شک ہی شبہ ہی *
 اِنھُمْ يَكِيدُوْنَ كَيْدًا * مخفی بے کافر ایمان مشرک مکر کرنے ہیں مکر کرنا * قرآن کو سحر کہتے ہیں
 سحر کہتے ہیں آدمی کا قول کہتے ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام کہتے ہیں قرآن کے
 برابر اور کچھ کلام کہہ لانے میں بہت سی تدبیریں کرتے ہیں اندیشے کا رین کرنے ہیں مگر کچھ
 نہیں ہو سکتا * محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کرنے میں ناخوش کرنے میں رنج پہچانے میں
 مکر کرنے میں مصالحتیں کرنے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے * وَاَكِيدُ كَيْدًا * اور مکر کرنا ہون میں مکر کرنا *
 جسے یہ کام نہ لائق کرتے ہیں میں بھی ان کو ویسی ہی جزا دیتا ہوں دنیا میں آخرت میں ہر گز

جان تو اپنے بیدار گریو اے کو سب عیون سے سب نقصانوں سے عاجز ناتوان نہیں وہ سب چیز پر قادر
ہی کسی چیز کا محتاج نہیں غنی ہی بے نیاز ہی کوئی اس کا شریک نہیں، کوئی اس کا وزیر نہیں کوئی اس کا مانند نہیں
اسکی ذات اور صفات لوح اور نہایت نہیں اس کے پاک نام کی تسبیح کر سبحان ربی الاعلیٰ
کہہ دو پاک پروردگار سب بات من سب سے بالا ہی حکم اس کا سب کے اوپر غالب ہے ﴿الذی خلق
فسوقاً﴾ وہ خدا ہی جس نے پیدا کیا ہی سب خلی کو اٹھارہ ہزار عالم کو پھر ہر چیز کو ہر طرح سے
جب چاہو یہاں بنایا ہزار آسمان کو بنایا ایک صورت دی زمین کو بنایا اور ہر طرح کی
صورت دی چاند سورج تار سے دریا اور پہاڑ و درخت جہاں آدمی ہر ایک کو بخدی بخدی ہی طرح بنایا
نئی نئی صورت بخشی ﴿جس چیز کو جو کچھ درکار تھا اپنی حکمت سے قدرت سے اس کو عنایت کیا
ہر چیز کو ہر ایک طرح منی دوست کر دیا ﴿آدمی کو ہاتھ پاؤں ایسے آنکھ کان عقل شعور اور ہزار دن
طرح کی نعمتیں جو شہر منی گننے منی نہ آسکتی ہر آدمی کو بے نفع منی عام بخشیں﴾ اور خاص نعمتیں بھی
پانے کے لائق کیا جو کوئی طلب کرے وہ نہ دھونے تو نہ دے تھالی کے فٹل سے پادے ﴿والذی قدر فہد علی
وہ خدا ہی جس نے اندازہ کیا ہی پھر راہ بنایا وہ کریم رحیم پروردگار ہی جو اول اپنے علم منی نام
عالم کی پیدائش کا اندازہ کر کے پھر ہر چیز کو ہم سے وجود کی طرف نیستی سے ہستی کی طرف
نایز سے چیز کی طرف لایا ہایت کی راہ بنائی ﴿جو چیز ظاہر منی پیدا نہ تھی حس وقت حکمت اللہ
تعالیٰ کی مقرر ہوئی اسی وقت منی وہ پیدا ہوئی اور پیدا ہوتی جاتی ہی قدرت سے جس جس
طرح ظاہر کرنے چاہا تھا اسی طرح ظاہر ہوتی جاتی ہی ﴿ان ہوتے سے ہوتے کی طرف راہ جاتی ہی﴾
وہ خدا ہی جس نے خلق کو پیدا کیا سب کی روزی کا قوت کا اندازہ کیا ہر ایک کی قوت
مقرر کی پھر ایک کو اپنی قوت کی طلب کرنے کی ہایت کی راہ بنائی ﴿ہر کوئی اپنی قوت
دھونے دھنا ہی طلب کرنے کی طرح ہر کسی کو سکھا دی ﴿ہر ایک بند سے کو قوت کے
پیدا کرنے کے کسب ہنر بتا دئے دلون منی المام کر دیا ہزار دن طرح کی حکمتیں ظاہر کر دیں﴾
الستی کرنی زمین کو پھارنا ہل جوشا دانہ دانہ کاٹنا پھٹنا بھارتنا پرکنا کھانا ہر ایک کام کسب
جو کچھ درکار تھے لے دے و نہایت کھول دینے ﴿پھر جسے تن کی بدن کی قوت کی راہ بنا دی اسی
طرح تہ دل کی جان کی قوت جو اس جان منی اس سے قوت ہا وین ہمیدہ کی جبات لے بیٹھرون کے
ہاتھ پیرون مرندون کے سب ہایت کی دلون منی ارادے خواہشیں ظاہر رکھ دیں ﴿ہر کوئی

اپنی قوت کو ظاہر کیا باطن کی قلب کرتا ہی دھونڈتا ہی * وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ * وہ خدا
 جیسے زمین سے چراگاہ کو باہر نکالا وہ سے تیر بن یہ اکین جو حیوان کھا دین گائے بکری بچھنسن اونٹ
 گھوڑے بٹھئی اور سب جانور پچھن پچھن پخت پخت با دین ہر طرح کی بہرہ کی گھاس سن درخت ہرے
 تلوڑے گل پھول بھانت بھانت کے * فَجَعَلَهُ غَنَاءً أَحْوَىٰ * پھر کر دیا اس بہرہ گھاس کو
 خشک سیاہ عوہر موسم سن جانور دن کی قوت تیار رہے * بہرہ تازے سوکھے پھر اس گھاس کرنی
 مین اور برسات مین ہری گھاس کھا دین با دین سن پرنت کے دن مین سوکھا پھوس سوکھی
 گھاس کھا دین ہر وقت مین اپنی قوت با دین * اس حقیقت کے ظاہر کرنے مین جو ایک وقت
 بہرہ گھاس زمین سے دکائی ہی گئی دن بہرہ بکری پھر سوکھ جاتی ہی خشک ہوتی ہی ریزہ ریزہ
 ہو کر نیست نابود ہو جاتی ہی پھر حکم سے خدا سے تنالی کے اپنے موسم مین بہرہ ہی نہائی ہی بہار
 کرتی ہی * اس مین ان عقل مندوں کے واسطے اشارت ہی بیان ہی ہو چھنے مین جو خاوند
 پروردگار ہر سال ہر فصل مین نام عالم کی زمین پر بہرہ سے پیدا کرتا ہی بہار مین دکھاتا ہی
 بہرہ ان سبز دن کو خشک کر دیتا ہی نیست نابود کرتا ہی پھر اور فصل مین نئے سرے نام
 زمین مین بہرہ سے پیدا کر دیتا ہی ہمیشہ یہی کارخانہ چلا جاتا ہی * اسی طرح آدمیوں مین
 ایک خلقت پیدا ہوتی جاتی ہی ایک خلقت لڑکپن سے جوانی مین آتی ہی ایک خلقت جوانی
 سے بڑھاپے کی طرف چلی جاتی ہی ایک خلقت تمام ہو کر مر جاتی ہی * اور ایک خلقت پیدا
 ہوتی ہی ہر ایک دن مین تمام عالم مین اسی طرح لاکھوں کر دین دن پھر بدل ہوتے ہیں * وہی
 خاوند اس طرح پر بھی قادر ہی جو ایک دن ایک بارگی سب کسی کو نیست نابود کر دیوگا پھر
 ایک دن اپنی قدرت سے سب اول آخر کی خلقت کو پیدا کر کر کھڑا کر دیگا * اُس پاک پروردگار کے
 اوپر نہ وہ بات مشکل ہی نہ یہ بات مشکل ہی * اور ان سبز دن کے پیدا ہونے پھر جاتے رہنے
 مین اشارت ہی جو چاہئے کوئی عقل مند دنیا کی زندگی پر دنیا کی دولت پر دنیا کی جوانی پر عیش پر
 خوبی پر بھروسہ نہ کرے اعتقاد نہ لاوے * کئی دن سبز دن کی طرح نازگی دکھائی ہی آخر کو سوکھی
 گھاس کی طرح سب خوبیاں دنیا کی مرجھا جاتیں مین جاتی رہنیں مین کچھ نہیں رہتا ہی حسرت ہی
 رہ جاتی ہی * اور جس آدمی نے آگے ہی اس دنیا کی سب خوبیوں سے دل اٹھا کر اسے تناس کی
 یاد مین لگا یا ہی ہمیشہ کی خوشحالی ویسے ہی بندوں کے نصیب ہو دیگی * خبر مین آیا ہی جب حضرت

جرئیل علیہ السلام کوئی آیت سورت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم بھی سنانا سنانا نہ تھے اور جرئیل علیہ السلام تمام برآہ نہ جانتے جو حضرت نبی صاحب برآہنے لگتے اس در سے جو کوئی حرف کوئی کلمہ بھول جائیں * جس تعالیٰ نے اس آیت کو بھی خاطر جمع کر دی بھول جانے کا خطرہ دور کیا دل جمعی ہو گئی * سَنَقِرُ لَكَ فَلَا تَمْنَسُ * سنانا ہی ہو برآہنے ہم تر سے اور یا محمد قرآن کو بھرت بھول اُسکو * ایسی فوت یادداشت کی بخشش مجھ کو یا محمد جو بعد قرآن کو کہیں نہ بھولے * قرآن کا حافظ کر دینا تمام قرآن بھلا دیا ہو جاوے گا * فرستیں آباہی جو حضرت جرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر برس رمضان میں آکر حضرت نبی صاحب علیہ السلام کو تمام قرآن سناتے تھے آیت سورت سورت * اور جس برس میں حضرت نبی صاحب کا وصال ہوا اس برس کے رمضان میں دوبار آکر قرآن سنانا حضرت کو تمام قرآن یاد تھا * یہ بھی برآہنہ حضرت نبی صاحب کا حضرت کہیں کسی سے کوئی کتاب کچھ گانہ پڑھتے نہیں تھے اور قرآن تمام یاد تھا پڑھتے تھے * اور کسی آدمی کو قدرت نہیں جو بغیر کتاب کے دیکھے بغیر کسی کے سنانے آپ سے آپ قرآن کو برآہ سکے * ہر انداز طرح کی باتیں اور حضرت رسول اللہ اسلام کی پیغمبری کے سچ کی دلیانگی گواہان شاہان ہیں * ایک یہ بات بھی پیغمبری کے سچ پر برسی دلیل ہی جو کوئی قائل کر کر دیکھے و سمجھے نہیں کرے ایمان لاوے اور جو ایمان دار ہیں ان کا ہر ایک آیت میں قرآن کی ایمان اور یقین زیادہ ہی زیادہ ہو جاتا ہی الحمد للہ شکر ہی خدا سے تعالیٰ کا اس نعمت کے اور * اَلَا مَا شَاءَ اللہ * سوائے اس آیت کے جو خدا پناہ بھلانا اُس کا قرآن سے کچھ اور بات بھولنے کے نہیں اسی قدر بھولو گے جو خدا سے تعالیٰ اُس کا بھلانا جاہر گایا اس آیت کا پڑھنا منسوخ کر دینا منع کا حکم آوینا * بعضی آیتیں قرآن کی نازل ہوئیں تھیں ہر حکم ہوا ان آیتوں کو کوئی نہ پڑھے * اور بعضی آیتیں قرآن کی تھیں حضرت نبی صاحب اور سب اصحاب حضرت کے ان آیتوں کو پڑھتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے چاہا * ان آیتوں کو بھلا دیے سے ایک دن میں ایک صبح کو جو اُنھے سب کسی کے دل سے ایک بار لگی جاتی رہیں نہ ہو گئیں سب کوئی بھول گئے بھر لکھی یاد نہ آئیں * یہ بھی ایک دلیل ہی قرآن کی اللہ اور رسول کی ممانعت کی * اِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَى * تحقیق خدا سے تعالیٰ جانتا ہی ظاہر کو اور جو خفیہ بھی ہے * سب طرح کے بھید اللہ تعالیٰ کے اور ہر معلوم نہیں ظاہر کے جو کچھ احوال ہیں

شوق کے دے بھی ہو اور جو کچھ ہمیں ہوائی باتیں دلون میں ہیں وہ بھی سب ظاہر نہیں کسی طرح کی
 بات کسی کی بھی نہیں سب مصائب میں خلوں کے اسے معلوم نہیں جو کچھ قرآن سے سب خلوں کے واسطے
 مصلحت بنائے ثابت رہتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے بھلا دیتا ہے ہر لمحہ کو نجات کو منع کرتا ہے
 اپنی حکمت کے موافق جو کچھ چاہتا ہے سو کرتا ہے **وَنَسِرتَ لِّلْیَسْرِی** اور آسان کر دیوینگے
 ہر تیرے تین آسانی کے واسطے نہ فتنہ ہوینگے ہم تیرے تین آسان راہ جلوس کے واسطے
 قرآن کے یاد کرنے کا طریق آسان کر دیوینگے آسان دین کی طرف راہ بنا دیوینگے شریعت کو تیرے اوپر
 آسان کر دیوینگے **اِسَّا فُضِّلَ** ہر تیرے اوپر ہر لمحہ عمل کرنے ہر طرح کے تیرے اوپر آسان
 ہو جا دیوینگے **اِس** سب بہشت کی راہ آسان ہو دیوگی اور دین سے تیرے جو آسان بات ہی
 اسکو قائم رکھینگے ثابت رکھینگے **اَوْ** جو کچھ سخت ہو دیگی اسکو بھلا دیوینگے دور کر دیوینگے
 سنو خ کو دیوینگے **اِس** سب تیری امت کے اوپر بہشت کی راہ آسان ہو جا دیوگی **اِیہ** امت
 برا فضل ہی جو مسلمان کا دین بہت آسان ہی **اِکُلْ** زمانوں میں جتنی سختیاں نہیں مسلمانوں کے
 دین میں کچھ سختی نہیں آسان ہی **وَضُوْغُ** غسل کرنے کے واسطے جو بانی نہ ملے یا بیمار ہو دین تو حکم
 ہی نیم کرین اور نماز میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر کرین لیٹ کر کرین **اِس**
 طرح ہر حکم میں آسانی ہی **بِکُوْنِ** **اِس** دین کے اوپر ہوا یہ راہ بھلا سیدھا آسانی سے بہشت میں
 پہنچ رہے گا **فَذِکْرُ اِنْ نَّفَعَتْ اِلَیْکَ** **اِس** نصیحت کرنا جو عطا کرے قرآن کی شریعت کی
 باتیں سکھا کر نفع کرے قایدہ دے یہ نصیحت کرنا تیرا لوگوں کو **اَوْ** اگر قایدہ نہ کرے کسی کے نہیں
 کوئی نفع لےوے یا نہ لےوے نصیحت کرنا امت چھوڑتا ہے ایت کرنے سے ہاتھ مت اٹھا **اَوْ** جو موسیٰ
 ہیں ایمان دار ہیں ان کو یہ نصیحت خبر کی باتیں قایدہ کرتی ہیں **مُصَلِّمَانِ** سچے آدمی ان
 باتوں سے شغ لیتے ہیں **اِیہ** **اِس** اور جو بے ایمان ہیں دشمن نالایق ہیں **وَسَیْ** قایدہ
 نہ لےوینگے ان کے اوپر حجت قائم ہوتی ہی کل قیامت کے دن نہ کہیں جو ہکو کسی نے خبر نہ دی
 تھی یہ باتیں نہ سنی تھیں **مُصَلِّمَانِ** جو عالم ہیں دین کے علم سے خبر رکھتے ہیں ان کو بھی **اِس**
 آیت کے حکم سے لازم ہی ضروری کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں نصیحت
 سب کسی کو کرتے رہیں **اِس** دین کی راہ کی باتیں سکھاتے رہیں سچے مسلمان قایدہ بنالےوینگے اور
 چھوٹے بے دین لوگ نہ سنیں تو کیا ہوا اپنے کام کو کسی طرح جاننے چھوڑتے نہیں **اِیہ**

کرنے کا ثواب بہت بڑا ہی اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مقرر ہوا ہونگے * پھر اللہ تعالیٰ آپ بیان فرماتا ہے نصیحت کرنا کسی کو فائدہ کرنا ہی اور کسی کو فائدہ نہیں کرنا ہی * **سَيَذَرُكَ مِّنْ يَّخْشَىٰ *** بھٹنا ہی جو نصیحت مان لیو یگا جو کوئی خدا سے ڈرتا ہی * جتنا ہی جو قیامت برحق ہی حساب کتاب سچ ہی بھلی بُری بات کا بھلے بُرے کام کا ذرہ ذرہ حساب ہو و یگا سوال جواب ہو و یگا * اچھے عمل قبول ہو و یگے اچھے کام کرنا والے بہشت میں آد ام میں پہنچینگے * بُرے عمل وہ ہو و یگے قیامت سے دور ہونگے بُرے کام کرنا والے خوار ہو و یگے دوزخ میں عذاب میں پڑینگے * اس بات کے اوپر جسکو یقین ہی اس سبب سے جو نصیحت وہ سننا ہی دین کی اچھی بات بتانا ہی اچھی راہ دیکھنا ہی قبول کرنا ہی دین کی راہ پر قائم ہو جانا ہی بہشت میں اپنی جگہ کرنا جانا ہی * **وَيَتَجَنَّبُهَا الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَىٰ *** اور دور جانا ہی برہنہ کرنا ہی بھاگنا ہی نصیحت سننے سے اچھی بات کے سمجھنے سے اچھی بات پر عمل کرنے سے کنارہ کرنا ہی وہ جو برآباد نخت کافر مشرک منافق فاسق بدگام ہی درآد پر گداشل ہو و یگا بابرگاہت برسی سخت آگ میں جو دوزخ ہی * **بِثِّ مِّنْ آبَايَ جُوہ آگ دنیا کی تیزی میں جانے میں ایک حصہ ہی ستر حصوں کا دوزخ کی آگ سے * وہ آگ دوزخ کی ستر حصے دنیا کی آگ سے گرمی میں تیزی میں زیادہ ہی * اور خبر میں آباہی نار کبریٰ برسی سخت آگ بجے کے طبقے میں ہی دوزخ کے سات طبقوں سے * وہ گار فرعون کی منافقوں کی ہی اور ان لوگوں کی جگہ ہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مابعد سے کے مابعد تھے * اور نار صغریٰ چھوٹی آگ اوپر کے طبقے میں ہی دوزخ کے سات طبقے سے * وہ جگہ گندگاردن کی ہی حضرت محمد علیہ السلام کی امت کے لوگوں کے واسطے جہنم وایت رہتے تھے بدراہی میں چلے جاتے تھے بُری صحت میں پہنچتے تھے * **وَسَّعَ كَامُ كَرْتَانِيَم *** **ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ *** پھر نہ مرے گا دوزخ میں اور نہ جبے یگا * وہ برآباد نخت جب دوزخ میں پڑے گا عذاب کی سختی سے ایسے بُرے مال میں ہو و یگا جسے کسی پر جان کنڈنی کا حال سخت گذرنا ہی نہ مرنا ہی جو عذاب سے جھوٹ جاوے نہ جیتا ہی اچھی طرح سے جو آرام باد سے * اس جان کنڈنی کے حال سے ہزاروں درجے اُس بد نخت کا حال دوزخ میں زیادہ بدتر ہو و یگا نہ کبھی مرے گا جو عذاب سے نلاص نہ جاوے نہ کبھی اچھی طرح سے جو یگا جو آرام باد سے اسی حال میں ہمیشہ رہے گا * یہہ حقیقت ہی اُس بد نخت کی جو بدراہ چلا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت رسول اللہ علیہ السلام کی**

حدیث نہ مانی نصیحت نہ سنی مرشدوں کی ارشاد کی بات سچی بات قبول نہ کی * سچا مومن
مسلمان نہ ہو گا جو اچھی صحبت میں بیٹھے اچھی نصیحت سنے سمجھے قبول کرے دین کی بات دین
کا کام دین کے لوگوں سے ستارہ کرنا ہے اپنے دین کو پاک کرنا ہے * **قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى** *
ختمین نیک بخت ہوا اعدا اب سے چھوٹا وہ مومن مسلمان جس نے نصیحت سنی اچھی بات قبول کی
اچھا کام کیا کفر سے شرک سے شقاق سے گناہوں سے زناہوں سے بدخویوں سے پاک ہوا
توضو کیا غسل کیا ظاہر باطن کی پاکی حاصل کی * **وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى** * اور خدا سے تعالیٰ کو
یاد کیا اللہ تعالیٰ کا نام لیا زبان سے دل سے تسمیر کی اللہ اکبر کہا پھر نماز پڑھی بندگی بجالایا *
عقیق صغیر اس سچے مومن مسلمان نے فلاح پائی دنیا کے دشمنوں سے شیطان کے کبروں سے نفس
کی بدیہوں سے چھوٹا ہوا آخرت کی سختیوں سے دوزخ کے عذاب سے قیامت کے ہولوں سے نجات
پائی * جن مومن نے ظاہر باطن کی پاکی حاصل کی تن کو بدن کو جگہ کو پاک صاف کیا نجاست دور کی
اپنے نفس کو گناہوں بدخصلتوں سے پاک کیا دل کو غفلت سے پاک کیا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر
اذکار زبان سے دل سے روح سے کرنا لگا ذکر کی ہمیشہ عادت کی پھر پاک ہو کر نماز پڑھی
حضور کے مقام میں پہنچا قرب کا درجہ حاصل کیا * حضرت نبی صاحب علیہ السلام کی پیروی میں
سراج پایا بہشت میں پہنچنے کے لایق ہوا * ہر دولت مومنوں کے نصیب ہے سچے مسلمانوں کو
ملتی ہے دے دے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نصیحت سنے ہیں مانتے ہیں اور دین کے علم کی بات دین
کے عالموں سے لینے رہتے ہیں اچھے عمل کرنے رہتے ہیں * اور دے دے بخت جو قرآن کے حکم نہیں بجاتے
رسول علیہ السلام کی عیث نہیں سنے وعظ نصیحت نہیں قبول کرتے اپنی بد راہی میں چلے
جاتے ہیں ان کو آخرت سے کچھ کام نہیں ایسے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے * **بَلْ تَوَثُّوْْنَ
اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا** * تم کو آخرت سے کچھ کام نہیں رہا بلکہ تم اختیار کرتے ہو پسند کرتے ہو دنیا
کے مینے کو آخرت کے جینے کی قدر نہیں ہو جھٹے * **وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰی** * اور حال یہ ہے جو
آخرت بہتری اور باقی رہنے والی ہے * آخرت کی زندگانی آخرت کا جینا دنیا کی زندگانی سے دنیا کے
جینے سے بہت بہتری * دنیا جانی رہیگی آخرت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیگی بہشت کی دولت کبھی تمام
ہونے کی نہیں دمان کی جوانی کو کبھی جڑھا یا نہیں دمان کی فوت کو زور کو کبھی نصیحت نہیں گھٹاؤ
نہیں دمان کے حسن و جمال کو کبھی شادیت نہیں * ایسی طرح ہر جزو دمان کی پڑھاؤ ہی گھٹاؤ

نہیں * ایسی دولت کو خوبی کو دنیا کی دولت فانی سے کیا نسبت ہی * جو کوئی دنیا کی دولت پر
 مغرور ہو دنیا کی زندگی کو اچھا جانا دنیا کے مال کی دوستی میں محبت میں آخرت کو بھولا
 رہا وہ ہر آبدشت ہی * موتی لعل پاقت کے خزانے بھوڑ کر کتنی ٹھکریان لیتا ہی اور ان ٹھکریوں پر
 خوش ہو تا ہی کیا چیز لیتا ہی کیا چیز بھوڑتا ہی * اسی سبب خدا سے تعالیٰ نے اشارت فرمائی
 جو دنیا کو اختیار کرنا آخرت کو بھوڑنا بہت بُرا ہی * اور بیان فرمایا جو کفر کا سبب اور حی بات
 قبول نہ کرنے کا سبب دنیا کی دوستی دنیا کے مال چاہ کی محبت ہی * اسی واسطے ہی جو حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسب الدنیا راس کل خطیئة یعنی دنیا کی دوستی سب
 گناہوں کا سبب بدیوں کا سہ ہی * اُسکی دوستی سے سب بائیں سب خرابیاں دنیا کی آخرت کی
 اس دنیا کے دوست کے اوپر آتی ہیں * دنیا ہی کی دوستی میں اپنے آخر کی آخرت کی بھائی بات
 خوش نہیں آتی نصیحت کا نون میں نہیں پرستی ذل میں کچھ بات اثر نہیں کرتی * اللہ تعالیٰ
 مومنوں مسلمانوں کو ایسی محبت میں اپنے رسول کی دوستی میں بیرونی میں خوش رکھے آمین آمین
 آمین * اِنَّ هَذَا الْقِيَصُ الْاَوَّلٰی صَحْفِ ابْرٰهیم و موسیٰ * تحقیق یہ باتیں یہ نصیحتیں
 یہ دلیلیں اپنی وحدانیت کی حکایت آخرت کی برائی بھلے آدمیوں بُرے آدمیوں کی حقیت بہشت
 دوزخ کا احوال ہدایت کی راہ گایان اور اور بھید جو اس سورت میں مذکور ہوئے پہلی کتابوں
 میں مذکور ہیں * دس کتابیں جو ابراہیمؑ یسعیؑ کے اوپر اتری ہیں * دس صحف تھے اور دس صحفے جو
 موسیٰؑ یسعیؑ کے اوپر اتے تھے * کو حین نہیں زبرد کی * اللہ تعالیٰ نے آب ان لعن کے اوپر ہدایت
 کی باتیں اپنا کلام لکھ کر بھیجیں تھیں * اس بات کے فرمانے میں اشارت ہی جو یہ باتیں یہ نصیحتیں
 یہ خیرین دنیا کی آخرت کی نئی باتیں نہیں اور کوئی اپنے دل میں نہ بوجھے جو ایسی باتیں پہلے کسی پیغمبر
 پر نہ آئیں تھیں ان باتوں کی کسی کو آگے نہ بھیجی تھی * پہلے بھی اسی طرح کی نصیحتیں نازل ہوئیں
 ہیں یہ باتیں ان میں ہیں ان حقیقتوں میں کچھ تفاوت نہیں یہ باتیں مغرور ہیں شکستہ شبہ
 کسی طرح کا ان باتوں میں نہیں * جس طرح اس سورت میں اور تمام قرآن میں فرمایا ہی اسی
 طرح ہو دیکھا تفاوت کی بات نہیں * سچی راہ تمام قرآن میں ہی ہر ہر آیت میں سچی بات
 ہی سچی راہ کی بات ہی * جو نے بالیا اور سمجھا اور اس طرح عمل کیا کام کیا وہ ہمیشہ کی دولت کو
 برقرار مقرر پایا دیکھا ہمیشہ کا دولت مند ہو جاوے گا *

سورہ غاشیہ کی ہی اس میں چھ بیس آیتیں۔ پھر کلمے میں سوا کا نو سے حرت ہیں *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هَلْ اَتَمَّكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ * کیا آئی ہر سے اوپر نر قیامت کی * تحقیق آئی ہر سے اوپر ای ہر
 قیامت کی جو دھانسنے والی ہی * قیامت کا ایک نام غاشیہ ہی غاشیہ اس ہر کو عربی میں
 کہتے ہیں جو ہر دھانسنے والی ہی کسی ہر کی * قیامت کا دن بھی ایسے ہوں میں سب کسی کو اول
 آخر کے لوگوں کو دھانپ لیوگا اسکی ہیبت سب خان کے اوپر پر لیگی ہو تا ہر اسکی
 ہیبت سے جو دھانسنے کا نہیں سب کسی کو یہوش کر دیوگا * ایسے ہوں ہیبت میں سب کے ہوش
 ہو اس کو بھلا لیوگا * اس سب قیامت کا نام غاشیہ رکھا ہی * اور قرآن میں ہر ایک سورے
 میں جگہ جگہ قیامت کا ذکر ہی ہو۔ طرح کہوں کہوں کر فرمایا ہی جو سب کوئی اس دن کی
 بات معلوم کریں جائیں وہ کام کریں جو اس دن کام آوے وہ کام کریں جو غوری میں ہر تین *
 وجوہ یومئذٍ خَاشِعَةٍ * بہت شرمناک ہو جائے اس دن خوار ہو جائے آدمیوں کا حال اس دن ایسا ہو لیگا
 ہوں کے شرم کے اوپر غوری کی نشانی ظاہر ہو لیگی دے آپ خوار ہو جائے ہر شان ہو لیگی ذلیل
 ہو لیگی درخت کا پتہ شرمندہ ہر سے حال میں ہر لیگی * عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ * کام کرنے والے رنج
 کھینچنے والے محنت کرنے والے ہو لیگی * دنیا میں کچھ اچھا کام ایسے و رسول کے حکم پر کیا تھا بندگی
 کرنے سے بھاگ رہے تھے نماز کرنی روزہ رکھنا بہت بھاری جانتے تھے نہ کرنے کو آرام سمجھتے تھے *
 اور وہ لوگ جو دنیا میں بہت محنت کرتے تھے عمل کرتے تھے پر خدا سے تعالیٰ کی رضامندی ان کو
 مقصود نہ تھی دنیا کی اپنی برائی جانتے تھے * اس دن دوزخ میں عذاب کے فرشتے مار مار کر ان سے کام
 کروا دیں گے بھاری بھاری طوق لوہے کے جانی ہوئی آگ کے گلے میں اور بھاری زنجیریں پاؤں میں
 ڈال کر دوڑا دیں گے صود کے اوپر چڑھا دیں گے * صود ایک بہار ہی دوزخ میں آگ کا بنا ہوا کئی
 ہزار برس کی راہ کی چڑھائی ہی * اس بہار کے اوپر دوزخ میں کو فرشتے مار مار کر زنجیروں
 کے ساتھ چڑھا دیں گے * جب کئی ہزار برس برسی محنت کو کروا دیں گے دوزخ میں ان کو بہار
 کے اوپر سے دھکیل دیں گے اوپر سے جو تین کھانے ہوئے نیچے کریں گے پھر کرتے ہی دے اس کو اسے
 اوپر چڑھا دیں گے * اسی طرح سے چڑھا دیں گے اور گرا دیں گے ہمیشہ اسی حال میں رکھیں گے ایک دم
 آرام نہ کرے دیں گے * تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً * داخل ہو جائے دے لوگ آگ میں

دوزخ کی بہت سخت جانی ہوئی گرمی منہ نہایت کو پہنچی ہوئی * حدیث منقولہ آیہ دوزخ کو
ہزار ہر سو عذاب کے فرشتوں نے دھونڈا تمام سرخ ہو گئی پھر ہزار ہر سو دھوکا یا جلا باز رو
ہو گئی پھر ہزار ہر سو تک دھونڈا دھوکا یا تو سیاہ کالی ہو گئی پھر ہمیشہ دھوکا نہ ہین رات
دن کالی ہوتی جاتی ہی ایسی بلا کے آگ * من پر بیگے جلدیگے گدیگے * تَسْقٰی مِنْ عَيْنِ اُنْثٰی *
بلائے جاویگے وہ دوزخی گرم پانی گرم مذہبون کے * دوزخ من پانی کی مذہبان ہین * جس دن سے
دوزخ کی آگ پیدا ہوئی ہی اسی دن سے وہ مذہبان دوزخ کی اونٹنی جاتی ہین جانی ہین قیامت
من * اسی گرم پانی دوزخ ہون کو بلاویگے * سو بھی جب برسوں تک روویگے بیٹھیگے مانی مانی پکار بیگے
عاجز زبان منہیں کر بیگے تب مالک دوزخ کے داروغہ کا حکم ہو دیگا اُس پانی کے بلانے کا * تب وہ
مانی ان کے منہ کے پاس لے جاویگے گرمی کے سبب ان کے منہ کا گوشت پوست گل کر کر پڑے گا *
پھر جب ان کے گلے من و پانی ڈالینگے یرت کی آنتن دل کلیجہ سب کچھ گل کر نیچے کی راہ سے نکل
پڑینگے اُس خوارسی سے وہ گرم پانی ان کو دیا جاویگا * لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ خَضِرٍ * ہین
پارگان دوزخ ہون کے تنہا طعام کھانا گم ضریع * سوائے اُس گھاس کے جو نام کا منے ہین اُسمن * جب وہ
گھاس بسر رہتی ہی نازد ہوئی ہی اُسکا نام سبق ہی اونٹ اور جانور اُسکو کھاتے ہین اور جب
سو کھ جائی ہی اُسکو ضریع کہتے ہین تب کوئی جانور بھی اُسکو نہیں کھا سکتا * دوزخ من وہ گھاس
کانتون کے ساتھ آگ کے بجائے کھانے کے ہر دیگی کر دمی زہر دار * جب یہ دوزخی بھوکھے ہوویگے اور بھوکھے
کی آگ لایکی یرت من * اور یہ بھی ایک طرح کا دوزخ ہون کے اوپر عذاب ہوویگا پھر برسوں تک
بھوکھے ہو کر پکارنے رہینگے کہتے رہینگے ہم بھوکھے ہین بھوکھے کھانے کو دیو * بہت برسوں تک بھوکھے بیگے مدت
کے بچھے مالک فرشتوں سے کہیں گے ان کو ضریع کھانے کو دیو * سب اسی کانتون کی گھاس کے نوالے انکے سفون
من ڈالینگے وہ گھاس جا کر گلون من پھنسیگی طاق بند کر دیوگی * یہ بھی ایک سخت عذاب ہی پھر
وہ گرم پانی اوپر سے بلاویگے ہر طرح کا عذاب کھاویگے * اور دوزخ کی گھاس اسی زہر دار ہی کہ
تمام زہر چر * جاویگا اور وہ ایک اور طرح کی بلا اور عذاب ہو جاویگا * جب یہ مات مازل ہوئی اور
حضرت نبی صاحب علیہ السلام نے سب کو سنائی مومنوں نے شکر خوت کھا یا دوسرے پناہ مانگی * اور
ابو جہل کا فریاد نہ کر کہا کیا ہوویگا جسے ہمارے اونٹ اُس گھاس کو دنیا میں کھا کر مواتے ہوتے ہین
ہم بھی اُسکو کھا کر مواتے ہوویگے یرت پھر بیگے * اللہ تعالیٰ نے اُنس کے جواب منہ یہ آیت بھی

لَا يَسْمُونَ وَلَا يَغْنَمُونَ مَن جُوعٌ نہ موتا کر لگا کسی دوزخی کو وہ دوزخ کا ضریع اور نہ بھوکہ سے
 بے پروا کر لگا کسی طرح کا اُس گھاس مَن تکہ فائدہ نہیں کھانا کھانے سے دو فائدے ہیں بھوکہ
 جاوے مٹ بھرے بدن خربہ ہووے تازہ ہووے اُس دوزخ کی گھاس مَن کوئی فائدہ نفع نہیں
 عطا ہی اللہ تعالیٰ مومن مسلمانوں کو اپنی بناہ مَن رکھے سب طرح کے واسطے سے دنیا مَن
 آخرت مَن بھر حقیقت دوزخوں کی بیان فرما کر مشرکوں کی سبقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہی وجوہ
 قَوْمٌ مِّنْ ذٰلِكَ نَبَا عِمَّةٍ بہت مَن اُس ان قیامت کے دن مَن تازہ ہووینگے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اثر
 خوش و قیام ان کے جہنم سے باہر ہووینگے مَن ان کے روشن اجالہ ہووینگے چودھ مَن رات کے
 باندہ سے چمکینگے روشن ستاروں کی طرح دکھینگے اِسَعِيْهَا رَاٰ ضِيْعَةٌ اپنی سعی کے واسطے
 راضی ہووینگے وہی عمل وہی کام نہ دنیا مَن اچھے کئے تھے جب ان عمارتوں کی نمایاں ان کاموں کا
 ثواب دیا مَن پائینگے خوش ہووینگے خوش فنی کرینگے قَبِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ برتر عالی بہشتوں مَن رہینگے
 دے باغ جو خوبیوں کے بھرے ہوئے ہیں قدر ان باغوں کی برتری ہی مرتبہ باندہی اسے مانوں مَن
 ان لوگوں کے رہنے کی نگاہی لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَا غِيَّةٌ نہ سُنکا تو اُس عالی بہشت مَن بے مَنی
 بات بہشت کے رہنے والے آپس مَن بہو دنی بات جھوٹھی بے فائدہ باتیں نہ کینگے نہ سینگے جو بات
 ہووینگی سو اچھی ہی بات کینگے فائدہ و ن کی باتیں کینگے سچی باتیں خوش فتنہ کی باتیں اللہ تعالیٰ کی
 تعریف حمد شکر کی اور جو بات زبان سے نکالینگے سو اسی طرح سچ ہووینگی جو کچھ کینگے ویسا ہی
 ہو جاوے گا بات جھوٹھ ہووینگی فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ اُس بہشت مَن شمع ہیں روان مذاہن
 ہیں جاری ہر قسم کی دردھ کی مذاہن پانی کی شراب کی شہ کی فِيْهَا سُرُورٌ مِّنْ فَوْعَةٍ اُس
 بہشت مَن تخت ہووینگے بیٹھے کے واسطے بلند ہونے کے تخت مَن جراؤ موتی زمر دیا قوت
 ان تختوں مَن جڑے ہیں باندہی مَن اسے ہیں جو اوپر سے ان تختوں کے بیٹھ کر بچے کو کچھ
 جڑو آئیں تو سونہرے مَن بہشت کی زمین پر وہ چیز پہنچے جب بہشتی اُس تخت کے اوپر بیٹھا
 پائینگے دے تخت آپ سے آپ زمین کے برابر ہو جاوینگے جب بیٹھ چکینگے اسی وقت باندہ ہووینگے
 ان تختوں کے اوپر بیٹھ کر اپنے تمام ملک کے تاتے بہارین خوبان و کھینگے ہزار ہر س دو ہزار
 ہر سکی راہک نظر جاوینگے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ان تختوں پر بیٹھ کر تاتے دیکھینگے خوش بیان
 کرینگے خدیش مَن آیا ہی وئے مومن مسلمان جو آپس مَن خدا سے نبالی کے واسطے دوستی

رکھتے ہیں انسانیاں ملاپ کرنے ہیں اور دنیا کی کچھ غرض نہیں رکھتے ایسے لوگ عالی ہشت
 معنی بلند مکانوں میں رہینگے۔ ایسے ان کے مکان ہوویں گے حواء اور ہشتی ان کو اپنے گھروں سے اس
 طرح سے دیکھ گئے جس طرح دنیا کے لوگ زمین سے آسمان کے تاروں کو ساروں کو دیکھتے ہیں *
 وَأَنكَرَ آبُ مَوْصُوْعَةٍ ۞ اور کون سے ہیں رکھے ہوئے ہشت کی نہروں کے کناروں کے اور حوضوں کے
 گردا گرد کون سے آنجور سے طرح طرح کے روپے کے سونے کے موتیوں کے لعل کے یا قوت کے طرح
 طرح کی شرابوں سے سہہ یوں سے بھرے ہوئے رکھے ہیں * نہایت سے اتنے بے شمار ہیں جتنے
 آسمان معنی تار سے بے شمار ہیں اور دسے شربت دسے شرابیں جو ان میں بھری ہوئی ہیں
 بے نہایت خوش خوشیوں سے ہیں خوش بو ہیں دسے نعمتیں ان میں بھری ہیں * جو ایک قطرہ
 ان شربتوں کا و بنا میں کرے خوشی اور خوشی کی سے تمام فرد سے جی اُن میں زندگانی پھر آد سے حیات
 پناؤں * ایسی خوبیوں کے شربت شرابیں ہشتی جس قدر چاہیں گے یہ نیگے خوشی پر خوشی برہتی
 رہیں خوشی و فنی زیور ہوتی رہیں * وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۞ اور مالشیں ہوویں گے
 ہوویں گے نیچے اوپر ہر مکان میں ہر جگہ رکھے ہوں گے * وَزَرَائِبِ مَبْثُوْنَةٍ ۞ اور فرش ہوں گے بچھے ہوئے *
 بہات بہات کے فرش ہوں گے قالین پکھونے کا بنان طرح طرح کی مسدین کئے نرم نازک رنگ
 برگ لال بہ زری زربفت بادے کے موتیوں کے مسلسل گئے ہوئے لعل یا قوت جو اہر گئے ہوئے *
 ہر ایک گھر میں ہر جگہ ہشت میں سب طرح کی تیار بان زیب و بستیں ہر ایک محل کا بناؤ
 سنوار ہووے * جس جس طرح سے ہشتی نور ہووے ان کا دل چاہے اسی طرح سے اللہ تعالیٰ
 کے حکم سے ہشت کو تیار کر رکھا ہی * اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کی حرکت سے اس بندے گنہگار کو اور اس کے دوستوں کو اور سب مومنوں کو
 مسلمانوں کو نصیب کرے * آمین آمین * خبر میں آیا ہی جب یہ آیت نازل ہوئی اور نبی
 صاحب ﷺ نے ان تختوں کی سرور مرفوعہ کی برائیوں کا بیان کیا تب کارا بے معنی کہنے لگے
 ایسے تخت کیوں ہو سکیں گے اور جو ہوویں گے بھی تو بلال کو صیب کو اور اور اصحاب کا نام لیا ان کو
 ان تختوں کے اوپر چڑھنے میں برسی مشکل پڑے گی اتنی دور کیوں کر چڑھ سکیں گے * حق تعالیٰ نے یہ
 آیت بھی * أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَيَّ إِلَّا بَلَّ كَيْفَ خَلَقْتُ * کہیں نہیں دیکھتے بے کافر مسک
 اذیت کی طرف کس طرح ہماری قدرت سے پیدا ہوا ہی * کیا کیا کہیں فائدے اس میں رہیں

ہیں * اونٹ اپنے قدمیں آدمیوں کے قدموں کی طرح چلتے ہیں جو چاہے بغیر اس کے پیچھے ہونے چاہتے ہوں۔
نہیں چرہ سنا * اس کو فریاد بردار کر دیا جی ایک لڑکا یا بھائی * اس کی دوستی کیلئے کہ
بہت لڑائی چرہ جاتا ہے پھر وہ اونٹ کھڑا ہوتا ہے اور جاتا ہے * رات دن دیکھتے ہوئے کھاتے
نہیں آتا * ہشت کے لئے تختوں کے اوپر بٹھ کر رہتا ہے * اس کے لئے اونٹ کو اور جانوروں
کو * تمھارے حکم میں کر دیا ہے اسی پاک بردار کو کہ رات ہی جو ہشت کے لئے تختوں کو بھی بٹھائیں
کہ حکم میں کر دے جب اسے اوپر بٹھائیں وہ اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں * اس کے ساتھ ساتھ
بند ہو جاتا ہے اس میں کیا عجیب ہے اور کئی قوم سے اونٹ میں ہیں بہت سے اونٹ چلتے ہیں
سب کسی گاڑی : دارہی ایک لڑکا یا بھائی * اس کی دوستی کیلئے کہ چاہے وہ ایک آدمی
ایک لڑکا یا اونٹ کو کھینچ کر لے جاتا ہے اور وہ ایک گھاس کھاتا ہے : گھاس ملے اسی کو
کھا لیتا ہے اس میں صبر کرتا ہے وہ دور دور میں رہتا ہے چلتے ہیں وہی لے لے تو کھاتے صبر
نہیں کرنا چاہتا ہے * یہ سب باتیں اس پاک خاوند کی قدرت کی دلیلیں ہیں * وَاللّٰہِ الْعَظِیْمُ
کَیْفَ اَرْفَعَتْہٗ وَاَرَاہُنَ کِی طَرَفَہٗنِہٖن دیکھتے ہیں کہ کس طرح ہماری قدرت سے بلند کیا گیا
ہی * ہمارے اس میں رکھیں ہیں * آسمان اپنی باندی میں اونچائی میں دنیا کی سب چیزوں سے
برآی دنیا کی سب مخلوقات کے اوپر ہے اس برآی کے ساتھ وہ دور و کار تعالیٰ کے حکم سے کھوتے
کھوتے ہیں * اسی آدمی کو باؤں کے لئے آجاتا ہے اور اس آسمان کے تار سے ستارے
رنگ رنگ کے ہشت کے رنگ رنگ کو زون کی طرح لکھتے ہیں * ہر آسمان کے اس کھوتے
سے اونٹ اور اونٹ کے آدمی کو بھی اپنی نگاہ سے حرکت نہیں کرتا ہے الٹ ہیں جاتا ہے کہ نہیں کرتا ہے *
رات دن دیکھتے ہوتے ہوتے ہر تو کچھ عجیب نہیں کرتے ہو پر ہشت کے تختوں پر بٹھ کر رہتے جاتے
ہو * دیکھو اس تعالیٰ نے آسمان کو کس طاقت سے تمھارے فائدے سے تمھارے نفع کے واسطے بنا دیا ہے کہ
سے کھوتا جاتا ہے اور ہوتا جاتا ہے رات دن اس کھوتے میں موجود ہوتے جاتے ہیں * دن
کو محنت مشقت کرنے ہے اپنی قوت بڑا کر لیتے ہو رات کو آسائش کرتے ہو آرام ہاتھ ہو سو
رہتے ہو نید جاتا ہے ہو * اپنے دل میں ذرا سوچو سمجھو جس خاوند نے اس طرح سے ایسی چیز بنائی
ہی ہر سب ہمیشہ رات دن دیکھتے جاتے ہو * پھر جو وہ ہشت کے تختوں کو اونچا کر دے اور اس کو
پھر اونچا کرے ہشت کرے اور اس کی سر آؤں کے ہشتوں کے کوڑے جیسے کے ہر

رہن اپنی جگہ سے حرکت نہ کر بن اُلت بناوین گرنہ برتن تو اُسکی قدرت کے نزدیک
 کیا مشعل کیا عجب کی بات ہی رسی بات نہیں بہت آسان بات ہی * وَاللّٰی الْجِبَالِ
 کَیْفَ یُصِیْبُہَا * اور پہاڑوں کی طرف نہیں دیکھتے کیونکہ ہماری حکمت سے قدرت سے
 کا رے گئے ہیں زمین پر قائم کئے گئے ہیں * پہاڑوں کو بہشت کے تختوں کے رنگ برنگ
 نیون بالٹون کی طرح زمین پر جگہ جگہ آدمیوں کے قایدوں کے واسطے رکھن ہیں اور لوگ
 اُس من سے کرنا کیا قاید سے اٹھانے ہیں نفع لیتے ہیں اور کبھی چھتری آمد ہی میں بھونچال
 من اُس من انسان نہیں آتا ہی توٹ نہیں جاتا ہی گرنہ نہیں پرتا ہی * تم ہر سہ اُس بات کو
 دیکھتے باتے اور اُس من کو کچھ عجب نہیں کرتے ہو اور بہشت کے بلند تختوں پر اور اُس کے
 تلوں پر عجب کرتے ہو * خوب سوچ کے دیکھو جس خدوند قادر نے ایسی ہیتر اسی حکمت سے
 قدرت سے بنائی ہی اُس کی حکمت قدرت کے پاس کیا بھاری بات ہی * بہشت کے
 تختوں کو اونچا کر سے پھر اونچا کر سے اور اُسے کیون من نصانہ آدے کر نہ ہر بن ہو کچھ
 ایسی بات نہیں ہو رسی بات ہی * وَاللّٰی الْاَرْضِ کَیْفَ سَطَّیْتُہَا * اور نہیں دیکھتے
 زمین کی طرف کیوں کر بکھائی گئی ہی پانی کے اوپر * زمین سی بھاری چر کو مو گول بوکانی صورت
 گول کی طرح ہی کس طرح اللہ تعالیٰ نے پانی کے اوپر اپنی کس قدرت سے کسی حکمت سے بکھادیا
 ہی پھر وہ ویسی ہی اندے کی طرح بھنس رہی ہی * اور حال یہ ہی جو اندے کی طرح سبک
 نہیں سبک پھر اُس من بھری ہوئی نہیں ہی برسی ورنی ہی * اُس زمین کو جس قدر حکم
 ہوا ہی اسی قدر دوت رہی ہی اور پانی بھنس رہی ہی پھر کبھی بغیر حکم کے ہستی نہیں لڑتی
 نہیں * ہر حکم ہو نہا ہی زمین کو مرزہ ہو جاوے ہو حال آجاوے تب ہی ہستی ہی لڑتی ہی *
 اُس من تو تم کو تعجب نہیں آتا ہی بہشت کے تختوں پر اور اُسے فرشتوں پر بچھو نوں پر تعجب
 کرنے ہو * خوب تامل کر کے دیکھو کہ اُس خدوند نے ان چاریموں کو کس کس حکمت سے بنایا ہی
 رکھا ہی بے سبب تعجب کرنے کا مغل ہی * ہر اللہ تعالیٰ قادر جل شانہ کی حکمت قدرت کے پاس
 کچھ تعجب کا مغل نہیں * ویسی ہی بہشت اور بہشت کے تختوں کا بلند ہونا اور اُس کا بہشت ہونا بھی کچھ
 تعجب کی جگہ نہیں * ہر اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک خاطر کی
 ساری بیس کے واسطے فرمایا ہی * فَذَکِّرْہَا اِنَّہَا اَنْتَ مَذْکُرٌ * پھر نصیحت کرنا رہا ہی کچھ

سوائے اُنکے نہیں کہ تو نصیحت کرنا ہی نصیحت کرنا ہی نیراکام ہی جو نیراکام ہی اُسکو
 چھوڑتے ہو کچھ خدا سے تعالیٰ کی طرف سے کام آنا ہی حکم احکام آنا ہی آخرت کی خبر و درخ
 ہشت کی حقیقت سب لوگوں کو سناؤ نیرکی بات ہر ایک سے کوہدایت کرو غلق کے کھلے ہی
 رہا بناؤ تمہارا بھی کام ہی اسی واسطے تمکو بھیجا ہے کسی کے ماننے ماننے کی رفت نظر نہ کروئی مانے
 ماننا نہ ایمان دوسے مانے لاوے تم کہے بدو ابھی بات کہہ دیتے رہو کہے سے باز ماؤ جو کوئی ایمان
 دے دگا قبول کرے دگا ابھی راہ پر چلے گا اپنا بھلا کرے دگا اور جو کوئی ایمان نہ لاو دگا قبول نہ کرے دگا اپنا بُرا کرے دگا
 لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيِّرٍ * نہیں ہی تو ای محمد آن کا فردین پر راہ و عدوکل اتالیق جو خواہ مخواہ
 اُن کو ایمان منن مسلمان منن کرنا ہی چاہئے کسی کو دین مسلمان منن لانا اسہ ہی کا کام ہی سوائے اسہ تعالیٰ
 کے اور کسی کا کام نہیں کہ بشر کی طاقت سے باہر ہی یہ آیت قتال کی آیت سے جہاد کی آیت
 سے منسوخ ہوئی ہی پہلے ہی حکم تھا جو کوئی ایمان نہ لاوے مسلمان نہو دے اُسے زبردستی نہ کیا جائے اُسکو
 قتل نہ کیا جائے ہر طرح سے نصیحت کرنا چاہئے جس کے نصیب منن ایمان ہی مسلمان ہی اُسے ایسی
 دولت ملی ہی وہ آپ قبول کرے پھر حکم ہوا اسہ تعالیٰ کی طرف سے جہاد کا لڑائی کا یعنی ہو کوئی ایمان
 لاوے کلمہ پڑھے مسلمان ہو دے حق بات کو مان لے اُسکو چھوڑ دو اور جو کوئی سمجھائے پر بھی نہ سمجھے
 اور سرکش کرے اور گمراہی منن برے اور لوگوں کو گمراہ کرے خرابی منن ڈالے شرارت برکمرہا نہ ہے
 حق کو جاری ہونے نہ دے تو اُسکو مار و قتل کرو جس منن لاکھونکا بھلا ہو اور ایمان بھی مننے اس آیت کے
 کہتے ہیں ای محمد تو اُن کے اوپر ناگہبان نہیں تحکم یہ حکم نہیں ہوا اور یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ خواہ
 نہ او تو اُن کے دولتمن ایمان کو ڈال دے یا اُنکے دلوں پر تصرف کرے مسلمان کی طرف کھینچ لے دے باطن
 کے زور سے دل کی توجہ سے اُنکو مسلمان بنا دے بنگو بھی عار ہی جو راہ کی بات اُن سے کہے ہر طرح سے
 نصیحت کرنا ہے جو کوئی سادات منہ ہی اور اُنکے نصیب منن مسلمان کی دولت ہی حق کو قبول کرے یو دگا
 اور جو بے نصیب ہی بد بخت ہی وہ قبول نہ کرے دگا اِلَّا مَن تَوَلَّى وَكُفِّرْ * مگر جس نے منہ پھیرا اور
 کافر رہا بار بار نصیحت کرنے سے بھی جو کفر کی گمراہی کے کوئے منن پھنس رہا وہ نیرکی پیغمبری کا انکار
 کیا پھر اُسکو بار بار نصیحت کرنی تیرے اوپر فرض نہیں جتنا ضرورت تھا حکم احکام اسہ تعالیٰ کا پہنچنا ہمیشہ
 کے عذاب سے ڈرانا سو کر چکا اب اسہ تعالیٰ سے اُس کا سردگاری اسہ تعالیٰ اُسے سمجھے یو دگا
 فَيُعَذِّبُكَ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ * پھر عذاب کرے دگا اُسکو اسہ تعالیٰ عذاب عذاب ایماندار

مسلمان لوگ کیا ہی گناہ کبیرہ کریں برآگناہ کریں اور بنیر توبہ کئے مر جادین لین کو اسہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے برآ عذاب نہیں ہونے کا * قحط اور وبا اور بیماری کی مصوبت کھینچی رنج آتھنا عذاب موت عذاب قبر بعض کو اتسے بھی کچھ زیادہ * ہی سب چھوٹے چھوٹے عذاب اسہ تعالیٰ نے کٹر گار مسلمانوں کے جو بنیر توبہ کئے مر جادین گناہوں کے کفار سے کے واسطے مقرر کر دیا ہی اور اس میں کافر ٹنکر بھی شریک ہیں * اور وہ عذاب جو برآ عذاب ہی دوزخ کا سخت عذاب ہی کافروں بد دینوں ٹنکروں کے واسطے مقرر ہوا ہی * اتسے کافروں بد دینوں کو کبھی چھٹی نہیں ملا ہی نہیں ہونے کی * ہمیشہ ہمیشہ سے دوزخ کی آگ میں جلتے رہینگے عذاب کھینچ رہینگے * **إِنَّا إِلَيْنَا يَأْتُهُمُ** * بے شبہ ہماری ہی طرف بھرا نا ہی ان کافروں کا * مرنے کے بجھے سب کی روح اس جہاں میں عالم غیب میں پہنچتی ہی اور اس میں اثبات دوزخ کے احوال کا ہی * **ثُمَّ إِنَّا عَالِيْنَا حِسَابُهُمُ** * تحقیق پھر بجھے جگے ہر ایک کا ذرہ ذرہ حساب ہمارے اوپر لازم ہی ہر ایک سے سببہ یونگے * دنیا میں جو کوئی جو چاہے سو کر لے جاے ایمان لاوے چاہے کافر رہے * جو کوئی ایمان لاوے گا مسلمان ہووے گا ابھکا کام کر لے گا بہشت میں پہنچے گا ہمیشہ آرام کے گھر میں رہے گا * اور جو کوئی نصیحت نہ مانے گا ایمان نہ لاوے گا مسلمان نہ ہووے گا ابھکا کام نہ کرے گا آخر کو دوزخ کے عذاب میں پڑے گا نوار ذلیل ہووے گا * ہر ایک کی جزا ہر ایک کے کام کا بدلہ ہمارے پاس موجود ہی * اور اس آیت میں اشارہ قیامت کے احوال کا ہی جو آخر چل کے قیامت ہونے والی ہی اور اس کے پہلے **ثُمَّ لَنُكَلِّمَنَّهُمْ فِيهِمْ** * سورہ فجر اس میں ہمیں آیتیں ایک سو تین تیس کلمے پان سو ستانوے سے حرت ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْفَجْرِ * سو گندھی صبح کے وقت کی * اسہ تعالیٰ نے فجر کی قسم کھائی * اسی دن نے حضرت نبی صاحب کے اور برے بزرگ آدمی جو امام تھے قرآن کی تفسیر کر نیوالے ہر ایک نے ہر ایک طرح کی بات کہی ہی * بعضوں نے کہا صبح کے وقت کی قسم کھائی وہ برسی برکت کا وقت ہی دوستوں کی مناجات کا مشغولی کا وقت ہی * دن کی روشنی صبح سے پیدا ہوتی ہی اندھیا رے رات کی ذور ہوتی ہی جسے کسی کے دل سے کفر کا شرک کا اندھیا رہا دور ہووے ایمان کا نور روشن ہووے * بعضوں نے کہا یہ فجر کی نماز کی قسم کھائی ہی وہ بہت برسی قبولیت کی نماز ہی *

بعضوں نے کہا تمہارے مہینے کی تاریخ کی صبح کی قسم ہی کہ برس کی ابتدا اُس تاریخ سے اُس وقت سے شروع ہوتی ہے * بعضوں نے کہا پہلی تاریخ ذی الحجہ کی قسم ہی * بعضوں نے کہا ہر ایک جمعے کی فجر کی سوگند ہی کہ وہ مومنوں کے جمع ہونے کا دن ہے ہر جمعے کو حج کا ثواب پانچ ہزار * بعضوں نے کہا عروہ کی فجر کی قسم ہی کہ وہ حاجیوں کے حج کا دن ہے اُس دن دوائیں قبول ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت مومنوں کے اوپر حج کرنا والوں کے اوپر اُترتی ہے * بعضوں نے کہا عید کے دن کی فجر کی قسم ہی کہ وہ بڑی خوشی کا دن ہے مومنوں کا * بعضوں نے کہا قیامت کے دن کی صبح کی قسم ہی قیامت کے دن کو بہت برسی صبح ہے * اُس دن سب امیدوار اپنی امید کو پہنچانے کو پہنچانے کی بادشاہی مانگیں گے * ہر ایک صبح کی ہلاکی خواہی ہوگی وہ ستون کا مقصود حاصل ہوگا دشمن نا امید ہو جائیگا * بلکہ ہر ایک صبح دنیا کی بوجھنے والوں کو قیامت کی صبح کو یاد دلاتی ہے کہ دنیا رات کی مثال ہی ہے نہ موت کی مثال * جس طرح صبح کو سب جاگ اٹھتے ہیں اُسی طرح قیامت کی فجر کو ہر کوئی اول آخر کی خلق جن اٹھیں گی * فجر کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہی جو اُس دن مومن اللہ تعالیٰ کا دیدار پاویں گے * اللہ تعالیٰ کے کلام میں ایک ایک بات میں سب طرح کی باتیں ہیں * ایک فجر کے لفظ میں سب برکت کی بھرپور مثال داخل ہوئی ہیں * وَلَيَالٍ عَشْرٍ * اور قسم ہی اُن راتوں کی جو ذی الحجہ کے مہینے کے ہجر عید کے دس دن ہیں جن دنوں میں عروہ داخل ہے * اُن دس راتوں کی بہت برائی ہی اُن دس راتوں میں بندگی عبادت کا بہت برآ ثواب ہے * یاد دس راتیں پہلی تاریخ سے عروہ کی بکر عاشورہ سے کی رات تک بے راتیں بھی بہت برسی بزرگی کی راتیں ہیں * یاد دس راتیں رمضان کے آخر مہینے کی ہیں شب قدر انہیں راتوں میں ہوتی ہے * یاد دس راتیں شعبان کے مہینے کے درمیان کی ہیں شب برات جن میں داخل ہے * یہ سب بزرگ راتیں ہیں ثواب کی راتیں ہیں قسم ہی اُن راتوں کی بزرگی کی * وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ * اور سوگند ہی جنت کی اور طاق کی جو رے سے جو رے کی اور اکیلے کی * جنت چار نمازیں ہیں فرض دو گانی چار گانی اور طاق تین رکعتیں ہیں مغرب اور وتر کی نماز کی * یا جنت چار عرصہ ہیں خاک پانی باد آگ سب کسی کو اُن چاروں چیزوں سے بنایا ہے اور طاق سات آسمان ہیں * یا جنت بارہ برج ہیں اور طاق آسمان کے سات ستارے ہیں * یا جنت آٹھ ہشتاب ہیں اور طاق سات دوزخیں * یا جنت سب بندوں کی صفیں ہیں جہنم کے ساتھ * عزت ساتھ خواہی کے قدرت ساتھ باہرہی کے علم ساتھ جہنم کے قوت ساتھ

صفت کے حیات ساتھ موت کے کسی بندے کی صفت ایسی نہیں جو اسکے ساتھ نہ ہو دے
 ہر ایک کمال کے ساتھ ایک نقصان بھی ہے جو کوئی کچھ بھی جانتا ہی سمجھ جانتا ہی کہ بہت بات کی اتنے
 قدرت ہی بہت بات کی نہیں اور حق سب اللہ تعالیٰ کی صفاتیں ہیں اللہ تعالیٰ کی حیات
 ایسی ہے جو اس کے ساتھ موت نہیں علم ہی چل نہیں قوت ہی صیغی نہیں قدرت ہی
 عاجزی نہیں عزت ہی ذلت نہیں جو صفت ہی اس میں کمال ہی نقصان کا نام نشان نہیں
 اور جنت نام خلق ہی جو چرخی عالم میں اللہ تعالیٰ نے جو راہ راہ پیدا کیا ہے جو چیز ہی اسکے ساتھ
 دوسری جزا لگاؤ ہے مرد جو دیو پری آسمان زمین مشرق مغرب روم شام مومن کافر
 بھلا برا دنیا آخرت بہشت دوزخ خوشی ناخوشی اور اسی طرح ہزاروں مائیں ہیں اللہ تعالیٰ
 فرمانا میں کل شیخ خلقنا زوجین یعنی ہماری کو پیدا کیا ہم نے جو راہ راہ اور وہ طاق جو
 ایک ہی ایسا ایک ہی جو کوئی دوسرا نہیں اس کا وہ باک پروردگار ہی تمام عالم کا
 پیدا کر نیوالا ہے وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ اور قسم ہی رات کی جس وقت بسر کرتی ہے
 روان ہوتی ہے گزر جاوے شب قدر ہو جاوے بانیوالے بالیوں رات کے چاہنے والے
 رات کو اپنے کام میں چلے جاوے اللہ تعالیٰ کی یاد میں شوق میں رات کو جاگنے والے جاگنے
 رہیں اس شوق میں ان کے اوپر رات گزر جاوے سو گندہ اس رات کی جس
 رات میں حج کر نیوالے عرفات سے مزدلفے کو جاتے ہیں اور وہ رات جس رات میں علم کے
 طالب کر نیوالے علم دین کو حاصل کرتے ہیں اور عمل کر نیوالے نماز پڑھتے ہیں ذکر کرتے ہیں
 هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ آیا اس مقدمے میں سو گندہ متبرہ عقل مند کو خدا سے
 تعالیٰ جزا دینے والا ہی بنو ان کا ان کے علموں کے اوپر تحقیق ان چیزوں میں جو کہنے میں آئیں
 بہت برتری سو گندہ ہی بھاری قسم ہی ان لوگوں کے واسطے جو عقل مند ہیں دانالوگ جانتے
 ہیں جو بہر قسم پروردگار نے جن چیزوں کی کھائی ہے برتری قسم ہی بیخبروں کے برتر سے برتر
 دین کے عالموں کو معلوم ہی سمجھتے ہیں کہ بے برتری سو گندہ ہیں یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی
 معرفت کی پہچان کی دلیلیں ہیں قدرت کی نشانیاں ہیں قسم ہی اس بات کے اوپر جو
 مقرر مقرر البتہ البتہ کافروں کو جو سچی باتوں کو جھٹلاتے ہیں عذاب کریں گے ہم دنیا میں اور
 آخرت میں آخر کو دے دوزخ میں پرنگے اَللّٰهُ تَرَكِيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اَرَمَ كِبَاۡهُ دَكَّ حَاۡنَاۡ

کیا نہ جانتو نے اسی پر کھنچے والے سستے والے کیا نہیں جانتو نے یا نہ کیا کیا کیا کیا چور و درکار نے تیرے عا
 درم کے ساتھ کس طرح سے انکو ہلاک کیا مارد الہ ذات الیماد ستونوں کے خاوند تھے ایسے
 بر سے بر سے قد تن پوش تھے ان کے چو ان کے ہاتھ پانوں بر سے بر سے ستونوں کی مانند تھے
 ایسے نہیں قد تھے الہی لہم یخلق مثلہا فی الباد ایسی قوم تھی وہ عا کی قوم جو انکی
 مثال ان لوگوں کی مانند اور سہر دن میں پیدا نہیں کیے گئے وہ سے آدھ دن کو کسی سہر میں پھر
 یہ انہیں کیا اللہ تعالیٰ نے خبر میں آئی عا دو تھے ایک عا اولی تھا ایک عا آخری تھا عا اولی پہلا عا
 تھا اسکو عا درم کہتے تھے ایک تھے تھا اس کا نام عا درم کا بیٹا عا درم عا درم عا درم عا درم کا
 بیٹا عا درم حضرت نوح پر پھر کا بیٹا عا درم عا درم عا درم عا درم عا درم عا درم عا درم عا درم
 عا درم حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا عا درم عا درم عا درم عا درم عا درم عا درم عا درم عا درم
 و بر دست زور آور لوگ تھے ہر ایک کا قد بن سو دو سو تین سو چار سو گز کا تھا جو کوئی ان لوگوں
 میں بہت چھوٹا تھا اسکا ساتھ گز کا قد تھا اور جو کوئی ان لوگوں میں بہت بڑا تھا اسکا سات سو گز
 کا قد تھا اور وہ ان کا ایسا تھا جو پہاڑوں سے ایک آدمی ایک پتھر کو ایسا اٹھا کر لینا تھا
 جو اس کے بجائے ہزاروں آدمی دب جاویں اپنے زور میں کسی کو ماتے نہ تھے ایک پانوں زمین
 میں مارتے تھے تو پانی نکل آتا تھا بہت سرکشیاں کرتے تھے بہت پرستی کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے
 ان کی ہدایت کے واسطے حضرت ہود پر بھیجا تھا انھوں نے بہت ہی بھین کیں بہت
 سمجھا مآخرت کی خبر دی دو رخ بہت کا احوال کہا اپنے خود میں نہ مانا عمر بھی ان لوگوں کی
 بہت تھی ہزار ہزار برس کی عمر کم و زیادہ ہوتی تھی مغرور رہتے ان میں سے تھوڑے
 لوگ ایمان لائے جا رہا آدمی کم و زیادہ حضرت ہود کے تابع ہوئے باقی ہزاروں آدمی گمراہ
 رہے کافر بہت شرارتیں شوخیان فساد کرتے تھے حضرت ہود نے کہا تم پر عذاب آدیک ایمان
 لاؤ تو بچو گے ان لوگوں نے جھوٹا جانا حضرت ہود نے کہا تمھارے اوپر باد کا طوفان آدیک
 تم کو ہلاک کریگا انھوں نے کہا باد سے ہم ڈرتے نہیں باد ہمارا کیا کر سکتی ہی حضرت
 ہود نے کہا غضب کی باد آدیک تمھارا اتر کر پھر دن سے پہاڑوں سے دے دے
 مارے گی انھوں نے کہا ہم آپس میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر بٹھا بوڑھی کہیں گے پانوں
 اپنے زمین میں گار دیں گے ماد ہمارا کچھ بکر کے گی حضرت ہود نے بہت سمجھا مآخرت سمجھے آخر کو

جب وعدہ ان کے خذاب کا پورا ہوا حضرت ہود نے سب موسیٰ کو جمع کر کے کہا فلا نے دن غضب کی باد آدیگی تم سب جدا ہو کر میرے پاس آؤ اسے تعالیٰ تم کو پکا ہو گا اور سب کا دم مارے جاویگا * سب موسیٰ وقت کے اوپر حضرت ہود کے پاس آئے حضرت ہود موسیٰ کو لیکر ایک طرف جدی جگہ میں گئے اور سب کو ایک جگہ بیٹھا کر نام کے گردا گرد اس بائیں خط کر دیا پھر وہ باد آئی پہلے آہستہ آہستہ چلنے لگی تو وہ کافر ہنسے لگے کہنے لگے اسی باد سے ہم کو ہود قہر آتا ہے * پھر وہ اوپر آئے لگی پھر ان کے اوپر زور کی باد چلنے لگی باد کا زور انہوں نے سہا م کہا پھر آپس میں ہنسا جوتی کر کر قائم ہوئے * پھر باد نے بھی خدا سے تعالیٰ کے حکم سے ایسا زور کیا جو ان کو اکٹھا ہی اکٹھا پاس پاس سو سو آدمی کو اکٹھا کر زمین سے اوپر لے جاتی تھی اور دے دے پستی تھی مریں جاتے تھے ہاتھ پاؤں چرہ ہو جاتے تھے * اور اتھا اکٹھا کربتھروں سے بہا ر دن سے دے دے مارتی تھی سر ان کے پھوٹ پھوٹ جاتے تھے تو تھوٹ کر مرتے تھے * اسی طرح سے وہ با وسات دن اور آٹھ رات رہی سب کو مار ڈالا ایک کافر نے پچاس ہلاک ہو گئے * اور وہی باد جب حضرت ہود کے خط پر دایرے کے اوپر پہنچی تھی نرم ہوتی تھی ملائم جاتی تھی * اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب موسیٰ آرام میں تھے نوشیں تھے * پھر سات دن کے کچھے باد جاتی رہی * حضرت ہود اور سب موسیٰ اس دایرے سے باہر نکلے * اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے * ان سب کافروں کا مال مناع سونا روپا جو کچھ تھا موسیٰ اس کے وارث ہوئے * اور وہ کافر دنیا سے بھی گئے اور دین سے بھی گئے وہ قوت زور ان کا کچھ کام نہ آیا * یہ معاملہ اللہ تعالیٰ نے پہلے عاد کے ساتھ کیا اس بات میں اس آیت میں عاد کا بیان فرمایا * اور دوسرے عاد سے بھی ایک برسی معاملت گذری اس کا قصہ بھی اسی آیت میں آگیا * اس قصے کی طرف بھی اشارت ہو گئی اس قصے کی اشارت کے موافق آیت کے میں یہ ہیں *
 الم تر کیف فعل ربك بعاد ارم ذات الاعماد یعنی کیا نہ دیکھا نہ مانو نہ کیا کیا کیسا کہ تیرے پروردگار نے عاد سے جو صاحب ارم کا تھا وہ ارم جو صاحب ستونوں کا تھا التي لم یخلق مثلها فی البلاد یعنی وہ ارم جو نہیں بنایا گیا اسکی مثال کوئی باغ کوئی مکان شہروں میں * اس کا قصہ اس طرح ہے * ارم ایک شہر کا نام ہی عاد نے بنایا تھا وہ ایک شخص تھا پہلے عاد کے زمانے سے بہت کچھ دوسرا عاد پہلے عاد کی اولاد میں تھا * اس کے دو بیٹے تھے ایک کا نام شداد تھا دوسرے کا نام

شدید تھا * جو سے دونوں کھائی بادشاہ ہوئے بر سے بادشاہ ہوئے بہت ملک کئے بہت بادشاہوں کے
 اور غالب آئے فتح یابی مشرق مغرب کی بادشاہت پائی * پھر شدید مر گیا اور شداد کی یاد
 برآمد شاہ ہوا سب بادشاہ اس کے تابع ہوئے تھے تو سو برس کی عمر اس نے پائی تھی کار ہو گیا خدائی
 کا دعوا کیا غلو کو اپنی بندگی کرنے کا منور ہو گیا * اسے تعالیٰ نے اس کی ہدایت کے واسطے پیغمبر بھیجے
 پیغمبروں نے خدا سے تعالیٰ کا پیغام پہنچایا نصیحتیں کیں ہر انسان نے سنیں ان کا کہنا * مانا * پیغمبروں سے
 پوچھا جو میں تمھارا کما مانون تو تمھارا اعدا مجھ کو کیا برائی یزدیدہ یگا پوچھتا ہوں * پاس نہیں *
 پیغمبروں نے کہا تو ایمان لاو سے تو تیرا ہر ملک اور یہ بادشاہت بھی جو اسے تعالیٰ نے جگو بخشی ہی
 تیرے اوپر برقرار رکھے اور آخرت میں تجھ کو بہشت میں داخل کرے * شداد نے بہشت کو
 پوچھا بہشت کیا چیز ہے پیغمبروں نے بہشت کی تعریف کی * بہشت میں سونے روپے کے محل ہیں
 باغ ہیں حوریں غلام اور بہت باتیں بہشت کی کہیں * شداد نے کہا بے ملک اور بادشاہی جو کچھ
 میرے پاس ہیں سو تو میرے ہیں اور وہی بہشت میں بھی بنا سکتا ہوں * دو سو سال تک بادشاہ
 اس کے حکم میں تھے سب بادشاہوں کو نامی فرمان بھیجے کہ جس کے پاس جو کچھ سونا و باجوہ اور
 اسلحہ یا قوت مشک مندر و عطران اور جو کچھ مصالح ہو دے سو ہمارے پاس بھیج دو * اور
 سب ملکوں میں لوگ نسل بھیج جان جان سونا و ہاموقی اسلحہ یا قوت و مرد و الماس و زنگہ
 بستر پاؤں جمع کریں بہت ہر سونے سب طرح کے خزانے جمع کئے * پھر جس کے ملک میں
 عدن کے شہر کے پاس ایک راستہ ان تھا اس زمین کی ہوا بہت خوش تھی دامن یہ سب
 اسباب جمع کئے * سو داروغے مقرر کئے اس شہر کے بنانے کے واسطے * ہر ایک داروغے کے ساتھ
 ہزار آدمی تابع کر دیئے لاکھ ہزار مزدور کام کرنا لے تھے * سولے روپے کی اینٹیں بنائیں عقیق
 یمنی کی اینٹیں مشک عنبر کا گواہ بنایا * اسی طرح سے تمام شہر کی دیواریں تیار کیں اندر اس کے ہزاروں
 نل بنائے سونے روپے کی دیوار ستون یا قوت سے زمر سے جڑاؤ کئے ہر طرح کے بالا خانے باغ
 تاشے بنائے * نہر بنی حوض قرار سے سب سونے روپے کے جڑاؤ تیار کئے * باغوں کے درخت بھی
 جڑاؤ کئے * زمین اس شہر کی تمام روپے کی بنائی کیاربان جنہیں سب جڑاؤ تیار کیں پھول لگائے
 زمین میں کنکر شہر کی جگہ اسلحہ یا قوت موتی بکھر دیئے * زمین شہر تیار ہوا حور و دن
 غلامانوں کی جگہ ہر جگہ سے خوب صورت لڑکیاں لڑکے ہزاروں منگابروان نما ہوں میں بسائے

نام شہر کو آباد کیا * وہاں کے رہنے والوں کو ابھی خوب طرح طرح کے لباس پہننا کہ مقرر کئے
 بہشت کا نمونہ بنایا * ایسا بنایا جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَمَّا يَخْلُقُ مِثْلَهَا فِي الْبِلَادِ یعنی ایسا
 شہر بنایا گیا تھا وہ دارم جو دنیا میں ایسا اور شہر نہیں کسی نے بنایا * جب اس سرخوئی کے ساتھ
 تین سو تیس منیٰ تیار ہو چکا تب سداۓ آپ اُسے دیکھنے کا شوق کیا سب بادشاہت ہوں کہ
 بنیاد عورت کی * سب جمع ہوئے برسی خوشی سے برسی دھوم سے برسی شان برستے کھل سے
 برسی یاد می سے سب بادشاہت ہوں کو اپنے ساتھ لے کر اپنے ملک سے اُس شہر کو چلا * لاکھوں آدمی
 اُسے ساتھ تھے خوش بیان کرتے ہوئے گاتے بجاتے چلے جاتے تھے کوچ کوچ منزل منزل جب اُس شہر کے
 پاس پہنچے ایک دن کی راہ رہتے تھے ادا اپنی بہشت پر فخر کرتا تھا غرور کرتا تھا * اور سب لوگ اُسکی
 تعریف کرتے تھے سب کوئی خوش تھے کل جا کر اُس بہشت کو آرام کی جگہ کو دیکھینگے * ایک منزل
 کا تفاوت رہا جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ایک فرشتے کے تئیں اُن سب گافروں کے اوپر ایک * ایک
 مارے * فرشتے نے آسمان سے ایسی ایک سخت زور کی آواز کی جو اُن سب گافروں کے
 کلیجے بھٹ گئے سب مر گئے اُن ہزاروں لاکھوں آدمیوں سے ایک بھی نہ بچا * اور اُس شہر کو
 آدمیوں کی نظروں سے چھپا دالا دنیا ہی میں اسی جگہ موجودی کسی کو نظر نہیں آتا مردود کیا نافول
 کر دیا * بعضے اجماعی بے خبر جاہل کہتے ہیں اُس شہر کو اللہ تعالیٰ نے بسند کیا آسمان کے اوپر اُٹھا لیا
 آٹھویں بہشت وہی ہی * یہ بات برسی جھوٹی بات ہی ایسی بات غیر جاہل کے جو بہشت کی
 خوبی کی خبر نہیں رکھتا کوئی نہیں کہتا * اور وہ دارم کتنا مکان تھا کس قدر تھا کتنی جگہ تھی جو بہشت
 میں حاضر و رہو تا تو کسی ایک مومن کے گھر میں جا غرور کے بھی لایق نہوتا * وہ دارم عادی شاد کے
 سو کو س کی زمین تھی تمام دنیا ہزاروں لاکھوں کوسوں کی راہ میں ہی * پھر بہشت میں لاکھوں
 کروڑوں آدمی بیٹھ کر اسکا بیرونی مومن مسلمان آخرت میں داخل ہوینگے * یہ ممبروں کی دولت
 ملک اور سب لوگوں کے ملک دولت باغ و باستان محل و بیان نعمتیں ایسی ہیں اتنی ہیں
 جو بیان میں اور شہر میں نہیں آسکتیں * اداۓ سے ادنا کم سے کم جھوٹوں سے جھوٹے مسلمان
 کو جو سب مسلمانوں سے پیچھے بہشت میں داخل ہو دیگا اُس بندے کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم
 سے ایسا ملک دیگا جو ساری دنیا سے سوچھہ زیادہ ہو دیگا * تمام دنیا اُس برابر ہوگی جس میں
 ہزاروں محل باغ و بہشت جو نص بہرین تماشے موعود ہیں * زمین و یہ زمین تمام سونے روپے کی

جزاؤ مونیوں کی اسلحہ یا قوت کی بہت کم ہوتی ہے اور ان کے مکان کی یہ کیفیت ہی * سہ آدمی کی
 کیا بہشت کیا بادشاہی ہی جو آذنا بہشتی کے کسی چھوٹے گھر کی برابری کر سکے * عاجز نہ ہونے کے
 کام کو قدر پروردگار کے کام سے حکمت سے کیا نسبت ہے کہا برابری ہی اور شہر و باغ دنیا ہی مٹیں ہی *
 ہر مہینہ آیا ہی * تیسرے کی کتابوں میں لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ کے وقت مہینے میں کے ملک میں ایک
 شخص تھا اس کا نام عدا بن قلاب تھا ایک بار اس کا وقت ہو گیا گیا تھا وہ اپنے اونٹ کے ساتھ وہاں سے
 نکلے واسطے عد بن کے شہر کے حرا میں پہنچا تھا ایک مہینہ ان میں بٹا جاتا تھا آگے سے اس کا ایک
 شہر نظر آیا برسی برسی محکم دیہ اریں سوئے روئے کی زمینیں تھیں اور اس کے اگلے اگلے محل ہر طرف بنے
 ہوئے آگے بٹھا گیا ایک برآوردازہ نظر آیا سوئے کا جزاؤ اچھے تھیں جو اہر اس میں جڑ سے ہش *
 دیکھ کر حیران ہوا اور آدمی کوئی اس میں نظر نہ آتا اور آواز سے کے اندر یہ تھا شہر میں داخل ہوا
 ہر طرف ہر طرح کے محل نظر آئے سوئے روئے کے جزاؤ بنے ہوئے * ستون جزاؤ یا قوت کے زمرہ
 کے لئے مہینہ بادلوں کے فرش پہلے مہینہ زرد و زری سامان پر د سے لئے مہینہ زمین روئے گا ہی
 کہ کہ بہتر کی جگہ یا قوت زمرہ موتی بکھر رہے مہینہ نہ مہینہ سوئے کی جزاؤ ہر ایک محل میں مہینہ
 اس میں پانی باری ہی * باغ تیار مہینہ میوے گلاب مہینہ پھول کھل رہے مہینہ ہمارہ رہی ہی *
 اور جگہ جگہ سوئے کے درخت مہینہ زمرہ کے بہت بات بنا کر رہے مہینہ روئے کے سفید بھول
 لگے مہینہ نعل کے یا قوت کے میوے بنائے ہوئے درخت مہینہ گلاب مہینہ تاشے رہے مہینہ *
 عدا بن نے ہر طرف سر کی ہر طرح کے تاشے دیکھے برا تعجب کیا اپنے دل میں کہا اسہ تعالیٰ نے
 مہینہ کو جو بہشت کا وعدہ کیا ہی یہ وہی بہشت نہو د سے * پھر اس جگہ سے جتنے جو اہر موتی اٹھا سکا
 باندھ کر وہاں سے باہر دگا * پھر وہ شہر اس کی نظر سے چھب گیا مہینہ آیا شہر کے لوگوں نے
 جو اہر اس کے پاس دیکھے حقیقت پر چھی اُس نے جو کچھ دیکھا تھا سو کہا لوگوں نے بہت تعجب کیا ہر ایک
 گاہ اس بات کا تذکرہ ہونے لگا پھر چاہوا مشہور ہونے ہوئے یہ خبر حضرت عیسیٰ کو شام کے ملک
 میں پہنچی * حضرت عیسیٰ نے اُس کو ہمیں سے بلا بھیجا اپنے قانون سے تمام قصہ اس کی زبان سے سنا
 بہت تعجب کیا اُس کو اپنی مجلس میں ایک جگہ بیٹھا * کہ احبار کو بلا یا کہ احبار ایک بر سے
 بزرگ تھے حضرت رسول علیہ السلام کی امت میں بھی نصارا تھے بر سے دانا تھے سید کتاب
 نور بہت انجیل زبور پر تھے بہت خبریں جانتے تھے پر حضرت عیسیٰ کے وہب میں مسلمان ہوئے تھے

سب اصحابوں سے ملے تھے قرآن کے مدبشت کے عالم نے سب اصحاب ان سے ہر طرح کی بات
 پوچھنے تھے حضرت معاویہ نے ان کو اپنے پاس رکھا تھا جب وہ حضرت معاویہ کے پاس آئے
 ان سے پوچھا دنیا میں کوئی ایسا شہر بھی ہے جس میں ایسے تاشے ایسی خوبیاں ہیں سو نے
 روئے کا بنا ہوا ہوتی جو اہل فرس میں لگے ہوئے ہیں * کعب احبار نے کہا یہ وہی شہر ہے جس کا بیان اسے
 تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ارم ذات العماد التي لم يخلق مثلها في البلاد یعنی
 ایسا شہر عا د کے پہلے شہر آد نے بنایا تھا نام عالم کا سونا رو ہا ہوتی لعل جو اہل مشک منبر جمع کر کے
 وہ شہر بشت کا نمونہ بنایا تھا جس سے ہر س میں بن کر بنا ہوا شہر آد کو اس کا دیکھنا عجب نہوا پھر
 نام فقہ انھوں نے کہا بیان کیا اور کہ اس شہر کو اسے تعالیٰ نے غن کی نظرون سے چھپا دیا ہے پھر یہ
 قصہ کہہ کر کہا میں نے کنا ہوں میں پر تھا ہی جو تیری غنا بت میں تیری کاوست کے دنوں میں
 ایک مرد مسلمان اپنے اونٹ کے دھونڈنے کے واسطے اس میں ان میں جاوے گا وہ شہر آسے نظر آوے گا
 وہ اس میں داخل ہووے گا اس جگہ کی خوبیاں اور تاشے دیکھ کر عجب کرے گا اور اس شہر سے
 جو اہل ہوتی لکھ آتھا وہی گا اور اس مسلمان کا تہ چھوٹا ہووے گا رنگ اس کا سرخ ہووے گا اور آنکھوں
 میں ہری ہووے گی اور شہر کے اوپر اور گردن کے اوپر اس کے خال ہووے گی * یہ علامت ہی اس کی
 ایسا شخص اس شہر میں پہنچے گا اس کو دیکھے گا * حضرت معاویہ نے یہ بات کعب احبار سے سُن کر
 ابن قلابے کی طرف نظر کی دیکھا تو سب علامتیں اسی میں ہیں معاویہ نے کہا وہ شہر ہی خدا کی جہ
 وہی آدمی ہی کعب احبار کو دیکھا یا اس کا قصہ جانے گا اور اس شہر کے دیکھنے کا بیان کیا * کعب احبار نے
 بھی ابن قلابے کو دیکھ کر کہا مقرر وہ بھی آدمی ہی * سبھوں نے یہ نصیحت سُن کر دیکھ کر کعب کے علم پر
 عجب کیا اور اسے تعالیٰ کے کلام کے قرآن کے سچ ہونے کی شاہی معلوم کی شہر والوں کا دیکھنے والوں
 کا ایمان یقین زیادہ ہوا * جانا کہ خدا سے تعالیٰ نے کافروں کے ساتھ اور عادیہ آد کے ساتھ حسنہ
 ارم بنایا تھا کیسا معاملہ کیا کس طرح سے اس کو ہلاک کیا اور اس کے شہر کو چھپا دیا * یہ عبرت
 کی بات تھی خداوندی کی صاحبی کی جو اس کافر ضرور نے اپنی بنائی وجر کو دیکھ کر بنایا * اس عجب
 آسے اوپر پر آج اس کا اور اس کے لھر کا نام نشان نہوا * وَهُدَالَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ
 اور کیا کیا تیرے خدا نے بائو تیرے قوم سے حو صلیح * ہر قوم کی قوم تھی کس طرح ان کو مارا اور ہلاک
 کیا وہ سے لوگ تھے وہ سے جو دای قرآن میں ہر دن کو گات کر رہنے کی واسطے گھر بنائے تھے *

اول جن لوگوں نے برے برے سخت پنہاریات کر کھر بنائے تھے، کی قوم تھی عاد کے بھائی کی اولاد
 تھی برے زور آور، ایک ہزار سات سو پنہار بنائے تھے ہر ایک پنہار سن ہزار دن گھر تھے سب
 پنہار دن کے سنگین محکم طرح طرح کے فعل، الان بالانہ ایک برے میدان منجس جس کا
 نام وادی قرا تھا ہزار دن کو س کا میدان تھا مال ملک کھر بار منجس بھنوظ تھے جب انہوں نے
 حضرت صالحؑ کو پتھر کی بے فرمانی کی اور ان کی اتنی کو جو پتھر سے حضرت صالحؑ پتھر عام کی
 دعا سے اللہ تعالیٰ نے پیدا کی تھی، را اور اونٹنی کے ہانوں کا کثرت اللہ تعالیٰ کا غضب ان کے اوپر
 آیا سب مر گئے حضرت صالحؑ اور جو مومن تھے وہ بھی گئے ﴿وَقَوْمُونَ ذِي الْأَوْتَادِ﴾ اور
 نہ دیکھا نہ ناکیا کیا کیا پروردگار نے ہر سے فرعون کے ساتھ جو اوتاد کا ناند تھا جس کا ہر ملک تھا
 بر آتش کھر محکم سپاہ تھی جب باہر نکلتا تھا اس کے اور اس کے لشکر کے لئے خیمے کھرتے ہوتے تھے بے شمار
 سینوں خیموں منجس کہتے تھے ایسی ایسی دنیا کی دولت منجس منور تھا آدمیوں کو جو سنا کر کھار تھا
 فرعون آیا ہی فرعون کا ایک خزانچی تھا اس کا نام جبرئیل تھا فرعون سے چھپ کر حضرت موسیٰؑ کے
 اوپر ایمان لایا تھا کسی کو معلوم نہ تھا اور جو داس کی فرعون کی بیٹی کی مشاطہ تھی نگھی جوتی
 کرتی تھی وہ بھی ایمان لائی تھی کسی طرح انس کم تخت لڑائی نے فرہار کہ اپنے باپ فرعون کو
 بنا کر کہہ دیا فرعون غصہ ہوا اس کو بلا یا ایمان کی بات نہ چھی معلوم کیا اسے کہا اپنے ایمان کو
 چھوڑ دے گا رہو جا موسیٰ کو مت مان بہت کہا مارنے سے ڈرا باوہ بی بی اپنے ایمان کے اوپر محکم
 رہی نہ پھری فرعون سے کہا تو مار ڈالی نہ وہ کچھ کر میں اپنے ایمان سے پھر نے کی نہیں ہر حکم
 دینا بہن جلتا ہی کئی دن کی کو ست چلائے آخرت منجس ہر حکم کچھ چل نہ سیکر گا فرعون نے کہا اس کے
 چار دن ہتھ پانوں کو لوہے کی چار تیخوں سے زمین منجس تھو تک دیوین اس کو چھین کر دیا اس
 فلم سے اس بی بی کو مارا اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت منجس داخل کیا اور فرعون کی جڑو بی بی
 آسبہ ان کا نام تھا وہ بھی چھپ کر حضرت موسیٰ کے اوپر ایمان لائی تھی اس بی بی کو جو مشاطہ تھی
 مارنے ہوئے بی بی آسبہ کو ترس آیا فرعون سے کہا کیوں اس طرح مارنا ہی فلم کرنا ہی فرعون نے
 غصے ہو کر کہا کیا تو بھی موسیٰ کے اوپر ایمان لائی ہی بی بی آسبہ نے کہا مان میں بھی ایمان لائی ہوں
 فرعون نے غصے ہو کر کہا جو تو ایمان سے پھرتی ہی تو پھر نہیں تو میرا بھی ایسا ہی حال کروں گا
 اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی ایسی قوت بخشی جو وہ اپنے ایمان پر محکم رہی خواہ وہ کی بات نہ مانی بلکہ اس نے

اُسکو بہت نصیحت کی کہ کیوں خوار ہوتا ہے عاجز بند ہو کر نہائی کا دعوا کرتا ہے تو خدا کے
 غضب سے نہیں ڈرتا اور اسی اسی باتیں کہیں جو فرعون بہت جھجھکتا ہو کر اپنی شرم جھانگ
 ناموس کو دور کر کر لوگوں سے کہا جو اس بی بی پاک دامن کو زمین میں چت لگا کر اسی طرح
 جو مینا کر کرنا بعد ہاتھوں میں تین تین تھوہک کر مارا اسی چھاتی کے اوپر چکی رکھو بھاری پتھر
 دھرو اور بہت سخت خدا اب کیا تو بھی بی بی آسیہ نے اپنے ایمان کو نہ چھوڑا مرتے وقت اسے
 تعالیٰ کی درگاہ میں دعا کی الہی میرے واسطے بہشت میں کھر بنا اپنی باس پتھر اسے تعالیٰ پہنچا اسی
 وفاقوں کی اسی وقت اُس نگاہ حضرت موسیٰ حاضر ہوئے خدا سے تعالیٰ کے حکم سے کہا غرض جمع رکھ
 نظر اٹھا کر اوپر دیکھ ان بی بی آسیہ نے اوپر دیکھا درمیان سے پردہ اٹھ کر بہشت میں اپنی نگاہ
 اپنا کھر دیکھا بہشت کی خوبان سب نظر آئیں شکر کیا اسی خوشی میں اسی پاک روح بدن سے نکل
 گئی بہشت میں جا پہنچی اس طرح سے جو لوگوں کو فرعون جو مینا کر کر مارنا تھا اس واسطے اُسکو ذی
 الادب اور مایا الذین طغوا فی الیلا د سے روک جو بے فرمانی کی انہوں نے شہرون میں
 بے قیون کر وہ عاد اور فرعون اور ثمود سے لوگ تھے جو اپنی نادانی اور گمراہی کے سبب ہندگی لی
 خدا سے گذر گئے تھے شہرون میں بے فرمانی کے کام کرتے تھے فاکثروا فیہا الفساد پھر بہت
 کیا ان قیون کر وہ نے ان شہرون میں فساد خرابیاں فلم لوٹ مار زبردستی ان کو ارباب اسے تعالیٰ
 کا حکم ماننا پتھر وں کے اوپر ایمان نہ لائے ہایت کی باتوں کو چھوڑ دیا جانا پہلے کام بھائی راہ کو بر اجاتا ہے
 کاموں کو اچھا جانا خلق کے اوپر ظلم کیا قصب علیہم ربک سوط عذاب پھر ڈالا
 ان کا خون غلاموں کے اوپر تیرے پروردگار نے ایک دفع کو راعصب کا کور عذاب کا ہر ایک
 کو ایک طرح کا عذاب کیا پہلے عاد کی قوم کو باؤ میں آدیا دوسرے عاد کی قوم کو لاشوں آدمی کو
 شہاد کے ساتھ ایک غضب کی آواز سے مار ڈالا ہلاک کیا اور ثمود کی قوم کو بھی ایک سخت
 عذاب کی آواز سے ایک آگ کے نعلی کے ساتھ جو آسمان سے آئی نیست نابود کر دیا اور فرعون کو
 اور فرعون کے ساتھ کے لوگوں کو جھتیس لاکھ آدمی کو دریا میں غرق کر دیا سب پانی میں ڈوب مرتے
 ایک آدمی نہ بچا بیان گھر مار مٹھ خزانے باغ تاشے ان لوگوں کے سب کچھ ایک ہی دن میں چھوٹ
 گئے رہ گئے دیر جو کچھ ان کا خون کو دریا میں خدا اب کیا اس عذاب کے آگے جو آخرت میں ہو ویرا
 ایسا ہی جیسے کور سے مکی مارا اور آگ میں جلنا اور ہمیشہ کے عذاب میں رہنا بھی مافیہ ان آیات میں

مصیبت ہی ارشاد ہی تمام آدمیوں کو پہنچے کہ ہمیشہ دہن دہن مومن مسلمان بندے کرنے سنیں
 حکم بجالانے سن چست چالاک رہیں * اور کافر شرک بے دین انکار کریں واسطے فرمان حکم زمانے والے
 اپنے دلوں سن سمجھیں جو جہنم جو بردور دگالے، ٹھکے زمانے سن جن لوگوں نے حکم زمانے تھے اور کیسے
 کیسے برے زور آور توت والے تھے برائی دولت دنیاں غرانے لوگ رشک رکھتے تھے اُن لو
 اُن کی بے ایمانی کے سبب کس کس طرح سے خراب رسوا کر کر مارے گئے کس کس بدروسے کے اوپر
 ایمان نہیں لانے اپنے پیدا کریں واسطے حکم نہیں مانتے بدگی نہیں کرتے اسے در سوں کے حکم کو قبول نہیں
 کرتے اسے تعالیٰ کے عذاب کو اور اسے نیامی کو کیا دور بر تھامی * **إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ** * عقوبت
 بردور دگار تیرا یاد مرصا پر ہی * مرصا دگدگاہ کو لکھتے ہیں جہان اور راہ ہو دے ایک ہی راہ
 ہو دے ٹھگ * اور جو کوئی جانو والا ہو بے مسافر راہ کا پانی والا اسی راہ میں ہو کر نکلیے اور اُس
 گنہگار کے سر سے کے اوپر ہو گنہگار بن جائے سب راہ میں والے اُس کے آگے ہو کر اگلتے ہیں * اُس
 گناہ والے کو سب مسافروں کی خبر دہنی ہی ہر ایک کو پہنچائی تھگ چو رشاد اُس سے چھپا
 نہیں رہتا ہر ایک سے اُس کے موافق سلوک کرتا ہی * چو تھگ پڑا بانائی بتا صاف، شاد آدمی
 خاطر جمع سے جلا جاتا ہی * اسی مثال پر اسے تعالیٰ فرمانی خبر دیتا ہی جو بردور دگار اسی طرح سے ہی
 سب حق کے اوپر سب کسی کے ساتھ سب کی نسبت مرصا ہی کوئی بندہ اُس کے آگے سے کہن جانیں سستا *
 ایک راہ کے سوا اور راہ نہیں دینا سے آخرت کو سب کوئی جلا جاتا ہی آگے یا پیچھے * اور دنیا میں جو کوئی
 جو کچھ کام کرتا ہی بھلا بُرا اور جہی نیت بھائی بُری دل میں رکھتا ہی بردور دگار دیکھتا ہی جاتا ہی *
 اور جہی کوئی بات کہتا ہی بھلا بُرا اُس نہا ہی وہ بات لکھی جاتی ہی * کوئی کام کوئی نیت کوئی
 بات اُس بردور دگار سے چھپی نہیں * دنیا میں جسکو چاہتا ہی بُرے کام بُری بات بُری
 نیت کے بدلے میں عذاب کرتا ہی خواہ کرتا ہی ذلیل کرتا ہی * اور آخرت میں کافروں میں کون
 لے دیں کو سقر عذاب کرتا ہی اور کر دگا کافر ہمیشہ کے عذاب میں پڑے گا * اور مسلمان گنہگاروں میں
 جسکو چاہے عذاب کر دگا جسکو چاہے گناہ کر دگا * اور دنیا میں جسکو چاہتا ہی اچھی بات اچھے کام اچھی
 نیت کے بدلے میں ثواب دیتا ہی صحت عافیت خبر برکت خبر کی توفیق دین ایمان کی رغبت بخشا
 ہی اور ہزاروں خوبیاں دیتا ہی عزت حرمت بخشتا ہی * اور آخرت میں آخر کو سونہیں مسلمانوں کو
 بیشبہت میں داخل کر دگا * سب کسی کو مومن کافر سمجھے جھوٹے کو دنیا سے آخرت کی راہ میں بدل کر

قیامت میں پروردگار کے حضور میں پہنچنا ہی جزا ہے ہر ایک کو ملیگی * اور قیامت کے دن
دورخ کے اوپر بدسراط لہر آہو دیگا ہر کسی کو اسی راہ پر گزرنا ضرور ہووے گا * بدسراط بال سے
باریک تر ہی لوہار سے تیز تر ہی جس ہزار برس کی اُس میں راہ سب کوئی اسی راہ پر
ہو کرے گا * سچے مومن مسلمان آرام سے خوشی سے شہابی سے چلے جائیں گے بار ہو جائیں گے * اور
جھوٹے لوگ سناٹے میں کافر جیل نہ کیے جائیں گے ہاتھ کٹ کٹ کر دورخ میں کر کے رہیں گے اور
فرشتے انکے گرد ہاتھوں میں لئے ہوئے دونوں طرف سے ہل کے کھڑے ہو جائیں گے ہر کسی
سے ایک طرح کی بات کا سوال کریں گے * اُس ہل کے ادب سے مقام میں بدادہ سوال
ہو گا جو کوئی سبک جواب دیوے گا اچھی طرح چلا جائے گا اور جو کوئی جس مقام میں جواب نہ دے سیکے
وہیں کٹ کر دورخ میں کرے گا * اول مقام میں ایمان کا سوال کریں گے یہ چھینکے دنیا میں تو امد
ورسل کے اوپر ایمان لایا تھا خدا سے تعالیٰ کو ایک جانتا تھا آسمانی بندگی میں اور کسی کو شریک
کرنا تھا مانہ کرتا تھا * پھر جو کوئی دنیا میں بے ایمان تھا کافر مشرک منافق تھا اُس کا وہ سوال میں انکے
باو دیگا کہ نہ پڑھ سیکر گا پانچ سات بناو دیگا فرشتے گرد مار کر دورخ میں ڈال دیں گے اور مومن مسلمان
ایسے ایمان کی خبر دے کر کھڑے کر آئے چلا جائے گا * پھر دوسرے مقام میں نماز کا سوال ہووے گا
یہ چھینکے تو مسلمان تھا نماز پڑھتا تھا یا نہ پڑھتا تھا اور جو پڑھتا تھا تو کس طرح پڑھتا تھا فرض واجب سنت
مستحب قاسم کو وہ نماز کے ارکان احکام کیا ہیں * جو اچھی طرح سے جواب دے سیکر گا اچھی طرح
سے آئے چلا جائے گا اور جو جواب میں انکے باو دیگا اور دنیا میں نماز نہ پڑھتی تھی کچھ نہ کہہ سیکر گا وہ
بندہ خانے میں پڑے گا بات بہت مشکل ہو پڑے گی ایک ایک بات کے تفاوت میں ہزار ہزار برس
بعد پڑے گا * پھر تیسرے مقام میں زکات کا سوال ہووے گا * جو حقے مقام میں روزانہ کا سوال
ہووے گا * پانچویں جگہ میں صلہ رحمی کی بات ہو چھینکے ہیں سناجے کا حق پالا یا نہ پالا یا حق تلف کیا تھا *
چوتھے مقام میں طہارت و وضو غسل پاکی ناپاکی کا سوال کریں گے * ساتویں مقام میں ماہیہ کا حق
ویش اقربا بھائی بندیاں آشتی دوست ہمسائے ان سب کا حق ادا کیا تھا مانہ کیا تھا یہ سوال
ہووے گا * جو کوئی ان سوالوں کا اچھا جواب دے گا سب گرفتار نہ فرغت کرے گا * چھٹا سوال غرور و دیگا
تھیں یاو دیگا * نبہشت میں چلا جائے گا داخل ہووے گا * اور جو کوئی اچھا جواب نہ دیوے گا دورخ میں
کرے گا عذاب میں پڑے گا * یہ حقیقت اُس گنہگار کی ہے سب کسی کو اُس راہ پر جانا ہووے گا نہ راہ

نخواہ البتہ گزرا نہ ہو و بگاڑے سب معائنہ میں اس جگہ ہر ایک کے اوپر گزریگی * جیسا جیسا دنیا میں جس
 کسی نے کام کیا ہو گا و بسا ہی و بسا ہوا بگاڑا * اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے اس گزراہ میں مشہور ہیں
 موجود ہیں ہر ایک کے حال کے موافق ہر ایک سے سلوک کریں گے * کوئی ابھی طرح سے چلا جاوے گا
 ہوا آ رہا ہو گا کوئی بند میں رہا جاوے گا و بگاڑا * اللہ تعالیٰ اس راہ کی مصلحت کو
 چاہئے جو دنیا میں اس حقیقت کو سمجھ بوجھ کر ابھی راہ میں قدم رکھے * حضرت نبی صاحب کی
 پیروی میں محکم ہووے * اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگے جو دین کی راہ میں اس کا قدم ثابت کر دے
 اور کسی راہ میں نہ جاوے * گمراہ نہ ہووے * جو صاحب عالم ہووے آپ کتاب کا پڑھنے والا
 ہووے تو دین کی کتابوں سے قرآن مجید سے تفسیر سے حدیث سے دین کی راہ کو معلوم کر لےوے اس کے
 موافق کام کرے * اور جو ان پر تھا ہووے وہ طاعت کے موافق عالم حاصل کرے پڑھے اور جو آب
 پڑھنے کی طاعت نہ رکھتا ہووے تو پڑھوں سے پوچھتا رہے ایمان کیا پڑھی سلامتی کیا پڑھی
 ایمان کے اصل و عقائد کتنے ہیں اللہ تعالیٰ کی کیسی صفات ہیں قرآن مجید میں کیا کیا کچھ فرماں ہے
 کیا کیا محنتیں ہیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا آخرت کی کیسی حقیقت ہے
 سب جان آخر کو جو بیگے اٹھیں گے کیسی معائنہ آگے آدینگی * دوزخ کیسی ہے اور کیا ہے اس میں
 بہشت کیسی ہے اور کیسی کسی نعمتیں ہیں اس میں * حضرت نبی صاحب نے دنیا میں کیا کیا کام
 کئے کیسے کام امت کو فرمائے کس طرح سے خدا سے تعالیٰ کی بندگی کی کس طرح نماز پڑھی روزہ رکھا
 نیک سے کیا معائنہ کیں کس طرح اچھے کس طرح بیٹھے کس طرح کھایا کئے کس طرح پیاکئے کیا عبادت
 تھی کیا عبادت تھی یہ عالم اور جو دین کے عالم ہیں سب ضرور ہیں لازم ہیں * جس کسی نے نیک
 بند سے لے یہ راہ پائی اور اس راہ کے اوپر قائم ہو ابری راہوں سے دور ہو ادنیٰ میں بھی خوش
 رہا رہا کے * کچھ بھی خوش ہوا * اور آخرت میں بھی خوشی سے اس گزراہ سے چلا جاوے گا * بسا ہی سے
 بل صراط کے اوپر سے ہو کر گزرا و بگاڑا بہشت میں پہنچ جاوے گا * اور جس نے اس راہ کو نہ پہچانا
 نہ پایا دین کی راہ میں نہ چلا دنیا میں آخرت میں دونوں جہان میں خوار ہووے گا کہیں اس کا تھکانا
 نہیں * اللہ تعالیٰ سب مومنوں سے لمانوں کو جمل سے نادانی سے گمراہی سے بے فرمانی سے اپنی
 بناہ میں رکھے * یہ حقیقت ہے ابھی راہ کی یہ بات ہے عزت کی بہتری کی * کوئی اس ابھی راہ
 میں دین کی راہ میں چلا ظاہر و باطن کے کام دین دنیا کی بہتری بزرگی کو پہچانے دنیا میں آخرت میں عزت

آبر و بانی اور جن نے دین ایمان کی مسلمان کی راہ چھوڑ دی دونوں جہان سنی خواہ ہو اور دین
 کی راہ ہی اور یہ بے ایمانی کی راہ خواری کی راہ ہی آدمی کو چاہئے کہ اس سنی فرق کر لے سوچ کر
 اچھی راہ اختیار کرے * دے لوگ دے آدمی جن کو ایمان نہیں اسے رسول کو آخرت کو نہیں
 پہچانتے نہیں جانتے دے عزت اور خواری نیک بخئی اور بد بخئی دنیا ہی سنی ہو جھٹے ہیں دے مرتبے
 نادان ہیں * یہ حقیقت اسے تعالیٰ فرماتا ہے * **خَا مَا الْإِنْسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ**
فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ * پھر آدمی جس نعمت آزمایا کے پروردگار نے اسے پھر بزرگی دی۔
 اسکو اور محبت ہی اسکو پھر کمائی پروردگار نے میرے بزرگ کیا ہے برا کہا مجھے * **وَأَمَّا إِذَا**
مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَّرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ * اور جب آزمایا آدمی کو پروردگار نے
 پھر تنگ کیا اسے اور پر رزق کو پھر کمائی پروردگار نے میرے حقارت کی میری امانت کی
 میری خواری کو مجھکو * دے آدمی جو کافر ہیں منافق ہیں بے دین ہیں بے ایمان ہیں اور جو ایمان سنی
 دین سنی محبت ہیں آخرت کے اوپر یقین نہیں رکھتے رات دن دنیا کے کام دنیا کی دوسنی
 سنی دے رہتے ہیں آخرت کے اوپر کچھ ایمان نہیں رکھتے ایسے لوگوں کے پاس بزرگی برائی
 عزت آبر و جو کچھ ہی سود دنیا کے مال سنی اسباب سنی روئے اشرفی سنی ہی ان لوگوں کو اسی
 برائی کی نگرانی اسی برائی کو دھونڈتے ہیں * اور اسے تعالیٰ سب بندوں کو ہر طرح سے آزماتا
 ہی بہت لوگوں کو دنیا کی فراغت جمعیت مال دولت میں آزمائش کرتا ہی جو کون سائبند بہ
 دولت نعمت اگر شکریا لا دینا مال کو خدا سے تعالیٰ کے حکم سنی خرچ کرے گا اچھے کام سنی دین کے
 کام سنی لگا دینا عیون کی خبر لیو دینا کھون کو کھلا دینا گناہ کو ہٹا دینا گناہ کی خبر لیو دینا
 حق سنی دیو دینا جو کوئی ایسا کرے گا آخرت کو ثواب پاوے گا * اور کون سائبند اس دنیا کی نعمت دولت
 پا کر ناشکری کرے گا مال کو حرام سنی کھو دینا کچھ غرور کو دینا گناہوں سنی پڑے گا اسے تعالیٰ کے حکم کا
 آگاہ کرے گا اس سبب دوزخ کے عذاب کے لایق ہو جاوے گا * یہ ایک طرح کی آزمائش ہی * اور
 بہت لوگوں کو فقیری ناداری تنگی زحمت سنی آزماتا ہی جو کون سائبند اپنے ایمان سنی رہ کر صبر
 کرے گا اسے تعالیٰ کی قدر کے اوپر راضی رہے گا بہشت کے ثواب کے لایق ہو جاوے گا * اور کون سائبند
 بے مبری کرے گا اسے تعالیٰ کا گناہ شکوہ کرنا رہے گا تقدیر سے ناخوش ہو جاوے گا بے راہی سنی جاوے گا دوزخ
 سنی کرنے کا سر اوار ہو کر آخر کو دوزخ جہان سنی بد نعت ہو جاوے گا * اسے تعالیٰ مومن مسلمانوں کو

اس بلا سے اپنی بنیاد منہ رکھے ! اس طرح کی بے آرمائش دنیا منہ اللہ تعالیٰ سب بد دیکے نہ
 کرنا ہی ہے جب ان آدمیوں کو جو کافر مشرک منافق بے دین ہیں اور وہ لوگ جو دین منہ سنت
 ہیں دنیا ہی کے طالب کرنا اے ہیں پاک پروردگار آزمائشیں ان کو مال دنیا دولت اولاد مراد و
 نعمتیں دینا ہی دے ایسے دنیا منہ دنیا کے کار بار منہ مشغول ہونے ہیں جو کوئی انکو ہایت کرے آخرت کی
 راہ مانو سے آخرت کے پہلے کی باتیں سناو سے اس ہایت کو کچھ نہیں سمجھتے ہر غولی کی باتیں کچھ نہیں مانتے
 جو کوئی ان لوگوں سے کہنا ہی تم دنیا منہ اتنے ست مشغول نہ ہو دنیا کے مال کے اوپر سرور ست
 رہو عاقل ست ہو کلام ربانی گناہ ست کرنا آخرت منہ ٹھوہ اب ہو دیگا دوزخ منہ برآو کے
 آگ منہ حاو کے ! سمجھ نہ گی کہ وہ اپنے کفر مشرک فتنہ کو چھوڑو ایمان کے مسلمان کی کام منہ
 سستی ست کر دے ! نو دے لوگ اسکے جواب منہ کہتے ہیں ہاں خدا نے بزرگی دی ہی مال منہ دولت
 منہ برآو دبا ہی ہاں کہا پروردگار دنیا منہ ہم برآو ہیں اور برآو سے باب کے پیچے ہیں
 آخرت منہ بھی ہم کو برآو ہی بیگی ہر محبت کرنے سے ہم کو کہا کام ہی ! اور جب ایسے لوگوں کو
 وہ خدا پاک آزمائش کرنا ہی روزی رزق کو تنگ کرنا ہی فقری ناداری منہ آزمائش دینا
 دینی انکے مارنا ہی تو بے آدمی بے یقین اللہ تعالیٰ کی قصا سے سخت ناخوش ہونے ہیں ناراض ہونے
 ہیں گلا کرنے ہیں ہر وقت شکوہ کرتے ہیں ! کہتے ہیں ہم کو خدا نے خوار کیا ہماری امانت کی ہم کو رسوا
 کیا ہمارا امر اکبار ! ایسے آدمی بے لوگ جن کو آخرت بر ایمان نہیں آخرت کی خوبی کے اوپر نہیں
 نہیں رکھتے دے دنیا ہی کی دولت کو مال کو دنیا ہی کی جمیعت کو فراغت کو دنیا ہی کے اسباب کو
 اولاد مراد کو ست برآو مات پوچھتے ہیں عزت آبرو سب طرح کی اسی منہ سمجھتے ہیں اسی کی
 زیادتی منہ خوش ہونے ہیں ! اور روزی کے کم ہونے کو فقر فاقہ کو بہت برآو جاتے ہیں دنیا کے مال
 دولت اولاد ہونے کو اپنی رسوائی اپنی امانت اپنی خواری خرابی سمجھتے ہیں ! اس سبب سب
 ناخوش رہتے ہیں ناخوش ظاہر کرتے ہیں گلا شکوہ کرتے رہتے ہیں ! بہت آدمی ایسے ہیں جو کافر ہیں
 مشرک ہیں اور دنیا کے دولت مند ہیں اور ان کو کوئی ہایت کی بات کہے اچھے کاموں کی طرف
 بلاو سے جو سے کاموں سے منع کرے تو ہرگز نہیں مانتے اور یہی بات کہتے ہیں ہم اچھے ہیں ہمارا
 دنیا منہ برآو نہ ہی اور جو آخرت بھی ہو و بگی تو ہمارا بھلا ہی ہو دیگا ! اور جو فقری ہیں ہو دین
 تو بھی ایمان نہ لادین اور کہتے خدا نے ہم سے دنیا منہ کیا بھلا کیا جو آخر کو بھلا کر دیگا خدایا خدایا

میں برتے ہیں * اور دے لوگ جو سناٹے ہیں اور ان کو اسے تعالیٰ نے دنیا میں مال دولت دیا ہے
 تو اپنے شفاق ہی کو زیادہ کرتے ہیں * ایت کی بات نہیں مانتے اپنے دل میں بھی کہتے ہیں خدا نے
 ہمیں اس طرح نے اپنی ہی سن دولت دی ہے یہی بات ہماری بھلی ہے * اور جو انکو فقیر کرے
 نادار کرے تو بھی شفاق زیادہ کرتے رہتے ہیں کہتے ہیں مسلمانوں سے ہم کو کیا فائدہ ہوا ہے کہہ رہے
 سے ہم کو کیا نفع ہوا ہے جو کچھ مسلمانوں کے کام کریں * اسی طرح دے مسلمان بھی جو اپنے ایمان میں
 مست ہیں آخرت کی حقیقت کو ہی ان کو کچھ معلوم نہیں زیب زینت خوبی دنیا ہی کی دیکھتے
 ہیں اسی کو بہت برتری پر جانتے ہیں * جب خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو دنیا کا مال دولت دیا ہے
 آزمائش فرمائی تو بے لوگ اپنی اس دولت میں مغرور ہو جاتے ہیں دین کے علم سے دین کے
 کاموں سے دین داری سے دین کے عالموں فاضلوں سے بیزار رہتے ہیں خدایت کرتے ہیں خدا کی
 نظروں سے دین کے لوگوں کو دیکھتے ہیں * آپ کو بہت برآ جاتے ہیں اپنے دل میں جو جھٹے ہیں جو
 اسی طرح سے ہمیشہ خوش رہینگے * یہ دُل میں سمجھ کر اپنی دنیا کے عیش میں خوشی میں سب دین داری
 کے کاموں کو بھولے رہتے ہیں آخرت کی اپنے بھلے کی فکر نہیں کرتے * اور جو تنگی تصدیع میں پر تین فقر
 فاقے میں پروردگار انکو آزمائش کرے تو اپنے دل میں جو جھٹے ہیں زبان سے کہتے ہیں خدا سے
 تعالیٰ نے ہم کو خواری میں خرابی میں ڈالا ہے کیا ہمارا بھلا کیا ہمارے روزے سے کیا ہم کو فائدہ ہوا
 مسلمانوں کے کاموں کا کیا اچھا بلا دیا * اس طرح گلا کرتے ہیں اسے تعالیٰ کی بندگی سے روزے نماز سے
 دل میں اعتقاد کو مست کرنے ہیں * ایمان اور مسلمانوں کے کاموں کی جزا اچھے کاموں کا بلا دینا ہی کے
 مال دولت کو سمجھتے ہیں * یہ بات ایسا اعتقاد بہت برتری جمالت ہی نادانی ہی آخرت کی
 حقیقت سے بے خبری ہے * اسے تعالیٰ نے جو کچھ مومن مسلمانوں کے واسطے اچھے کاموں کا بلا آخرت میں
 سزا دیا ہے اس سے انکو بے خبری ہے بیوشی ہے * اور دے آدمی جو تجھے مومن مسلمان ہیں بتیں
 ان کا نام ہی ان کے پاس دنیا کے مال دولت کا ہونا ہونا برابر ہی مال دولت کے ہونے سے کچھ
 اپنی عزت حرمت نہیں جو جھٹے اور اسکے ہونے سے اپنی بے عزتی بے حرمتی نہیں سمجھتے * عزت حرمت
 آبر و کرامت اپنی اسی معنی جو جھٹے ہیں جو اسے تعالیٰ نے ان کو بھل کی بلا سے نادانی کے گمراہوں کے
 کوٹے سے نکال کر فہم کے ایمان کے درجے میں پہنچو یا مسلمان کیا مسلمان کی دولت بخشی اپنی بندگی کی
 توفیق عنایت کی * زیادتی پر آئی بزرگی اسی میں جو جھٹے ہیں جو ایمان میں مسلمانوں میں رہنے شہری

معنی زیادہ زیادہ توفیق پاتے جاوین * اطاق اچھے ہوتے جاوین بد حصہ تین چھوٹی جاوین یک
 خصانہ آتی جاوین اللہ رسول کی محبت زیادہ ہووے * اللہ تعالیٰ کی یاد سے شوق سے دلی سمور
 ہو جاوے * رسول اللہ کی بیرونی معنی قاجم ہو جاوین اللہ تعالیٰ کی بندگی معنی حکم ہو دین غلق کے اوپر
 شہقت کرتے رہیں شیون کے اوپر مہمانی کرتے رہیں اپنے مقصد و رسم سے بہنو کھون کا پرست بھرن
 نگاہ کو کپڑے ہنسا دین ہر ایک پر احسان کرتے رہیں سب کا بھلا چاہنے رہیں * یلے باتیں اور
 اسی طرح کی بہت باتیں ہیں جو سون اپنی برائی ان معنی پہ جھٹے ہیں * اور خرابی خرابی ذات
 عمارت کفر معنی شرک معنی فساد معنی بے ایمانی معنی سمجھنے ہیں * جس طرح وہ شخص ان بلاؤں
 معنی ہنسنا ہی جمالت سے کفر سے شرک سے فساد سے نکل نہیں سکتا وہ بسا ہی بے ایمانی کی باتوں کو
 بھلا جانتا ہے اور ایمان اور مسلمان کے کاموں کو برا جانتا ہے * اس سبب سے جو چھے مسلمان ہیں
 ہو جھٹے ہیں کہ یہ ست برسی خرابی اور امانت ہی جو خدا سے تعالیٰ نے ان کے اوپر ڈالی ہی خدا سے
 تعالیٰ سے بنا مانگتے ہیں * اور جب آپ معنی دیکھتے ہیں کچھ غفلت آگئی بندگی کی توفیق کم ہو گئی
 کوئی گناہ ہو گیا کسی فرض معنی واجب معنی خلل آگیا کوئی سنت ترک ہو گئی کسی حرام کی خواہش
 فاسس معنی پیدا ہوئی دنیا کے مال کی دوستی دل معنی آگئی امر نہی کے ادا کرنے معنی کچھ خلل آگیا
 تو ان باتوں معنی اپنی عمارت ذات دیکھتے ہیں مذمت کرتے ہیں شرمندہ سے ہونے ہیں تو
 کرتے ہیں * بھلا اللہ تعالیٰ ان کو عزت کے درجن معنی پہنچاتا ہے دین کے کاموں معنی حکم ہو جاتے ہیں *
 اور جس کو دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا کا مال دیا ہی دولت مند کیا ہی اور تہنق
 نہیں دی جو اس مال کو خدا کی راہ معنی خرچ کرے * بخیلی کرنا ہی دین کی جگہ معنی نہیں دینا مالا بقی
 کاموں معنی حرام معنی اٹھانا ہی شیون کی خبر نہیں لیتا غریب فقیر دن سگینوں کو کھانے پینے
 معنی یاد نہیں کرتا اور صلہ رحمی ہمسایوں کا مسافروں کا اور جو حق اس کی گردن کے اوپر ہیں
 نہیں پکالتا تو ان باتوں کو ایسے کاموں معنی امانت عمارت ہو جھٹے ہیں دنیا کے ہونے معنی
 برائی بھوٹائی نہیں ہو جھٹے * اسی بات پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے * کَلَّا * یہ بات نہیں جو غم گمان
 کرنے ہو اسی کا فرد مشر کو بے ایمانہ * دنیا آزمائش کا گھر عمل کا گھر ہی چرا کی جگہ نہیں اکرام اور امانت
 کی جگہ عزت اور خوار کا تھر کا ناچو عملوں کے بدلے مقرر ہو اسی آخرت ہی دنیا نہیں * دنیا معنی عزت
 اس بات معنی ہی جو خیر کے کام کرو دنیا کے مال دولت معنی نہیں ہی * دنیا کی خرابی خرابی اس

بات سن ہی جو بڑے کام کرو بڑی نصیحتیں تم سن ہو جاو بن ناداری فقیر ہی سن نہیں *
 بَلْ لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ * بلکہ امانت خواری تمھاری! سن سن ہی جو یتیموں کے حال کے
 اور بیکسی ہیں کرتے بہت بڑی بات لکھی برسی بدینی * مسلمانوں کو لازم ہی جس نیچے کا باپ
 مرغاو سے اسکے اور بڑھاپے شفقت کریں بیمار کریں اٹکے کھانے پیسے کی خبر ابو بن اسکو فریست
 کریں اللہ تعالیٰ کے پاس قبولیت کا درجہ پاویں! اس بات کا اٹا کرنا کافروں نے ایمانوں کا کام ہی *
 وَلَا تَحَاضِرُونَ عَلَى طَعَامِ الْمَسْكِينِ * اور بہ امانت کی بات ہی جو آپس سن ایک
 دوسرے کو فقیر مسکین کے کھانا دینے کے واسطے نہیں کہتے آپ بھی کسی بھوکے کو کھانا نہیں کھانے *
 اور جو لوگ طاقت کھانے پانے کی رکھتے ہیں ان کو غریبوں مسکینوں کے کھانا دینے سن رغبت
 نہیں داتے نصیحت ہی نہیں کرتے * وَتَأْكُلُونَ التَّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا * اور یہ بات ہی امانت کی
 تمھاری جو کھانے ہو تم میراث کے مال کو بہت سخت کھانا * حرام حلال سن کچھ تفاوت نہیں کرتے
 اور میراث والوں کا حصہ دبا رکھتے ہو بہت بہت طرح کی لذتیں لینے سن مشغول ہونے ہو بھانست
 بھانست کے کھا مابدا کو رات دن کھانے رہتے ہو میراث بھرتے رہتے ہو اور کچھ اپنی آخرت کے بھلے کام
 نہیں کھانے * دن رات کھانے ہی کی فکر سن کھانے ہی کے کام سن رہنا حیوانوں کا کام ہی بہت ہی بہت
 بڑی بات ہی * وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا * اور یہ بات ہی امانت کی تمھاری جو دوست رکھتے
 ہو مال کو بہت دوست رکھنا مال کا * خواہ حلال ہو دے خواہ حرام ہو دے برسی محبت اسکی رکھتے
 ہو مال جمع کرنے سن برسی حرص ہی تم کو * کسی طرح کا مال ہو سے لینے ہو بہر سب باتیں * بخشی کی
 دلیائیں ہیں خواری کی نشانیاں ہیں پھر! انھیں باتوں سن امانت ہی تمھاری * اور ناداری فقیر ہی سن
 امانت نہیں * اور جو سچے مومن مسلمان ہیں ان کو دنیا کی اور دنیا کے مال کی محبت نہیں * دے اللہ تعالیٰ
 کے حکم کی رسول اللہ کی متابعت پیروی کی دین کے علم کی محبت دوستی رکھتے ہیں حلال کھانے
 ہیں عبادت بندگی کی قوت کی نیت سن کھانے ہیں اپنے مقصد کے موافق ہر ایک کا حق پہنچانے ہیں
 ہر کھون کو کھانا کھانے ہیں مسکین فقیر دن کی حاجت بر لاتے ہیں یتیموں کے حال پر شفقت کرتے
 ہیں * یہ باتیں ہیں برائی عزت کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کے مال دولت سن کچھ برائی نہیں *
 کَلَّا * لایق نہیں بجا ہے کسی کے تئیں جو اس طرح کا اعتقاد رکھے دنیا کے مال دولت سن اپنی برائی
 بوجھے فقیر ہی کو خواری جلاتے فقیر دن کو خوار بدھتے اور بے ایمانی نے دینی کے کام کرنا دیکھ *

اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دُكَادًا * جس وقت کوئی جاگی زمین لائی جاگی توٹ جاگی کوٹنے پر
 کوٹا توٹنے پر تو تار بڑہ ریزہ ریزہ ہو کر ہموار ہوا ہو جاوے گی باندی بستی اونچا نیچا اس
 سن زہرا * وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفَا صَفًا * اور آدیا حکم پروردگار کانیر سے خلق کی
 جزا دینے کے واسطے اول آخر کی خلقت زندہ ہووے گی سب جی اٹھیں گے * ہر ایک اپنے عمل کا جزا بدلا
 پاوے گا پروردگار کی قدرت کے اکہر تائے غاثر ہووے گی نظر آویں گے * ہر آسمان کے فرشتے حشر کے
 غیبہ ان سنی صف باندہ باندہ کرکھڑے ہووے گی * اول تمام خلق کو اول آخر کے آدمیوں کو پہلے
 آسمان کے فرشتے گھیر کرکھڑے ہووے گی * پھر دوسرے آسمان کے فرشتے صف باندہ کر پہلے آسمان
 کے فرشتوں کو گھیر کرکھڑے ہووے گی * اسی طرح سے سب آسمان کے فرشتے صفین باندہ کر ایک
 دوسرے کے پیچھے کھڑے ہووے گی حکم کی انفراری سنی ہووے گی جب جسکو حکم ہووے گا ویسا ہی
 کرے گا * وَجِئَیْوُمِثْلِیْجَہَنَّمَ * اور لائی جاوے گی اس دن دوزخ * فرشتے اسکو حکم سے پروردگار
 کے کھینچ لاوے گی عرصات سنی حشر کے میدان سنی حاضر کرے گی * خبر سنی آباہی جب حکم ہووے گا دوزخ کو
 حاضر کرے گا ہزار ہزار زنجیر بن لگی ہووے گی * ہر ایک زنجیر سے نرسہ ہزار فرشتے لگ کر دوزخ
 کو کھینچ لاوے گی * اور اس وقت دوزخ غصے سے جوش مارے گی * بہا بہا تبرا تبرا بر شعلے دوزخ سے نکلیں گے *
 ایسی ہیبت کی آواز بن نعرے دوزخ سے نکلیں گے جو حشر کے میدان سنی کوئی نہ ہرگا خوف
 سے دُور سے ہیبت سے اپنے زانو کے اوپر کر پڑے گا ہوش و اس سب کسی کے جانے رہیں گے * پھر ستمبر
 فرشتے ولی مومن مسلمان بھی اس ہیبت سنی پر جاوے گی گوجاویں گے کافرون منافقون کی تو
 کیا بات ہی * ہر کوئی اس وقت یا نفسی یا نفسی کہیں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا * سب کسی کو ہیبت کے
 مار سے اپنی ہی اپنی فکر پر جاوے گی سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ
 اپنی فکر اس وقت کچھ نہ کریں گے اپنی امت ہی کے واسطے دعا کرتے رہیں گے * کہیں گے یا رب امتی امتی الہی
 میری امت کو اس ہیبت سے غضب سے نجات بخش پجائے * دوزخ اس وقت حضرت نبی
 صاحب کے جواب سنی کہیں یا محمد محمد سے ! اور میری امت سے جو سچے مومن مسلمان ہیں کیا
 کام ہی * اللہ تعالیٰ اس وقت سب فرشتوں سے فرماوے گا دیکھو میرے دوست کی طرف بیڑے
 * بیب کی طرف سب کوئی نفسی نفسی کہیں محمد امتی امتی کہتا ہی * اس وقت بھی حضرت محمد رسول اللہ
 کا درجہ مرتبہ سب خلق کے اوپر فائز ہووے گا سب کوئی جائے گا * جو اسباندہ پیارا بقول خدا سے تعالیٰ کا

[illegible]

پرینگے جو تمام آسمان زمین کی نلوں جمع ہو دین اور پائین کہ کسی ایک دوزخی کا فرشتہ کہ کو چھڑا
 یوں نہ چھڑا سکیں گے * سب کوئی ان قید دن کے توڑنے میں عاجز ہو جاویں گے * پھر اسے تعالیٰ نے
 دوزخوں کی عقیقت کو بیان فرما کر کچھ سنجے مومن مسلمانوں کی حقیقت کو بیان فرمایا * جس وقت
 مومن مسلمان پاک دین پاک اعتقاد دنیا سے اٹھتا ہوا دنیا کو چھوڑتا ہوا آخرت کی طرف کوچ
 کرنا ہی جان میں سے جدا ہوتی ہی اس وقت اسے تعالیٰ کی طرف سے فرشتے آکر آچو
 خوش فری سناتے ہیں کہ ہن * **يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ** * ای جان پاک آرام
 پائی ہوئی * **أَرْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكَ رَاضِيَةً مُّخِصَّةً** * رنوع کر بل اس دنیا سے ایسے پروردگار کی
 طرف اس حال میں تونوٹا اسے تعالیٰ سے راضی ہی اور خدا سے تعالیٰ تجھ سے راضی ہی * یہ
 خوش خبری اس بندے کو ادیگی جس بندے نے ایمان میں آرام پایا ہی خدا کی بندگی عبادت میں
 قرار کرنا ہی اسکے دل نے اسے تعالیٰ کی بادشاہی میں خاص میں محبت میں آرام پایا ہی اسے تعالیٰ کے نام
 میں راضی ہوا ہی اسے تعالیٰ کو آپ سے راضی کیا ہی * فرشتے اس کو آخر وقت میں یہ خطاب
 کریں گے جو خوش ہو کر آسانی سے اس دنیا کو چھوڑ دینا اس جہاں کو چھوڑ کر پروردگار کی رحمت میں
 داخل ہو جاویگا * اور بعض خاص بندوں کو غرض واسطے فرشتے کے اسے تعالیٰ آپ خطاب کرنا ہی
 فرماتا ہی * **فَاذْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّاتِي** * نعم داخل ہو در آئی جان پاک میرے
 خاص بندوں کے درمیان اور میری بہشت میں میری خاص رحمت میں داخل ہو آرام کر نوش
 رہ * یہ رحمت کا خطاب مومن کے حق میں مرنے کے وقت بھی ہوتا ہی * اور جس وقت
 فیامت ہو دیگی قبر دن سے ابھی ہر کوئی اٹھیرگا اس وقت بھی ہو ویگا * اور جس وقت
 مومن بہشت میں داخل ہو دیں گے اس وقت بھی یہ خطاب ہو ویگا * کسی کو رحمت کے فرشتے
 یہ خوش خبری سناتے ہیں اور کسی کو بے واسطہ اسے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ یہ خوش
 و قبی سناتا ویگا * اور خطاب کی سب طرح کی نذرتیں اور مزاں اور خوش حالان مومن کو
 ہو جاویں گی * اور جن بندوں کی روحیں پاک ہیں ان روحوں کے اوپر یہ خطاب ہو دیں گے *
 اسے تعالیٰ یہ خطاب آخر وقت اس بندے گناہ گار کو بھی اپنے پاک بندوں کے صفہ

سے نصیب کرے * آمین آمین آمین *

سورہ بلکہ مکی ہی اس منن بائیس آئین برامی لکھے اور تین سو ایک تیس حرف ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا أَقِيمُ بِهَذَا الْبَلَدِ * ہم کرنا ہوں میں اس شہر کی سو گنہ گار کے شہر کی وہ برآباد کر
شہر ہی * وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ * اور تو حلال ہو ویکا اس شہر میں جسے تجکو قتل کرنا کی سنیں
حلالی ہو ویکا اور حلال بہ جو تو داخل ہی یا محمد اس شہر میں تو رہنے ہمارا ہی سر سے پدا ہونے کی رہنے
کی جگہ ہی * کے شہر کو امہ تعالیٰ نے برسی برائی * عشی ہی کے کے درمیان میں اپنے نام گاہندون کی
بنائی کرنے کے واسطے ایک گھر مقرر کیا بیت امہ اس گھر کا نام رکھا حج کی جگہ اس آمان گتھکانا
کیا * جو کوئی اس گھر میں سبھی نیت سے جاوے داخل ہووے دو رخ کے صاب سے اسن باد سے
اور ظاہر کے قتل سے مارنے سے آمان میں رہے * اس شہر کے ماعنہ اپنے حبیت کے محمد رسول امہ
صلی امہ علیہ وسلم کے رہنے کا شرف زیادہ کیا اور فرمایا تو اس شہر میں رہنے والا ہی اس سبب
اس شہر کی برائی ہی * وَوَالِدٌ وَمَا وَلَدٌ * اور سو گنہ کرنا ہوں میں جسے والے کی
اور اسکی ججنا * یہ قسم ہی حضرت آدم علیہ السلام کی جو سب آدمیوں کے باب ہیں اور
نام آدمیوں کی جو آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں قیامت تک پدا ہوتی جانی ہیں * اور بعضوں
نے کہا ہی والہ سے ابراہیم خلیل امہ مراد ہیں اور ماوہ سے حضرت محمد رسول امہ صلی امہ علیہ
وسلم اور ان کی اولاد ہیں * اور مکی کی قسم کی اور حضرت ابراہیم خلیل امہ کی جو انھوں نے کعبہ
بنایا گئے میں اور حضرت محمد * م کی جو مکی میں پیدا ہوئے اور مکی میں اول رہنے تھے * قسم کا جواب یہ
ہی * لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ * تحقیق مقرر پیدا کیا ہی ہم نے آدمی کے نہیں سختی کے واسطے
محنت مشقت رنج کھینچنے کے واسطے دنیا میں آخرت میں * اول آدمی کی پدا بیش جارہی جز کی
بنائی کر مکی سردی تری خشکی جارہی چیزیں آہیں میں مضہ ہیں جارہی طبیعت ہیں جو ایک غالب
آد سے زیادہ ہووے رنج آزار تصدیع ہاوے * نو مہینے اپنی ما کے یرت میں رحم میں یحیے بان
میں قید رہنا ہی بہر سختی سے باہر نکلتا ہی * پھر کئی برس عاجز رہنا ہی بل نہیں سکتا کچھ کام کر نہیں
سکتا بول نہیں سکتا طبیعت ہی محتاج ہی * پھر داتوں کے زکات سے کا بر آد کھہ کھینچو نا ہی پھر اور بہت
بہار بون مرضوں میں گرفتار ہونا ہی پھر دوہ چھو رنے کی تصدیع ہانا ہی * پھر کئی دن بل فایدہ کھیل کر
کاتب میں قید برتانا ہی پرتھنے لکھنے میں اسب ناد کی مار دھاڑا اٹھانا ہی * پھر کئی برس میں عقل سے

دنیا کی دنیا کے کاموں کی آتی ہے * پھر جب بالغ ہوتا ہے نکاح بیاہ کی فکر پڑتی ہے جو رول کے ہونے
 ہیں معاش کی فکر دن نہ برون منی * تاہی جھگڑے سے نصیحت لڑائی ان ناخوش بیان آپس میں
 آتی ہیں علم غصہ کھینچتا ہے * بھڑکتے کے پیدا کرنے کی ہر ایک کو بدی بدی طرح آگے آتی ہے
 بیوقوفیت کے حاصل نہیں ہوتی * نوکری یا کرسی میں پڑتا ہے کم میں چلنے کی نیواری کھینچتا ہے *
 تجارت سوداگری میں دریا جہاں شہر میں ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر مارا مارا نواہر پڑا ہوتا ہے *
 کھیتی کرنے میں تمام دن دھوپ میں جا رہے ہیں کمری میں برسات میں بیابان کے پتھر تک
 کرتا رہتا ہے زمین کو بھارتا ہے سچ رہتا ہے ہو کپہاری کرمایا کسی کنی نشت کے پیچھے نوالا سندھ میں
 برتا ہے * دوکانڈہری میں کئی گام کی لالچ میں سارے دن اپنی دوپٹوں میں رہتا ہے * سٹھار ہتا ہے * مزدوری
 کر کے کئی پیسوں کے واسطے سر کے اوپر بھاری بوجھ اٹھا کر سختی کھینچتا ہوا کوسوں دوڑا چلا جاتا ہے *
 لوہاری میں تھوڑی مزدوری کی خاطر سارے دن آب کو آگ میں جلاتا ہے دھوئیں میں من میں کو
 کالا کرتا ہے * اسی طرح ہر ایک کسب جو قوت پیدا کرنے کے واسطے ہے بغیر محنت بغیر سختی حاصل
 نہیں ہوتا * غرض ہر ایک آدمی بادشاہ سے ایک عرب فقیر تک سختی میں رہتا ہے * بادشاہ نے یہ مال
 بابا ہی دولت پائی ہی طبیعت اس کی بھی شب طرح کی لذتیں لیتا رہتا ہے آرام
 کرتا رہتا ہے * سب لوگ اس کو جا کر گھبر لیتے ہیں غرض میں حاجتیں عرض کرتے ہیں ہزاروں طرح کے مقصد
 کہتے ہیں اندر باہر کہیں جھٹتی نہیں مانی ایک دم بھی سطر جمع کے ساتھ آرام نہیں کر سکتا * ہر دشمین
 مدد ہر طرف لگے ہی رہے ہیں دیکھتے ہیں جو یہ عیش میں پڑے غافل ہو جوسے تو اس کا ناک
 جھین لپوٹن ناک میں ہرج مرج ڈال دیوین * تکر کشی کی لڑائی کی سختی اٹھادین * بھرا مہ
 و رسول کا کم ہی حلق کی گھاسانی کرتا رہتا ہے آپ کو آرام میں مت ڈال عدل کرا حسان کر
 ظلم مت کرتا رہی رعیت کی بکری بی کی زور زیادتی کی پرستش تجھ سے ہو دیگی * بادشاہ ان
 قہر واپ میں پڑے ہوئے ہیں * اور رعیت ہمیشہ بادشاہوں کے حکم میں ہیں خوف میں ڈر میں
 ہیں حاکموں کی پرستش مار ڈالنے کی سختی کھینچتے ہیں * اولاد باپ کے اسناد کے حکم میں
 چلنے کا خدمت کا رنج کھینچتے ہیں * بابا اولاد کے بالنے کی اور اس کی تربیت کی سختی میں ہیں *
 جو رو خاوند کے ہاتھ میں پھنس رہی ہے خاوند جو رو کے ہاتھ میں اٹک رہی ہے * لوندی غلام میان
 بی بی کے حکم میں رات دن کام کاج مار دھارتا ہے بند ہیں * بی بی میان ان کی شدت

معنی کام کے مال مشول معنی عاجز ہو رہے ہیں تنگ ہیں گالی مار کرنے کرنے تک پہنچ گئے ہیں * غرض
 سب آدمی ان محنتوں کے ساتھ ہیں * ہر کوئی جب سے بالغ ہوا ہی تب ہی سے شریعت کا حکم آیا ہی
 اسے رسول کا فرمان آپس پہنچا ہی دین کا حکم علم سیکھنا تیرے اوپر فرض ہی مسلمان کے کام کرتا رہا
 اور کام سوا سے مسلمان کے مت کر * آپ کو پاک رکھ غسل کرو وضو کر نماز پڑھ روزہ رکھ
 زکات دے حج کر ایسا و بسا کر * اچھا کام دہرے کا کام کرتا رہا * بڑا کام چھوڑ دے ہی پہچان ہی معنی
 لے ہی معنی دے حلال کھا حرام مت کھانا ہی کی طرف مت جا * اچھا کام کریگا تو آخر کو اچھا بد لا اچھی
 جزا پاویگا بڑا کام کریگا تو آخر کو برائی خرابی معنی پرے رہے گا * پھر آدمی کی طبیعت معنی ہزاروں طرح کی
 بری باتیں چھپی ہوئی ہیں * شہوت غصہ حرص ہوا گناہ خود رکھ اور مت ایسی چیزیں پھر
 رہیں ہیں انکی طبیعت معنی موجود ہیں * کبھی شہوت حرص لالچ غالب آتی ہی حال حرام کے
 اوپر نظر نہیں کرتا گیسے میل کی طرح حال آگے آوے یا حرام اندھا ہو کر اس معنی جا پڑتا ہی * کچھ کہتا
 ہوویگا مار کھاویگا مارا جاویگا کچھ نہیں دیکھنا * کبھی غصے کی آگ اٹھتی ہی تو لڑتا ہی جھگڑتا ہی مار کھاتی
 کرتا ہی ہمارے کھانے کو دوتا ہی کتا بھیرے یا باگھ ہو جاتا ہی * ان خصصتوں معنی منسوب ہو جاتا ہی خدا رسول
 کے حکم پر نظر نہیں دیتی * آدمی جو اپنے اس حال کی طرف نظر کرے نور کر کر دیکھے تو بانی کس طرح
 کی محنت معنی سختی ایچ کھینچ معنی پڑا ہی * ہر ایک کی شریعت کا جدا حکم ہی * اسے تعالیٰ کی طرف
 سے حکم ہی یہ کہ یہ نہ کر * اسکا نفس جو دنیا کی زیب زینت مانگتا ہی دنیا کی لذتیں مرے چاہتا ہی
 جدا حکم ہی * طبیعت جو کھانا پینا مانگتی ہی جدا حکم ہی * مشیطان جدا حکم کرتا ہی خدا رسول کی لڑائی کی
 طرف بلاتا ہی * خلق یار دوست جدا سے حاکم ہیں اپنی طرف کھینچتے ہیں * جو رویتا پتی انی خدمت
 معنی بلاتے ہیں کہتے ہیں تو بہشت معنی جا خواہ دو رخ معنی گر ہمارا کام کر دے ہمارے کھانے پینے کے
 واسطے پیدا کر دے لادے حلال ہو دے یا حرام نان حلو سے ہر کو کام ہی * یہ آدمی بیمار اعریب
 عاجز اس سختی معنی پڑا ہی کہ ہر کہہ ہر جادے * جو اسے تعالیٰ کے حکم کی طرف جایا چاہے اسے رسول کو
 اختیار کرے تو بغیر بہت بری سختی اٹھائے نہیں جاسکتا * اور جو یہ نہ اٹھاوے تو بھی اور کے
 غیروں کے حکم معنی مارا مارا پھر مارے ہزاروں خوار یوں معنی پڑا رہے ہر طرح مشکل ہی مشکل آگے
 آتی رہتی ہی * پھر اور طرح کی سنجیدگی رہتی ہیں آزار پہاں تپ جا رہا درد دکھ گھبرے
 رہتے ہیں * اور سبناپ بچھو باکھ بھیرے باجن بھوت آفت بلا پھڑکھی کیرا کو داتا اور بہت طرح کی

بلائیں جدی دشمن ہیں * پھر بڑھاپے کے ضعیفی کے رنج منہ پر تہائی ہر طرح کی قوت کم ہوتی ہے *
 کوئی آدمی ان سب طرح کی محنتوں سے حالی نہیں دنیا میں ان سختیوں سے فراغت کر کے
 ششہ نہیں کتا پھر ان سب سختیوں کے ساتھ آخر کو موت کی سختی جان کنہی کی سختی گھر بار جو رہ
 رہا باقی یار دوست کی جدائی کی سختی * پھر جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جب دنیا میں آجے
 عہدوں کی توفیق بخشی اپنی طرف آئینہ شوق دیا اپنی راہ میں ہلا یا * تب اس نے جس کی راہ میں
 پہنچے دین کے طریق میں سخت کی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حکم میں چلا اور اسی کا حکم اپنے اوپر چلا یا
 نہ شہلان کا طبیعت کا * اور جو کوئی خاکی راہ سے بھی نیواں تھا ان سب کے اوپر وہ غالب آیا *
 سب کے ہنہ سے اپنا * اس پھر آلیا * سب ناپاکیوں سے پاک ہو کے اپنے ایمان اور مسلمان
 میں پتا ہوا * اس خاص بندے کو مرے کے کچھ سے آخر تک ہمیشہ ہمیشہ آسان ہی آسان ہی آرام
 ہی آرام ہی آئے کو سختیاں سب دنیا میں ہو ٹکھیں سب محنتوں سے چھوٹ گیا * اور سوائے
 اسے خاص بندوں کے ہر ایک آدمی کو اپنے گناہوں کے تقصیرون کے موافق مومن ہووے یا کافر
 ہووے تھوڑی یا بہت سختی آتی ہی ہول بہت دیکھتے ہیں * اور وہ لوگ جو ایمان مسلمانانہ کچھ
 بھی سلامت لے گئے ہیں آخر کو جب اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ جھوٹے تھوڑی سختی کھینچیں یا بہت *
 اور جن لوگوں نے دنیا میں دنیا ہی کے کاموں میں سختیاں کھینچیں محنتیں کیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں
 پہنچے دین میں کچھ سختی نہ آتھائی پہلے کام بھلی باتوں کو برا جانا اور دنیا کے سب کاموں کو بھلا جانا
 ساری عمر دنیا ہی میں ہزار ہزار طرح کی سختی کھینچنے رہے مرنے کے کچھ وے ایسی بلا سختیوں میں
 پرینگے جو کبھی نہ جھوٹینگے * اور مرنے وقت کی سختی کچھ حساب نہیں مرنے کے کچھ قبر کی تنگی تاریکی
 تنہائی کی سختی منہ بیکہ کا جواب سوال قبر کا نہ اب پھر فیامت کے ہول عہدوں کی ہر سس ترازو
 کا کھرا ہونا پہلے بڑے کاموں کا تانا سوراخ کا نزدیک آنا تری سخت دھوپ میں ہزاروں برس
 کھرا رہنا بھوکھ پیاس کا لگنا کھانے پینے کو پانا کسی کو اپنا مہربان نہ دیکھنا سب یاروں دوستوں
 کا دشمن ہو جانا ہمیشہ کی دولت کا ہتھ سے جاتا رہنا اس دولت کے ہانے کا وقت دنیا میں گزر
 جانا آپ کو خیر حوی نیک عہدوں سے خالی ہتھ مفلس دیکھنا آپ کو خوار ذلیل پانا ناامیدی کی
 حسرت گناہوں کی نرسند گیان غفلتوں کی جیا تقصیرون کی خجالت دورخ کی آگ اور عذابوں کا
 نظر آنا ہشت کی خوبیوں کا معلوم ہونا اور اس نعمت سے اپنے شوق منہ پر ہانا پھر بڑھاپے کے اوپر

چلنے کا خوف کھانا اس راہ میں حل نہ سکنے ایمانی کفر شرک تقاضی کے سبب دو پر خ میں گھر کر ہمیشہ
 کے خدا اب کی سختی کھینچنے رہنا * تمام آدمیوں کو دنیا میں اور سختیاں ہیں اور بد بختوں کو آخرت
 میں بے سختیاں ہیں * آدمی کا وجود نام رنج نختوں میں خمیر ہوا ہی * یہ بیان ہی خود اس بات کا
 جو آدمی رنج نخت سختی کے واسطے پیدا ہوا ہی * اور اس آیت کے بے معنی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے *
 لقد خلقنا الانسان في كبد یعنی تحقیق آدمی کو پیدا کیا ہی ہم نے سختی میں قوت میں قدرت میں
 تو انائی میں زور میں تن بدن اگرچہ ضعیف ہی نہ تو ان ہی پر جان کا دل کا برا سختی ہی کیسی کیسی سختیاں
 آئے اور پر آتی ہیں سب سختیوں کو اپنے اوپر اٹھا لیتا ہی اور بان کی قوت سے آدمی کے بدن میں بھی
 قوت پیدا ہوتی ہی پھر کس کس طرح کے کام کرتا ہی نہ میری کرتا ہی * مرغ کو آتے جانوروں کو
 ہوا سے نیچے اتار لیتا ہی بال میں بھانس لیتا ہی پھاو کو پانی سے کھینچتا ہی اونٹ کی مارتا جاو رہی
 ایسے اونچے نیچے جانور کو گرا کر اسکی ناک میں نکیل ڈال کر کھینچ پھرتا ہی * شیر کا شکار کرتا ہی مانگی
 کی گردن پر سوار ہو کر جان چاہتا ہی لئے لئے پھرتا ہی * دیووں سے کرتا ہی مارتا ہی بہت برے
 برے کام کرتا ہی * یہ ادا دلیلی ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی * عقل مند معلوم کرتا ہی کہ جس خاوند
 نے ایسا عجوبہ نادر پیدا کیا ہی وہ برآنا اور خاوند ہی انکی بہت برسی قدرت ہی * اور اس آیت
 کے بے معنی ہیں جو آدمی کو دنیا میں سختی کھینچنے کے واسطے پیدا کیا ہی پتا ہے کہ بہ آدمی سمجھ کر اچھے کام
 کی سختی اپنے اوپر اٹھا لیتا ہی نفس کا طبیعت کا شیطان کا حکم مانے اللہ رسول کا حکم دل سے قبول کر کر
 دین کی راہ میں اچھے کاموں کی سختی کھینچنے میں کمر نکم ہاں * لبو سے آخر عمر تک دین کی راہ
 میں دین کے کاموں میں سختیاں اٹھاتا رہے تو آخر کو سب طرح کی آسائشوں کے دروازے اوپر بکھل
 جا دین آسانی سے آرام کے گھر میں پہنچ جاوے * اسی واسطے دنیا میں ان سختیاں کھینچنے کے
 واسطے پیدا کیا ہی اور نہیں تو دونوں جہان میں برسی سختی کھینچتا ہر گاہ * اور اس آیت کے ضمن
 میں اللہ تعالیٰ ایک کافر کی حقیقت کو بیان فرماتا ہی * کہے کے شہر میں ایک مشرک تھا امد کا نام تھا
 گدہ اسید کا بیٹا اسکو گدہ بن اسید کہتے تھے برا زور آور پہلو ان تھا اسار ورتھا اسکو جو میل
 گاسے کے چمڑے کے اوپر کھڑا ہو کر کہتا جو کوئی اس چمڑے کو میرے پاؤں کے نیچے سے نکال لیوے
 تو اسکو اتارنا کچھ دون * بہت سے لوگ ملکر زور کرنے بکرتے کھینچتے وہ چمڑا مگر سے مگر سے
 ہو جاتا اور اس کے پاؤں کے نیچے سے نکال نہ سکتے اس زور کے واسطے اسکو ابوالاسد میں بھی کہتے تھے *

جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مسلمان ہونے کو فرمایا وہ کافر اپنے غرور سے ایمان نہ لایا تکبر کی باتیں کرنے لگا اور اپنے بارون سے کہنے لگا کہ محمد مجھ کو ایسے بڑی خانے سے دوزخ کے در و کھانے در انہی جس کے آپس رکھو اے موکل ہیں ان سب انہوں کو ایک مین ہن بس ہون تھام رکھو نگا تمام عرب کے آدمیوں کو پھر آؤ نگا * اُس کافر کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی * اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ * کیا جانتا ہی گمان کرتا ہی وہ کافر یہ بات جو ہر کافر نہ ہو سیکرگا آپس کوئی * اور اپنے زور کی منوری میں بوجھتا ہی کہ کوئی اس کو زیر کر سکرگا * دنیا میں بھی اپنے زور کے آگے کسی کو خاطر میں نہیں لاتا مرنے کے بجھے بھی بوجھتا ہی جو فرشتوں کے ہاتھوں سے نہ اس سے بچ رہیگا * نہیں جانتا کہ جس خاوند نے آدمی کو ایسا نادر عجب پیدا کیا ہی بر آسخت جان یا اکیا ہی کہ سب سختیاں اٹھائی سختیاں کھینچتا ہی اسی نے اُس کافر کو ایسا زور آور پیدا کیا ہی * وہی پاک خاوند اس کے اوپر اور سب خلق کے اوپر قادر ہی زور آور ہی * ہر بات کے اوپر قادر ہی کہ جس کو جو کچھ چاہے سو ایک دم میں کر ڈالے * وہ کافر کیا چیز ہی تمام عالم کو آسمان زمین کو جس وقت چاہیگا ہلاک کر دیگا نیست نابود کر دیگا * پھر سب کو پیدا کرے کہ جس کو جس طرح کا بد لادے گا پھر گادیوگا * خبر میں آیا ہی جب پاک پروردگار نے جابا اُس کافر کو ہلاک کر سے وہ اسی کبر میں غرور میں تھا جو نہ ہو اس کے برت میں برسی سختی سے ایک در دیدار ہوا * سب کچھ بھول گیا زمین پر برآ ہوا تو تاتا تھا فریاد کرتا تھا اور کہتا تھا محمد کے خدا نے مجھ کو مارا اسی طرح در باد کرتا کرتا مر گیا * يَقُولُ اَهْلَكْتُ مَا لَا لِيْ بِهِ ا * کہتا ہی ہلاک کیا کہو یا میں نے مال بہت دشمنی میں عداوت میں محمد کی * اور لوگوں کو وہ کافر رشوت دینا بیسے دینا ہو کسی طرح سے کوئی آدمی حضرت نبی صاحب کو آزار پہنچاؤے صدیع دیوے * چھپ چھپ کر دشمنی میں مال اپنا خرچ کرتا اور اپنے دل میں بوجھتا ہو اور کسی کو خبر نہیں * اس واسطے فرماتا ہی پروردگار تعالیٰ * اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهُ اَحَدٌ * کیا گمان کرتا ہی وہ کافر یہ بات جو نہیں دیکھتا اس کو کوئی * اور نہ اُس مال کے خرچ کرنے میں ایسے بُرے کام میں اس کو اور اس کے ان عملوں کو کوئی نہیں جانتا * کیا نہیں سمجھتا جو اللہ تعالیٰ سب کے کاموں کے اچھے بُرے دل کے خطروں کو سب نبیوں کو اچھی طرح سے جانتا ہی دیکھتا ہی ہر طرح کے بد لادینے کے اوپر قادر ہی * اَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ * کیا نہیں دیکھتا ہی آدمی کو کیا نہیں پیدا کیا ہیں ہم نے آدمی کے واسطے دو آنکھیں بینا دیکھنے والیاں * جو ان آنکھوں سے آسمان

زمین سب تجھ دیکھنا ہی * وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ * اور زبان کو باتیں کر نیوالی اور دو ہونٹ جبکہ
 سب منہ کی زیب زینت ہی * بہت باتیں ہونٹوں کے سبب منہ سے نکلتی ہیں اور واتونگے اوپر
 پردے ہیں منہ کے کیواڑ ہیں جب دانت نہ تھے تب ہونٹوں سے ماکا دو وہ کھینچنا تھا کھانا
 نکالنا تھا اور دم کرنا پھونکنا ہونٹوں ہی کا کام ہی * وَهَدَيْنَاكَ الْفَجْدَيْنِ * اور ہدایت کی راہ
 بتائی ہم نے وہ رستہ کی * یہ بھی ایک بہت برآ احسان ہی ہے پروردگار کا اس آدمی کے اوپر
 جو اپنے دل میں سمجھ کر دیکھ معام کرے * جب ماکے یرث سے نکلتا ہی تجھ پوجہ سمجھ نہیں رکھتا
 کسی بات کو نہیں پوچھتا * بہر کسی اور کے بنائے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے رستہ کی طرف قصبہ کرنا
 ہی دودھ ہونٹوں سے پکڑ کر پینے لگتا ہی پرورش پاتا ہی * اور جب آدمی کو اللہ تعالیٰ جنت بخشا
 ہی بالغ ہوتا ہی اُس کے واسطے دو طرح کی راہ بیان کر دی ہی * نیکی بدی کی راہ کی باتیں اپنے
 کلام بھیج کر اپنے پیغمبر کی زبان سے دین کے علموں کی زبان سے سب کسی کو سناتا ہی * عقل
 میں آدمی کی نیکی بد کے پہچاننے کی سمجھ رکھ دی ہی جو پہچان کر نیکی راہ میں چلے پڑے ہی راہ
 بجاوے * ایسی نعمتیں اُس کو منت بخشیں ہیں اُن نعمتوں کا ذکر نہ کر کرنا ہوتا ہی * نیکی راہ
 نیکی کام آدمی کے اوپر بہت بھاری پڑتا ہی اچھے کاموں کو بہت سخت جانتا ہی اور بُرے کاموں کو
 بہت آسان پوچھتا ہی بُری باتوں پر بہت خوشی سے دل لگاتا ہی ابھی باتوں سے دور بھاگتا ہی نہیں
 سنا * آسانی ہی کی بات دھونڈھتا پھرتا ہی یہ نہیں پوچھتا ہی جو آدمی کو سختی کے واسطے پیدا کیا ہی *
 جس نے دنیا میں ابھی راہ چلنے کی سختی اٹھائی اچھے کام میں سختی کی آخر کو آسانی کی راہ میں
 آرام سے چلا جاوے گا * اور جس نے دنیا میں آسانی اختیار کی اس کے آرام میں سختی کی خوشی
 میں رہا آخر کو بہت برسی سختی میں پھنسیگا * اِس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی * فَلَا تَحْمِلِ الْعِقَبَةَ
 پھر دور نہ آیا داخل نہ ہو آدمی سخت راہ میں * وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو نہ پوچھا نہ
 نہ کیا اپنی طبیعت کی خواہش میں چلا گیا وہ کام نہ کئے جن کاموں میں خدا سے تعالیٰ کی خوشنودی ہی
 رضامندی ہی * ایسے کاموں کو سخت جانا نفس کی ہوا کی طبیعت کی شہوان کی مخالفت نہ کی اُس سے
 بچاؤ نہ کیا * دین کے دشمنوں کے ساتھ نفس سے شیطان سے لڑائی نہ کی خدا کی راہ میں چلنے کے رنج
 نہ اٹھائے قیامت میں دوزخ کی سخت راہ سے گزر نہ کرے گا پھر اُط سے نہ اترے گا * وَمَا اَدْرَاكَ
 مَا الْعَقَبَةُ * اور کیا جانتا ہی تو اُمی جاننے والے کیا چیز ہی عقبہ * سخت راہ سخت کام دنیا میں جسکے

سے آخرت کی راہ آسان ہو جاتی ہے وہ کام یہ ہے ﴿فَلَنْ رَفِیَةً﴾ چھٹانا کھولنا مگر دن گاہی غامی
کی بند سے غلام کا آزاد کرنا ہی خدا کے واسطے ﴿اَوْ اطْعَامٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ﴾ باکھانا کھانا
ہی کھانا دینا ہی بھوکھ کے دنوں میں ﴿يَتِيمًا اِذْ اَمَقْرَبَتْ﴾ کسی یتیم کو جو قریبی ہو و سے ﴿اِنْهَیْ بِحَالِیْ
بند خویش اترا سے ہو و سے ﴿اَوْ مُسْكِنًا اِذْ اسْتَرْبَتْ﴾ بالائی مسکین کو جو خاک میں رہا ہو و سے ﴿
فرش بچھو نا نہیں پانا خاک میں پرآر ہنای زمین میں گر رہنا ہی بہت محتاجی مسکین و فقیر نوعیاں
دار ہے ﴿یور و بیتا ہیں رکھنا ہی اور کہیں کی اسکو آمدنی نہیں خرچ بہت چاہئے اس سبب خراب
حال ہے ﴿اور جو فقیر فرض دار ہے حاجت مند ہی ہاتھ خالی ہے اور جو بیمار کوئی آدم کا خبر گیر نہیں
زمین میں گزار ہنای اور جو کوئی غریب مسافر ہی اپنے شہر سے دور برآی کوئی اسکو پہچتا نہیں
ایسے لوگوں کی خبر لینی حاجت برلانی خدا سے تعالیٰ کی رضا مند ہی ہے برا کام ہے ﴿یہ سب کام
یعنے غلام کو آزاد کرنا کتاب کی مدد کرنی جو اسکی گردن آزاد ہو و سے بھوکھون کو کھانا کھانا
پر حال میں خاص کر ایسے وقت میں جو گرانی ہو و سے فحشاء ہو و سے غریبون کے اوپر تنگی ہو و سے
تصدیع ہو و سے بھوکھے مرتے ہوں ﴿اور مقدور کے موافق لوگوں کی خدمت کرنی حاجت برلانی رہنمون کی
پرورش کرنی فقیر و مسکینوں کی ہر طرح سے خبر لینی انکا کام کر دینا ﴿یہ سب کام و سے کام ہیں جنکے
سب دنیا آخرت کی مشکلیں آسان ہوتی ہیں سخت راہ دور رخ کی آسانی سے کٹ جاتی ہے ﴿
اور ان کاموزکا کریوالا بلعراط سے شباب پار ہو جاتا ہی یہ بہت برے کام ہیں ﴿ان کاموں کی
خوبیان برآبان حد پتون میں بہت آئیں ہیں ﴿حضرت نبی صاحب نے فرمایا ہی جو کوئی غلام لونڈی آزاد
کرنا ہی حق تعالیٰ غلام کے لونڈی کے برابر ایک عضو ہاتھ پانون سارے بدن کے بدلے میں آزاد کریوالا
کے برابر ایک عضو ہاتھ پانون تمام بدن کو دور رخ کی آگ سے آزاد کر دینا دور رخ سے خلاص
کر دینا ﴿ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ پھر ہوئے یہ سب کام کریوالا ان لوگوں سے جو
ایمان لائے ہیں ﴿سنجے مومن یہ سب کام ایمان کی راہ سے کرتے ہیں خدا سے تعالیٰ کے حکم سے اسکی
رضامندی حاصل کرنے کے واسطے کرتے ہیں اپنے نام کے واسطے کچھ طمع توقع کے واسطے نہیں کرتے ﴿
وَ تَوَّضَعُوا بِالصَّبْرِ﴾ اور آپس میں نصیحت کرتے ہیں دنیا کے رنج میں مصیبت میں بلا میں
تنگی میں تصدیع میں بے مومن مسلمان اور مومنون مسلمانوں کو صبر دلانے ہیں ﴿اور گناہوں سے دور رہنا
منجی بنون صبر کرنا ہے ہیں اور خدا کی بندگی میں بھی صبر کرنا قائم رہنا فرمانے ہیں ﴿وَ تَوَّضَعُوا بِالْمَرْحَةِ﴾

اور آپس میں وصیت کرنے ہیں ایک دوسرے کو رحم کرنے کے لئے خلی کے اوپر اور شفقت کرنی لوگوں کے
 حال پر بتاتے ہیں * **أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمِیْمَنَةِ** * یہ لوگ ہیں یمن کے برکت کے صاحب
 دین دار ایمان کی فوت رکھنے والے * قیامت میں دہنی طرف عرش کی کھڑے ہوئے نامے اعمال
 کے ان کے دہنہ ہاتھ میں دیوینگے * بیان کے دن حضرت آدم علیہ السلام کے دہنہ ہاتھ کی طرف
 تھے دہنی طرف بہشت میں جا دیوینگے * یہ ان مومن کا حال بھی جو اپنے ایمان میں مسلمانی میں پورے
 ہیں کامل ہیں اور اذرون * دین ایمان میں مسلمانی میں کامل کرنے ہیں * ایت کرتے ہیں *
 آپ خیر کے کام کرنے ہیں اذرون کو خیر کے کاموں کی دلائت کرتے ہیں اپنے خیر کے کام کا ثواب
 پاتے ہیں اور اذرون کی ایت کرتے کا ثواب بھی پاتے ہیں * ہر ایک طرح کے آدمی کو اسکے حال کے
 موافق خیر کے کام سکھاتے ہیں * جو لوگ فقیر ہیں محتاج ہیں ان کو صبر سکونت کی نصیحت کرتے ہیں *
 ناکہ فقیر سی محتاجی کا ثواب بے مری سے جاتا ہے اور ہر طرح صبر کا بے حساب ثواب پاتے رہتے *
 اور لوگ دولت مند ہیں ان کو خیر کے کام سکھاتے ہیں تو غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب بھوکھون
 کو کھانا پیر کا ثواب بیہون کے اوپر شفقت مہربانی کا پرورش کا ثواب فقیر سکین محتاج کی حاجت بر لایز کا
 ثواب ایسے رہتے * جسے دینا میں دولت مند ہیں آخرت میں بھی ہمیشہ کی دولت باد ہیں * یہ لوگ
 ہیں پیر مرشد نہایت خوب دین کی طرف ایت کرتے والے اسے اچھے نیک عمل سکھاتے والے اور یہ
 لوگ ہیں مسیحی مومن مسلمان جو اسے لوگوں میں واسل ہونے ایسے کام کرتے ہیں * جو فقیر ہیں
 غریب ہیں تو آپس میں فقیروں کو صبر کی نصیحت کرتے رہتے اور دولت مند ہیں تو خیر خوی
 شفقت مہربانی خلق کے اوپر کرتے رہتے اور دولت مندوں کو رحم کرم فقیروں مسکینوں کے
 حق میں سکھاتے رہتے دین کی دنیا کی دولت خوی پاتے رہتے یہ کام نیک بھنی کی سعادت کی نشانیان
 ہیں * اولی ایمان و مری نصیحت کہیں مری نصیحت کوئی خلق کے اوپر شفقت
 مہربانی کرنے کی چوتھانہ آزاد کرنا بچوان کہنا کھانا قوت کی خیرینی مسخوتوں کی خدا سے تعالیٰ کی
 رضا سے حاصل کرنے کے واسطے * **وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَبَیَا قِتَابَهُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ** * اور
 وہ لوگ جو کافر ہیں ایمان نہ لائے آیتوں کو نہ مانیں نشانیاں جو ہماری وعد ایت کی ظاہر ہیں قرآن
 کتابیں پیغمبروں کے معجزے ان کے اوپر یقین کیا اچھے خیر کے کام کچھ نہ کہتے * یہی لوگ ہیں شامت کے
 بد بختی کے یاد شوم بخش نامبارک * مبتاق کے دن بے لوگ حضرت آدم ؑ کے بائیں ہاتھ کی طرف بھیجے

کے واسطے * وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَيْنَاهَا * اور سو گندھی آسمان کی اور اُسکی جس نے بنایا آسمان کو *
 وَالْأَرْضِ وَمَا طَعْنَاهَا * اور قسم ہی زمین کی اور اُسکی جس نے اُسکو بکھپایا * وَنَفْسٍ
 وَمَا سَوَّيْنَاهَا * اور قسم ہی ہر ایک نفس کی ہر تن کی ہر جان کی اور اُسکی جس نے ہر ایک تن کو جان کو
 راست کیا سو ارا نام کیا پورا کر دیا * ہاتھ دینے ہاتھ دینے آنکھ کان اور ہر کچھ چاہتا تھا درکار تھا ہر ایک
 کو دیا * آنکھ سننے دیکھنا کان سننے سنانا کھانسنے بوجھنا کھانسنے آدمی کی ایک
 طرح کا فائدہ رکھا * اِن آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین جان تن کی قسم کھائی اور اپنی ہی قسم
 قسم کھائی * آسمان کا بنایا زمین کا بکھپایا لائن کا راست کرنا اسباب آسمان ہی ہے اور سکو
 قدرت ہی بنائے اور فرمایا * مَا سَوَّيْنَاهَا * اس میں اشارت ہے جو کوئی کچھ نہ سنا ہی کچھ کام کرنا
 ہی جو اُسکو نیم گلا چھوڑے آدھ کر انا تمام رکھے پور کر نہ کے تو حقائق کہ یہ قدرت نہیں رکھتا ہی
 عاجزی * اور جو کوئی سب کچھ جانتا ہی سب کچھ سناتا ہی کیونکر تمام نہ کرے پورا نہ بنا دے *
 پورا درکار کو ہر طرح کا علم ہی سب بر قدرت ہی ہر ایک آدمی کی پیدائش کو نام کیا پورا بنا دیا
 فَالْهَمُّهَا فَجُورُهَا وَتَقْوُودُهَا * پھر الہام کیا خبر دی دل میں ڈالا ہر نفس کو اُسکے ماضی سے ظاہر
 کر دیا اُسکی بے فرمانی کو اور پرہیز گاری کو * اور ہر ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے آسمان بنایا سو ارا نام
 کیا جو کچھ آدمی سے ہو سکتا تھا آپ اپنی قدرت سے اُسکو بخشا پورا کر دیا سب کچھ دیا ایک برتری
 نعمت تھی اختیار کی وہ بھی بخشی * پھر وہ خاوند جانتا تھا جو یہ آدمی اس اختیار بخشنے کے سبب اپنے
 اختیار سے بُرا بھی کام کرے گا بھلا بھی کرے گا * اس سبب عقل بخشی پہلے بُرے کام کی پہلی بُری بات کی
 اُس میں موجد بخشے تو سبب بوجھ کر پہلی راہ اختیار کرے بُری راہ میں نہ پائے * پھر پھر بھیجے اپنی
 طرف سے اُن کو عالم بخشا پھر اپنا کلام ہدایت کا اُن کے اوپر پہنچایا * سب طرح کی بات بے فرمانی
 کی فرمان داری کی بات جھوٹے سچ ناما پاک پاک بدکاری نیک کاری کفر ایمان شرک توحید شقاق
 اخلاص بد خوئی خوش خوئی گناہ گاری بدگی پرہیز گاری ناپرہیز گاری یہ سب باتیں اور اُن کی حقیقت
 اول سے آخر تک کی تمام کھول کر ذرا بیان کر دی بیان کر دے * تو ہر کوئی سمجھ کر کام کرے
 اپنی خیر خواہی بہتری کی راہ لےوے بد راہ میں خرابی میں نہ پڑوے * یہ سب احسانوں
 سے خاص احسان ہی اللہ تعالیٰ کے بندوں کے اوپر اور خاص نعمت ہی جو کوئی اس نعمت کی اس
 احسان کی قدر بوجھ جائے شکر گزاردی کرے * پھر اوپر اس سورت میں جو قسمیں کھائیں اللہ تعالیٰ نے

جواب ان فسمون کا یہی ہے * اس بات پر سو گندین کھائیں فرمایا * قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا *
 تحقیق رستگار ہوا عذاب سے بچھو تا نجات پائی نیک بخت ہوا ، منحصر وہ آدمی جس نے پاک کیا
 اپنے نفس کو کفر کے شرک کے گناہ کی بدخویوں کی ناباکیوں سے * وَقَدْ حَآبَ مَنْ دَسَّهَا * اور
 تحقیق زیان کار ہوا انا امید ہوا ہلاک ہوا ازار ہو جس نے کم کیا اپنے نفس کو اپنی زبان کو کفر منہ شرک
 منہ فسق منہ بدکاری منہ بے فرمانی منہ * جس آدمی نے اچھی راہ لی ایمان لایا سہ لائی کے کام
 کئے اچھی راہ چلا صلاح تقوی اختیار کیا آپ کو بڑے کمون سے بڑی رستوں سے پاک صاف کیا
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور خلق کے پاس اپنی قدر برتری اپنا مرتبہ زیادہ کیا * اور جو کوئی بڑی راہ
 بنا بد عمل بڑی گام کرنے لگا آپ کو ناباک رکھا اپنے نفس کو گندگی منہ عیون منہ ناباکیوں منہ
 دھانسیہ بایچھا رکھا خدا سے تعالیٰ کی قربانت سے دور برآخلق کی نظردن منہ خوار ہوا آخر کو عذاب
 کی بلا منہ پر آ * بغضے ان لوگوں کی حقیقت کو فرمانی اللہ تعالیٰ جنہوں نے بے نرمائی کی گناہ کی بابا کی کی
 بناد و اپنے اوپر اور ہی آخر کو آپ خراب ہوئے * كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا * جھٹلایا دوزخ کو
 کہا ثمود کی گمراہی نے اپنے پیغمبر کو خدا کے رسول کو حضرت صالح علیہ السلام کو اپنے کفر کے بے فرمانی کے
 سبب دہراہی سے بد بختی سے * اِذِ انْبَعَثَ اُشْقُهَا * جس وقت اٹھا اور کھرا ہوا بد بختی کے
 کام منہ بے فرمانی منہ وہ برآبدست جو خدا کے قبلے منہ * قَدْ اَرَسَّعَتْ كَيْسَ لَمْ يَدْرِكْ بَدِخْتُون
 کے ساتھ ملکر اُس اونٹنی کے مارنے کا قسمہ کیا جو حضرت صالح کا معجزہ تھا * ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے
 اُس کو اپنی قدرت سے برے سمجھ منہ سے پیدا کی تھی اُس کے سبب سے قوم اُس قوم سن برکت تھی
 سب کسی کو اُس کا دودھ پہنچتا تھا * فَنَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقِيَاهَا * پھر کہا ان
 لوگوں کے دشمن اللہ تعالیٰ کے رسول نے صالح پیغمبر نے نر وار دور رہو اُس خدا کے ناتنے سے پرہیز
 کرو درے رہو مارنے کا خیال مت کرو اُس اونٹنی کا * اور دور رہو پرہیز کرو اُس کے پانی کے حصے منہ
 خلل مت کرو پہنچے سے پانی کے بند مت کرو اُس کا پانی کا حصہ تمام دیکھ مت کرو جب تک یہ
 اونٹنی تمہارے درمیان رہیگی خبر برکت رہیگی عذاب تمہارے اوپر نہ آویگا * یہ نصیحت کی انکے بھلے
 کے واسطے مگر انہوں نے نہ مانا * فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوْهُ * پھر جھٹلایا صالح علیہ السلام کو ان کی قوم نے
 اس بات منہ اور اونٹنی کے سبب عذاب کے نہ آنے منہ دوزخ کو کہا * پھر یہ کہا کہ اُس کی کوچن
 مایہیں اُس اونٹنی کو مار ڈالا اُس کا گوشت آپس میں بانٹ لیا * پس قوم اُس مارنے کی

مشورت منن شریک تھی * او پر یہ نصیحت بیان ہو چکا کچھ تھوڑا سا بیان ! من نصیحت گاہ تھی * کہ سود ایک قوم کا نام تھا دور آور لوگ تھے بہت برستی کرتے تھے * اسہ تعالیٰ نے حضرت صالحؑ سے خبر کو اس قوم کے بہت کرنے کو بھیجا اور انھوں نے قوم سے جو کتنا تھا سو کھا * جس کا بھلا ہونا تھا سو ایمان لایا اور بہت آدمی کافر رہے * پھر ان قوم نے کہا ایک اونٹنی گاہن حاملہ پورے دنوں کی ڈالنے پر سے پتھر سے ہمارے رو برو دکھے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہیں پھر نکلی کر اسی وقت ایک بچہ جنس سب ہمارا ایمان لاوین * اسہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا ایسا صالحؑ کو خاطر جمع سے دعا کرنا * منن نے چار ہزار برس کے آگے ان کے سواں سے ایک اونٹنی اس پتھر منن پیدا کر رکھی تھی * حضرت صالحؑ نے سب کے حضور منن دعا کی پتھر سے اونٹنی پیدا ہوئی اور اسی وقت بچہ جنی جو کوئی ایمان لایا یہ تبرہ دیکھ کر سو لایا اور کنہنے لوگ بد بخت کافر ہی رہے * پھر وہ اونٹنی جنہوں منن باغوان منن پانی کے کنارے پھرتی چھوٹی ہوتی گھاس بھی بہت کھاتی پانی بھی بہت پیتی دو دھبہ بھی بہت دیتی * اس قوم منن پانی بہت تنگ تھا کم تھا ان کے مویشی چار یا پانچ جانور کو پانی کمی کرنا گھاس تھوڑی ہوتی * پھر گھاس پانی کا قسمت کیا ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن سب کی مویشی کا * جس دن مویشی کا ہوتا اس دن اونٹنی نہ آتی اور جس دن اونٹنی کا ہوتا اگر سب پانی کو وہ پی لیتی * پھر جس راہ سے آتی اسی راہ سے پھر جاتی * پانی کی تنگی کے سب قوم تنگ آئی کہنے لگی یہ اونٹنی ہمارے واسطے کیسی بلا ہوئی ہی یا صالحؑ کو مار دالین یا اسی اونٹنی کو مار دین * پھر وہ آدمی آگے ہو کر رات کو حضرت صالحؑ کے مکان گئے دیوار منن گھر کی کوئل دیکر اندر بیٹھے مارنے کا قصد کیا * اسہ تعالیٰ نے حکم سے حضرت جبریل علیہ السلام حضرت صالحؑ کے گھر کے کوچے کے اوپر اور فرشتہ منن کے ساتھ نیک بانی کرتے تھے ان کافروں کو پتھر دن سے مار دالا * صبح کو قوم نے نو آدمی کو حضرت صالحؑ کے گھر منن مرا بایا و سمنی زیادہ کرنے لئے * پھر ایک دن ایک عورت کے گھر منن مہمانی ہوئی ضیافت کھا کر پانی مارا گا اس عورت نے کہا آج اس اونٹنی کی نوبت ہی پانی کمان سے لاؤں کچھ کر سکے تو ہم کو اس بلا سے بچھڑاؤ اس اونٹنی کو مار دیا * ان آدمیوں نے اس بات کے اوپر قسم منن کھائیں مارنا ضرر کیا * پھر سب لوگوں کے گھر جا کر ایک کو اس مشورت منن شریک کیا تو سب راضی ہوئی کسی نے مخالفت نہ کی * پھر دو آدمی جا کر اُسکی راہ منن چھپ رہے جب وہ اُسں تھکانے منن آئی ایک آدمی نے اُسکو بیر مارا اور دوسرے نے کو چن مارا منن کاٹ ڈالے * اونٹنی کر پرتی بچہ بہار کے اوپر بھاگ کر چرے گیاتیں بار پڑا پولا

اتنا، اتنا، اتنا، پھر غایب ہو گیا۔ سب یہ خبر حضرت صالح کو پہنچی حضرت نے بہت افسوس کیا اور کہا تمھاری کم بختی اتنی عذاب کے منتظر رہو تین دن کے بعد تمھارے اوپر عذاب آویزا گیا پہلے دن تمھارے سب کے منہ زرد ہو جاوے گئے دوسرے دن سرج ہو جاوے گئے تیسرے دن گالے ہو جاوے گئے چوتھے دن عذاب آویزا گیا پھر اگلے دن کی صبح کو جو سو کر اٹھے سب کس کے منہ زرد ہو گئے پھر سرخ پھر سیاہ ہو گئے سب سب کو یقین ہوا کہ اس قسم میں سے بچنے کے لیے فریاد کرنے لگے کچھ فایده کیا، **فَدَمَّ مَدَمٌ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ يَوْمَ ذِي الْقُرْبَىٰ**۔ مفسر دہا پھر، صبح دی ہلا کی اٹکے اور ان کے پروردگار نے ان کے گناہ کے بے فرماں کے سبب، پھر اس ہلا کی کو رابر کر دیا اس قوم کے اوپر۔ پھر تباہی و تاراج کے اوپر وہ عذاب باسان ہو گیا سب کوئی اس عذاب میں آگئے کوئی نہ بچا۔ حال کے برابر ہو گئے۔ حضرت جبریل ؑ کو حکم ہوا انھوں نے ایک ایسی غضب کی آواز کی جو سب کے ایک بارگی کا بھی بھٹ گئے دل طرق گئے۔ سو اتنا نیرت صالح ؑ م اور مومنوں کے کوئی نہ بچا۔ **اَنَّهُمْ مَرَّگئے وَلَا يَخَافُ عِقَابَهَا** اور نہیں ڈرتا خدا سے تعالیٰ آخر کام سے اس ہلا کی کے۔ خدا سے تعالیٰ کچھ پرواہ نہیں کرتا بے فرمانوں کے مار سے بالے سے کہ وہ آخر کو کس بلا میں پڑا عذاب میں پھنسا گیا جس طرح اس قوم کا پرآبد بخت اور فتنی گمانا نیوالا حکم کے خلاف وہ اہل جلالہ فرمانی کی بد انجامی میں دو را حکم ماننے میں گیا آخر کا اس کے کچھ دوسواں دل میں ملا با خدا سے تعالیٰ نے بھی کچھ پرواہ نہ کی کیا بر احوال ہو گیا بے فرمانوں کا کس خرابی میں چلے گئے۔ اس قصے میں اشارت ہی جو کوئی اللہ تعالیٰ کا فرمانا اس کے رسول کا حکم ماننے کا اسکا ویسا ہی حال ہو دیا جیسا نود کی قوم کا حال ہوا۔ سب طرح کی خیر خواہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم ماننے میں ہی اور سب طرح کی بدی برائی عذاب خواہی ان کی بے فرمانی میں ہی۔ مومنوں کو اللہ تعالیٰ ہمیشہ دین ایمان میں قائم دایم رکھے۔ **اَسْمٰیْنِ اَسْمٰیْنِ** سورہ نمل کی ہی اس میں ایکس آیتوں اکثر گلے اور تین سو دس حروف ہیں یہ سو دس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں اور امیر بن خلف جو ایک کافر تھا اس کے احوال میں آری نازل ہوئی اور سب کسی کو نصیحت ہی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاللَّیْلَۃُ اِذَا یَغْشٰی * سو گئے ہی رات کی جب ڈھانپ لینی ہی عالم کو اپنی اندھیری میں *
وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰی * اور سو گئے ہی دن کی جب ظاہر ہوئی رات کی اندھیری کو وہ

کرنا ہی بہ رات اور دن دو آئینہ ہیں دو نشانیاں ہیں دو دلیاں ہیں قدرت کی خلق کے بوجھنے
 کے واسطے کہ بھی دن زیادہ ہوتا ہی رات گھٹتی ہی کبھی رات زیادہ ہوتی ہی دن گھٹتا ہی ایک
 دوسرے کے بجھے بنا آنا ہی تفاوت نہیں ایک قاعدہ ہندھا ہوا ہی پھر اُس قاعدہ سے منہ وقت
 نہیں جانتے والے جانتے ہیں جو ایک عاقل ہی پیدا کرنا قادر حکیم کریم رحم ایزد ہند دن کے
 نامہ دن کے واسطے بہرہ میر کرنا ہی اپنے علم سے قدرت سے بہت حکمت سے رحم سے کرم سے
 دن پیدا کرنا ہی جو یہ سب کام کو یہاں پھر نہیں بلکہ کام کسب کرنا روز و رات کو یہاں آپس میں
 ایک دوسرے کو نفع پہنچا دینا پھر رات کو یہاں کرنا ہی اندھا سی آتی ہی بے آدمی کام کاج کی
 حرکت سے بہت کرسو دین آرام پاوین پھر تازگی قوت آدے پھر جب دن ہو دے وہی کام
 کاج کرنے کہیں اور بہت قاید سے حکمت کے اُس دن رات کے بنانے میں ہیں وَمَا خَلَقَ
 الذَّكَرَ وَالْأُنثٰی اور سو گناہی پیدا کرنے کی نرا اور مادہ کے مرد اور عورت کا پیدا کرنا ایک
 مری دلیل ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بہت کے درمیان اپنی حکمت سے کسی کو یہاں کرنا ہی
 کسی کو مادہ پیدا کرنا ہی جو اُس حکمت سے سب خلق کی نسل باقی رہے آپس میں جنس جنس قاید سے
 ایک دوسرے سے لینے رہتی اور ہزاروں طرح کی حکمتیں اس حکمت میں چھپی ہیں اپنے وقت
 میں پیدا ہوتی ہیں جو اب قسم کا یہ ہی اِنَّ سَعٰیَكُمْ لَشَتٰی تحقیق سستی کو شمس کام کاج
 تمہارے راگنہ سے ہیں طرح طرح کے ہیں کوئی دنیا دہو نہ تھا ہی کوئی آخرت دہو نہ تھا ہی بہت
 لوگ ایمان مسلمان کے کام کرتے ہیں آخر کی راہ میں جاتے ہیں بہت آدمی کفر فسق کے بے نرمائی کے کام
 کرتے ہیں یہی کی راہ میں ملے جاتے ہیں بہت لوگ دنیا بھی چاہتے ہیں آخرت بھی دہو نہ تھے ہیں
 یعنی ہر صورت میں خدا تعالیٰ کی رضا مندی دہو نہ تھے ہیں دیدار ہوتے ہیں ہر کوئی ہر طرح کا کام
 کرنا ہی ہر ایک کام کا بدلہ بھی آخرت میں بد اچھا ہی حاشا کام کرنا جہنم بہت رکھی ہوگی ویسی ہی
 جزا باور دے اس بات کا بیان دینا ہی پاک پروردگار فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاَنْقٰی وَصَدَقَ
 بِالْحَسَنٰی پھر جس نے خدا کے واسطے دیا اور بہتر گاری کی اور اتنا دیا اللہ تعالیٰ کے رسول کو
 بہت کے وعدہ میں دنیا آخرت کے ثواب میں جس آدمی نے آپ کو دیا خدا کی راہ میں یعنی
 انبادل دینا اپنی جان دی انبادل دیا اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے واسطے اور خود ہی کیا
 کرنا سے شرک سے شقاق سے بے نرمائی سے اور مال کے دینے دینے میں پرہیز کیا بغیر سے دیا سے حرام

کام منی لینے سے مراد کام منی دینے سے اور کسی مستحق کے دینے سے مراد ہر کیا سنت رکھنے سے آپس
 اپنے احسان نور اجتناب سے اور سائل کو مانگنے والا کو ہر کئے سے ناخوش ہونے سے اور راست
 گو بننا سچا بنانا اللہ تعالیٰ کو سب وعدہ دن من دنیا کے آخرت کے * چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
 قرآن من وما انفقتم من شیء فهو بخلفہ ہے جو کچھ خرچ کرتے ہو خدا کی رضا مندی منی
 خبر کے کام منی خدا سے تعالیٰ اسکا بدلہ برکت دینا منی بھی دینا ہی * بدیشت منی آباہی دو
 درشتی ہر روز دعا مانگتے ہیں خدا سے تعالیٰ سے کہتے ہیں اللہم آت منفقین خلفا ہے اہی
 پاک پروردگار خرچ کر بنو الون کو تیری راہ منی دینے والون کو کر ذیفہ ان کے مال کا اور پاک
 بد لا انکا دینا منی بھی بخش * اور اسی طرح بہت آیتوں حدیثوں میں وعدہ دن کی جو کوئی خبر کرتا ہی
 نیراست کرتا ہی دینا منی بھی اسکو بخر فانی برکت دولت ملک نامی مانی ہی اور آخرت منی بھی
 بہشت کا برآوردہ ملتا ہی اور نعمت مانی ہی جو سب دنیا آخرت کی بخر فانی کی اصل ہی جڑ ہی *
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہی * فسنیسرہ للیسرہ * پھر تحقیق آسان کرینگے ہم اسکو یسرہ کے واسطے
 بہشت کی راہ اسے اور آسان کرینگے * جو کوئی ایسا ہو ویرگا ایسا مذبول کام کرے گا اسکو ہر توفیق
 دیوینگے سب طرح کے اچھے کاموں کی سب طرح کی بندگی عبادت کی اپنی راہ پر اسکو قائم کر دیوینگے *
 ایک دم ایک قدم وہ ہماری رضا مندی کی راہ کے سوا سے اور راہ منی کا ویرگا آسانی سے بہشت
 منی داخل ہونے کے لائق ہم اسکو کر دیوینگے اور دنیا آخرت کی اسکی مشکبہن آسان کر دیوینگے *
 یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جس منی آخری قصہ یہ ہی * ایک کافر مشرک
 تھا اس کا ایتہ نام نہایت کا بیٹا اسکو امیہ بن نفل کہتے تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو بہت
 بہت اصحابوں منی ہیں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اول ایمان لائے ہیں حضرت
 ابو بکر صدیق کے ساتھ ملا اور بہت برآوردہ ہی آئے پہلے وہ اس مشرک کے غلام تھے
 انکے بہت خانے کے داروغہ تھے * جب اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوا مسلمان ہوئے اپنے ایمان
 منی بہت محکم ہوئے سچے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بندگی منی عبادت منی جیسا حکم تھا قائم ہوئے ایک ذرہ
 تفاوت نہ کرنے تھے ان کے ایمان کی مسلمان کی خبر امیہ کو معلوم ہوئی * ایک دن اسنے حضرت بلال سے
 پوچھا بلال تو کس کی بندگی کرتا ہی تو نکا پوچھا ہی یا محمد کے خدا کو پوچھا ہی * حضرت بلال نے کہا میں اس
 پہلے دبرخی کی بندگی کرتا ہوں جسکا دوسرا کوئی شریک نہیں * آسمان زمین کا اور سب خلق کا پیدا

کرنا والا پالنے والا و زنی دینے والا دانے نیارہ اللہ تعالیٰ سچا خداوندی * اور ان بتوں کے پوجنے سے میں
 بیزار ہوا ناخوش ہوا ان کی بندگی بے فائدہ ہی * اُتبیہ بے باتیں سن کر ناخوش ہوا کہا تو اُس
 دین سے بیزار ہو نہیں تو میں تجھ کو مار دوں گا عذاب کروں گا * حضرت بلال نے کچھ پرواہ نہ کی
 ایسی باتیں کہیں جو اُس نے سہجہ جانا کہ یہ دین سے پھرنے کے نہیں پھر اُس کا دین مارنا عذاب کرنا
 سہجہ کیا * طرح طرح کے عذاب کرنا کسی طرح مسلمان سے ناخوش ہو دین بت پرستی میں پھر آدین *
 مگر ان باتوں سے اُن کا ایمان زیادہ برتا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کی محبت مسلمان کی و دینی بہت ہوتی
 جاتی تھی * کبھی اُن کو رنگا کر کرکٹوں کی چھرتیوں سے مارتا کاتے اُن کے بدن میں گوشت سفور تمام
 چھبھ چھبھ جاتے * اور جب دھوپ گرم ہوتی تھی بدن میں اُن کے زرد ہونا کر دھوپ میں بیٹھتا
 اور کبھی اُن کو رنگا کر کر دھوپ میں گرم رہتی تھی لٹاتا اور اُن کے سینے کے اوپر بھاری پتھر
 رکھتا * اسی طرح کے عذاب کرنا اور کھانا کچھ کے دین سے پھر * وہ اللہ رسول کو یاد کرتے اور کہتے
 اللہ احد رسول محمد * ایک دن حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی کام کو
 اُس طرف چلے جاتے تھے اُتبیہ کے گھر سے ایک آواز دہنے کی اُن کے کان میں پڑی * لوگوں سے پوچھا
 کیا ہی کہا اُتبیہ اپنے غلام کو مارتا ہی کہ وہ تھکے خدا پر ایمان لایا ہی * وہ اُس ابن سے اب اسے پھر آیا
 جاتھا وہ نہیں پھرتا * یہ بات سُنکر ابو بکر صدیق اُس کے دروازے میں گئے اُس کو بلایا احوال
 پوچھا * اُس نے بہ سب حقیقت کہی * حضرت ابوبکر نے اُسے کہا ویلک لم تعذب وای اللہ
 بیٹے خوار ہو تو ہلا کی آؤ سے تیرے اوپر خدا کے دوست کو کیوں ایسا عذاب کرتا ہی * اُتبیہ نے کہا
 تیرا دل اُس کے اوپر بہت جلتا ہی برآ اُس کا مہربان ہی تو اُس کو میری قید سے چھڑا لے اُس کو
 مجھ سے مول لے * انھوں نے کہا تو پیچھا ہی کہا میں پیچھا ہوں کہا کتنے کو پیچھا ہی کہا وہ تیرے اُس
 رومی غلام کے بدلے میں پیچھا ہوں * حضرت ابو بکر صدیق کے پاس ایک غلام تھا گورا چٹا رومی
 نرسا اس کا نام تھا دس ہزار دینار اُس کے پاس حضرت ابو بکر کی سوداگری کا مایہ تھا پونجی
 تھی * اور وہ غلام دینار کے مت کام کا تھا سوداگری خرید و فروخت جو اب سوال خوب جانتا تھا * اُتبیہ کے
 اور سب لوگوں کے پاس اُس کی قدر تھی * حضرت ابو بکر اُس کو مسلمان ہونے کو کہتے تھے اور اُسے
 کہتے تھے افرامہ کرنے تھے جو تو مسلمان ہووے تو یہ مال سب تیرا ہی ہوگی کو بخش دوں وہ ہرگز مسلمان
 نہ ہو تا تھا کفر میں خوش تھا * اس سبب حضرت ابو بکر اُسے بیزار تھے * اُتبیہ نے یہ بات بہت برائی

بات بیان کر کہنا تھا اور حضرت بلالؓ اس کے پاس بہت بے قدر تھے۔ جانتا تھا ابو بکرؓ ایسے ناکار سے
 غلام کو ایسے کام کے غلام سے کس طرح بدل کر دے گا۔ جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ بات اُسے
 سننی اسی وقت قبول کی غنیمت جانی۔ خوش ہو کر غلام کو بلالؓ کو دس ہزار دینار کے ساتھ اُسے
 حوالے کیا اور حضرت بلالؓ کا ہاتھ بکڑ کر لیچے۔ اُمیرہ ہندو عورت ابو بکرؓ نے پہچان کر کہیں ہنسنا ہی
 اُس شہر کہ نہ کہا تم نے ایسا بڑا نقصان کیا کچھ سمجھو۔ اُن تم کو یہ غلام میرے پاس ایسا
 بے قدر تھا جو کوئی ایک وتری کو مول لیتا تو مہینے دے دیتا۔ تم نے ایسے کام کے غلام کے بدلے
 اور دس ہزار دینار کے بدلے مہینے لال کو لے لیا بڑا نقصان کیا۔ حضرت ابو بکرؓ بھی بہت ہنسے اور
 اتنے کہا مسلمان ایمان و نیکو ہوا بلالؓ کی قدر میرے پاس ایسی ہی جو تو اُسکو میرے سارے
 مال جناح کے بدلے میں دیتا تو مہینے غنیمت جانتا۔ پھر حضرت ابو بکرؓ بلالؓ کو لے کر حضرت محمدؐ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے لے گئے۔ حضرت نبی صاحبؐ بہت خوش ہوئے اور فرمایا ابو بکرؓ
 تم نے بہت بڑا کام کیا بلالؓ کے مول لینے میں خرید کرنے میں مجھے بھی شریک کرو۔ حضرت ابو بکرؓ
 نے کہا میں نے بلالؓ کو خدا کے واسطے خرید کیا جو خدا سے تعالیٰ لاشریک ہی اُسکا شریک کوئی نہیں
 اب میں نے بلالؓ کو اسی خدا کی رضا کے واسطے آزاد کیا۔ حضرت نبی صاحبؐ بھی خوش ہوئے اور
 سب اصحابؓ خوش ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کی شان میں یہ
 سورت بھیجی۔ اور روایت ہے جو حضرت ابو بکرؓ کی یہ عادت تھی کہ برو سے خرید کرتے اور خدا کے
 واسطے آزاد کر دیتے۔ اسی طرح نو غلام اور تھے مسلمان ہوئے تھے پہلے ایمان کے سبب کافروں کی
 فیدہ میں تھے۔ اب میں تھے حضرت ابو بکرؓ نے خبر پا کر اُن کو خرید کیا اور خدا سے تعالیٰ کی راہ میں
 آزاد کیا۔ ایسے ایسے بڑے کام تھے حضرت ابو بکرؓ کے جس کے سبب اللہ تعالیٰ نے اُن کو قبولیت
 اور برائی بخشی۔ اور اُن کے اوپر سب خوبیوں کی راہ دیں۔ دنیا کی دولت کی راہ بہشت کی راہ
 اپنے قرب کی راہ آسان کر دی۔ آسانی سے سب دولت کو پہنچ گئے ساری امت کے پیشوا ہو گئے۔
 جو کوئی ایسا کام کرے گا اُن کے طفیل سے اُسے بھی آسانی کی راہ اُٹھ جائیگی۔ دین دنیا کی سعادت
 کو آسانی سے پہنچ جاوے گا۔ پھر اس بات کو فرما کہ اللہ تعالیٰ اُمیرہ بن خلف کی بات اور جو کوئی ایسے
 کام کرے ایسے کاموں میں آسکانے ہووے پیر ہووے اُسکی بات فرمانا ہی۔ **وَأَمَّا مَنِ بَخِلَ
 وَاسْتَغْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحَسَنَىٰ** اور اُس پر جس نے بخیلی کی اور بے بنیادی کی اور ٹھٹھایا۔ چھوٹا

بانا اللہ رسول کے وعدوں کو * فَسَنَمْسِرُكَ لِّلْعَسْرَى * پھر عقیق آسان کر دیونگے ہم اُسکو
 عسری کے واسطے * برسی سختی میں کرنے کی راہ اُس کے اوپر آسان ہو جاوے گی * جس نے نجیابی
 کی اپنے ماں دینے میں خدا کے حکم میں اور خدا کی راہ میں اپنا مال نہ دیا اور جان دینے میں نجیابی
 کی بھان کھین س۔ دینے کا حکم تھا جان دینے کو فرمایا تھا کافروں سے جہاد کا حکم فرض ہوا تھا ماں کی
 جان کی لالچ کی دل دینے میں نجیابی کی * ایمان نہ لانا خدا کو یا د نہ کیا دل میں خدا رسول کی محبت
 نہ رکھی ہمیشہ اوروں کی اور کونکے بادی میں محبت میں رہا * زبان میں نہ میں میں نجیابی کی خیر کا کلام نہ کہنا
 زندگی کا عت پروردگار کی نکی * اپنے اوپر اسکو بھاری جانا نفس کی شہوان کی خلاف کی بندگی میں رہا *
 اور بے نیازی کی بے پروائی کی خدا سے تعالیٰ کی رضامندی میں کچھ کام ثواب کا کیا اور خدا کی
 رحمت کا آپ کو محتاج نہ جانا * اس سبب خدا کے حکم نہ مانے بندگی نہ کی ناز و زہ اور کام مسماں
 کے کرنے کے قاید سے بچا اور خدا سے تعالیٰ کے وعدوں کو اور بخروں کو جو دنیا آخرت کی فرمائی
 ہیں اور اچھے بیک کاموں کو ثواب کو بہشت کو بہشت کی نعمتوں کو جو بیوں کو چھوٹھ جانا * اس
 جھوٹھ جاننے کے سبب اور بے پروائی اور نجیابی کی شامت کے باعث برسی سخت بلا میں
 پر تباہ و زخ میں کرنے کی راہ اُس پر آسان کر دیونگے * اور جس سبب شتاب و زخ میں
 بر سے بلا خدا ابھیجے ویسے ہی کام اُسے اوپر آسان کریں گے * اور اُسکو ویسی ہی سوجھ بڑی
 رہیں گی وہی کام آسان نظر آونگے جن کاموں کے سبب سبب ہا شتاب و زخ ہی میں جانا
 جاوے کچھ اڑکا دھو وے * ویسی ہی باتیں سننے ویسے ہی اسباب جمع ہو جاوے ہیں یہ اثر ہی
 ایمان نہ لانے کا اور اللہ رسول کے وعدوں کو سچ نہ ماننے کا نجیابی کرنے کا * کافر مشرک منافق اسی
 بلاؤں میں پڑے ہوئے ہیں * وَمَا يَغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى * اور قاید نہ کرے گا اُسکا مال اُسکو
 جس وقت کریگا * اور کچھ کام نہ آوے گا وہ مال جس مال میں اُس نے نجیابی کی خدا کی راہ میں نہ دیا *
 جیسے وہ کافر امیہ ایمان نہ لایا حضرت بلال کو جو اُس کے مال تھے خدا کے واسطے آزاد کیا ہر طرح نجیابی کی
 خدا کے وعدوں کو بہشت کو چھوٹھ جانا حضرت بلال کے بدلے میں بہت مال لیا کیا فاع کریگا اُس
 کو جس وقت وہ موت کی بیماری میں مر کر بھر گور میں کریگا پھر آخرت میں زندہ ہو کر
 دوزخ میں پڑے گا آگ کے کوئے میں کریگا ہزاروں بلاؤں میں جا پڑے گا * بھی حال سبب
 نہ ہوں نہ کون منافق ہوں نہ دینوں کا ہی اپنا جمل ہووے یا ولید ہووے یا امیہ ہووے یا طاہر

کوئی ہو دے * پھر فرماتا ہی پاک پروردگار * **إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ** * تحقیق ہمارے دہریہ بیان
 کو ناحی کا اور باطل کا دھ سے ذبحہ گا * اس بات کے بیان کا ایک قایدہ یہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے
 ہدایت کی باتیں بہت بہت طرح سے فرمائیں اب کسی کی خاطر منہ نہ آوے جو نادانی سے کہے کہ
 اثنا بیان کس واسطے کیا اسکی حقیقت یہ ہے * میں تعالیٰ نے آخرت کے کارخانے کی بہت برسی
 تحصیل مقرر کی ہے * میزان حساب کتاب بوقت پندرہ اٹھ سو و زخ بہشت اور ہر طرح کے عمل
 کی جزا سزا ہو چکی ہے پہلے کی پہلی اور برے کی بری * اور جو بات اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے
 اس میں پھر کسی طرح سے تفاوت نہیں ہے کچھ اور کچھ لکھا گیا ہے * پھر ہندون کو ایک طرح کے
 اختیار کے اسباب دیئے ہیں عقل سمجھ و سوجھ بوجھ مانعہ بانوں قوت قدرت اور
 بہت چیزیں * پھر دنیا میں پیدا کیا ہر طرح کی چیز دیکھی ہر طرح کی بات سنی ہر طرح کے مزے
 پائے اسے ہی مروج کی طرف دل دوڑنے لگا اسکی طلب پیدا ہوئی ہر طرح کے کام کرنے لگا *
 وہ پاک پروردگار جانتا تھا جو آدمی اپنی عقل سے دنیا ہی کی باتیں بوجھ سیکر اختیار اپنا
 دنیا ہی کے کام میں جاری رکھیں گے دنیا ہی کے کام کر سیکر آخرت کی بات اور اس
 جان کے کام نہ بوجھ سیکرگا * اور جو یہ اس جان کی آخرت ہی تمام حقیقت نہ سیکرگا نجا نیرگا
 حساب کتاب دوزخ بہشت سے بے خبر رہے گا تو اپنے اختیار سے اسے کام کرے گا ایسی
 باتیں کہیں گے ایسی خصلتیں پکڑے گا ایسی راہ چلیں گے جس کے سبب ہلاک ہو جاوے گا سپید ہوا
 دوزخ میں جلا جاوے گا ہمیشہ دوزخ کی آگ میں جلتا رہے گا * اس سبب اللہ تعالیٰ نے
 اپنے فضل و کرم سے آخرت کی راہ سمجھانا بتانا اپنے اوپر لازم پکڑا مقرر کیا * انھیں
 آدمیوں میں سے بعض ہندون کو برا مقبول کر دیا ان کو پاک کر دیا * فرشتے حضرت جبریل علیہ
 السلام کو ان کے اوپر بھیجا اپنے کلام بھیجے وحی بھیجی جو علم چاہئے تھا وہ سکھا دیا ان کو ستمبر
 کیا خالق کی طرف بھیجا * فرمایا ان لوگوں کو آخرت کی باتیں بنا دو سکھا دو اور دوزخ بہشت کی
 حقیقت بتا دو * اور دے کام بن گاموں سے دوزخ میں پرتا ہی ہمیشہ کے عذاب میں رہتا ہی
 ان سے کہہ دو * اور دے کام جن گاموں سے دوزخ سے نجات پاوے کسی مشکل میں نہ پھنسن
 راہ آسان ہو جاوے * حساب بہشت میں پہنچن ہمیشہ آرام سے ہمیشہ کی دولت کے ساتھ رہن
 جان کر دو ہمارا کلام ان کے اوپر برآمد کر سنا دو سکھا دو * پھر آخر زمانے میں نبی مبعوث ہونے کے

خاتم تمام خلق سے بہتر حضرت محمد مصطفیٰ ع م کو بھیجا سب طرح کی ۴ امتین شب پینمبرون کے طریق مسلمان کی راہ میں جمع کر دی * قرآن اپنا کلام بھیجا اول آخر کی باتیں حکم احکام خبر کے طور طریق سب کچھ فرمادئے * یہ سب خبریں اور بیان آخرت کے اور حکم احکام کھانا اسہ تعالیٰ نے اپنی مہربانی کے اوپر لازم کر کے کمال احسان کیا ان بندوں کے اوپر جو اس بات کی تدبیر جھن اور اپنے اختیار کو اسہ رسول کے اختیار میں دیوین حکم کے تابع رہن * دین کا سب طرح سے اول آخر تک اپنی طاقت کے موافق سننے رہن حقیقت کو جاننے رہن ویسا ہی کام بنی کے کرتے رہن * ایت پاوین توفیق پاوین مقصود کو پہنچ جاوین * ایک قایدہ یہی اس بیان کا * اور دوسرا قایدہ یہی جو کافرون مشرکون منافقون بے دینوں کے اوپر محبت ہو دے قیامت کے روز ص دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہووین نہ کہن بوسم کو اس دن کی دوزخ بہشت کی خبر نہ تھی راہ یافتہ نہ تھے اچھے کاموں کی خبر نہ رکھتے تھے ہمارے کیا قصیر ہی * اور جو اسہ تعالیٰ بے حقیقتین آخرت کی بیان کرتا ہے خبریں مینا اپنے رسول سے دوزخ بہشت کی حقیقت نہ بیان کر دانا تو ہرگز کوئی نجان سکنا نہ ہو جہہ گنا سب اندھے رہتے دینا ہی کے کار بار میں برے رہتے بہشت سے محروم رہتے دوزخ میں جا پرتے * اس سبب اس نکست کے واسطے فرمایا ان علینا للہدیٰ جسے تحقیق ہمارے اوپر لازم ہی ہم نے اپنے فضل و کرم سے اپنے اوپر واجب کیا ہی اچھی راہ کو دکھانا * ایمان کے ہمیدہ مسلمان کا شہوی پاک ناپاکی کی حقیقت بیان کرنی * ایمان اور کفر وحید اور شرک طاقت اور بے فرمانی میں فرق کر دینا سکھا دینا * توبہ آدمی میں کر سیکھ کر اپنے اختیار سے * ایت پاوین ایمان لاوین مسلمان ہووین توفیق پاتے جاوین صالح متقی ہووین کمالی کو پہنچن نقصان سے چھوٹن تو سب درجے پاوین * اور جو اس بیان کو سنگ نہ سمجھن اپنے اختیار سے حکم نامہ تو ان پر توفیق کی راہیں بند ہو جاوین خواہ ہو جاوین * اور اس بات سے یہ بات جانا چاہیے کہ یہ ایت دو قسم ہی ایک یہی راہ کا دکھانا راہ کی بھلی بری حقیقت بیان کر دینی اس یہ ایت کو اپنے اوپر لازم کیا ہی اور اپنی مہربانی سے کرم سے جو کچھ بیان کر دینے کی بات نہیں بیان کر دی * اور دوسری یہ ایت یہی راہ دکھا کر راہ کے اوپر قائم کر دینا مقصود کی منزل میں پہنچا دینا یہ ایت خاص ہی * یہ بھی دو قسم ہی ایک یہی ایت یہی جو کوئی اپنے اختیار سے ایمان لاوے اچھے کاموں کی توفیق پاوے بھر جیون جیون اچھا کام کرتا جاوے زیادہ زیادہ توفیق پاتا چاوے اور اچھے کام اسے

ہوتے جاوین مقصود کی منزل سے نزدیک ہونا جاوے یہ ہدایت اسی طرح خاص ہی ہے اس
سودت میں فرمایا فاما من اعطی اللعسر علیک یعنی بھر بسنے دیا خدا کے واسطے اور
برہنہ گاری کی بری باتوں سے اپنے اختیار سے بچ رہا اور سچ بانا اے کو اے کے کلام کو اے کے وعدہ و نکو
اور رسول کو رسول کے کلام کو رسول کے وعدہ و نکو بہشت کی نعمتوں کو اُس کے اوپر آسانی کی
راہ کھول دی بہشت کی راہ آسان کر دی * اور جس نے اپنے اختیار سے یہ کام اور جو کام کرنے کا
اُس کو حکم نہ تھا نہ کئے اے تعالیٰ اُس کو اُس کے اختیار میں چھوڑ دینا اور اُس کو توفیق نہیں مٹی کچھ
جو چھ نہیں سنا اپنے اختیار میں برآ رہتا ہی ہے کام آپ ہی آپ کرتا رہتا ہی اپنے اختیار سے
آپ گمراہ ہونا ہی * اے تعالیٰ اس میں کچھ گمراہی اپنی طرف سے بند انہیں کر دینا ہی اے تعالیٰ
کا یہ کام ہی سب جہر ہی کا کام ہی بدی شرارت آدمی ہی کے کسب میں کام میں ہوتی ہی *
یہی معنی ہیں جو کوئی بچا کرنا ہی بد برداری کرنا ہی سب باتوں کو اے رسول کی جھوٹا جاننا ہی
آپ سے آپ اُسے اوپر سختی میں پہنچنے کی راہ کھول رہی ہی عصا میں پہنچ رہا ہی یہی
نکبت ہی یا کہ برورد گارگی * جس نے حکم کو مانا آپ سے آپ گمراہ ہوا اور توفیق نہ ملے * اسی
نکبت میں فرمایا جو کوئی بچا کرنا ہی اور برے کام کرنا ہی اُسے ہم دوزخ میں جانے کی راہ آسان
کر دیتے ہیں * اور دوسری خاص ہدایت یہ ہی جو پروردگار کسی عمل کی کسب کی کسی اپنے بندے کو
آپ ہی راہ سمجھا دیوے آپ ہی مقصود کے منزل میں پہنچا دیوے * جسے حضرت محمد رسول اے
ﷺ کو اول بغیر کچھ عمل کئے اسے درجے میں پہنچا دیا جو کوئی نام عالم کے عمل کرے تو اس درجے کو
نہ پہنچے بغیر اسے درجے میں پہنچ کر عمل کرنے کی راہ بھی آسان کر دی سب طرح کی دولتیں
بخشیں * اور جسے حضرت عیسیٰ کو ماکہ یربث سے نکلتے ہی یہ تھمری بخشتی علم انجیل کا پڑھا دیا جو دینے
چاہا سو دیا * اور اسی طرح حضرت محمد رسول عام کی اُست میں جنونکو بغیر برہے پڑھا ہے بغیر محنت
کئے دی کر دیا * یہ ایک خاص الخاص بات ہی پر یہ اپنے اوپر لازم نہیں کیا جس کو خدا فرمایا ہی
اسی کو دینا * بندوں کو بھی اس راہ میں خواہ خواہ دخل نہ کیا چاہئے جو کچھ ان کو حکم ہوا ہی اسی کے
اوپر چلے جاوین شاید قبولیت کے درجے کو پہنچ جاوین * یہ ایک نعمت آسان ہی انا علینا
للصیغہ کا پھر اس بات کے پیچھے فرمایا ماکہ پروردگار جو آدمی کو چاہئے ہمارے حکم کے تابع
رہے ہم نے جو کچھ اُس کو راہ بتائی ہی اپنے کلام میں بیان کیا ہی اُس کو تین نے سنے سب سے اخلاص

سے اُس راہ کے اوپر قائم ہو دے کسی اور راہ معنی نہ پڑے اور کسی بات پر نظر نہ کرے اسی معنی
 سب کچھ بار ہیگا * **وَإِن لَّنَالْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ** * اور تحقیق آخرت اور دنیا ہمارا ہی ملک
 ہی * * * * * بنا دے اور آخرت اُنہی کسی کا ملک نہیں ہم جسکو جو کچھ دیوین وہ وہی پادے جسکو چاہیں آخرت
 دیوین جس کو چاہیں دنیا آخرت دونوں دیوین * اس معنی اشارت ہی جو کوئی پروردگار کی
 محبت نہیں رکھتا اخلاص نہیں کرتا دنیا ہی کی محبت معنی بھولا پھرتا ہی دنیا ہی کو طلب کرتا ہی
 یا بہشت کی دولت دہرہ نہ تھا ہی بے اخلاص کی راہ معنی وہ برتاؤ جو حق ہے * آخرت بے اخلاص
 کی راہ معنی مٹی نہیں دنیا ہی وہ دنیا آخر کو وقت نہیں کرتی جان کی بلا ہو جاتی ہی بلا معنی بے دانی
 ہی * **دانا عقل مند وہ کوئی ہی جو اللہ تعالیٰ کا ہر دے اسے نیک کو صبر کے اور رکھے جو کام کرے سو**
اخلاص محبت سے کرے ضرور نہ دے ضروری کے اوپر نظر نہ کرے * اس بندہ کو جو کام کرنا فرمایا
 ہی دل سے تن سے کرتا رہے جس خاوند کا کام ہی وہ جانے وہ پاک خاوند سب کی نیت سب کے کام
 سے واقف ہی ہو کبھی دیکھئے کون کس لائق گاہی ہنر جانتا ہی اس کا کام اسی کے حوالے رکھے * اور جو کچھ
 مانگے اسی خاوند سے عاجزی کی راہ سے بندگی کی راہ سے مانگتا رہے دعا کرتا رہے * دنیا کی آخرت کی
 نیک کے موافق اپنی بھلائی چاہتا رہے اور جو کچھ مانگے اسی طرح مانگے جس طرح نیک ہی زیادہ اپنا کچھ
 تصرف نہ کرے نیک نکلے * **اَسْتَبْکَا** * ہر ایک کے واسطے کون ہی چیز بھلی ہی اس میں پاک
 پروردگار کے حوالے کر دے جیسا ہنر چاہے وہ دیکھ کر یہ سب کچھ اسی کے ہاتھ معنی ہی * اور
 پس نے اُس پاک پروردگار سے کچھ کام نہ کھا نیک مانا دنیا آخر ہاتھ سے جانی رہیگی اور آخرت ہاتھ
 نہ آویگی برسی بلا معنی چاہے رہے * **فَإِنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ** * بھر خبر دی میں نے تم کو آگ
 برسی آگ کی شدید کہنوالی کی * بے دوزخ کی حقیقت تم سے بیان کی تمہارے دہانے کے
 واسطے جو دہانے فرمانی نہ کرو چلے فرمان کرو گے تو ایک ایسی آگ معنی برادے جو بہت برا
 بھر گا وہی اُس آگ کا * **خَرَجْنَا** * دوزخ جب حشر کے میدان میں آویگی اِس شدید
 کر بیگی جو دو سو برس کی راہ کی تفاوت معنی کافروں کو گرا دیوگی اور فرشتے غائب کے
 کافروں کو زنجیر دن معنی باندھ باندھ کر کھینچینگے اور لوہے کے گرزوں سے مار مار جلاتے جاوینگے
 اور اُس حال پر دوزخ کے شعلوں کی بہت سے کر کر پڑینگے * اس طرح دوزخ معنی پھینگے *
لَا يَصْلُهَا إِلَّا الْاَشْقَى الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ * نہ در آویگا نہ داخل ہووے گا اُس آگ

منین ویسی سخت تعلقہ مادیوالی آگ منین ہمیشہ رہنے کے واسطے کوئی گروہ برآید۔ نجس جن نے
 جھٹھلایا دروغ گو کہا رسول کو اور جھوٹا جانا اللہ تعالیٰ کے کلام کو اور منہ پھر لیا ایمان لانے
 سے مسلمان ہونے سے اللہ تعالیٰ کی بندگی نہ کی رسول کی مناسبت سے باز رہا جسے اُمّیہ بن خلف
 انبیل ابو لب اور اور لوگ بن کہ یہ مدبئی ہی **وَسَجَّذْنَا الْأَتَقَىٰ الَّذِي يُؤْتِي**
مَالَهُ بَنَزَ كَتَّىٰ اور سننا ہی جو دور کیا جاوے گا اُس آگ سے وہ برآمنی پر ہیز گار وہ
 جو دنیا ہی خرچ کو نہی انسا مال خر کے کام منین اور خدا کے واسطے پاکی دھونڈتا ہی اُس مال
 دینے منین اپنے مال کو پاک کرنا ہی آس پاک ہونا ہی یہ آیت بھی حضرت ابو بکر صدیق
 رضی اللہ عنہ کی تان منین نازل ہوئی تھی اور یہی آیت دلیل ہی اس بات کی جو حضرت ابو بکر
 صدیق رضی اللہ عنہ سے عہدوں کے مہیون کے لیے عہد فیون کے درجن کے بعد اور سب کسی سے
 افضل ہیں پھر پیش اس واسطے کہ اس آیت منین اللہ تعالیٰ نے اُن کو واتقی فرمایا است برآمنی کہا
 اور اور جگہ قرآن منین فرمایا **ان اکرمکم عند اللہ انقمکم** یعنی عقیقہ است برآمنی اور
 خدا کے پاس وہ آدمی ہی واتقی ہی برآمنی ہی پر ہیز گار ہی کفر شر کہ نفاق ہے فرمائی سے است
 پر ہیز کر کہنا ہی امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو کوئی حضرت ابو بکر صدیق کی
 خلافت منین کچھ رکھے طعنہ کرے اُسے گویا سب اصحابوں کے اوپر مہاجر و انصار کے اوپر
 طعنہ کیا سب اصحابوں نے جمع ہو کر اُنکو خیفہ کیا اور اُن کو آب سے بہر بنانا اور جس نے پیغمبر صلی
 اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں کو بُرا کہا طعنہ مارا اُن کو بھجھا جانا لایق جاننا بے عقل بے لہم ہے دیں جانا
 اور جس نے اصحابہ کو حضرت نبی صاص کے ایسا بنانا اُس نے حضرت نبی صاص کو مرشد کامل
 نہ بنا کچھ نہ وہ برآید نجات ہی اُس نے اپنے ایمان منین خلل والا دوزخ منین جانے کے لایق ہوا اور اُنہیں
 آیتوں سے معلوم ہوا جو دوزخ منین جاوے گا سوائے اُس بد نجات کے جس نے اللہ رسول کو جھٹھلایا اور سچی راہ سے
 مٹھتھیرا دوزخ منین جانیکی بھی عات ہی جس نے سب طرح سے دین کو جھوٹا جانا سب خیر کے کاموں سے
 سب طرح سے مٹھ پھیرا وہ دوزخ میں جاوے گا اور لکھی باہر نہیں نکلا گا اور مسلمانوں گناہ گاروں منین
 وہ آدمی دوزخ منین جاوے گا جس نے کسی خیر کے کام سے کسی وقت مٹھ پھیرا کچھ سستی کی اللہ رسول
 کے حکم سے ذلک کہ تنس کے شیطان کے حکم منین گہائی نفل کے خال سے اُسے اسید نکالنے کی ہی مگر ایمان کے
 منین سے خدا پناہ منین رکھے اور اصحابوں کے اور نقصان کی بہت دینے سے ایمان کا خلل ہی سب اصحاب

رسول کے رسول کے پاس مقبول ہیں اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں پیارے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے راضی
 ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ ان کے حق میں اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا اور اس سے کیا زیادہ درجہ ہو وگا جو کوئی ان کو بُرا جانے وہی آپ بُرا ہی اور حسنے
 بُرے کام کئے ہا بیت سے منہ ہیرا ایمان منن ناقص رہا سچے باتون کو بھٹکا یاد بھی بُرے لوگوں کے
 ساتھ دوزخ میں داخل ہو وگا اور جو کوئی دوزخ سے کبھی نکلیں گے ایمان اور مسلمان کی برکت
 سے نکلیں گے اور جس کسی نے اسے کام کئے جسے حضرت ابو بکر صدیق نے کئے اور برے برے
 اصحابوں نے چاروں تالیفوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کو اپنے کامل کیا مسلمان
 کے ظاہر باطن کے کام تمام کئے جو کچھ کیا موصدا سے تعالیٰ کی رضا مندی کے حاصل کرنے کے واسطے کیا وہ
 آدمی بھی ان کے ساتھ نجات پاویگا دوزخ کو ایسے لوگوں کے ساتھ کچھ کام نہ وگا اس میں
 اور دوزخ میں پردہ پر جاویگا بہشت میں جبرجہلی سے داخل ہو جاویگا یہ پورے ایمان کی برکت
 ہی پورے مسلمان کے واسطے ہی اللہ تعالیٰ سب مومن مسلمانوں کو ایمان اور مسلمان میں منکر
 رکھے کامل کر دے آمین آمین آمین پھر جب حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت بلال کو اس
 قیمت میں خرید کیا اور آزاد کیا تب کافروں کو بہت برا لگتا تھا کہ ابو بکر کے اوپر بلال
 کا کچھ حق تھا اس سبب اتنا مال بلال کے واسطے خرچ کیا اس حق کا بدلہ لایا جس تعالیٰ ان کی بات کے
 رد میں فرماتا **وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ** اور نہ تھی کسی ایک آدمی کی ابو بکر
 کے نزدیک کچھ کسی طرح کی نعمت سے جو جزادی جاوے اور بعضوں نے کہا ہی حضرت بلال احد
 احد اتنا کہتے تھے جو لوگوں نے سُنے والوں نے ان کا بھی نام احد رکھ دیا تھا اللہ تعالیٰ کا احد نام ہی
 زیادہ کہتے ہر دم کے کہنے کے سبب ان کا یہ نام ہو گیا تھا اس آیت یعنی **وَمَا لِأَحَدٍ** سے بلال کے اوپر
 اشارت ہی معنی اس طرح سے ہیں ہمارے تھی بلال کی ابو بکر کے پاس کوئی نعمت دوستی منت
 جو عوض کیا جاوے **إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ** مگر طلب کرنا تھا رضا مندی کا اپنے پروردگار
 کی جو برتری سب کے اوپر غالب ہی حاکم ہی ابو بکر کے اوپر بلال کا کچھ حق ثابت نہیں تھا جو اس
 حق کا بدلہ کرنا ضرور ہووے یہ جو کچھ عمل کیا ابو بکر نے اس واسطے جو ابو بکر خدا کی رضا مندی کا
 طالب تھا اور جس **وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ** اور ہر طرح سے شتاب راضی ہو وگا ابو بکر وہ ہمارا
 رضا مندی پہنچاتا تھا ہم اس کو شتاب بہشت میں داخل کریں گے اور دے نعمتیں اس کو دیں گے ابھی

جو بیان اسکے ساتھ کرینگے جو ابو بکر صم سے راضی ہو دیگا جو کچھ آسکی رضامندی ہو دیگی وہی کرینگے۔
 رضا کا بہت برآور جو ہی نہایت عالی مقام ہی کامل بندوں کے لئے دنیا میں اور بہت برسی نعمت ہی
 آخرت میں۔ سو یہ دولت حضرت ابو بکر صدیق کو ملی اور جو کوئی ان کے طریق پر چلے گا اسکو بھی
 ان کے طفیل سے ملے گی۔ اور یہ ماضی گذرگار بھی آسیداری اسے تعالیٰ کے رحم کرم کا جو اسکو بھی
 اپنے سب مقبول بندوں کے طفیل سے اس دولت سے نصیب بخشے۔ آمین آمین آمین۔
 سورہ نضحیٰ کی ہے اس میں گیارہ آیتیں ہیں چالیس کاہ اور ایک سو پانچ سو سے حدت ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصَّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی۔ قسم ہی صبحی یعنی چاشت کے وقت کی اور قسم ہی رات کی
 شب تاریکی ہوتی ہے اور سب چیز کو اپنی اندھناری میں چھپا لیتی ہے۔ اسے تعالیٰ نے صبحی کی اور
 رات کی قسم کھائی دین کے برے لوگوں نے اس میں مت باتیں کہیں ہیں۔ صبحی چاشت کا وقت ہے
 جس وقت آفتاب بلند ہوتا ہے دھوپ سارے عالم میں پھیل جاتی ہے اچھا وقت ہے دنیا کے کام
 میں کسب میں گارہار میں مشغول ہونے کا۔ کسی فرض نماز کا وقت نہیں فناون کا وقت ہے یا
 دنیا کے کاموں کا وقت ہے۔ اسے وقت میں جو کوئی عبادت میں مشغول ہو دے دو رکعت
 چار رکعت بارہ رکعت تک جتنی ہو سکے اشراق کی صبحی کی نیت میں پڑھے تو ثواب ہا دے۔
 یہ نماز انخاص کی ایمان کی نشانی ہے کیونکہ غفلت کا وقت تھا دنیا کے کام میں مشغول ہونے کا
 وقت تھا اس وقت میں وہ انخاص سے پاک پروردگار کی بندگی میں حاضر ہوا۔ حضرت نبی صاحب
 علیہ السلام نے فرمایا ہے جو کوئی فجر کی نماز پڑھے کر اپنے مصلیٰ پر بیٹھا رہے اور جب آفتاب بلند
 ہو دے اشراق کی نماز پڑھے جتنی رکعتیں پڑھے پورا حج کا ثواب ہا دے۔ اسی واسطے بعضوں نے
 کہا ہے جو صبحی کی قسم اشراق کی نماز کی قسم ہے۔ اور دنیا کے کام میں بھی جو کوئی نماز پڑھے کر
 مشغول ہو دے اور نیت حلال قوت کے پیدا کرنے کی رکھتا ہو دے اور اپنے دل میں کہے نیت
 کرے کہ جو اس قوت سے قوت ہو دیگی اس قوت کو خدا کی بندگی میں خرچ کروں گا تو اس دنیا کے کام
 میں بھی مومن ثواب پاتا رہتا ہے۔ اور چاشت کا وقت وہ ہے جو اسے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
 سے کلام کیا اور اسی وقت میں حضرت موسیٰ اور فرعون کے جادو گردن سے بمقابلہ ہوا ستر ہزار
 آدمی ایمان لائے پاک پروردگار کو سجدہ کیا۔ بعضوں نے کہا ہے صبحی سے نام دن مراد ہے یہ دن ایک

برسی نشانی ہی قدرت کی تین نمازیں فرض تمام دن منیٰ اور روزے فرض دن ہی منیٰ ہوئے
ہیئیں حج بھی دن منیٰ ہو ناہی * اور رات بھی ایک برسی نشانی ہی قدرت کی رات ہوئی
تو دن کی قدر معلوم نہ ہوئی اور خلق کے آرام کا وقت ہی رات کی بندگی برسی مقبول ہی
منہ کی نماز عشا کی نماز فرض اور وتر رات کو ہوئی ہی اور آخر شب کی نماز تہجد کی نماز رات ہی کو
ہی تہجد کی نماز کا بہت برآ تو اب ہی برسی اخلاص کی بندگی ہی * اے تعالیٰ نے فرمایا ہی جو کوئی
آخر شب کو اٹھے بندگی منیٰ حاضر ہووے اُسکے واسطے ایسی نعمتیں نویان چھپا رکھیں ہیئیں
ہیں کے دیکھنے سے آنکھیں ٹھنڈی ہووین روشن ہو جاوین * اُن نعمتوں کی کسی کو خبر نہیں کوئی
نہیں جانتا جو بہشت منیٰ تہجد کی نماز رات کی نماز پر آئے والوں کو ملیگی * خبر سنیں آیا ہی جو کوئی
فقر سے ناداری سے ڈر ناہی چاہئے جانست کی چار رکعت نماز پڑھے * اور جو کوئی گور کی اندھیری
سے نگی سے دہشت رکھنا ہی ڈر ناہی چاہئے آخری رات کی نماز پڑھے * اور بعضوں نے کہا ہی
صحیحی سے مراد وہ دن ہی جس دن منیٰ حضرت محمد رسول اللہ عم دنیا کے پردے کے اوپر پیدا
ہوئے اپنی ما کے شکم سے باہر آئے وہ دن برسی برکت کا دن تھا اُس دن کی قسم کی * اور رات
سے مراد سراج کی رات ہی جو اُس رات منیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے
اپنے پاس بلا یا عرش کے اوپر پہنچا یا سب طرح کی نویان نعمتیں بخشیں * اور بعضوں نے کہا ہی والضحیٰ
یعنی قسم ہی دن کی جو پندرہم کی مشغولی کا وقت ہی خلق کی ہدایت کرنے ہیئیں دعوت کرنے ہیئیں
سب کو کفر سے شرک سے نکال کر ایمان کی توحید کی طرف بلانے ہیئیں * اور واللیل یعنی قسم ہی
رات کی جو حضرت محمد رسول اللہ عم کی مشغولی کا وقت ہی اے تعالیٰ کی بندگی منیٰ عبادت
منیٰ * اور بعضوں نے کہا ہی والضحیٰ یعنی قسم ہی روشن نورانی چہرے کی چہرہ مبارک محمد عم کا
آفتاب سے زیادہ روشن ہی دونوں جہان منیٰ اُس روشن نورانی چہرے کا نور پہنچ گیا ہی
دونوں جہان کو روشن آجلا کر دیا ہی * واللیل یعنی قسم ہی زلفون کے بالوں کی مو سے مبارک
کی جو کالی رات کی طرح سیاہ ہیئیں * حقیقت یہ ہی جو والضحیٰ واللیل منیٰ بے سب قسمین
داخل ہیئیں جواب قسم گاہی ہی * مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ * نہیں چھوڑ دیا تجھ کو یا محمد ترے
پروردگار کے اور دشمن نہیں جانا * یہ آیت کافروں کی ایک بات کے جواب منیٰ آئی ہی * جب
حضرت بنی صاحب غم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کے منیٰ خلق کو دعوت کی ایمان کی طرف بلایا شرک کی

بت پرستی کو چھوڑ دینے فرمایا نبی کے لوگوں نے تعجب کر کر دینے منی یہود و نصاریٰ کے پاس
 اپنے آدمی بھیجے دے حضرت موسیٰ اور حضرت جسی علیہم السلام کے دین منی تھے تو ریت
 انجیل و حضرت موسیٰ کے مادر اور حضرت جسی کے ادبر اللہ تعالیٰ کے ماسر سے اتری تھی
 اُن کتابوں منی حضرت نوح علیہ السلام کی سب خبریں تھیں یہود نصاریٰ و اہل اُت سے
 یہ چھوڑ بھیجے کہ تمہاری کتابوں منی کیا لکھا ہے آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا دست ہوا ہی یا نہیں
 ہوا ہمارے درمیان کے منی محمد نام ایک آدمی ہے وہ تمہارے بھائیوں منی سے پیدا ہوا ہی
 پیغمبر کی دعویٰ کرتا ہے کہ میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں تم اپنی کتابوں منی دیکھ کر معلوم
 کرو تم کو ہر درجہ بات سچ ہی بالکسی ہی مدینے کے لوگوں نے یہود نصاریٰ سب کتابیں دیکھیں
 اور کہا آخر زمانے کے پیغمبر کے پیدا ہونے کا یہی وقت ہے اور اے جو تم منی پیدا ہوئے ہیں اُن سے
 منی باتوں کا سوال کرو یہ چھوڑ ایک اصحاب کہف کا احوال دوسرا اسکندر ذوالقرنین کا
 قصہ و تیسری روح کی بات کیا ہے یہ روح جو سے پہلی دو باتوں کا جواب دین اور روح کا
 جواب مذہبین تو تم سے کہہ دیجو کہ تم سچ چھوڑ تم معلوم کرینگے دے آدمی کے کہ منی سے
 یہ ثابت لائے پھر کے کے شہر کون نے ایک دن سمرت نبی صاحب کی خدمت منی بے سوال کیے
 حضرت نے فرمایا کل کو جواب دو لگا مگر انشاء اللہ تعالیٰ لکھا وں کی اللہ کے کلام کی انتہائی کی
 تھے دنوں وحی نہ آئی حضرت جبریل نہ اترے بعضے کہتے ہیں دس دن بغضے کہتے ہیں ہندو دن
 یا تیس دن یا پچیس دن یا عالیس دن تک جبریل عم نہ آئے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب
 حضرت کے بہت عجز میں رہے جواب دینے منی جو اتنے دن دھیل ہوئی کا رطبت مارنے لگے اور کہنے لگے
 و دعاء اللہ و قلاہ یعنی ترک کیا چھوڑ دیا تم کے حدانے محمد کو اور دشمن رکھا اسکو پھر کہنے دیکھے
 تھے حضرت جبریل صلی اللہ علیہ وسلم یہ سورہ نازل ہوئی حضرت نبی صاحب کو اور اصحابوں کو برسی
 نوٹنی ہوئی حضرت جبریل سے نہ آئیں کا دیر ہو کر سبب یہ چھوڑ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا پھر ہر کام
 منی انشاء اللہ تعالیٰ کی کائنات چھوڑ و انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہتا تھا اس واسطے وحی نہ آئی اور دو
 سوالوں کا جواب آیا اور تیسرے سوال کی بات کا کچھ بیان ہوا اُن بوجھنے والوں سے بیان کیا
 انھوں نے یہود کو کہا بھیجی ہو دینے جانا جو سچے پیغمبر ہیں کتاب منی لکھا تھا جو دو سوال کا جواب
 دیوے اور ایک کا نہ دیوے تو یہی علامت ہی سچ کی پھر ہو دینے جان یہ چھوڑ کہ حسد گما کے

لوگوں سے کچھ نہ کہا تاں بنایا پھر اس سورت میں وہ بات جو کافر کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد کو جھوٹا
 دیا اس بات کو رد کیا ہم کھائی ضخی کی اور لیل کی جو محمد کو اللہ تعالیٰ نے نہیں جھوٹا اور دشمن نہیں
 پکڑا یہ بات کہنے والے جھوٹے ہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جو حضرت نبی
 صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بشارت خوش خبری بھیجی فتح کی جو تیرا دین یا محمد سب جہان میں بھائی
 روم شام ہمسایہ ایران توران بر سے بر سے ملک تیری اُمت کے ہاتھ آویں گے تیرا خطہ برتا
 جاوے گا حضرت اس خوش خبری کو سن کر بہت خوش ہوئے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی
 وَلَآ اِخْرَۃَ خَیْرَ لَکَ مِنَ الْاَوَّلٰی اور مقرر آخرت دو سرا جہان تیری بر سے واسطے یا محمد
 دنیا سے پہلے جہان سے دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے دنیا سب مال ملک آخر کو بنانا اور آخرت کا
 مال ملک سید بانی رہے گا ہزار ہزار کیسا ہی مال ملک فتح ہووے ہاتھ کے رنج محنت اس کے
 ساتھ کی ہوئی ہے آخرت میں بہشت میں ہزار محل مونیوں کے تیرے واسطے تیار ہیں اور ویسا ہی
 اسباب لوازم باغ بہار دین غلام فرشتے فروش سب کچھ تیار ہیں جو ایک ایک محل میں
 ہزاروں دنیا کے ملک سماواں میں اس آیت میں اشارت ہے جو اللہ تعالیٰ کی حکمت میں ہر قاعدہ
 مقرر ہوا ہے جو ہر جز میں پہلے کمی ہے پھر کچھ زیادتی ہے آدمی پہلے نطفہ تھا پھر علقہ مضغہ ہو کر جنین ہوا
 لڑکا ہوا پھر بالغ ہوا عقل ہوئی شعور ہوا جوان ہوا بوڑھا ہوا کمال کو پہنچا پھر اسی طرح جانا چاہئے
 جو دنیا میں کیسا ہی مال ملک کمال درجہ دو سے آخرت کے آگے نمودار ہے دنیا سب کھیتی ہے
 کی جگہ ہے برسی دولت حضرت محمد رسول اللہ ۷ م کی اور ان کے طفیل سے ان کی اُمت کی
 مومنوں مسلمانوں کی آخرت میں ہووے گی حضرت نبی صاحب ۷ م نے اول کافروں کے ہاتھ سے
 آزار پایا رنج کھنچا بے ادبیاں دیکھیں طعنیں سُسے آخر کو سب زیر ہوئے مارے گئے مسلمان ہوئے تابع
 ہوئے غلبہ فتح حضرت کو نصیب ہوا پھر آخر کو بر سے بر سے ملک اصحابوں کے ہاتھ آئے پھر برہنہ
 برہنہ دولت مند ہونے لگے دین کا جھنڈا سب دنیا میں گھمراہ ہو گیا پھر اسی بات سے معامہ کیا
 چاہئے جو آخرت میں کیسا کچھ برتاوہ ہووے گا تناوت دنیا میں اور آخرت میں یہ ہے جو دنیا میں
 نقصان سے کمال ہوتا ہے اور دنیا کے کمال کو بھی زوال بھی ہوتا ہے اور آخرت کے کمال کو حضرت نبی
 صاحب کے اور کچھ آنے سب مومن مسلمانوں کے ہمیشہ برتاوہ رہے گا گھمراہ کا نام و نشان
 نہیں ہونے کا سب طرح کی دولتوں کی ہمیشہ ہمیشہ لیاقت رہے گی نقصان ہرگز کبھی نہیں ہوگا

وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴿۱﴾ اور مژر شتاب عطا کرے گا دیوہ گانجیہ گانجیہ گانجیہ باک
 پروردگار ہر پھر راضی ہو دے گا تو * دے دے تمہیں خوبیاں بخشے گا بھگت یا محمد یہاں کرنا تیرا
 آخرت میں جو خوش ہو جاوے گا سب طرح کی نگرانی جانی رہیگی تمام عالم کی شفاعت کا درجہ تمام
 نمود تمام امت کی شفاعت کا نام بہت کی جڑی برقی نعمتیں بے عدل نہایت ہمیشہ کا دیدار
 ایسی جڑی خوبیاں ہر سے واسطے رکھیں ہیں خاطر کو خوش رکھے * ان کا فردن مشرکوں کے طعنے
 مارے منہں عمگین نا خوش مت ہو کوئی دن سننے سے سب باتیں جانی رہیگی * تم کو خوشی ہمیشہ ہمیشہ
 رہیگی * روایت ہی جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول عم خوش ہوئے اور فرمایا میں ایک
 آدمی کے بھی میری امت کے دورخ میں رہنے کا راضی نہیں ہوں گا * یہ بات امت کے واسطے
 بہت بڑی خوش خبری ہی * پھر اس بات کو امہ تعالیٰ جان کرمانا ہی جو کئی سے زیادتی ہی تھوڑے
 سے نہایت ہی پہلے حال سے آخر کا حال بہتر ہی دنیا سے آخرت بہتر ہی * اَلَمْ يَجِدْكَ
 يَتِيْمًا فَاَوْحٰی ﴿۲﴾ کیا نہایا بچو یا محمد پروردگار نے تیرے یتیم بے باپ بھر بگاہ دی اس درجے
 میں پہنچایا * حضرت رسول عم اول اپنی ما کے یرت میں تھے جو حضرت کے باپ امہ کا
 واقعہ ہوا وقت بائی * پھر جب تولد ہوئے کئی دن کے بچھے بی بی آمنہ حضرت کی
 والدہ نے بی بی علیہ کے حوالے کی حضرت کی حضرت کو حوالے کیا * چار برس انھوں نے
 اپنے گھر لے جا کر پالا * پھر جب چھ برس کی عمر حضرت کی ہوئی بی بی آمنہ کا بھی واقعہ ہوا
 یتیم رہ گئے پھر عبدالمطلب حضرت کے دادا نے پرورش کی * پھر دو برس کے بچھے عبدالمطلب
 بھی مر گئے * اُس وقت حضرت کی آٹھ برس کی عمر مبارک تھی تب دادا نے ان کے مرتے وقت
 حضرت کو ابو طالب کے ہو حضرت کے چچا نے حوالے کیا * پھر ابو طالب ہمیشہ حضرت کی پرورش کرتے
 اور پیار شفقت دوستی ان کے ساتھ رکھتے * پھر پچیس برس کی عمر میں حضرت نے بی بی
 خدیجہ کو نکاح کیا پھر حضرت جب چالیس برس کی عمر میں پہنچے امہ تعالیٰ نے بہت بڑی کی خدمت
 ان کو بہنائی وحی نازل ہوئی * حکم کیا جو ان مشرکوں کو کہایت کرد کفر سے شرک سے ناپی کو
 ایمان کی طرف خدا کی توحید کی طرف بلاؤ * پھر حضرت رسول عم حکم خدا سے تعالیٰ کا بچا لائے اول
 سب کے کے لوگوں کو اپنے خوشی آخر با کو ایمان کی راہ دکھائی * جس پر امہ تعالیٰ نے فضل کیا
 دین دنیا کی سعادت اُسے نصیب تھی ایمان لایا * اور بہت فریش کے کے لوگوں نے نبج کر کر

اپنے دین سے بٹون کے پہ جنس سے پھر نہایت مشکل جانا پھر حضرت کی دشمنی منہ کمر باندھی ہر طرح کی تصدیق دینے لگے * اُس حال میں ابولسب حضرت کے چچا حضرت امیر المومنین علیؑ کرم اللہ وجہہ کے باب حضرت کی یاری مددگاری حمایت جس طرح چاہئے کرتے رہے * پھر نئی برس کے پہنچے اُن کا بھی واقعہ ہوا * پھر منتر کون نے دشمنی کو زیادہ کیا * نبی اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا جو کے سے مدینے کو ہجرت کریں * حضرت رسولؐ ہم حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ساتھ لیکر مدینے کو تشریف لے گئے مدینے میں انصار تھے * حضرت کے داخل ہونے سے انصار دن نے برائی خوشی کی دل و جان سے ایمان لائے غلامی میں رفاقت مددگاری میں کمر باندھی جان و دل سے فدا ہونے کو حاضر ہوئے * اللہ تعالیٰ نے مدینے کو حضرت کے رہنے کی جگہ مقرر کی * پھر مہاجرین و انصار جو تشریف لے گئے کے رہنے والے حضرت رسولؐ کے ساتھ انھوں نے ہجرت کی اللہ رسولؐ کی رضا مندی میں اپنے گھر چھوڑ کر سے مال چھوڑا جو رو کر کے لڑکیاں چھوڑیں مدینے میں آئے * اور انصار مدینے کے رہنے والے سب جمع ہو کر خدمت میں حاضر ہو کر دست منوں سے دین کے لڑنے میں کمر باندھی پھر لڑتے بہت اصحاب شہید ہوئے آخر کو فتح پائی * اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رسول کو بہت برائی جگہ دی بہت برائی بخت * اول آخر کی خلی کے اوپر اُن کو فضیلت بخشی آخر زمانے کا پیغمبر کیا ایسے برائے قرب کے درجے میں پہنچایا * اور دنیا میں سب کے اوپر غالب کر دیا اُس جہمی کے حال سے آپ اپنے فضل کرم سے پرورس کر کر درجے بڑھا کر اُن کو بہت برائی جگہ میں پہنچایا * اُن کی حدیث کو کلام کو اُن کی دوستی محبت کو سب مومن مسلمانوں کے دل میں جگہ بخشی * ایسی جگہ بخشی جو قیامت تک اور آخرت میں ہمیشہ ترقی دولت و ہیبت * اور اس آیت میں یہ اشارت ہے کہ یتیم اُس موتی کو کہتے ہیں جو خوبی میں برائی میں صفائی میں روشنی میں و بسا اور موتی ہووے * پھر و بسا موتی سوائے بادشاہوں کے اور کسی کے کسی جگہ کے لایق نہیں ہوتا * محمدؐ یتیم تھے ایسی خوبیوں میں تھے جو دوسرا انسان کوئی نہ تھا * پھر ایسے یتیم کے اور کوئی جگہ لایق نہ تھی اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنے خاص الخیص رحمت میں اپنے نہایت قرب میں جگہ بخشی اور فرمایا * وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ * اور پایا میرے میں با محمدؐ ضلالت سے خدا نے راہ بھولا ہوا پھر ہدایت کی راہ دکھائی * روایت ہے کہ آپؐ کی وفات حضرت کی چار برس کی عمر تھی مئی بنی طلیمہ حضرت کی دائی اپنے گھر سے حضرت کو کہے میں لائی تھیں اس واسطے جو حضرت کو

اُن کی والدہ کے اورداد کے حوالے کر دیوین کے منہ پہنچ کر ایک جاگہ منہ حضرت کو پہنچا
 مگر آپ کسی کام کے واسطے گئیں ہر آکر جو دیکھا نہ حضرت کو نہ پایا بہت پریشان ہوئیں
 روئی تھیں نہ ہتی تھیں کہیں پایا اور حضرت کے کے ہمارے منہ پہنچ گئے تھے راہ سے
 فسادات ہو گئے تھے پھر عبدالمطلب نے حضرت کو دیکھا نہ پایا اور وہ بات ہی حسرت کے
 پیغمبر ہونے سے پہلے بی بی ندرہ کے نکاح کرنے سے اولیٰ کی کہ جب حضرت سوداگری کے واسطے
 شام کے ملک منہ گئے تھے خرید و فروخت کر کے کو پہر سے تھے کے سے تین دن کی راہ درمیان
 نہ ہی تھی اور وہ قافلہ سودا گروں کا بی بی ندرہ کے ساتھ لوگوں نے قافلہ کے کہا کوئی جاوے بی بی
 خدیجہ کو خوش خبری قافلہ کی سلامتی کی پہنچاوے اور ضابطہ تھا ہر کام کوئی آگے آن کر قافلے
 کی سلامتی کی خوش خبری دیتا تو وہ اونٹ جس کے اوپر سوار ہو کر وہ آتا تھا آئی کو بخش دیتے
 سب لوگوں نے حسرت سے کہہ دیا۔ شیخنا مقرر کیا جو آگے جا کر جریوین ابو جہل بھی اس قافلے منہ تھا
 آگے سے بھی وہ تجھ دشمنی رکھتا تھا اس نے کہا ان کو مت بھیجو آخر کو سبھوں نے حضرت ہی کو
 بھیجا جب اکیلے راہ منہ آئے شیخان نے آکر اونٹ کی بیل پکڑ کر انکو اور راہ کی طرف پیگردیا
 راہ سے دور ہر گئے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا حضرت جریئل کو انھوں نے آکر ایک پرستان کو ایسا مارا
 جو جہش کے ملک منہ بھینک دیا اور مہار پکڑ کر اونٹ کو راہ منہ لگا دیا اور زمین کی رگیں ایسی
 کھینچ لیں جو ایک ساعت منہ حضرت کے جا پہنچے بی بی خدیجہ کو قافلے کے آنے کی خوش خبری دی وہ
 بہت خوش ہوئیں اور وادنت حضرت کے نیاز کیا پھر حضرت کے سے پھر کر قافلے کی طرف چلے
 ایک ساعت سان قافلے کے درمیان جا پہنچے اور کہا کہ منہ پہنچ کر میں نے خدیجہ کو خوش خبری دی وہ
 خوش ہوئی اور وادنت اسنے میرے تئیں دیا کسی نے یہ بات نہائی ابو جہل نے کہا میں نہ کہتا تھا انکو
 مت بھیجو پھر وہ اونٹ حضرت سے اور لوگوں نے پھر لیا۔ ص تین دن کے گئے تھے کے منہ پہنچے
 اس بات کی خبر بی بی خدیجہ کو دی وہ غصے ہوئیں اور کہاتیں دن ہوئے جو محمد نے آکر بکا خوش خبری سنائی
 میں نے اونٹ انکو دے دیا ہی تم نے کیوں پھر لیا اور یہ بات تم نے جھوٹے جانی لوگوں نے کہاتیں دن کی
 راہ دو تین ساعت منہ کس طرح آئے اور پھر گئے اس واسطے تم نے یہ خبر نہائی بی بی خدیجہ رض نے کہا
 یہ بات سچ ہی تھا و ت نہیں اونٹ پھر پھر وادیا اور حضرت کی دوستی اپنے دل منہ رکھی
 اور خانا کہ محمد آخر زمانے کے پیغمبر ہووینگے یہ حال آگے اپنے بھائی ورفہ بن نوفل چچا کے پاس سے سنا تھا

و سے اگلی کتاب میں برآئے تھے علامتیں معلوم کی تھیں * اور اس آیت کے * ووجدك ضالاً فهدى کے
 معنی یہ ہیں * اور پایا جنگو گمراہ لوگوں میں گمراہ قوم میں پیدا کیا دے کچھ نہیں جانتے تھے برآئے تھے
 نہیں تھے سب خبر کی باتوں سے بے خبر تھے * ایسے لوگوں میں پایا جنگو یا گمراہ پھر پیغمبری بخشی تھی آیت
 کی جنگ سب طرح کا علم مختصاً سب نیز کی بہتری کے کام کے لئے * اور یہ بات معلوم کیا جائے کہ
 ضال گمراہ کے نہیں کہتے ہیں ضلالت گمراہی ہی گمراہی کفر ہی اور سب پیغمبر خدا سے تعالیٰ کے
 کفر سے ہر حال میں پاک ہیں * پیغمبری سے پہلے بھی کفر سے پاک ہیں اور پیغمبری سے پہلے بھی *
 سو پیغمبروں کو ضلالت اور گمراہی کی نسبت کوئی کبھی درست نہیں * ہمیشہ معلوم ہیں اللہ
 تعالیٰ کی بناء میں ہیں اول سے آخر تک ایمان اور مسلمانانہ کے لئے ہیں * مسلمان
 پیدا ہوئے دنیا میں مسلمان آئے مسلمان رہے مسلمان ہی دنیا سے جاتے رہے * روایت ہی ایک دن
 ابو طالب نے ایک بُت مول لیا حضرت رسول کو لڑکائی کے وقت دیا جو گمراہ پنچا دیوس * حضرت نے
 لیا جب آگے چلے آسکو زمین میں تعین ڈال دیا ایک رسی اُسکے گلے میں باندھ کر کتے مُردار کی طرح
 گھسیٹتے ہوئے پنچا دیا * ہمیشہ معبود برحق سے اللہ تعالیٰ سے خبردار تھے لیکن پیغمبری سے پہلے بہت
 باتوں کا علم نہ تھا پڑھے نہیں تھے لکھتے نہیں جانتے تھے * شریعت کے حکم احکام روزہ نماز سے اور بہت
 باتوں سے خبر نہیں تھی اسی سبب * ہنوں نے یہ سننے کے ہیں ووجدك ضالاً فهدى کے معنی
 اور پایا جنگو یا گمراہ ہر سے پروردگار نے ناواقف بہت باتوں سے بہت کاموں سے پیغمبری کا منصب
 نہ ملا نہ قرآن نازل ہوا تھا * پھر اللہ تعالیٰ نے جنگو اپنے فضل کرم سے پیغمبری کی حالت بخشی قرآن
 جو سب کتابوں سے افضل ہی بہتر ہی تمھارے اوپر نازل کیا بھیجا * جو کچھ جانا چاہئے بوجھ چاہئے
 کیا چاہئے سب کچھ سکھا دیا * اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہی ما کنت تدري ما اللکتاب
 والایمان یعنی ایک وقت ایسا تھا یا گمراہ جو اس حال میں تھا تو جو نہ جانتا تھا کتاب کیا پڑھی
 اور ایمان کسے کہتے ہیں * ایمان تھا اور علم ایمان کا نہ تھا اور کسی کو ایمان کی راہ نہ تاسکتے تھے *
 یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا جو سب کچھ معلوم کیا برآئے عالم ہو گئے عارف ہو گئے یہ برآئے احسان
 ہی پروردگار کا تمھارے اوپر * اور احسان پروردگار کا تمھارے اوپر یہ ہی * ووجدك
 ضالاً فهدى * اور پایا جنگو یا گمراہ ہر سے پروردگار نے فقیر محتاج عیالی دار پھر تو نگر کر دیا
 دولت مند کر دیا ہر طرح غنی کر دیا * نبی بنی حجاز کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی انھوں نے اپنا حصار مالی نیاز کیا

پھر تجارت سوداگری کرنے لگے اسٹیشن منقہ برکت بخشی پھر بہت پیار دے دے دے دے دے
 کانفرنس سے بناد کا کرائی کا حکم ہوا۔ فقیر نے اس سے بہت مال دولت منبت آنے لگی ملک فتح ہونے
 کسی بات کا کسی چیز کا محتاج نہ رہا۔ کھانا پینے سے بے نیاز کر دیا۔ یہ بات دلیل ہے اس بات کی
 جو خدا دولت مندی مال کا ہو یا کسی کا محتاج نہ ہونا یہ بھی نعمت برائی نعمت ہی برائی نہیں جو
 برائی بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے اوپر اس بات کا عین ہونے کا احسان نہ فرماتا
 ست نجات اور اپنے عیب کو ہر طرح ذی کر دیا نہ اعراب۔ یہ دولت منہ کر دیا اور اس آیتوں
 منی رہی نہ ہونے کے قول کا جو کہنے سے نہ ہونے کے لئے نہ کو چہ تار دیا دشمن رہا اور حضرت
 کی سبب کہ عطر کی سببی ہی ہو وحی کے بند ہونے سے ان کے دل منقہ نہ آیا تھا۔ پروردگار نے صمد کر کر
 فرمایا یا نہ سے پروردگار نے بنگاہ چھوڑا نہیں دشمن نہیں کیا۔ اول سے آخر تک نہ سے اور
 خدا کی مہربانی اور فضل ہی اول سے آخر پھر ہی پھر ہوتا جاوے گا تیرے اوپر کئی ان وحی
 کا بند ہونا بھی ستر تھا اس بات کا اول سے آخر پھر ہوا۔ اب وحی کا قدر معلوم ہوئی منہ
 کی شان عالم کا درجہ مرید معلوم کیا ایسی نعمت اثر کے بوجھے پائی جس بندے کو ایسی
 ایسی برائی نعمتیں بخشیں ہیں اس پیار سے بندے کو کس طرح چھوڑا کیونکر دشمن رکھا۔ یہ
 کا دشمن کہ احمق ہیں چھوڑے ہیں اور بنگاہ یا محمد عنکبین ہونا پائے نوش ہونے کی بات ہی ان
 نعمتوں کے اوپر شک کیا چاہئے؟ ایک وقت تو یم تھا یا محمد پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل
 سے اس درجے منور نہیں کیا اس نعمت کی شکر گزار ہی یہی جو یم کی خیر لیو جو کچھ
 بس آدے سو ان کو، ان کو پیار کر دے، فَاَمَّا اٰیٰتُہُمْ فَلَا تَقْصُرْ ہر اس نعمت کو اپنے
 اوپر سمجھ کر یہ جہم کہ یم کے اوپر فہرست کو وغیرہ است ہوا کہ موت چھوڑا کہ اتے محبت رکھ پیار کر دے
 بیہوش کی قدر ہو جہم بھی ایک دن یم تھے یم کو پیار کرنا یم کی خیر لینی اسکو کھانا
 کھانا کراہرانا بہت برائیاں ہی حضرت محمد رسول اللہ نے فرمایا انا وکافل الیتیم
 کھاتین فی الجنة و اشار بالسباۃ والوسطی و فوج بینہما شبعا یعنی میں اور جو کوئی
 یم کی اپنے یرگاہے منقہ تفاوت نجان کر پرورش کرنا ہی خیر لینا ہی اسکو پیار کرنا ہی بہت
 منقہ ہم ایک جاگہ ہو دینگے آپس میں ہم سب ہو دینگے اس طرح سے نزدیک رہینگے جیسی یہ
 دونوں اذکیان یہ بات فرما کر دونوں اذکیوں کو خوراک اس منقہ کشادہ کر دیا اور کو دکھایا

اور نہ مالا اس طرح ایک جاگہ ہو دیئے * اور خبر منن آہای منن مسیح علی راس الیتیم لہ لکل
 شعور حسنة یعنی جو کوئی مومن مسلمان خدا کی رضا مندی کے واسطے یتیم کو پیار کرے یتیم کے
 سر کے اوپر اقمہ پھیرے جتنے اُس کے سر کے اوپر مال ہو وہیں اُن سب مالوں کی گنتی کے
 شمار کے موافق نیکیاں خوبیاں اُس کے عمل نامے میں لکھی جاتی ہیں اتنا ثواب پاتا ہے * اور ہر مومن
 آیا ہی یتیم جب کسی غم سے رونہی تو عرش عظیم اللہ تعالیٰ کا گاہ پتا ہے * اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
 یتیم کا مال مت کھاؤ ظلم مت کرو جو کوئی ظلم سے یتیم کا مال غصب کرتا ہے چھین لیتا ہے اُس کو کھانا
 ہی وہ مال اُس کے یرث میں آگے ہو جاوے گا ہمیشہ چتر ہر دوزخی ہو دے گا * وَأَمَّا السَّائِلَ
 فَلَا تَنْهَرْ * اور سائل کو مانگنے والے کو محروم مت کرو بہت جھڑکو سخت آواز نہ کہو جو کچھ تمہاری
 طاقت ہو دے اُس کا کام کرو اور جو نہ ہو سکے تو نرمی سے حوی سے جواب دے * اپنی فقہری
 ناداری محتاجی کو یاد کرو اُس کی قدر پوچھو * تم کو خدا سے تعالیٰ نے نعمی کر دیا شکر گزار ہی متی اس
 بات کی سائل کے حال پہنچاؤ * اور اس میں اشارت ہی نصیحت ہی ہر ایک مسلمان کو جو کسی
 مومن مسلمان کے پاس ہو کوئی جس طرح کا سوال کوئے غم کا سوال کرے کسی مسئلہ کی بات پوچھے
 جو آتا ہو دے تو اچھی طرح سے خوشی سے جواب دیوے جھگڑا شور سختی نہ کرے اور نہ آتا ہو دے تو خوشی
 سے شہرین زبانی سے کہے کہ آتا * اور حدیث میں آیا ہے جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا کچھ کام کرنا ہی
 اُس کی عادت کے برائے میں ہو مای خدا سے تعالیٰ اُس کی خبر کے کام میں متوجہ ہوتا ہے ثواب دیتا رہتا ہے *
 وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ * اور اپنے پروردگار کی نعمت کو ظاہر کر دے * نعمت خوبیاں جو تر سے
 پروردگار نے بنکاو بخشیں ہرگز لوگوں سے بیان کر دے خبر کر دے * نبوت کی نعمت تمام خلق کے اوپر
 اپنی فضیلت اور بہتری مقام نمود کی آخرت میں اور خلق کی سبب کا درجہ اور اور بہت
 برتری نعمتیں جو تمہیں کو بخشیں ہیں اور کسی کو نہیں بخشیں سب بیان کر دے نعمت کا بیان کرنا اظہار
 کرنا شکر ہی نعمت دینے والے کا * اور نعمت کے بیان کو مطلق ترک کرنا کفران ہی نعمت
 دینے والے کا * حدیث میں آیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کچھ نعمت بخشا ہے اور وہ اُس نعمت کے
 اثر کو ظاہر کرنا ہی اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے * خبر منن آیا ہے حضرت عبد اللہ حضرت عمر کے بیٹے
 رضی اللہ عنہما رات کو نماز پڑھتے صبح کو لوگوں سے کہتے کہ میں نے آج رات کو اتنی رکعتیں نماز کی
 پڑھیں ہیں * کہی نے اُن سے کہا یا عبد اللہ یہ نہ بات کہی کیا رہا نہیں ہی جو تم کہتے ہو * انہوں نے

کہا کیا خدا سے تعالیٰ نے نہیں فرمایا **و اما بنعمة ربك فحدث** تو بقیہ طاعت کی زندگی کی اس تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہی نعمت سے کے اور ہر کوئی کہہ نہ کہہ سکتا کہ ان شکر گزار سی اس نعمت کی کس طرح نکران *
 ہر مومن مسلمان کو باہنے کہ اس تعالیٰ کی نعمتیں جو کچھ ہر ایک کو مائی ہیں جب وہ اپنے اور دیکھے شکر کرنے اپنے دل میں اور اپنے دوستوں کے * میں فیر عطا تاج تھا اس تعالیٰ نے جھکاؤ غنی کیا جاہل تھا عالم کیا ایمان مسلمان کو کچھ بات نہ تھا مومن مسلمان کیا نادان تھا عارف کیا بزدل کر یا بتم تھا کوئی ایسا نہ تھا تھا جو تربیت کرے * میں کا علم سکھایا اس بنا دیر میر سے واسطے مقرر کر دیا میں نے تربیت بانی سمجھے تو بقیہ نجاتی * جو اس کا پیر کا سکھ بچہ لانا جو یہ * ذوق نہ ہاتا تو مومن رہتا *
 پروردگار کے شکر کیا تک بیان کر سکتا ہوں اس نادان کی نعمتیں بت ہیں میرا شکر تو رہی نصیر بت ہی * اور یہ بات ہی جو اس تعالیٰ فرمائی **و اما بنعمة ربك فحدث** یعنی اپنے پروردگار کی نعمتوں کی ہی مان کر دے * سے نعمتیں جو بناؤ بخشیں ہیں * ورو سے نعمتیں * سب خلق کو ہر ایک کہ عام نعمتیں اور خاص نعمتیں بخشیں ہیں * انھیں ماؤں آنکھ کان عمل تصور عالم ہر ایمان مسلمان تو ہی ایک ایک ایسی نعمت ہی جو نہ دے تو اس کی قدر جانیں * ان نعمتوں سے ہدایت کے سبب غافل ہو رہے ہیں ان کا شکر نہیں کرنے اور وہ سے نعمتیں جو مومنوں مسلمانوں کو آخرت میں وعدہ کیا بیان کرو خردو * کیونکہ یہ ناق سب نعمتوں کہ دوست رکھنی ہی نعمت کے سبب نعمت دینے والے کو دوست رکھے * اور ہما ہی عفتوں کو جسے کرم فاضل احسان مہربانی بد کرنا پرورش کرنی رزق دنانوں کی مخالفت کرنی اور سب عفتوں کو ہما ہی * ان کو واسطہ طرح سے خلق کو ہمارا دوست کرو ہمارے طرف ان کو بلا فوجہ سب محتاج ہیں * جو محتاج نعمت کی بات سننے اور نعمت دینے والے کو پچائے اس کی طرف ہکوے ایسا رہنا ہی اس کو دوست رکھنا ہی *
 جو کوئی ہم کو دوست رکھتا ہم اس کو دوست رکھینگے ہم * رہبان میں اس دوستی کے وسیلے ہو گئے نجات کے واسطہ سب ہر کے یہ کام ہی تھا را اس سب ہمارے نزدیک اور بھی تھا را بہت بر امر نہ ہو ویرگا * اور یہ بات ہی **و اما بنعمة ربك فحدث** سے اپنے پروردگار کی نعمتوں کی خلق سے حدیث کر بات کہ دے نعمتیں علم کی معرفت کی ہدایت کی جو ہم نے تیر سے اوپر نام کہیں ہیں * سب کسی کو جو کوئی بدیہ چاہ لینے والا ہو وہ ہے بیان کر کہ دے جان کر چھامت * یہ اس بات کا شکر ہی جو تو بھی بنا محمد کچھ واقف نہ تھا کچھ نجات تھا پھر ہر نے

نیکو ہدایت کی اپنے دیدار کی اپنی سرفرازی کی راہ بنادی * یہ خلق بھی کچھ نہیں جانتی ناواقف ہی ہے خبر
 ہی اُن کو نو ہدایت کرادنا اُن سے تو حدیث کتنا رہ باتیں کرنا رہ * میری جوابات ہی سب حدیث
 ہی وہ سب نعمت ہی نعمتوں کا بیان ہی ہدایت ہی اخلاص سے مٹنے والوں کے واسطے رحمت
 ہی نجات ہی * اللہ تعالیٰ کے کلام قرآن مجید اور محمد رسول اللہ عم کی حدیث دو دریا نعمتوں کے
 ہیں تمام نعمتوں دنیا کی آخرت کی اُن میں ہیں سعادتیں اُن میں ہیں تمام نعمتوں سے چھوٹا
 تمام کاموں کو پہنچنا ہمیشہ کی خوشی راحت آرام اُن میں ہی * اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے
 شہین ہر طرح کے احسان بنائے ہیں شبیہ کے حال سے بہت سے بہت برتر ہے درجہ ان میں پہنچا یا
 فقیر ہی محتاجی کے حال سے نکال کر غنی کر دیا ہے نیاز کر دیا * ناواقف ہی ہے خبری کے حال سے سب
 طرح خبردار کر دیا ہدایت بخشی ان میں نعمتوں کی تین طرح کی شکر گزار ہی کا نام کیا دینیم کے اوپر
 تہرہ کرنا سبیل کو رہ کرنا سخت نہ کہنا اور کلام اور حدیث کی راہ سے ناواقفوں کو واقف
 کرنا ہے خبروں کو خبر دینی ہدایت کرنی * یہ بھی ایک بعید ہی اس آیت کو اور تھوڑا سا بیان ہی
 اس سورت کا * اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے اور رسول اللہ کی حدیث کے بہت بے حد ہی ہیں کوئی
 گمان نہ کیا کہ کتنا ہی * اللہ تعالیٰ سے امید دار ہیں ہم توفیق کے ہدایت کے اور محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں دین میں قائم رہنے کے * آمین آمین آمین *

سورۃ الم نشرح مکی ہی ! بمعنی آئینہ آیتیں ہیں اور ستائیس کلمے ہیں ایک سو تیس حرفت ہیں
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ * کیا نہیں کھول دیا ہم نے تیرے واسطے سینہ تیرا یا محمد * اس
 سورت میں اللہ تعالیٰ اپنی برتری برتری نعمتوں کی خبر دینا ہی جو حضرت نبی صااحب کے اوپر بخشی ہیں
 اور اپنے احسان جتنا ہی اور نسی فرماتا ہی تو کسی بات کا غم نہ کھا ویزا اور راہ بتاتا ہی
 آخرت کی برتری نعمتوں کے کی * کیون غم کھاتے ہو تم یا محمد کیون نادم ہو تم ہماری مہربانی کے
 اوپر نظر کرو جو تمہارے اوپر ہی * کیا نہیں کھولا ہم نے دل تمہارا کیا نہیں ایسا پرآ کر دیا سینے
 کو تمہارے جو اس میں سب درجے ایمان کے سب طرح کے اچھے پاک اعتقاد بہتر عقیدے سما گئے * سب طرح
 کی ہدایت کا علم تمہارے دل میں خدا کے حکم سے آگیا بھی خصائین بقر خونی آگئیں مسلمان کی باتوں سے
 خدا کی یاد سے محبت سے اخلاص سے شوق سے دل تمہارا آباد ہو گیا * سب قسم کے بھیدوں نے

وحی کے قرآن کے قہار سے دل سن رہا ہوا ہائی گاہ مانی سب طرح کے ذہد و لایہ نہ تھے نہ سے
 دل سننے آگئے سن لعمون کی طرف نظر کرو تھو، بوجھ و شکر کرو کیا ہم سے نہیں دین تم لوگے متمن
 خوبیان جن لوگوں کے دل کو ہدیہ کھولا سم نے ان کے دل تنگ ہیں ان دنوں میں امان نہیں آسنا
 مسلمان کی بات جائز نہیں پاسکتی اچھی خصلتوں ان دنوں میں نہیں ٹھہر سکتیں یہ بات کے عار جس
 عار سے دنیا کا دین کا شہر ہووے نہیں لے سکتے نہیں پاسکتے یہ عدا کی یاد سے بھولے رہتے ہیں خدا کی
 محنت اس دن میں نہیں آسکتی نہ ہنس پاسکتے یہ اس سے دل ہمیشہ کز منہ کز منہ کز منہ
 فغان میں رہو رہتے ہیں تنگی میں اندھ بھاری میں نواہ رہتے ہیں انسان رہتے ہیں دوزخ
 میں رہنے کے لائق ہوئے یہ داور جس بدل تما حص قدرا سے تعالیٰ کے کلم سے کھاتا ہی انسا ہی
 آتا ایمان یہ یاد ادا اس محنت اس میں کلمہ پان ہی "خست نبی صاحب کے دل کو اسہ تعالیٰ نے
 ایسا کھولا سما اس پر آ کیا تمام سب عزم کی رومی اول آخر کی نام ان کے دل میں آگئی نہ
 رست خدا سے تعالیٰ کی اور سلام اس کا ان کے اوپر اول سے آخر تک اور قیامت میں لکھا
 ہی شرح صدر سینے کا لکھا الحمد للہ فشرح میں فرمایا اس بات کا کہ ہو کئی مرتبہ
 حضرت نبی صاحب کا مالک سیدہ اور دل جاگ ہوا تھا ایک بار کہ کہیں کے وقت جب
 بی بی عائشہ انی دائی کے گھر میں تھیں چار برس کی عمر تھی ایک دن ہم عمر لڑکوں کے ساتھ سہارے
 باہر گئے تھے ایک حضرت جبرئیل اور حضرت مہر کا ئیل علیہما السلام آکر حضرت کو لڑکوں کے درمیان
 سے اٹک لیکر ہاتھ کے اوپر لے کر سیدہ ہالہ کر سارک سینے کو بٹک کیا دل لہا ہر نکال کر بھارتا
 ایک نکر اسیدہ کو گاندھا ہوا دل میں سے نکال کر دور ڈال دیا اور کہا یہ شیطان کے دوست کا
 حصہ تھا اور کیا عذر دل تو ایک سونے کے لست میں نہ مزم کے پانی سے دھو کر آئی بگھر رہا ہے یہ پر
 ماعہ بھیرا جیسا تھا وہاں ہی ہو گیا کچھ درد نہ معلوم ہوا لڑکوں نے یہ حال دیکھا وہاں سے ہٹا کر
 کر دوڑتے ہوئے گھر آئے بی بی علیہہ کو بھری خود و آدھ بن نے آکر کہہ کر مار ڈالا یہ جیت ہم سے
 دیکھی بی بی علیہہ روتی ہوئی دوڑیں جب وہاں پہنچیں دیکھیں تو حضرت صبحج ملاست بیٹھے
 ہیں مگر چہرے کا رنگ متعیر ہو رہا ہے انوال یہ چھا حضرت نے نام قسم بیان کیا سینہ کے پاک
 کرنے کا اثر بی بی علیہہ نے دیکھا دہر کہیں اور اپنے دل میں کہہ لیں جو عبدالمطلب حضرت کا دادا
 یہ بات سن کر دیکھ کر مجھ کو کیا کہہ گا اور آگے نچاؤں اور کیسی بات ہووے ہتھری چوچہ کو عبدالمطلب

کے حوالے کر دونوں اس واسطے کے منہ بے آئین خیریت سے حضرت کے دادا کے حوالے کر دیا۔ اسی بار
 حضرت کو بی بی حلیمہ نے مکے کے بہارِ دون منہ گم کیا تھا جو اوپر والی منہ بیان تھے گا ہوا۔ پھر
 دوسری بار جیسے برس یا گیارہ ہوئیں برس پینچھ ہونے سے یہ بات ہوئی * اور تیسری بار
 سب مراج منہ * مدبث منہ آباہی کہ مراج کی رات چرمیل علیہ السلام نے میر سے منہ
 عصابہ نگیدہ دیکر میر سے سینے کے اوپر سے ہاتھ نکالتا کر دیا چلا اور برکائیل عم ایک سونے کے
 طشت منہ زمرم کا پانی لانے اس پانی سے میر سے سینے کے اندر کی اور علی کی رگین دھوئیں
 اور برکائیل عم نے میر سے دل کو باہر نکال کر چر اور دھوا پھر دھو کر ایک طشت سونے کا لانے
 اہاں کے نور سے عکس کے نور سے میر سے دل کو اس نور سے بھر اور مہور کیا پھر ایک نور کی
 انگوٹھی سے نور کے پانی سے مہر کو اس کی جگہ میں رکھا اور سینے کو ایسا ملا دیا جو سوا سے
 ایک خط کے آخر زخم اس کا نرہ اور پچھ درد معلوم ہوا * اور اس نور کے ہر نے کی سبب سے منہ
 اور مہر کرنے کی لذت خوشی میں نے ایسی پائی جو اب تک میر سے بندہ رگ رگ منہ ہی *
 ہر طرح سے ظاہر منہ باطن منہ شرح صدر سینے کا کھانا ہوا * پھر اس نعمت کا اسہ تعالیٰ بیان کر کر
 اور نعمت کا بیان فرمائی * **وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ** * اور دور کیا اگر ادیا ہم نے تجھ سے
 یا محمد بھاری ہو جہ تیرا * **اَللّٰہِیْ اَنْقَضْ ظَهْرَکَ** * وہ بھاری ہو ہم جو بہت بھاری کیا تھا اس
 ہو جہ نے تیری سہ کو * اپنی کسی تعمیر کا کسی گناہ کا جو پینچھری کے پہلے ہوا ہو و بگام تھا اس
 نعم کا ہو رہا کا تھی کیا ہو رہا کسر طرح سے * **خُفَّ جَانِبُکَ** * اسہ تعالیٰ نے حضرت کے اہل آخر کے
 گناہ بخش دئے فخرش دور کیں * اور ان کی آمت کے گناہوں کا ان کو غم تھا اس نر کا برآو پھر تما
 اس ہو ہم کو بھی دور کیا * حضرت کی شفاعت آمت کے حق منہ قبول کی خوش خبری دی
 آمت کا گناہ بخشینگے حضرت کے بچانے کے سب * اور وعدہ کیا جو کوئی تیرے حکم پر چلیگا
 تیری متابعت کرے گا تیری بات سنے گا تیری راہ اختیار کرے گا میر سے واسطے اس کو بھی
 ہم بیمار کرینگے دوست رکھینگے * اور جو گناہ ان سے کچھ ہو جاوینگے غفلات کے سبب بشریت کے
 سبب بھول چک سے سب بخش دیوینگے * ہم تیری خاطر دنیا میں ان کو بوبہ کی توفیق دیوینگے عہدوں
 کی سنجیدہ ان کے اوپر آسان کر دیوینگے * اور جو کوئی ایک ذرہ ایمان بھی دیا ہے اپنے سے تمہ
 بے جا و نہا آخر کو ہر شفاعت کے سبب اسکو دو زخ سے دیا لینگے بہشت منہ پینچ دیوینگے * اور وہ

برآغم دور کیا جو حضرت کے دل میں برآٹھا۔ پہلے دنوں میں جب پیغمبر ہوئے خالق کی ہدایت کا حکم
 ہوا برآئی فکر تھی یہ لوگ مشرق منسوب میں اپنی رسم میں عادت میں بندہ ہیں کس طرح ایمان لادینگے
 کیونکہ تابع ہو دینگے بات سنیں گے مانینگے کس طرح ان کو ہدایت کریں گے کیا راد بناوینگے کیونکہ
 مجھ کو یہ لوگ اس بات میں سچا جانینگے ہر کام کے اوایل میں ہر کسی کو یہ فکر ہوتی ہی یہ
 بہت برآ کام تھا عوامی کام تھا اس بات کی بہت مری فکر ہوتی تھی اللہ تعالیٰ نے یہ بوجھ
 جھٹی دور کیا اپنا کلام قرآن بھیجا ہر سوال میں ہر بات میں ہر کام میں آیت آیت سورت
 سورت اتری گئی ہر طرح کی سوجھ بوجھ برآئی گئی پھر تمام قرآن میں سب طرح کی ہدایت کی راہ
 بنا دیا قرآن کو پتہ آکر دیا پیغمبر کے سچ کرنے کے واسطے دلیل ہوئی کہسے کی بات ہوئی کوئی ایسا
 اور بھی کہہ سکے تو کہلاو سے نہیں تو یقین جانو یہ نہ اسے تعالیٰ کا کلام ہی کسی آدمی کو جن کو پری
 کو یہ قدرت نہیں جو ایسا کلام کہہ سکے پھر بہت لوگوں نے جانا جو ایسا کلام کہلاو میں کوئی
 نہ کہہ سکا سب عاجز ہو گئے پھر اور اور بہت برسے برسے سے معجزے حضرت کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ
 نے حق کو دکھائے جو دھوپین رات کے چاند کو دو ٹکڑے کئے پتھروں نے حضرت کی پیغمبری کی
 سچائی برکواہی دی ایک وقت شکر میں ہانی تمام ہوا تھا آدنی گھوڑے آدنیٹ بیاسے ہوئے
 حضرت نے فریانی فرمایا کہن سے تھوڑا پانی پیدا کر کر لاؤ ایک برسے باس میں لائے حضرت نے
 اپنا سار ک ہاتھ اس میں رکھا پانی کی ندیاں نہرین آدنیوں سے جاری ہوئیں تمام شکر اور
 جانوں نے پانی بیاشت میں پھر لبر ذیرہ کر لیا اور بہت بہت طرح کی باتیں ایسی بخشیں
 سب کے اوپر ظاہر ہوئیں سب نے جانا جو ہم سچے پیغمبر ہیں ہزاروں آدمی اللہ تعالیٰ کے حکم
 سے حضرت کے اور ایمان لائے ہزاروں لوگ دل سے جان سے دوست ہو گئے حضرت کو
 اور حضرت کے یاروں کو دشمنوں پر غالب کر دیا دشمنوں کو ذبر کر دیا اپنی طرف سے
 حضرت کے دوستوں کو حضرت کی استون کو قوت بخشی مدد کی غالب کر دیا قیامت تک فتح
 دی غالبہ حضرت کے دین کو مسلمانوں کو تمام عالم میں رواج دیا قیامت تک جاری رکھا
 اور وہ ہماری نعم دور کیا جو حضرت کو اپنی امت کے واسطے مبارک دل میں تھا بھاری بھاری
 حکم احکام فرض واجب ان کے اوپر جسے پہلی امتوں کے اوپر آئے تھے اور ان سے تھوڑے بھٹے
 آدین اور ان سے تھوڑے تو کہنی بات ہو ویگی ان پر سخت عہدوں کی تکلیف نہو دے بلکہ جو کچھ

کم ہوا ہی اُس میں بھی تخفیف ہو دے * اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احسان کیا سب کام آسان
 کر دئے سب کم احکام شریعت کے آسان ہو گئے سب عرج کی کاموں میں آسانیاں بخشیں * اور
 فرمایا کوئی غمور ابھی عملی روزہ نازح رکات اخلاص کے ساتھ بلاویں کام قبول کرینگے غمور اور
 بخاری اُمت کو اسی آسان راہ میں چلا کر ششابی سے سب سے پہلے پانچراط سے پار اتار دیوینگے
 بہشت میں پہنچا دیوینگے * ان آسانوں کے اوپر نظر کیا جائے شک کیا جائے کہ اسے غموں کے
 کارون کے بوجھ بخاری دور کر کے گرا دئے سبک و شش کردیا حضرت کے طفیل سے حسرت کی اُمت کو
 قیامت تک ہمیشہ تک اس طرح رکھا اب اس بات پر نگاہ کیا جائے * وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرًا *
 اور بلند کیا ہم نے تیرے واسطے ذکر تیرا * برآہا باونچا کیا زمین میں آسمان میں تیری برائی دینے
 کے واسطے تیری عظمت شان برآہانے کے واسطے سب جہان میں ظاہر کیا ذکر تیرا کہ تیرا مذکور نہ پایا نہ
 ہر کوئی کہنا ہی کہ علیہ السلام برآ سے رسول ہیں ناتم الانبیاء ہیں پیغمبر ہی اُن کے اوپر ختم
 ہو چکی تمام عالم میں مشہور ہوا ہی اللہ تعالیٰ کا محمد سے مقبول دوسرا بندہ کوئی نہیں * سب
 فرشتوں کے اوپر پیغمبروں کے اوپر ساری جان عالم کے اوپر محمد صراط کو فضیلت دی ہی
 برآئی بخشی ہی سب کا سر دار بنایا ہی * اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں پیار سے ہیں اُن کا
 دین قیامت تک قائم رہے گا * یہاں کتابوں میں تو بیت انجیل زبور میں تیرا نام ہی ذکر ہی
 قرآن میں تیرا ذکر ہی * اور اسی طرح محمد * م کا نام بلند کیا جو اس پاک نام کو اپنے پاک نام کے
 ساتھ جمع کیا کلمہ طیب شہادت میں اذان میں اقامت میں ناز میں التجبات کے درمیان
 خطبے میں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو یاد کرے محمد کو بھی یاد کرے * جو کوئی مسلمان ہو اچھے دین میں
 آوے اور اللہ تعالیٰ کا نام ایسے پیغمبر * م کے نام لئے قبول ہووے مسلمان کی دولت
 زیادہ ہے * اسی برآئی کسی پیغمبر کے نہیں مذہبی تھی جو اپنے نام کے ساتھ اُس کا نام ملاوین جمع کریں
 سوائے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور فرمایا واطعیوا اللہ واطعیوا الرسول یعنی اللہ
 کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو * اور فرمایا ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنتا
 تجری من تحتھا الانہار یعنی کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کے رسول کی داخل کریگا
 اُس کو اللہ تعالیٰ باغوں میں بہشت کے حسن باغوں کے نیچے سے نہریں پانی کی شہ کی دودھ کی شریعت کی
 جاری ہیں * اور فرمایا ومن یعص اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم یعنی اور جو کوئی بی فرمانی

کرے گا اللہ تعالیٰ کی اور اللہ کے رسول کی تحقق اس کے واسطے ہی آگ و دوزخ کی ان آگ منہ
 جانا رہے گا۔ اپنی بے فرمانی اور رسول کی بے فرمانی کو ایک درجے میں رکھ کر یہ عذاب صغر کیا اور
 اپنی اطاعت کو اور رسول کی اطاعت کو ایک جگہ برابر کر دہ ثواب مقرر کیا۔ اور کسی کا ایسا
 برا مرتبہ نہیں ہوا ہی کسی کی بد برائی ہوئی ہی ہو دیگی۔ اور فرمایا مومن سے مطالب کیا جو اللہ
 تعالیٰ اور فرشتے اللہ کے درود بھیجتے ہیں نبی کے اور برای کردہ مومن کی م عی درود شہابی کے
 اور اور سلام کرو سلام کرنا ادب کو تعظیم کر۔ اور فرمایا رسول اللہ علیہ السلام کو جو تم مومن سے
 کہو ان کے لئے تمہارے لئے اللہ فانی ہو جائے گا جو تم اللہ تعالیٰ سے دوستی کیا جاتے ہو دوست
 ہو اساتھ ہو نو میری متابعت کرو میری راہ پر بناؤ خدا تم کو اپنا دوست کرے گا تم خدا سے تعالیٰ کے
 محبوب ہو جاؤ گے۔ بلکہ برائیاں بخشیں اللہ تعالیٰ نے تم سے ملنے کو اور ان کے طفیل سے ان کے چاکرون
 کو سعادت کی برکت سے محبوبت کے درجے کا وہ، فرمایا ہی۔ اور اس مرتبے سے کون سا مرتبہ بڑا
 ہو دیگا۔ عنایت مہربانی اپنی بیان کی جو حضرت کے اوپر بے نہایت ہی۔ اور اس میں اشارت ہی بہ اس
 فصل کرم احسان کی طرف ہمارے نظر کرو اور کسی مات کا غم مت کھاؤ جو، تمہاری حکمت کے منافی
 نہ ہو۔ تنگی آوے تو صبر کرو کسادگی کی کھلاؤ کی انتظار نہ کرو کچھ مشغل آہرے تو آسانی کے منتظر نہ ہو امید وار
 ہو۔ **فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا**۔ بھر تحقیق صبحی کے ساتھ آسانی ہی تنگی کے
 ساتھ کشائش ہی۔ اول تم کو کس کس طرح کی فکر میں تھیں سب دور کین کیا کا غم کھاتے تھے سب غم
 اٹھاؤ گے۔ اسی طرح جانا چاہئے جو مشکل آتیگی وہ آسان ہو جاوے گی دشمن سب زیر ہو جاوے گے تم سب پر
 غالب ہو جاؤ گے فتح تمہاری ہو دیگی عینہ میں ہر طرف سے آئے گی تنگی۔ دنیا میں رنج گنج ملا ہوا ہی جہاں
 رنج ہی پھر دھن گنج ہوتا ہی دشواری کے ساتھ آسانی ہی محنت میں راحت ہی۔ اور اس آیت
 میں یہ اشارت ہی اس بات کی طرف جو کوئی دنیا میں اپنے اختیار سے اچھے کام میں محنت کرے گا
 راحت کو پہنچے گا دنیا آخرت کی دولت پاوے گا بغیر محنت کے راحت نہیں مانی۔ جو کوئی اچھا کام کرنے
 میں رنج نہ اٹھاوے گا محنت نہ کرے گا اپنی جان کو نہیں کو بغیر محنت کے آرام دینے کی فکر نہ میں رہے گا اور
 ہر دم اسے کاموں میں اپنی خوشی پائے گا دنیا آخرت کی خوبیوں کو کس طرح پہنچے گا راحت آرام
 کرے گا یا وہیگا۔ جو کوئی دنیا میں دنیا کے کاموں میں دنیا کے واسطے محنت کرے دنیا میں راحت پاوے گا
 اور جو کوئی دنیا میں آخرت کے کاموں میں دین کے واسطے محنت کرے دنیا میں آخرت کے واسطے اللہ تعالیٰ کی

رضامندی کے واسطے رنج کھینچو گا محنت اٹھاؤ گا مجاہد کریگا دنیا آخرت کے آرام اور راحت کو
 پیچھے گا دین باورگا * بنے محنتیں کہیں کام کئے مجاہد * سختیاں اٹھائیں آراہون کو راحت کو پیچھے *
 پھر اس آبت کے درمیان اور آخر کی آہون کے درمیان میں ایک اس طرح کی بات کے
 اوپر اپنے حبیب کو سنات کی ہے * یاد اب ہم بات مقرر ہوئی ہے ہماری حکمت کا قاعدہ ہے
 دستور ہے یہ محنت کے مجھے راحت ہے * تم کسی محنت مشرک کے اوپر جو نہا میں کچھ آن پڑے
 غم مت کھاؤ اور پریشان مت ہو * اور تم کہ ضروری لازم ہے جو کچھ آبت رہو ہمارے
 حکم کے موافق کام کرتے رہو خاطر جمع ہو کر ست بیٹھو خلق کو آبت کرو راہ بناؤ تربت کرو
 دین کا علم سکھاؤ قرآن پڑھاؤ * اور ہمارے حکم احکام کو گون کو پہنچاؤ امر و نہی کرنے بکرنے کی
 باتیں مسلمان کے احکام ارکان عبادت بندگی عمل آپس میں معاملات کی طرح حق جناؤ ظلم
 سے بری خصائون سے چھٹاؤ * بندگی کے عہدوں میں روزہ نماز حج زکات میں تسبیح میں ذکر میں
 دعا میں اچھی ذہن کو سکھاؤ اخلاص محبت کی راہ دکھاؤ * مومنوں مسلمانوں کو خوش خبری
 دو بہشت کا وعدہ کرو * جیسا جیسا عمل اچھا اخلاص ادب سے جو کوئی کریگا ویسا ہی ویسا دو بہشت
 میں ماوریگا * اور بہشت کی نعمتوں کی خوبیوں کی مومنوں کو خبر دو اور کافروں مشرکوں منافقوں کو دوزخ
 کے عذاب کی خبر دو * کافروں سے لڑو جہاد کرو ان کو دین میں لادو محنت کرو مسزکار رنج سختی اپنے اوپر
 ہماری راہ میں اٹھاؤ * اور یہاں بس کسی غریبوں کی خبر لو بھوکھو کھانا کھاؤ محتاجوں کی حاجت
 بر لاؤں * مسیہ صلی رحمہ علیہ * اپنے گھر بار کا کام کرو اپنی بی بیوں کا عیال کا جو حق ہے ادا کرو * آل
 اولاد کا اور انکی تربیت اور دینے لینے کا خدمت گاہ دن کا حق جیسا کہ چاہئے بی لاؤ * سب آرام
 کر رہو * **فَاِذَا فَرَغْتَ** * بھر جس وقت فارغ ہو تم ان سب طرح کے کاموں سے جو ہو کچھ
 جس جس طرح کا حکم ہو اسی اور اسے کر جاؤ بھر بھی خاطر جمع کر لیا ہے ہو کر مت سینچو * **فَاَنْصَبْ** *
 پھر رنج کھینچو محنت کرو طاعت بندگی میں نفل نماز پڑھو روزہ رکھو راتوں کو جاگو قرآن پڑھو
 ذکر کرو تسبیح تحمید تکبیر تہلیل شافقت تعریف پاک پروردگار کی کرتے رہو پرائی بزرگی سے
 اُسکو یاد کرتے رہو * اور دعا کرو اور عاجتیں مانگو اور صفائی چاہو اسے استغفار کرو مغفرت بخشش
 بخشائش مانگو اپنے واسطے اور اپنی امت کے واسطے شفاعت کرو * ہم سب دعا میں تمھاری
 قبول کریں گے اور قبر کے عذاب سے دوزخ کے عذاب سے اپنی امت کی نجات مانگو * اپنے

واسطے اور اپنی اُمت کے واسطے بہشت کی خوبیاں نعمتیں دے گا جو سب تمہاری حاجتیں برآویں گے *
 تمہاری اُمت میں سے وہ کوئی اپنے ایمان پر ثابت رہے گا مگر کہ تیری نافرمانی نہ کرے اور اخلاص مند
 آویگا اس کو ہم ہدایت کریں گے راہِ بناویں گے اس کو نفع کا علم سکھاویں گے اچھے کاموں کی توفیق بخائیں گے
 توفیق کی توفیق دیں گے بد راہی سے بچا دیں گے * ان سپیوں سے انہوں تمہاری شہادت کرنے کے
 لائق کر دیں گے اور دوزخ سے بچا کر بہشت میں داخل کریں گے * تم ان سب کاموں کی فراغت
 کے وقت بے کام نہ رہو ہر بندگی میں حاضر رہو دینا آخرت کی حاجتیں مراد میں مقصد تمہارے
 حاصل ہوویں گے تمہاری دعائیں مقبول ہوویں گی * **وَاللّٰی زَبَّكَ فَارْغَبْ** * اور اپنے پیدا کر بوالے
 پروردگار کی طرف بھرو رغبت کرو * جب سب کاموں سے تم دین کے دنیا کے حلق کی ہدایت سے
 فارغ ہو گئے ہو بندگی میں تن سے زبان سے قائم ہو رہو جو ہو محنت کرو حاجت مانگو بخشائیں جاہو *
 اور جب ان سب آداب ارکان سے فراغت کر چکے تب سب طرح کے کاموں سے مشغول نہ رہو
 سے خالی ہو کر اپنے پروردگار کے حضور میں مشغول ہو سب کاموں میں بہت برآ کامیابی *
 آخر کا کام بھی ہی راحت اسی میں ہی * اور ایمان کے درخت کا پانی بھی ہی مسلمانوں کے کاموں پر
 فایم ہو نامحکم ہونا * اور انہیں عملوں کی برکت سے بہشت میں مومنوں کو دیدار کی دولت ملے گی *
 اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے حبیب کی حوسٹ سے اپنے محبوب کی برکت سے اس عاجز
 کلمہ کار کو اور سب مومن مسلمانوں کو اپنے نبی کی دوست کی برہم دی میں دلہہ کر اپنی رضا مندی
 بخش کر اس برتری دولت کو پہنچا دے * آمین آمین آمین *

سورہ دلّین کی یہ اس میں آتھ آیتیں جو تیس کلمے ایک سو پچاس حرف ہیں *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْتَّیْنِ وَالزَّیْتُونِ وَطُورِ سِیْنِ * قسم یہ تین کی اور زیتون کی اور طور سین کی
 تین۔ اخیر کا نام ہی اخیر ایک میوہ ہی بہشت کا مڑ سین سینٹھا ہی خوش مزہ ہی لکھنا نہیں
 اس میں جھلکا بار یک ہی کھانے میں لطافت رکھنا ہی اس میں فضل نہیں اور شتاب
 ہضم ہونا ہی شمع اس میں بہت ہی * پو ابھر کو دفع کرتا ہی بندہ کا درد فقرس پانون کا درد
 اور کتنی بہار بان اس کے کھانے سے دور ہوتی ہیں * بدن موتا ہونا ہی شہد کی بوا بھی ہوتی ہی
 مڑ کے بال برہتے ہیں * اور اخیر کے درخت میں بہ خوبی ہی جو بہشت میں حضرت آدم علیہ السلام

جب گہون کھایا تھا سب کبر سے بدن سے بہشت کے کر گئے تھے ننگے ہو گئے تھے درختوں سے
 پاست بہتے تھے سڑکے ڈھانچے کے واسطے کسی درخت نے اپنے پات نہ لے ہاتھ کے داو سے دور ہو ہو
 گئے * پھر انجیر نے اپنے پاست دینے جو حضرت آدم نے اپنا سر پوشیدہ کیا * اور زیتون بھی ایک
 بار ہی سالن بھی ہی دوا بھی ہی روغن اُس سن بہت پیدا ہونا ہی بہت کام آتا ہی مبارک
 درخت ہی * جس تعالیٰ نے اُس درخت کو شجرہ مبارک فرمایا * اول درخت جو دنیا میں پیدا ہوا تھا
 زیتون تھا * اب شام کے ملک میں بہت پیدا ہوتا ہی حضرت ابراہیم عم نے اُس درخت کو برکت
 کی دے دی * بے دونوں درخت برکت کے ہیں اس واسطے اُن درختوں کی قسم کھائی پروردگار نے *
 حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں حضرت منور نوح علیہما السلام کی مسجد کا نام ہی *
 اُس مسجد کے گرد پیش انجیر کے درخت بہت ہیں * اور زیتون بیت المقدس کی مسجد ہی بہت
 پیہر دن نے اسی طرف نماز پڑھی ہی * حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے بنائی ہی
 اُس کے گرد پیش زیتون کے بہت درخت ہیں * اور بعضوں نے کہا ہی میں اور زیتون شام کے
 ملک میں دو مسجد ہیں اُن دونوں مسجدوں کا نام ہی * اور بعضوں نے کہا ہی میں اصحاب
 کہف کی مسجد ہی اور زیتون ایام شہر کی مسجد ہی * جس گایت المقدس نام ہی * حضرت حسن
 بصری رضی اللہ عنہ اور شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی میں اور زیتون دو پہاڑوں کا نام ہی شام کے
 ملک میں ہیں * ایک پہاڑ میں انجیر بہت پیدا ہوتا ہے ہیں دوسرے پہاڑ کے اوپر ریت کے درخت
 بہت ہیں * اور بعضوں نے کہا ہی میں ایک پہاڑ کا نام ہی جس کا ایک بوم بھی نام ہی حضرت
 نوح عم کی کشتی اسی پہاڑ کے اوپر جا لگی تھی * اور بیت المقدس میں ایک پہاڑ ہی زیتون اُسی کا
 نام ہی * اور طور سینین ایک اور پہاڑ کا نام ہی جس پہاڑ کے اوپر حضرت موسیٰ عم مناجات
 کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے کلام ہوتا تھا باتیں ہوتی تھیں * بے سب مسجد ہیں اور پہاڑ برکت کے
 مکان ہیں * شہر دین کی عبادت خانے ہیں * وَهَذَا الْبَلَدُ الْأَمِينُ * اور سو گندہ ہی اس شہر امن
 کی * مکہ مبارک آمان دینے والا ہی * جو کوئی اُس میں داخل ہووے حرم میں آدستِ فضل سے مارے سے
 امن باد سے * کعبہ کا خدا کے گھر کا ثواب کرے دوزخ سے امن باد سے نجات باد سے * اور اس
 شہر کی برکت یہ ہی * حضرت محمد مصطفیٰ عم کے قولہ کا بیان ہی * وعرہ ہی اسی برکت کی چار چیزوں کی
 قسم کھائی * جو اب قسم یہ ہی * لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ * مقرر تحقیق

پیدا کیا ہم نے آدمی کے متعلق بہت بہر صورت سنن اچھے مذہب سے سنن * حق تعالیٰ نے آدمی کو حیوان کی
 جنس سے بہت بہت باتوں میں خاص کیا ہے * اتنی قدرت کی کاری کر بیان از ر علمتین آدمی میں ظاہر
 باطن میں اس کے خرچ ہوئیں ہیں جو کوئی بیان کیا چاہے تو نیکو کے لکھے تو دفتر ہر جاوین * کسی حیوان کو
 ایسی صورت نہیں بخشی جو آدمی کو بخشی ہو * کسی چیز کو دنیا کی جو ظاہر میں نظر آتی ہے ایسا جمال نہیں دیا
 جو آدمی کو دیا ہے * اس طرح جسم بنایا اس کا کہ ہر طرح سے بندگی کر سکنے کی بجائے کھڑے ہو کر تیار کرنا ہی
 نور کر رکھ کر کوع کرنا ہی زمین میں سر رکھ کر سجدہ کر سنا ہی ذور انوار زانو ہو کر ہر طرح سے سجدہ
 سکنے ہی ہر طرح کا کام کر سنا ہی * اور عقل اور تدبیر آدمی کو بخشی ہے ہر طرح کی فصلتیں
 اس میں برکھیں ہیں * آسمان زمین دو یا بہار آگ بانی باد خاک پتھر درخت جڑ پھوسب
 چیز کی حاجتیں آدمی میں رکھے دین ہیں ہر چیز کے کمال پیدا کرنے کی قوت اس میں بخشی ہے
 ہر طرح کاری کری ہر آدمی کرنا ہی * خدا سے تعالیٰ کی صفوں کے اثر آدمی میں بہت بہت طرح سے ظاہر
 ہونے ہیں * حیات علم ارادہ قدرت دیکھنا سنا کلام و رحم کرم غضب قہر عدل بخشش حکم کرنا
 دینا نہ دینا حاجت کو رد کرنا * ان کے سوا اور بہت صفیں آدمی میں موجود ہیں * اور اپنی امانت کے
 اٹھانے کا اس کو قابل کیا ہے وہ امانت جو آسمان زمین بہار اس امانت کو نہ اٹھا سکا * عشق کی
 صفت بھی آدمی کو دی ہے جو دنیا میں عاشقوں کا شور ہو رہا ہے اور مشوقی بھی آدمی کو ایسی
 بخشی جو اس کے حسن و جمال کی دھوم مچا کر رہی ہے * پھر بہت برے کمال کے لائق کیا ہے اپنی سمرنت
 اور قرب کا سراو اور کیا ہے محبت اور محبوبیت کے درجے کو وہ پہنچ سکا ہے * پروردگار نے اسے
 فسرین کھا کر فرمایا ہے جو آدمی کو ایسا کچھ پیدا کیا ایسا خوب بنایا ہے * پھر فرمایا جو ایسا بنا کر *
 ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ * پھر پھر دیا ہنسنے آدمی کو گرا دیا ہنسنے اس کو اسفل السافلین میں *
 ایسی بھی جگہ میں ڈال دیا جو اسے شبی لگے اور کوئی جگہ نہیں * اس بات کا بیان یہ ہے
 اللہ تعالیٰ نے آدمی کو بہت برے برے درجوں میں پہنچنے کے لائق کیا ہے عقل شعور دانائی اس کو
 بخشی عقل کے سبب سب حیوان کی جنس سے اس کا رتبہ برآ کر دیا * پھر طبیعت کے تنگ بندی خانے میں
 اس کو ڈال دیا ایسے کڑھے میں پھنسا دیا * اور نہ مادہ مرد و عورت جنس جماع کا بھی کرنا شوق رکھ دیا * اس
 مرنے کی طلب میں بے اختیار کر دیا * بخت ہونا اور غصے ہونا حیوان کا خاصہ اور حیوان کا ذریعہ آدمی کے
 درجے سے نیچے ہی * پھر شہوت اور غضب جو یہ دونوں حیوان کی خاصیتیں ہیں آدمی ان کو عمل میں لا کر

اُن کے سبب! اس نجان سفن گرا * پھر اس درجے سے بھی زیادہ درختوں کا ہی اُنہیں سے اُگنے والی
 برزخین جس سفن جس حرکت نہیں دیکھا پہا لٹا سنا سونگھنا جلتا پھر ناہنیں اور بے سب حیوان سفن ہیں *
 درخت اور گھاس پھوس سفن ہیں * باتیں نہیں * صرٹ کھانا پینا درخت کی گھاس پھوس کی خاصیت ہی *
 درختوں کی گھاس کی قوت خاک اور پانی ہی پانی جاوے تو خشک ہو جاوے * اس کھانے پینے کی
 خاصیت کے سبب آدمی درختوں کے درجے سے بھی نیچے کر گیا * پھر اُس سے زیادہ رعبہ بستر کا ہی
 اُس کا کام بھی ہی جو ایک جاگہ گرا ہوا رہے آپ سے حرکت نہ کرے * آدمی سفن بے سبب
 باتیں ہمہ سب خاصیتیں بستر کی درخت کی حیوان کی جمع ہوئی ہیں اُن سب خاصیتوں کا نام
 طبیعت ہی * بے سبب درجے آدمی کے واسطے نجان کے درجے ہیں آدمی کے واسطے ہی اسفل السافلین
 ہی * جو آدمی علم کی اور عقل کی راہ چھوڑ دیوے اور ہمیشہ شہوت من غلب من لاج سفن
 غصے من کبر من کینے سفن حسد من حیوانوں کی خاصیت من گرفتار رہے پھر کھانے پینے من
 سُستی کا ہلی من ہوا رہے کھاوے پیوے جماع کرے گروہ اور ہمیشہ مرتے تک! امی طور
 من چلا جاوے اور یہی عادت رکھے اور یہی کام کرتا رہے * اور اور اپنے آخر کے کام من بوجہ
 سمجھہ کچھ نہ کرے آخرت کے بھلے کی بات کچھ خاطر من نہ لاوے کچھ خبر کے کام نہ کرے اور اسی حال
 من مرے تو سیدھا دوزخ ہی من چلا جاوے اسفل السافلین کی صورت نام اُس کو ذر
 آ جاوے * اور یہی حال ہی یہی حقیقت ہی سب آدمیوں کی * **إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا**
الصَّالِحَاتِ * سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے * دین کے علم حاصل کئے اچھے عقیدے
 پاک اعتقاد خدا رسول سے رکھے * اور جو کچھ خدا رسول نے فرمایا کرنے کو یا نہ کرنے کے کام کئے نہ کرنے کے
 کام نہ کئے * جس راہ من خدا رسول نے چلنے کو فرمایا اسی راہ سفن چلے جس راہ من چلنے کو منع کیا ہی
 وہ راہ چلے * بے لوگ اسفل السافلین کے بندی خانے سے چھوٹے اُس بچے کو لے سے باہر نکلے خلاص
 ہوئے * **فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ** * پھر اُن لوگوں کے واسطے ہی اجر مزدوری بے نہایت * دے لوگ
 جو انھوں نے ایمان کی اور نیک عملوں کی برکت کے سبب ایسی بھاری فیدوں سے نجات
 پائی دنیا سفن اسفل السافلین کے گرنے سے طبیعت کی بند سے بُری عادتوں کی قید سے چھوٹ
 رہے * آخرت من اُن لوگوں کے واسطے تو اب ہی نعمتیں ہیں خوبان ہیں دو تین ہیں ہمیشہ کی
 خوشحالیاں ہیں * ایسی نعمتیں ہیں جو کبھی دے نعمتیں خوبان کھٹنے کی نہیں کم ہونے کی نہیں

جاننے کی نہیں ہمیشہ زیادہ ہوتی رہی تھی رہی تھی * فَمَا يَكْذِبُكَ بَعْدَ بِاللَّيْنِ *
 پھر کیا بیزبھو تھ منن ڈالنی ہی نکو! بس بات کے پچھے دین کے کام منن قیامت کے ہونے منن *
 یہ خطاب ہی اُن لوگوں کے ساتھ جو ایمان نہیں لاتے اسے رسول کے کلام کو سچ نہیں جانتے
 قیامت کے ہونے کے منکر ہیں خدا اب ثواب کا انکار رکھتے ہیں مرنے کے پچھے پھر جینے کو بھو تھ
 عافیت ہیں اپنی طبیعت کی عادت کی قید و تن میں نہ ہیں اچھے کاموں کو دین کے بُرا جانتے ہیں *
 فرماتا ہی اسے تعالیٰ اُمّی کافر مشرک بے دین کیا سب ہی ہوتے دین کو اب تک ٹھٹھاتا ہی * ایسے ہدایت
 کے بیان ظاہر ہوئے ایسا کلام اسے تعالیٰ نے نازل کیا بھیجا قسم کر کر فرما دیا جو آدمی کو بہت اچھے
 بند و بست منن اچھی مورت منن پیدا کیا پھر اُسکو اسفل السافلین منن ڈالا اسر منن
 بہت حکمت منن ہیں * پھر اُس نجان سے نکالنے کی راہ اور کوئی نہیں سوا اسے ایمان کے اور اچھے کام
 کرنے کے مسلمان کے کام کے * جو کوئی اسے اپنے اختیار سے نکال برسی دولت کو پہنچے گا ہمیشہ کی دولت
 باورے گا اور جو کوئی اُسی گھرے منن اُسی کوئے منن اپنے اختیار سے برا رہے گا ہمیشہ ہمیشہ خوار و ہرگا
 دوزخ کے گھرے منن گرا ہوا رہے گا * ایسے بیان کے پچھے بھی نگو شک رہا انکار رہا حقیقت کو
 نہ پہچانتے کو نہ سمجھتا اسفل السافلین سے نہ نکال دینا ہی کے کاموں منن بند ہو رہا نجات کی راہ
 پھر گارے کی راہ نہ لی * اَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ * کیا نہیں ہی اسے تعالیٰ بہت اچھا
 حکم کر رہا سب حکم کر رہا ان منن * زمین منن آسمان منن کسی کا حکم ایسا عدل کا انصاف کا
 نہیں بیسا اسے تعالیٰ کا حکم ہی * اُس پاک پروردگار کے سب طرح کے حکم احکام دو قسم سے دوسری
 قسم زمین دو ہی قسم ہیں خواہ دنیا منن خواہ آخرت منن * بافضل کرم کا حکم کرتا ہی یا عدل انصاف
 کا حکم کرتا ہی ایک ذرہ ظلم ستم پاک پروردگار کے حکم منن نہیں * آدمی کو اچھی صورت یہ ت
 منن پیدا کیا اسفل السافلین منن ڈال کر عقل دی شعور دیا اختیار کی نعمت دی اسباب سب
 پیدا کر دئے اس نجان سے نکالنے کی راہ بتائی ہدایت کی خاطر پیغمبر بھیجے * جو کوئی سمجھے کہ اختیار سے اس
 ہدایت کو مانے ایمان لاوے گا اچھی راہ چارے بہت برسی دولت کو پہنچے گا ایسے لوگوں کے واسطے
 یہی حکم لایق ہی * اور جو کوئی عقل شعور کو اس بات کے سمجھنے منن مذکور آوے گا اختیار کی قدر نہ ہو جھڑک
 ہدایت کی راہ نہ چارے اپنی طبیعت کی خوشی منن برسی عادت منن اپنے اختیار سے جلا جاوے گا اُسے
 واسطے وہی حکم لایق ہی جو ہمیشہ دوزخ کے گھرے منن جلا جاوے * اطاعت کرنے والوں کو ثواب دینا

فصل کا حکم ہی اور حکم نہ ماننے والوں کو خدا اب منقہ کھنا عدل کا حکم انصاف کا حکم ہی •

سورہ علق تک ہی کیے معنی نازل ہوئی ہی اس معنی آیتوں میں بہتر کہیں ایک سو آیتیں صرف ہیں •
ابن عباس اور ابی بنی عابثہ اور مجاہد اور عطاء رضی اللہ عنہم کہتے ہیں پہلی سورت قرآن کی جو
اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے اوپر نازل کی حضرت جبریل علیہ السلام کی وساطت سے پہنچی
وہی سورت اتر رہی • اور بہت تفسیر والے کہتے ہیں اول سورت جو نازل ہوئی ہی الحمد
سورہ فاتحہ ہی پھر الحمد کے کچھ سورہ نون والقلم ہی پھر اُسکے کچھ سورہ طہ نازل ہوئی پھر
سورہ مزمل پھر پانچویں سورت والضحیٰ ہی اور اتراتا م سورتوں کے پہلے نہیں آتری • پھر یہ
بات سب کے پاس ثابت ہی جو پہلے سورتوں سے سب قرآن کی آیاتوں سے پانچ آیتوں
اُترا کی اول آیت • حضرت ابی بنی عابثہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں جو حضرت رسول صلی علیہ وسلم کو
پہنچنے سے چھ مہینے پہلے پہنچی تھی خواہیں ظاہر ہونے لائیں جو کچھ رات کو دیکھتے تھے صبح کو وہی
صورت ویسا ہی آفتاب سا ظاہر ہوتا جس طرح سے دیکھتے تھے اسی طرح ہوتا • پھر جب ہموٹ
ہونے کا زمانہ وحی کے اُترنے کا وقت نزدیک ہوا قرآن مجید کے نازل ہونے کے دن نزدیک آئے
حضرت کو تنہائی خلوت پیار ہی ہو گئی • حرا ایک پہاڑی کے کے پاس اس معنی ایک ناری
اس غار معنی اکیلے ہو کر جاتے تھے اللہ تعالیٰ کی یاد میں تسبیح اور تہلیل معنی مشغول رہا کرتے •
دو دو رات دن تین تین رات دن وہیں رہتے پھر زیادہ رہتے کبھی ایک مہینے تک بھی وہیں
رہتے تھے کھانے پینے کے واسطے کچھ اس غار میں اپنے ساتھ لیجاتے • ایک دن حضرت نے آواز
سنی کوئی کہنا ہی یا محمد اور کسی کو نہ دیکھا پھر دوسری بار سنایا محمد پھر کسی کو نہ دیکھا پھر تیسری
بار آواز سنی یا محمد • اس وقت پہاڑ کے اوپر کھڑے تھے جو ایک بارگی آسمان و زمین کے
درمیان میں نظر پڑی دیکھا ایک سونے کے جڑ او تخت کے اوپر ایک شخص آدمی کی صورت
بہت خوب صورت بیٹھا ہی ہنر کبر سے بہنے ہوئے ایک نور کا تاج سر کے اوپر دھرنے •
حضرت دیکھ کر اس کو بہت خوش ہوئے پھر خوب دیکھنے رہے تا م وہ دیکھا کئے شام کو
وہ تخت اُڑا دیا بیٹھنے والا غائب ہو گیا • حضرت نے بہت تعجب کیا پھر دوسرے دن بھی
اسی طرح وہی صورت ظاہر ہوئی کچھ بات نہ کہی • پھر تیسرے دن بھی اسی طرح ظاہر ہو کر وہ
تخت کا بیٹھنے والا نزدیک آیا • حضرت کو ایک خوف ہوا ہوا چلا جا آئی کو پہاڑ سے نیچے

مگر ادیبین و انھوں نے کہا یا محمد دروست سین جبرئیل ہوں اسے تعالیٰ نے مجھ کو نبھا رہا ہے پاس
 بھیجا ہے تم خدا کے رسول ہو آخر زمانے کے پیغمبر ہو اس امت کی طرف تم کو یہ ایت کرنے کے واسطے
 مقرر کیا ہے۔ یہ بات سُن کر حضرت کی مار سے کچھ تسلی ہوئی * پہنچ حضرت جبرئیل * م نے اپنے
 برون کے درمیان سے ایک نامہ نکالا بہشت کا تحریری کپڑے کا یا قوت اور سونہون کا گونھا
 ہوا حضرت رسول * م کے نزدیک لائے اور کہا برہو حضرت نے فرمایا سنن کچھ پڑھا نہیں اور اس
 نامہ سنن کچھ لکھا ہوا دیکھنا بھی نہیں * حضرت جبرئیل نے حضرت رسول * م کو دونوں ہاتھوں سے
 پکڑ کر نفل سنن دایا ايسار ابا جو عرق آگیا نزدیک تھا جو حضرت نے ہوشش ہو جاوین پھر چھوڑ
 دیا جب حضرت کمال ہوئے تب حضرت جبرئیل نے کہا اقرا یعنی پڑھو حضرت نے فرمایا ما انا بقاری
 سین کچھ پڑھا نہیں * پھر حضرت جبرئیل نے اسی طرح سے گودی میں اپنی لیکر دایا نزدیک تھا جو
 بلے ہوش ہو جاوین طاقت نہ رہا چھوڑ دیا پھر کہا اقرا یا محمد یعنی پڑھو حضرت نے فرمایا ما انا بقاری
 سین پڑھا نہیں میں مرتبے اسی طرح سے کہا پھر چوتھی بار حضرت جبرئیل نے کہا اقرا یا محمد ربك الذي
 خلق ما نحن آتین پڑھیں پھر حضرت کی بھن زمان کھل گئی خدا کے تعالیٰ کے حکم سے بلے آئین
 یاد ہو گئیں * حضرت بھی مانچون آئین پڑھ گئے * پھر حضرت جبرئیل * م نے رسول * م کو ہاتھ سے
 میدان سنن اُٹھا اور زمین سنن ایک ہاتھ مارا جو ایک پانی کا پشہ نفل آیا حضرت جبرئیل
 نے اس پانی سے وضو کیا حضرت رسول * م کو وضو کرنا سکھایا اور دو رکعت ناز کی پڑھیں اور
 اپنے ساتھ حضرت کو بھی کھائیں اور کہا یہ طرح ہی خدا سے تعالیٰ کی بندگی کرنے کی * پھر اس وقت سے
 حضرت نبی صاحب * م ہر روز دو رکعت ناز پڑھتے تھے جب تک مراج سنن مانچ وقت کی ناز کا
 حکم ہوا مانچ نازین فرمیں پھر اول اسے تعالیٰ کی طرف سے پڑھنے کا حکم ہوا * فرمایا اقرا اس
 ایک فرمانے میں سب طرح کے علم قدرت سے پڑھا دلے سب علمون کی قوت پڑھنے کی ہو گئی *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اقرا یا محمد ربك الذي خلق * پڑھو یا محمد اپنے پروردگار کے نام کی برکت سے وہ پاک
 پروردگار ہی جس نے سب خلق کو پیدا کیا * خلق الانسان من علق * پیدا کیا آدمیو * نکو بندہ جسے
 ہوئے ابوسے * اقرا وربك الاكرم الذي علم بالقلم * دوسری بار فرمایا پڑھ یا محمد حال یہی *
 پروردگار بزرگتر اکرم ہی اس کے کرم نہایت نہیں بہت بزرگ ہی کسی کی برائی بزرگی اس پاک پروردگار کی

برائی بزرگی کو نہیں پہنچ سکتی * وہ بزرگ خاوند ہی مہربان ہی کریم ہی جو سکھایا لکھنا قلم سے اپنی مہربانی اور کرم سے آدمی کو خط کتابت کا ہنر بنا یا بہت برسی مست بخشی * جو کوئی سمجھ کر دیکھے تو جانے کیسی آرمی نہت ہی یہ لکھ پڑھنا تمام دین دنیا کا کارخانہ قلم منور بند ہوا وہی قلم کے نیچے ہی * امام قتادہ کہتے ہیں **لولا القلم لما اقام الدين ولا اصلح العيش** یعنی اگر قلم نہ ہوتا تو دین قائم نہ ہوتا اور دنیا کی زندگی اصلاح نہ پاتی * قلم کے سب قرآن جو کلام ہی خدا سے تعالیٰ کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر حضرت جبریل عم کی زبانی بھیجا تھا دل میں حضرت کے یاد ہونا تھا پھر حضرت کی مبارک زبان سے زبیں کرا سکھایوں کے کاؤن منور برآ کر ان کے دلوں میں آنا تھا باور ہوتا تھا * جو اس طرح سے یہ بات یاد نہ رہی تو اور امت کے لوگوں کو یہ دولت نہ پہنچتی * قرآن لکھنے میں آیا صحیف کھلایا لکھوں کر تو دن صحیف لکھے گئے قرآن اس طرح سے قیامت تک دنیا میں رہے گا یہ فیض جاری رہے گا پھر حضرت محمد رسول اللہ عم کی حدیثوں کی کتابیں لکھی گئیں پھر ان کتابوں سے لکھوں کر تو دن کتابیں لکھنے میں آئیں تمام دنیا میں پھیل گئیں * جن دنوں میں پہلے وقت میں حدیثیں لکھنے میں نہ آئیں تھیں اور جس جگہ حدیثیں پہنچیں تھیں یاد تھیں کوئی روم میں تھا کوئی شام میں تھا کوئی ایران میں کوئی توران میں * پھر جن لوگوں نے حضرت پیغمبر صاحب کلام نہ سنا تھا حدیث ان کو نہ پہنچی تھی بہت مشتاق تھے لیکن کہیں جا نہیں سکتے تھے اور بہت لوگ اس تباہی سے اپنے اوپر محنت اٹھا کر ایک ایک حدیث دودو حدیث کے سنے کے واسطے مہینے مہینے کی راہ چل کر گئے دودو مہینے کا سفر اختیار کیا ایسی سختیوں سے ملک ملک سے جا کر ملے کراہتے گئے جمع کرنے کے کتابیں ہوئیں اور سب لوگوں کے اوپر ان کا احسان ہوا * اب اس زمانے میں ہر شہر میں حدیثوں کی کتابیں موجود ہیں جو کوئی مشتاق ہو دے دین دنیا کی سعادت چاہے ہزاروں حدیثیں لکھی ہوئی کتابوں میں تیار ہیں پر وہ لبو سے ہزاروں نعمتیں دین دنیا کی پاؤں سے * پھر اسی طرح کتابت کی راہ سے لکھنے کے سبب قلم کی وساطت سے سب طرح کے علم دین دنیا کے قید میں آئے پڑھے والوں کو ہزاروں طرح کے قایم سے نفع حاصل ہوتا ہیں * اول کی آخرین آخر کی حقیقت بھلی باتیں آخرت کے احوال ازل ابد کے بھید کتابوں سے معلوم کئے جاتے ہیں * پھر نامیہ خط کتابت فرمان نشان حساب کتاب دفتر والوں کے اور شہدائی منشی کے اور ہزاروں کارخانے قلم کی اور خط کی برکت سے قایم ہیں * جو قلم نہ ہوتا تو کچھ

بنزد دست نہ ہوتا آدمیوں کے سب کام ہرگز نہ سب کا رخاے ابتر رہتے خراب رہتے * نہایت
 فائدہ سے اللہ تعالیٰ نے فہرستیں رکھے کہ آدمیوں کو یہ راہ سمجھادی بہت برے سے برآید احسان
 فرمایا * خبر منن آبا ہی جو اول حق تعالیٰ نے لکھا حضرت آدم کو سچا یاد و مشورہ دیا جو اول
 حضرت آدم سے یہ شہر عام کو خط کائنات کی تعلیم ہوئی سب آدمیوں کے لئے انھوں نے خط لکھا اللہ
 تعالیٰ کے حکم سے یہ راہ نکالی نام عالم کو فائدہ پہنچے * عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ * سکھایا
 آدمی کو جو کچھ نہ جانتا تھا * سکھایا اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کے تئیں اور وہ کچھ سکھایا جو جانتے تھے *
 اولیٰ تمہارے خاص کیا اپنی طرف سے ان کو علم بخشا بغیر قلم کے بے کتاب کے سب لوگوں کے تئیں
 کتاب کا قلم کا واسطہ درمیان منن رکھا * اس طرح سے ہر کوئی طلب رکھتا تھا شوق صد تنہا سعادت
 رہے سب منن تھے اسکو ہر آفتاب کا شوق ہر کتاب کی راہ سے جو کچھ جانتا تھا اسنے معلوم کیا ہزاروں
 فائدہ حاصل کئے * علم بہت برسی نعمت ہی اس نعمت کا بہت برآ احسان ہی اللہ تعالیٰ کا
 آدمیوں کے اوپر جو علم ہوتا تو سب کوئی جاہل رہتے اچھا بڑا کام بنک بد کی راہ منع نہ کی بات
 کچھ نہ جانتے سال حرام نہ پہچانتے * اللہ تعالیٰ کو اپنے بند اگر نیوالے کو مستعبروں کو دین آئیں کو آخرت
 کے بدلے بڑے کو کچھ نہ بوجھ کے تھے حیوانوں کی طرح رات دن کھانے پینے منن برے رہتے بے فائدہ سے
 کام لے ذمیرے سمجھہ کرتے رہتے * ظلم زیادتی بیچمانی بے شرمی ہزاروں طرح کی خرابیوں کے روا
 بہتے * دنیا آخرت کی غماری خرابی ابتری ہلاکی کے سوا اسے اور کچھ کسی کے ہاتھ نہ آتا دیدار کی
 دولت فہر کے واسطے کتاب کی راہ سے برسی آسانی سے فائدہ آتی ہے اس واسطے اللہ تعالیٰ نے
 اہل اس برے احسان کو بتایا آدمیوں کے اوپر منت رکھیں جو اس نعمت کی قدر پہنچن جہ طرح
 سے یہ علم کی نعمت کو لے سکیں حاصل کر سکیں عیسٰی جان لیوین حاصل کرے جاہل بے خبر بے ہوش
 نہیں * پھر ان آئین منن اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کو بیان فرمانا ہی آدمی کے اول آخر کی بات کہہ کر
 اپنا احسان جانتا ہی * فرمانا ہی کہ آدمی کا پہلے ایک یہ سال تھا جو اپنی ماں پرست میں اس کا
 گزرا تھا جانا ہوا بندہ ہوا جو اس حال کو کوئی بوجھ سمجھے نہ جانے کس کام کا تھا کس لایق کا تھا پھر
 اس حال سے آدمی کو اپنی قدرت سے اپنی مہربانی سے نکال کر کس کس حالوں منن پہنچا کہ آدمی
 کی صورت منن لاکر پرور شمس کر کر پاں کر چھوٹے سے بڑا کہا کرتے تھے جو ان کہا مقلد
 شہور کا دور جو بخشا علم کے حاصل کرنے کے لائق کر دیا کتنی خراب حال سے نکال کر کس برے عالمی

درجِ مہنہ یا * ایسی برسی قدرتِ سرکی ہی ایسی برسی مہربانی کون کرے کشاں * بھر علم کی
 راہ کھول دی لکھنے پڑھنے کی راہ قلم کی وساطت سے ظاہر کی یہ احسان پر احسان کیا *
 جو کوئی اس قدرت اور اس احسان کو جو جمع تو اپنے پیدا کر نیوالے خاوند کا اقرار کرے دلِ مہنہ پاک
 پروردگار کی محبت رکھے ایمان لاوے سن بن جان مال کو اُسکے کا مہنہ بندگی مہنہ خرچ کرے پتہ بندہ
 اور یہ دنیا کی بخر خونی باوے * اور یہ اشارت ہی جو اپنے خاص بندے کو محمد رسول اللہ * کو
 فرمایا اقرار بنیر قلم کے کاغذ کے بغیر خط کتابت کے جو کچھ پڑھانا تھا پڑھا دیا سکھا دیا اذرون کو
 اُس علم کے درجے مہنہ پہنچنے کے واسطے قلم کو وسیلہ واسطہ والا * اور اشارت ہی اس مہنہ حضرت
 رسول * کے تئیں جو کچھ تمھارے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم آوے قرآن کی آیتیں سورتیں
 نازل ہو رہیں اپنے اصحابوں سے کہو دے لکھنے جاوین * اس طرح قرآن جمع ہو کر سب خلق کو
 پہنچا کر یہ نعمت قیامت تک قائم رہیگی تمام عالم کو قایدہ * پیچیدہ * اسی واسطے حضرت نے نیکم کیا تھا
 اصحابوں کو جو آیت جو سورت آتی جاوے لکھتے جاوے پھر جس طرح سے جو آیت جو سورت
 آتی جاتی تھی اصحاب لکھتے جاتے تھے کہ قلم کی وساطت سے سب بندوں کو جو سماعت مند تھے اُس
 نعمت دولت سے دیر * پہنچا دین جس مہنہ دین دنیا کے قایدے مہنہ * ان نعمتوں کا
 پاک پروردگار کی کہان نام کوئی شکر ادا کر سکے * ہر ایک بال زبان ہو جاوے
 اور ہر زبان سے لاکھوں کرداروں بارگاہ اور شکر کرنا رہے تو بھی ان نعمتوں کا حق ادا
 نہو سکے * بھر یہ مہربانیاں نفسِ کرم عام ہیں کوئی آدمی اس بات سے ان
 مہربانیوں سے خالی نہیں اس رحمتِ معنی سے کوئی داخل ہی * وہ آدمی برا بے نیب ہی
 جو اُس پاک پروردگار کی ان نعمتوں کو اپنے اوپر نہ جوچے کافر رہے ان نعمتوں کا کفران کرے *
 اور یہ دروازہ علم کا ہر ایک کے واسطے کھلا ہی رحمت کا دروازہ ہی اُس رحمت کے دروازے
 معنی جو نہ دیکھے نہ پہچانے احمق اندھا رہے اور اس نادانی سے خوش ہووے تو یہ بہت بُری بات فی *
 علم کی نعمت سب کسی کو درکار ہی کوئی اس دولت سے بے پروا غنی نہیں ہو سکتا * پھر یہ بات
 فرمانی پروردگار * **كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّا** * بچائے مزاوار نہیں کسی کو جو نعمت کی قدر
 نہ جوچے کفران نعمت کا کرے نابکر ہووے * تحقیق آدمی بے فرمانی سرکش کرنا ہی * **أَن رَّاهُ اسْتَغْفِرُ** *
 یہ جو ذبکنا ہی آپ کو * آیت کی نراہ سے مستثنیٰ ہے نیاز ہے پر و انھوں نے اس دنیا کا مال لیکر

مال پر ضرور ہونائی نہایت کی راہ چھو رہا تھا علم کی راہ سنن جانے سے آپ کو بے نیاز ہو چھٹا ہی
کھٹا ہی پڑھنے لکھنے سے کیا کام ہی مجھ کو علم کے حاصل کرنے سے کیا بھلا ہو و بگاڑا دنیا سنن
مال دولت کھانا پینا جو پاتے سو میر سے پاس ہی علم کو لیکر گیا کرونگا جس سے ابو جہل اور اوزار کافر
شرک اپنے مال دولت سنن ضرور رہے اسد رسول کے کلام کو خاطر سنن نہ لائے قرآن حدیث نہ سنن
اس دین کی قدر نہ ہو چھی کافر نہ شرک رہے ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام نہ کر سکے کئی دن جیسے
کھائے پیے آخر کو مر گئے سب دھے دوزخ سنن چلے گئے اور اس آیت سنن یہ نہایت ہی آدمی
کو پاتے جانے دنیا آخرت کی ترغیبی علم کی راہ سنن ہی مال ہو دے یا نہو دے دانا عالم فاضل
بر حال سنن اچھا ہی اور جو نرا مال ہو دے اور علم نہو دے تو ہر گاہ دنیا سنن یا آخرت سنن
خراب ہو دے نوار ہو دے یہ بات بھی اس آیت سے نکلی ہی کلا ان الانسان لیطغی
ان راہ اسہ تغنی یعنی تحقیق مقرر آدمی بے فرمانی سنن جانا ہی ضرور ہونا ہی گمراہ ہونا ہی پورا ہی
سنن پرتا ہی جب آپ کو بے نیاز دیکھنا ہی مال کے ہونے سے آپ کو غنی پاتا ہی یہ عادت ہی
خصات ہی آدمی کی جو عالم نہو دے اور مال ہو دے تو خواہ تنخواہ گمراہی کی بکری کی بلا سنن پرتا ہی
اس سبب آخر کو ہمیشہ کی خواری غرابی سنن چلا جاتا ہی عقل مند دن کو جاتے جو اس بات کو
سمجھ کر ہر طرح دین کا علم جو کچھ حاصل کر سکیں کر لیں قنائل نہ کریں مال کے حاصل کرنے کی جیسی
تکڑا رکھتے ہیں اسے زیادہ علم دین کے حاصل کرنے سنن فکر رکھیں جو عالم ہو دے اور مال بھی ہو دے
تو علم کی برکت سے مال سے بھی بہت فائدہ دنیا آخرت کے فائدہ آدین اور جو مال ہو دے
اور عالم نہو دے تو اس مال سنن کچھ خبر برکت نہیں ہزار ہزار طرح کے فساد بڑے کام اتے پیدا
ہو ویٹے نادانی جمالت کی راہ سے دین ایمان کی کچھ خبر نہ رکھ کر پروردگار کی بندگی نہ کرے گا سو اسے
بے فرمانی کی راہ کے اور راہ سنن نکل سیکر گا پھر دنیا سنن بہ نام رہ کر آخرت سنن عذاب سنن
دوزخ کی آگ سنن حار ہر گاہ ان الی ربک الرجعی تحقیق پاک پروردگار کی طرف
تر سے باجم باز گشت ہی آخر کو سب کوئی بھلا بڑا اسہ تعالیٰ کے حضور سنن جا پہنچی گا اپنے کسے کی
ہر کوئی جراسر اپا و بگاڑا اس وقت معلوم ہو و بگاڑا آخرت سنن دین کا علم اور دین کے عمل کام
آنے ہیں مال کو کوئی نہیں پوچھتا ہی کچھ کام نہیں آتا دنیا سنن ساری دنیا بھر اگر مال کسی کے
پاس ہو دے تو مرنے کے وقت کچھ کام نہیں آتا گور کے کنارے ہی تک رہ جاتا ہی جتنا نہ جانو لی

جہز نہیں ساتھ رہنے والی چیز سوا سے علم دین کے اور عمل کے کچھ نہیں اور کوئی جہز نہیں دنیا میں
 میں کہیں نے دین کے علم قرآن حدیث تفسیر فقہ فرائض اصول فروع حاصل کئے خدا رسول کے
 فرمانے کے موافق کام کئے اچھے عمل کئے ہمیشہ ہمیشہ فایده سے نفع خوشحالیاں آرام پاتا ہر گاہ جہز
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے * اور جن کہیں نے بے فایده سے علم سیکھے سحر جادو نجوم فلکات اور بُرے
 کام بے فرمانی کے عمل کئے نالایق کام کئے ظلم زیادتی مار ڈالنا موت لینا بتوں کا بوجھنا قبر و ن کو سجدہ
 کرنا شراب پینا جوا کھینا سحر ام کھانا اور بد عمل کئے اور بندوں کو خدا کی بندگی سے منع کیا ہمیشہ ہمیشہ
 غم میں بد حالی میں ناخوشی درد رکھے عذاب میں پھنسا ہر گاہ وہی بُرے کام اُس کے آگے آنے
 رہینگے * یہ سزا ہی خدا سے تعالیٰ کی طرف سے * سب کوئی اس ٹھکانے میں جہز نہ لائے کی جگہ
 میں خدا سے تعالیٰ کے حکم سے جا پہنچے گا سب کسی کا حساب ہو رہا * **آرَايْتَ الَّذِي يَنْهَى**
عَبْدًا اِذَا صَلَّيْ * کبا دیکھا تو نے ای دیکھنے والے ایسے آدمی کو جو منع کر رہا ہے ایک بندے کو
 جس وقت وہ بندہ نماز پڑھتا ہے * جہز میں آیا ہے ابو جہل کا فرنے حضرت رسول علیہ السلام کہ
 منع کیا اور کہا تم کہہ دے کہ حرم میں کہہ دے کہ گریہ میں اُس مسجد میں نماز نہ پڑھا کر حضرت عم
 اُس کی بات کچھ خاطر مبارک میں نہ لائے خاطر جمع سے نماز پڑھتے رہے * پھر ایک دن ابو جہل نے
 اور اذکار کا فردن سے کہا جو میں تم کو نماز پڑھتے مسجد میں مسجد سے منع باؤن گا دیکھو نہ گاتو اپنے
 ناپاک قدموں سے اُس ہاک گردن کو توڑا لون گا گردن پر بانوں رکھے کر مار ڈالو لڑگا * یہ ہر مشہور
 ہوئی سب اصحاب حضرت کے یہ بات سن کر ناخوش ہوئے دل گیر ہوئے حضرت کی جناب
 میں عرض کی اور کہا یا حضرت اُس مسجد میں نشر بے نہ فرماؤ میں بخاؤ میں تو بہتر ہی وہ کا فرنے ادبی
 کیا چاہتا ہے * حضرت عم نے فرمایا کچھ وسواس نہیں اللہ تعالیٰ میرا حافظ ہے وہ کا فر قدرت نہ پاسیر گا *
 حضرت رسول عم خاطر جمع سے نشر بے لے گئے نماز پڑھتے میں مشغول ہوئے مسجد کیا مسجد سے منع
 بہت دیر کی * کافروں نے دیکھا کہ ابو جہل کو خردی وہ سن کر برے غصے سے آیا حضرت کی طرف
 بے ادبی کی نیت سے جلاب حضرت کے نزدیک پہنچا اسی وقت پچھلے بانوں سے بھاگا منہ زرد
 ہو گیا بدن کا نینے لگا * لوگوں نے پوچھا کیوں بھرا تو کیا حال ہوا میرا * اُس نے کہا میں نے اپنے اور تم کے
 درمیان میں ایک خندق دیکھا اُس میں آگ جاتی ہوئی تھی اور ایک ارڈ باگ سے سر نکال
 کر مٹھ بھلا کر میری طرف دورا اور اُس نے کہا جو تو نے ایک قدم آگے رکھا تو مجھ کو ذل جاؤ لڑگا

کھا جاوے گا * اور بہت جانور پر بند دیکھے پر کے اوپر پر ملائے ہوئے کھڑے تھے * اس سبب میں اپنی
 جان بچا کر بھاگا * پھر یہ خبر حضرت کو پہنچی حضرت نے فرمایا جو وہ گاڑا ایک قدم آگے رکھتا تو دستے
 اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے بند بندہ اکڑ دیتے پھر یہ خبر دیکھ کر بھی وہ بد نعت ایمان نہ لایا
 بلکہ ایمان راہ میں ضروری تھی مال کی اور یہ اندھیری تھی حجاب کی نادانی کی اس پر یہ بات فرمائی
 اللہ تعالیٰ نے کہ آدمی جب آسیہ کو غنی مال دار دیکھتا ہے اور عام کانور اس میں نہیں ہوتا سرکشی
 کرتا ہے فرمائی کہ تھی اس مرتبے معنی بلکہ زمان کے طینانی کے پانچواں ہوا اللہ تعالیٰ کی بندگی عبادت
 کی راہ بھوڑ دینا ہی اور بندوں کو بھی نہ لگی سے منع کرتا ہے خدا کے بندوں سے دشمنی کرتا ہے *
 پھر ایسا بد نعت کسی نے دیکھا ہے جو ایسے پاک بندے کو نذر رسول عام کو خدا تعالیٰ کی سہ لگی
 کرنے سے منع کرتا ہے دشمنی کرتا ہے * کیسا برا بد نعت ہے کیسے عذاب کے لائق ہوا ہے کیسی اپنی
 سزا کو پہنچے گا * **آرَآیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى** * کیا دیکھتا ہے تو ای دیکھنے والے کیا جانتا ہے
 تو ای جاننے والے کیا نو ب ہووے اگر ہووے یہ منع کرنا لایا ایت کی راہ پر * اور ایمان
 لاوے پر وردگار کی بندگی میں قائم ہو جاوے * **اَوْ اَمَرَ بِالْتَّقْوٰی** * یا حکم کرے اور دون کو
 تقویٰ کا پرہیز گاری کا * اب آپ وہ ہے ایت ہی اور اور دون کو ہدایت کی راہ سے
 منع کرتا ہے اگر وہ ایمان لاوے ہدایت کی راہ پر قائم ہو جاوے اور اس درجے میں پہنچے اور انکو
 ہدایت کی راہ ہدایت کے مجمع کی پیروی کرے پھر تابع دار ہووے تو کہہ برآؤ اب پاوے کیا برآئی
 دوست کو پہنچے * **آرَآیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰی** * کیا دیکھتا ہے تو جانتا ہے تو جو بھلاوے سے جھوٹا
 کچے سچ کہنے والوں کو اور جھوٹے جانے ایمان کو سسٹانی کے کاموں کو اور اپنا منہ پھیرے ایمان کے
 قبول کرنے سے ہدایت کی راہ سے * ایسا آدمی ابوہل کا پورا تا بعد رہووے تو کس برے سخت
 عذاب میں پڑے کس طرح کی خواری اُسکے اوپر آوے * آخر کو رجوع بازگشت سب کسی کی
 پروردگار کے حضور میں ہوتی ہے * جو کوئی ہدایت کی راہ پر قائم ہی اور اور دو کو ہدایت کرتا
 ہے جیسے مدغم اور جو ان کے پورے تابع ہیں کیسے برے درجن کو پہنچے گا * اور جو کوئی آپ
 بھی گمراہ ہی اور اور دو کو بھی گمراہ کیا جانتا ہے جسے ابوہل اور جو اُسکے تابع ہیں کیسے عذاب
 میں جابر ہوئے گا * **اَلَمْ يَعْلَم بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰہِ** * کیا نہیں جانتا ہے ابوہل
 بد نعت اور جو کوئی ایسا بد نعت ہی اُسکو خبر نہیں اس بات کی جو تحقیق اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے

ہر حال کو ہر کام کو ہر کسی کے اچھے عالون کو نیک بتوں کو بھی دیکھنا ہی بُرے کاموں کو بُرے حالوں کو
 بُری باتوں کو بھی دیکھنا ہی ہر طرح کی جراسر آبیاری جیسے کو تنسہ لاپنج و ہر گز ذرہ ہر ایک
 کی حقیقت معلوم ہی اور خبر سن آئی ہو ایک دن حضرت رسول م حرم سنن نماز پڑھتے تھے ابو جہل
 آن کر پہنچا اور کہنے لگا کیوں یہاں نماز پڑھتے ہو میں نے تم کو کیا منع نہیں کیا تم نماز پڑھتے سے باز
 نہیں آئے حضرت رسول م نے اسے اوپر غصہ کیا اور فرمایا تو خدا سے تعالیٰ کے غضب سے نہیں درتا
 ہی جو ایسی باتیں کرتا ہی اس مانتوں نے کہا تو مجھ کو اپنے خدا سے در آتا ہی میں انا شکر فوج
 جمع کر سکتا ہوں جو تمام مہ سواروں سے اور پیادوں سے بھر جاوے کسی کی مجلس میری مجلس کے برابر
 نہیں کوئی مجھ سے مقابلہ نہیں کر سکتا اور اپنی طرح کی احمق پن کی باتیں کہیں اسے تعالیٰ نے بے آئین
 بھیجیں کَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ جس ہی تحقیق ہی جو باز آؤ گا ابو جہل آن
 تنہا ہی کی باتوں سے نماز کے منع کرنے سے بے ادبیوں سے تو مقرر پارٹینگے عمر کے بال پشانی کے نوار کر دیوینگے
 زمین سنن گھسیٹ کے اور ذلیل کر دے دیوینگے قیامت سنن فرستوں سے فرما دیوینگے جو اسکی پشانی
 کے بال پکڑ کر گھسیٹ کر دوزخ سنن دال دیوینے قَا صِيَّةٌ كَاذِبَةٌ خَاطِئَةٌ پشانی جھوٹی
 ڈھکار فُلَيْدَعٌ نَّادِيَةٌ پھر کو بلا دے اپنی مجلس کو جمع کرے اپنی مجلس کے لوگوں کو سوار پیادے
 نویش قرابتی مدد کرنے والے کو سَنَدَعُ الزَّبَانِيَّةِ شتاب ہی تھوڑی مدت ہی جو بلا دیوینگے
 ہم زبانوں کو دوزخ کے دار و دیوار بنادے عذاب کے فرستوں کو جو اسے اور اسے کافر و کفر
 گھسیٹ کر خوار ہی سے کھینچ کر دوزخ سنن عذاب سنن دال دیوینے کَلَّا مَالِيقٌ ہین
 اسکی بے ماتیں کسی کو سزاوار نہیں بے گستاخیان نماز سنن ایسے بے حیایان لَا تَطْعَمُ مت
 اعانت کرو اسکی یا تم اسے شہر ک کا کمر جو منہ کرتا ہی نماز سے بندگی بکرنے سے زمانہ اسے
 کہنے کا غلاف کرتے رہو اپنے پروردگار کی طاقت بندگی میں ثابت رہو وَأَسْجُدْ وَاقْتَرِبْ
 اور سجدہ کرو اور قرب حاصل کرو اپنے پروردگار کے حضور میں زمین میں سر رکھو عاجزی
 کرو اس راہ سے بندگی کی راہ سے اپنے پروردگار کی نزدیکی دھونڈو اس آیت میں
 اشارت ہی جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا درجہ نزدیک ہونے کا مرتبہ بندگی عاجزی کی راہ میں ہی
 سجدہ کرنا زمین میں سر رکھنا اپنے پیدا کرنا اے پاک پروردگار کے حضور میں نہایت درجہ
 ہی بندگی کا اس سبب سجدہ سے میں نہایت قرب حاصل ہوتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اقرب ما یرکون العبد من ربه وهو ساجد فاکثروا فیہا من الدعاء
 یعنی برآ سے قرب کا بہت نزدیک ہونے کا وقت بندے کا اپنے پروردگار سے وہ وقت ہی جس وقت
 سجدہ کرنا ہی اپنے پروردگار کو زمین میں سرور کھٹائی سجدے کے واسطے پھر چاہیے جس وقت
 جو کوئی تلاوت کا سجدہ کرے تو بہت دعا کرے اسی دعا میں پروردگار کی درگاہ میں بہت مقبول
 ہو جاوے یہ آیت بھی سجدہ سے لگی ہے چودھواں سجدہ ہی قرآن مجید کا جو کوئی پڑھے یا سجدہ
 اس آیت کو چاہئے سجدہ کرے یہ سجدہ سنت ہے اور اس آیت میں یہ آیت ہے جو ہر مسلمان
 کو چاہئے خدا سے تعالیٰ کی بندگی سے یاد سے خدمت سے اہم تعالیٰ کے حکم سے غریبی راہ سے کسی طرح
 کردن نہ پھرے کوئی دشمنی کرے یا ناجوش کرے اس راہ سے پھر نہ پھرے۔ کسی کے منع کرنے
 سے خبر کا کام ہو تو نہ کرے دشمنوں کی بات نہ سنے۔ شیطان کا نفس کا حرص کا مانع ہو رہے
 خدا سے تعالیٰ کے حکم کا فرمان کا مانع فرمان بردار ہو رہے اپنا مذکار حافظہ کا بیان باری دینے والا ہر حال
 میں بالک پروردگار کو دیکھے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر کام میں ہر عادت میں
 ہر عبادت میں پروردگار سے اسی سیدھی راہ میں چلا جاوے جو کوئی ایسا کرے گا کہ تعالیٰ کے
 وصل سے مقصود کے منزل میں پہنچ رہے گا ہمیشہ کی دولت اُس کو مل رہیگی وہ بالک پروردگار
 اس عاصی گنہگار کو اور سب مومنوں مسلمانوں کو بھی توفیق بخشے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ
 میں نات رکھے قائم رکھے۔ آمین آمین آمین

سورہ قدر رکھی ہے! سمجھنا باخ آیتیں یہ سب اے ایک سو بارہ عزت ہیں۔ تیسروں میں لکھا ہے کہ سب
 نازل ہونے کا اس سورت کے یہ ہی جو نبی اسے انجیل کی قوم میں ایک صفحہ تھا سمجھنا اس کا نام
 تھا۔ بعض کہتے ہیں یہ سورت نام تھا ہمید ان کو روزہ رکھنا اور رات کو نماز پڑھنا تھا نہ کی میں کہو آ
 رہنا تھا اور کافروں کے ساتھ جہاد کرنا تھا۔ کافراں کے گھر سے نکل آئے تھے۔ ایک بار ان
 کافروں نے مساجد کر کر شمعوں کی بی بی کو بلایا اور اسے کہنا تھا کہ تجھ سے کچھ کام نہیں رکھنا
 دن کو روزہ رکھنا ہی رات کو عبادت کرنا ہی تھا۔ کیا قایدہ ہے تو ایک جہاد کر کر اس کو بند کر
 ہم اُس کو لیکر ہر سے ساتھ ایک گھر میں بند کر دیں گے ہمیشہ آرام سے رہیں گی عورت تو ناقص
 عقل ہوتی ہے اس سے بہت بات قبول کی۔ لوگوں نے ایک مولیٰ رسی بالوں کی بانٹ کر اُن کی بی بی کے
 حوالے کی جو اس رسی سے اُس کو باندھ دیا۔ ایک رات شمعوں کو کچھ منہ آگئی تھی بی بی نے اُن کے

ہنہ بانہ ہائے شمعون ساگ اچھے کہا کیا کرنی ہے کیوں منجھو بانہ ہئی ہے اُس نے کہا میں تیری قوت
 زور آزمائی ہوں * شمعون نے اُس رتی کو توڑ ڈالا کہا میری قوت اس سے بھی زیادہ ہے * پھر
 بی بی نے کافرون کو جبری قیامت لگی * پھر کافرون نے لوح کی زنجیر لاکر دی دوسری رات اُس نے غاوند
 کو زنجیر سے بانہ ہائے اسکا بھی اسیجے توڑ ڈالا اور کہا میرا زور اس سے بھی زیادہ ہے * کافرون کو بی بی نے
 خردی * انھوں نے کہا ہم عاجز یہ لے لوح سے کوئی سخت جرح نہیں تو آئی سے پہچھہ جو منجھو کس
 جرح سے بانہ ہئی جو توڑ نہ سکے * بی بی نے اُن سے پہچھا * شمعون نے کہا جس جرح سے کوئی منجھو
 بارھے تو توڑ ڈالوں سوا سے میرے سر کے بال کے * کوئی میرے بالوں سے چھہ کہا بانہ ہے نوہ توڑ
 نہ سکوں * اُس بی بی نے اُسی طرح اُسکے سر کے بال لیکر رتی بنا کر اُسکے بانہ ہائے انھوں نے کہا کھول
 دے * پورے بانہ میں کھولتی تو توڑ ڈال جس طرح اور چیزوں کو توڑتا تھا * انھوں نے
 کہا میں نے تجھ سے کہا میں اُسکو توڑ نہیں سکے * اُس بی بی نے کافرون کو بخردی انھوں نے آکر
 اُن کو ہر لیا اور وہ تل قرار جو اُس اُمیق بی بی سے کہا تھا تجھ نہ کیا شمعون کے بانہ بانوں ناک
 کان کاٹ کر شہر کے دروازے کے آگے ڈال دیا جو خراب ہو کر مر جاوے * رات کو جب
 نماز پڑھنے کا وقت ہوا شمعون نے اسے تعالیٰ کی درگاہ میں مناجات کی دعا مانگی * کہا اے پروردگار
 تو جانتا ہی تیری راہ تیری دوستی سن اُن کافرون نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہی تو قادر ہی
 جو مجھ کو اچھا کر دیوے میری مدد کرے * جس تعالیٰ نے شمعون کی دعا قبول کی اسی وقت ہنہ
 بانوں سب تجھ تھک ہو گئے اور جو کچھ اُسکی قوت تھی زور نہادہ بھی دیلا * اس سے قوت
 اور زیادہ بختی * اٹھ کر کھڑا ہوا شہر کے دروازے کے پاس آیا لوح کا دروازہ تھا شہر کا بند تھا پھر
 اٹھا توڑ ڈالا وہ ریتھہ کر ہر کھر منی جا کر کھرون کے سبب بک بک کر کھینچ پڑتا تھا جھینس کھرون کی
 کر کر پرتی نہیں سب کوئی جھنوں کے نیچے کر کر مر جانے لگے * اسی طرح اسی ایک رات میں سب
 کو ہلاک کیا مار ڈالا * پھر جس تعالیٰ نے شمعون کو ہزار مہینے کی عمر اور بخشی * ہزار مہینے تک دن
 کو روزہ رکھنے کافرون سے جہاد کرے رات کو نماز پڑھنے میں مشغول رہے ایسے ایسے کام
 کرتے * اتنا ثواب پاتے تھے جو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے ایک دن بہ قصہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا * حضرت نے سب یاروں اصحابوں کے دو برو فرمایا * یاروں نے سُن کر
 اُسکے ثواب پر حسرت کی اور تعجب کیا اور کہا یار رسول اللہ ہماری عمریں تھوڑی ہیں اُن

نمودی عمروں سنن ایسے محل مگر کر سنین ایسے ثواب کس طرح سے پاویں ایسی
برقی دولت کو کون کر پہنچیں * اس بات کے اوپر حق تعالیٰ نے یہ سورت بھیجی اور فرمایا کہ
ایک رات ایسی دی ہی ہے اس رات کو بنا کو بننے کی کردہ ثواب سنن ہزار مہینے سے
زیادہ ہی بڑھی * فرماتا ہے اللہ تعالیٰ *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ *
شب قدر سنن * تمام قرآن اس رات سنن لوح محفوظ سے دنیا کے آسمان پر اباب باہ کی آیا
اور بیت العزت سنن جو نئے آسمان سنن ایک گھر ہی فرشتوں کے حوالہ ہوا * پھر جبریل
علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے یس بریس سنن آیت سورت سورت ہر وقت
مصلحت کے موافق لائے * حضرت محمد رسول اللہ کے پاس اس طرح سے قرآن پہنچا *
وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ * اور کس نے بتایا تجھ کو کیا جانتا ہے تو کیا بتاؤ شب قدر کیسی
عزت کی اور برائی کی رات ہی یہ رات * شب قدر کے دو نام ہیں لیلۃ المبارک اور
لیلۃ السلام یہ برکت کی اور سلامتی کی رات ہی * اور لیلۃ القدر اس واسطے اس رات کا
نام ہی جو قدر قدر کے انداز سے کے متنے ہیں اس رات سنن ایک برس تک کا جو کچھ قدر
اللہ تعالیٰ کی تدوین کے حق سنن ہونی ہی کس کا کیا نصیب ہی کیا پیچیدہ کیا نہ پیچیدہ کیا ہو ویرا
کیا ہو ویرا کون پیدا ہو ویرا کون چار ویرا کون مرید گاہ سب کچھ فرشتوں کو جو کام کر یو اللہ فرشتے
ہیں ان کو معلوم ہوتا ہی برس دن تک ای طرح کام کرنے رہتے ہیں * اس انداز سے سنن اس حکم
سنن قدر کے کچھ تفاوت نہیں کرتے اس سبب اس رات کا شب قدر نام ہی * اور یہ سبب
ہی جو قدر مرتبے کو کہتے ہیں اس سبب اس مبارک رات کی سبب راتوں سنن بہت برقی قدر
ہی اس واسطے شب قدر نام پایا * ہر منن آیا ہی سبب فرشتوں کی پیدائش ایسی رات سنن
ہوئی ہی اور کتابین جو سبب پیغمبروں کے اوپر اتنی تعین نوریت حضرت موسیٰ عم پر انجیل حضرت
عیسیٰ عم پر زبور حضرت داؤد عم پر اور صحیفہ حضرت ابراہیم عم کے اوپر اسی رات سنن نازل
ہوئے ہیں اتر سے ہیں * اور قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اسی رات
سنن اتر ہی * اور بہشت کے باغ کی اور حضرت آدم علیہ السلام کی ابتدا سے پیدائش اسی رات

منی ہوئی ہے * اسے تعالیٰ نے اسی رات کے منی فرمایا قرآن منی فیہا یفرق کل امر حکیم
 جیسے اُس رات منی پیدا ہوا ہی ہر ایک کام محکم * برے سے برے کام محکم اسے تعالیٰ کی قدرت کے
 اُس رات منی پیدا ہونے میں اس سب اُس رات کی برتری قدر ہے * لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ
 أَلْفِ شَهْرٍ * شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے طاقت و بندگی منی * بلکہ بہتر ہے اُن ہزار
 مہینوں کی راتوں سے جن منی غازی بنی اسرائیل کے اگلے زمانہ منی حماد کرنے نہجے اور عبادت
 کرنے نہجے * اور جو مومن مسلمان بندگی کرنے میں اُس رات منی حاکمیت میں ناز رہتے ہیں خدا کی یاد منی
 رہتے ہیں ہزار مہینے کی بندگی کا ثواب پانے میں * عزت برائی اسے تعالیٰ کی طرف سے حاصل
 کرتے ہیں * ہر ایک نیک عمل کی قدر اچھے کام کا مرتبہ اسے تعالیٰ کے نزدیک انکے لئے زیادہ ہوتی ہے * حضرت
 رسول اسے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من قام لیلۃ القدر ایماناً واحتساباً غفر لہ
 ما تقدم من ذنبہ وما تاخر یعنی جو کوئی قائم ہووے بندگی منی کھڑا ہووے نماز پڑھے
 شب قدر منی ایمان کی راہ سے اخلاص سے اُس کام کو برآ کام جان کر قدر ہو جو کہ اُس کے اولیٰ
 آخر کے گناہ بخشے جاوے گا * اسے تعالیٰ اپنی مہربانی سے سب گناہ اُس بندے کے بخش دے تو تقصیر من
 صاف کرے * حضرت بی بی مایثہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول ﷺ کی خدمت منی ہو جھانپیں
 جو شب قدر کو یاد رکھنا شروع کیا تو فرمایا ہر دعا کہ اللھم اناک عفوقحب العفو
 فاعف عني اللھم ازرقني ثواب هذه الليلة وتوفني مسلمة والحقني بالصالحين
 یعنی اے پروردگار یا اللہ تحقیق تو عفو ہی بخشنے والا ہی گناہوں کا نامیرا عفو ہی دوست رکھنا
 ہی تو بخشش کو تو میرے گناہوں کو بخش دے * یا اللہ نصیب کرے واسطے ثواب اس رات کا اور
 جو وقت دیے مجھ کو مسلمان کے حال منی مار اور صالح اچھے بندہ منی داخل کرے پتھر دین صدقہ کو
 ساتھ مجھ کو ملا دے * اور قدر عربی منی لگی کو بھی کہتے ہیں لیلۃ القدر کے منی اس طرح بھی کہتے
 ہیں جو یہ لگی کی رات ہے * اس سب رات کی لگی ہے جو اس رات میں اربع فرشتے آسمان
 سے دنیا منی زمین کے اوپر آتے ہیں جو تمام دنیا فرشتوں کی ہدایت سے لگ ہو جاتی ہے * بعض
 بزرگ برے لوگوں نے کہا ہے جو شب قدر سب تمام برس کی راتوں منی کوئی ایک رات ہے *
 اور بہت لوگ بزرگ برے آدمیوں نے کہا ہے اور کہتے ہیں کہ بہ رات و منی نہی کی
 راتوں منی ہے * بھڑے لوگ جو رمضان کی راتوں منی مقرر کہتے ہیں بعض اُن لوگوں منی سے

کہتے ہیں کہ تمام مہینے کی راتوں میں کوئی ایک رات ہوتی ہے کہ کبھی اول کی دس راتوں میں
 کبھی سچ کی دس راتوں میں کبھی آخر کی دس راتوں میں اور بہت علاقے میں دیا ہے
 جو آخر میں کی دس راتوں میں ایک رات ہے طاق راتوں میں ایک سو تیسویں چھوٹی
 سنائیسویں اکتیسویں حضرت رسول ﷺ نے فرمایا **إِنَّهُ سَوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرَةِ فِي**
الْأَوْتَارِ مِنْ رَمَضَانَ یعنی دھونڈو ملک کو غم شب قدر کے آخر کی دس راتوں میں طاق راتیں
 رمضان کی ہے یعنی صاحب اور امام سے فتنی اور ان کے شاگردوں نے اکتیسویں رات مقرر کی ہے اکثر
 بزرگوں نے اکتیسویں ہی تاریخ میں رمضان کی شب قدر بیان کی ہے اور اکثر اصحاب نے اور حضرت
 ابن عباس رضی اللہ عنہما اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سنائیسویں رات اختیار
 کی ہے۔ لے اپنی دلیل اس طرح لائے ہیں جو لیلۃ القدر کے نو تحریف ہیں اور اس سورت میں
 تین بار **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي الْقَدَرِ** کا لفظ آیا ہے نو تحریف تین بار آئے سنائیسویں رات ہے جو سنائیسویں
 رات ہے۔ بہت بزرگوں نے سنائیسویں رات میں شب قدر پائی ہے اور یہ بات ہے جو
 اس سورت میں تیس کلمے ہیں سنائیسویں کلمہ ہی کا لفظ ہے وہی حتی مطلع الفجر میں
 آیا ہے وہی کا لفظ شب قدر کے اوپر دلالت کرتا ہے اس بات میں بھی اشارت ہے جو
 وہ سنائیسویں رات میں ہوتی ہے اور نہ ہا سے تعالیٰ ہنر جانتا ہے کہ ان میں رات ہے جس کے
 سبب ہوتی ہے اور کسی رات میں پانی رہتا ہے بہت چیزیں اللہ تعالیٰ نے چھائیں ہیں کئی چیزوں
 میں کئی چیزیں بہ شبہ کی ہیں جمع کے دن میں ایک ساعت ہی اس ساعت کو جو کوئی
 پاوے اور جو عاکر سے اس وقت قبول ہو جاوے پھر اس ساعت کو جمع کی تمام ساعتوں میں
 چھایا ہے اور **صَلَوَاتُ الْوَسْطَى** کو پانچ نمازوں میں چھایا ہے اور امام اعظم جس کے پڑھنے
 سے سب مطلب حاصل ہو جائے ہیں تمام اسموں میں اپنے چھایا ہے انہیں اسموں میں ہی ان سے
 باہر نہیں اور دیون کو دسٹون کو اپنے مومنوں میں مسلمانوں میں چھایا ہے انہیں میں ہیں
 ان سے باہر نہیں اور مقبول طاغیوں جو مرضی کے موافق ہیں اللہ تعالیٰ کی اور بندگوں اور طاغیوں
 میں بھی ہیں اسی طرح شب قدر کو اور راتوں میں چھایا ہے اور موت کا وقت ہر ایک کا
 مقرر کر کر نہیں فرمایا انہیں وقتوں میں وہ بھی ایک وقت چھایا ہے اور قیامت آنے کی بھی
 ایک ساعت ہی انہیں ساعتوں میں اُسکو چھایا ہے مقرر کردہ کے نہیں بنایا جو اتنے برسوں میں آتے

و نون سنن ثلاثی ساعۃ قیامت آویگی * اس جہانے میں بہت فائدہ ہے ہین بندوں کے واسطے * جمع کی ساعۃ کو پوسیدہ کہا ہی جو کوئی طلب کیا چاہے تو تمام دن بندگی سنن دعا سنن مشغول رہے تمام دن کی بندگی کا ثواب پاوے اور وہ ساعۃ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاوے * اور درمیان کی نماز کی نگہبانی کا تعین فرمایا محفلت کرنے کہا * ہر ایک نماز پانچون نمازون میں درمیان ہی میں ہیں ہی * صبح کی نماز درمیان میں ہی دو نمازین دن کی ظہر عصر ایک طرف دو نمازین رات کی مغرب عشا ایک طرف * اور یہ بات بھی ہی جو صبح کی نماز صبح کی روشنائی اور رات کی اندھیرائی کے درمیان میں ہی * پھر ظہر کی نماز درمیان میں ہی آدھا دن ایک طرف ہی اور آدھا دن ایک طرف ہی اور دن کی دو نمازون کے درمیان میں ہی صبح کی اور عصر کی * اور حدیث میں آیا ہی اور بہت اصحاب اور امام کہتے ہیں صلواۃ الوسطی عصر کی نماز ہی دو نمازین اسکی ایسی ایک طرف ہیں ظہر اور فجر ظہر میں عصر ہی سفر میں چار کی جگہ دو پڑھتے ہیں آتی ہیں اور فجر میں عصر نہیں اسی طرح دو نمازین ایک طرف ہیں جو ایک نماز میں مغرب کی عصر نہیں اور عشا کی عصر ہی * اور مغرب کی نماز بھی وسطیٰ ہی درمیان میں ہی زیادہ اور کم رکعتوں میں فرض نماز دیکھیں زیادہ چار رکعتیں ہیں فرض اور کم دو رکعتیں ہیں فرض پھر چار اور دو کے درمیان میں ہیں رکعت ہی سو مغرب کی نماز ہوئی * اور مغرب کی نماز اس طرح درمیان ہی کہ دو نمازین ایک طرف ہیں اس کے جن نمازون میں خفی قرات ہی یعنی آہستہ پڑھتے ہیں ظہر اور عصر اور دو نمازین ایک طرف ہیں جن میں جہر پڑھا جائی ہے جگہ رکہ پڑھتے ہیں عشا اور فجر * پھر عشا کی نماز بھی درمیان میں ہی انھوں دو نمازون میں جن میں عصر نہیں مغرب اور فجر کی نمازین * مغرب کی نماز سے رات کی عبادت شروع ہوتی ہی اور صبح کی نماز سے رات کی عبادت ختم ہوتی ہی اس طرح ہر نماز ہر ایک طرح سے درمیان میں ہی * اور اسم اعظم کو سب اسموں میں چھپایا ہی تو ہر کوئی ہر اسم کو اللہ تعالیٰ کے ہر نام کو اسم اعظم ہی پوچھے پڑا ہی نام جانے پھر یقین کر کہ جس اسم کو پڑھے تو وہی اسم اس کے واسطے اسم اعظم ہو جاوے ادب سے پڑھے ثواب پاوے * اور ولایت کو مومنوں مسلمانوں میں چھپایا ہی تو سب مومن مسلمان اس میں ایک دوسرے کو بڑا بنائیں ہر کوئی ہر ایک دوسرے کا ادب کرے ہر کوئی آپس میں ایک دوسرے کو ولی خدا کا دوست جانے ہر طرح سب لوگ فائدہ پے پانے رہیں * اور قبولیت اور عبادتوں میں چھپائی ہی تو سب مومن مسلمان سب طرح کی

طاہر بندگی تن کی زبان کی دل کی مال کی جان کی جو ہو سکے کیا کرین بنائے کہ کون سے عمل متین
 قبولیت آباد سے برآباد ہو جاوے اور موت کی ساعت چھبائی ہی تو ہر مومن مسلمان
 ہر ساعت متین شکر کرنا رہے اور آگے کی ساعت کو اپنے دل میں کہتا رہے جو اگلی ہن
 ساعت موت کی ہو وہ اچھا کام کرنا رہے غافل نہ ہو جاوے خاطر جمع کر کر نہ بیٹھے * اسی طرح
 قیامت کی ساعت ہر ایک آگے کی ساعت کو بوجھتا رہے کس ساعت متین حکم ہو جاوے
 سو رہیئے خبر کا کام ہمیشہ کرنا رہے * اسی طرح شب قدر کو چھبایا ہی جو ہر مومن مسلمان ہر رات
 کو جاگنا رہے بندگی کرنا رہے شب قدر کو آہونہ ہوتا رہے اللہ تعالیٰ کی رحمت مانگتا رہے اور
 ہر رات کی ایمان اور اخلاص سے قدر بوجھتا رہے تو اس طرح ہر رات متین شب قدر کا ثواب
 پاتا رہے * اور حدیث متین آیا ہی جس مومن نے جس رات کی قدر بوجھی اور اس رات متین
 اخلاص کے ساتھ بندگی متین پروردگار کی شنوئی ہو اوہی رات اس کے واسطے شب قدر ہی شب
 قدر کا ثواب پاتا رہے * اور حدیث متین آیا ہی کہ جس نے مغرب کی نماز اور عشا کی نماز جماعت
 سے پائی شب قدر کے ثواب کا حصہ اُسے بابا * یعنی تیسرون متین قرآن کی لکھا ہی جو کوئی
 سنا تیسویں رات کو رمضان کی بارہد کہتین نماز کی پڑھے ہر رکعت متین الحمد للہ ایک بار
 قل هو اللہ احد تین بار اور ہر دو رکعت کے پچھے سو بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
 الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے گناہ سب
 بخشیدہ حادین بلائین سب دین دنیا کی اسکی دور ہو دین اور وہ شب قدر کا ثواب پاوے *
 اور بدھوان نے تیسرے متین لکھا ہی ہر رات کو رمضان کی تراویح کے پچھے دو رکعت نماز پڑھے ہر
 رکعت متین ایک بار الحمد للہ اور تین بار قل هو اللہ احد پڑھے ایسا ثواب پاوے جیسا
 قرآن کو دو بار ختم کیا * اور شب قدر بوجھ فرمایا ہی ہزار مہینے سے ایک وہ بات ہی جو بیان متین
 آئی کہ سمعون کی ہزار مہینے کی بندگی کے ثواب سے بہتر ہی اس رات متین مسلمانوں کی بندگی کا
 ثواب اور یہ بات ہی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہر ملک تھا برسی بادشاہی تھی تمام دنیا کی
 بادشاہی تھی بان سو مہینے بادشاہت کی اور سکندر ذوالقرنین بھی تمام دنیا کا پادشاہ تھا بت
 برسی دولت تھی اسکی اس نے بھی بان سو مہینے بادشاہت کی وہ دو نون پڑے بادشاہ ہون کے
 ہزار مہینے ہوئے * تو فرمایا پاک پروردگار نے کہ مومن شب قدر متین اخلاص سے بندگی کا ایسا کچھ

ثواب پاد سے جو ان دونوں کے ہزار مہینوں کی بادشاہی دولت سے زیادہ ہو جاوے * یہ
 دو تین آخر کو جاتی رہیں گی اور آخرت کی دولت ہمیشہ رہے گی * تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا *
 اترنے ہیں فرشتے آسمان سے زمین کے اوپر دنیا میں اور جبریل ؑ بھی اترتے ہیں اُس رات
 میں * بِإِذْنِ رَبِّهِمْ * حکم سے پروردگار کے اپنے * مِنْ كُلِّ أُمَرٍ * ہر ایک کام کے ساتھ
 ہر کام کے واسطے جو خیر برکت کے کام ہیں * اور حق تعالیٰ نے دے گا نصیب کی ہی بندے کے حق
 میں کمر کیا ہی ان کاموں کا جو کچھ نامہ بر سر میں ہو وینگے * اور فرشتے آیا ہی اور قلمبروں میں
 لکھا ہی کہ جو خیر کے کام دنیا میں نامہ بر میں ہونے والے ہیں سب قدر میں ان کاموں کی بنیاد
 رکھی جاتی ہی اسباب تھیک ہوتے ہیں ہر سلامتی کے کاموں کا کمر فرشتہ ہر جگہ ہر دار و دفعہ کو
 پہنچاتے ہیں * باران کا مینہ کا برسات و زمی رزق کی سعادت فتح ہونی مومنوں مسلمانوں کے شکر کی
 اولاد کا نذرانہ دن کا پید ا ہونا آخرت کا ناز کی ہونی جسکو نعمتیں باؤن کا پلنا اسی طرح سے اور خیر کے کام
 اسی رات میں ہونے ہیں * اور جو کچھ کہ وہ ناخوشی کے کام ہیں آدمیوں کا مرنا مینہ کا نہ برساتنا
 قحط و ببا ہونی فوجوں کی شکست یا جو کچھ پید ا ہونا فز و قافہ * اور اسی طرح کے کام شب
 برات میں بھی ہونے ہیں ایک برس تک کا جو کچھ ہوتا ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو
 حکم ارکام ہونے ہیں * سَلَامٌ هِيَ * وہ رات سب قدر کی نامہ بر کی اور سلامتی کی ہی
 اور فرشتے ہر جگہ ہر کمر میں مومنوں کے گھر گھر پہنچتے ہیں مومنوں کے اوپر سلام کہے
 ہیں دین ایمان کی سلامتی کی مومنوں مسلمانوں کو بشارت دینے ہیں دعا کرنے ہیں * حَتَّىٰ مَطْلَعِ
 الْفَجْرِ * یہ فرشتوں کا اترنا اور سلامتی کی بشارت دینی اول رات سے لیکر نہایت وقت
 پید ا ہونے تک صبح صادق کے وقت تک ہی جب تک سپیدی صبح کی نکلتی ہی * ایک
 روایت حدیث میں ہی جو روح ایک فرشتہ ہی بزرگ برادر شہید ہی ہر اسکا عرض
 کے نیچے ہی اور باؤن اس کے ساتویں زمین کے نیچے * ہزار ہر میں اس کے ہر ایک ہر اسکا
 ساری دنیا سے برآ ہی ہر میں اس کے ہزار چہرے ہیں اور ہر ایک چہرے میں ہزار دہن
 ہیں مینہ ہیں اور ہر شہد میں ہزار زبانیں ہیں اور ہر ایک زبان سے وہ جودی نعمت کسا ہی جودی
 بولی ہو لٹائی جو ایک بولی دوسری بولی سے ملتی نہیں * ہر ایک بولی میں پاک پروردگار
 کی تسبیح کرنا ہی ثناء صفت زمریف کرنا ہی * اور اسکی تسبیح کرنے میں ساتویں آسمان کے

فرشتے خدا سے تعالیٰ کو پہنچ کرتے ہیں تسبیح کرتے ہیں * عرض کے بعد کوئی چیز اسے تعالیٰ نے اس روح فرشتے سے پرستی نہیں بنائی صحت م کو تسبیح کیا کرتا ہی * پھر وہ فرشتہ بھی اس رات کو پاک پروردگار کے حکم سے آپ کو جو تاکر کر دنیا میں آتا ہی * اور کتابوں میں لکھا ہی جب نسب قدر ہوتی ہی تعالیٰ کی طرف سے جبریل * م کو حکم ہوتا ہی جو ان کو لاکھوں کروڑوں فرشتوں کے ساتھ دنیا میں آتے ہیں ایک بہر نشان تختہ انو کا ان کے ساتھ ہوتا ہی کہ جس کی چھت کے اوپر رکھتے ہیں اور فرشتے زمین میں بہر کرتے ہیں پھر ان میں ایک گھر میں موشوں کے داخل ہوتے ہیں * جس گھر میں گناہ ہوتا ہی یا رخصت ہوتی ہی یا سراد کے اسباب سے بچھ ہوتا ہی دھواں گھبرا مردنگ کتاب شد اب یا اسباب شراب کے سرائی پیٹے ہوتے ہیں ان گھر میں موشوں میں داخل ہوتے اور سب گناہ جانتے ہیں * جو مومن مسلمان عاقلانہ نماز پڑھتا ہی ذکر کرتا ہی قرآن پڑھتا ہی اہل کام کرتا ہی اسکے اوپر سلام کرتے ہیں جو کوئی دعا کرتا ہی آمین کہتے ہیں اور حضرت جبریل اور فرشتے موشوں کے ساتھ معاف کر کے ہیں * تھہ چومے ہیں نشانی علامت ان کے ہاتھ چومنے کی یہ ہی کہ اس وقت نرم ہو جاتا ہی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں اور خدا سے تعالیٰ کی رحمت موشوں کے اوپر نازل ہوتی ہی آتی ہی * خدا سے تعالیٰ کی بخشش بخشائیں پاتے ہیں قدر منزلت موشوں کی دنیا آخرت میں بلند ہوتی ہی * پھر جب صبح نزدیک ہوتی ہی حضرت جبریل * م نسب فرشتوں کو پکارے ہیں کہتے ہیں اب چلو آسمان کی طرف پھر سب فرشتے حضرت جبریل کے ساتھ ہوتے ہیں جھنڈا اٹھا لیتے ہیں آسمان کو چلے جاتے ہیں * پھر فرشتے حضرت جبریل سے پوچھتے ہیں ہی تعالیٰ نے موشوں مسلمانوں پر رسول اسے م کی امت کے ساتھ کیا کیا * جبریل * م فرشتوں سے کہتے ہیں ہی سچا تعالیٰ نے ان کے اوپر رحمت کی مہربانی کی نظر سے دیکھا ان کے گناہوں کو معاف کیا بخشا * سو اسے چار گروہ کے چار طرح کے آدمیوں کے جو مومن مسلمان کہلاتے تھے ان کو نہ بخشا * فرشتے پوچھتے ہیں وے کون لوگ ہیں جو ایسی رحمت سے محروم رہے * جبریل * م کہتے ہیں ایک وے لوگ ہیں جو شراب خمر میں ہمیشہ شراب پیئے رہتے ہیں * دوسرے عاق وے لوگ ہیں جو اپنے ماباب کو آرا دیتے ہیں ناخوش کرتے ہیں * تیسرے وے لوگ ہیں جو قاطع رحم ہیں اپنے بہن بھائی خویش قریبوں کے ساتھ جو نہ نہیں کرتے نہیں ملتے ان کا ہی یا نہیں لانے آپس میں لڑتے ہیں ناخوشیاں کرتے ہیں اخلاص یا شفقت دینا لپکا ہیں

کرنے * جو نئے مشاجن و سے لوگ ہیں جو آپس میں کینہ رکھتے ہیں اور اپنے بھائی مسلمانوں سے دشمنی کرتے ہیں آپس میں بات نہیں کہتے ناخوش بیان بد اخلاقیان کرتے ہیں * ان چار کردہ کو مذبحشا اور سب کو بحشا * اسے تعالیٰ سب مومن مسلمانوں کو توفیق بخشنے اچھے کام اچھے عمل اچھی خصصون کی اور بڑے کام بڑے عملوں میں بڑی خصصون میں نہ دالے سب طرح سے ایمان مسلمان میں ستار کھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیرونی متابعت میں رکھے * اسی بات میں سب طرح کی دین کی دنیا کی خبر ہی خلی ہی * آمین آمین آمین * سورہ بقرہ ۱۹۱ ہی ! اس میں آتھ آیتیں ہیں جو راتوں سے کلمے ہیں سو پھپھاتے حرفت ہیں *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَمْ یَكُنِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا * نہ نئے و سے لوگ جو کافر ہوئے کافر رہے کافر ہی مرے * مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ * کتاب والوں کی کردہ سے ہو دو تورات کے تابع حضرت موسیٰ * م کی امت نصاریٰ انجیل کے تابع حضرت عیسیٰ * م کی کردہ * وَالْمُشْرِكِیْنَ * اور مشرک لانے والوں کی کردہ سے ہو کافر رہے کافر مرے بلے سب کون تھے * مُنْفِکِیْنَ * جدا ہونے والے مومن کی کردہ سے ان سب میں آپس میں ان کے کچھ فرق نہ تھا کوئی کسی کو جان نہ سنا تھا کافر کون ہی اور مومن کون ہی سب کوئی اپنے اپنے طریق میں یکساں تھے برابر تھے * یو د کا ایک دین تھا سب ہو د اس دین کے تابع تھے حضرت عیسیٰ * م کے اوپر ایمان نہ لاکر کافر ہو رہے تھے * نصارا کا ایک دین تھا سب نصارا اسی دین میں تھے دین کی حقت اصل راہ بھول رہے تھے * مشرکوں کا بھی ایک عقیدہ تھا دے بت پر جنت تھے گمراہ تھے سب کوئی اصل کام سے بلے جرتھے اور رستوں میں عادیون میں بند تھے * جو لوگ ایمان کے لائق تھے و سے ایمان کی راہ بنا سکتے تھے اور جو لوگ کفر کی طبیعت رکھتے تھے کافر رہنے کے لائق تھے آپ کو اچھا جانتے تھے خوب بوجھتے تھے * ہر کوئی اپنی اپنی راہ و رسم کو بھلا جاتا اور یہ نہ معلوم تھا کہ کس کے اوپر ایمان لائے اور ایمان کی حقیقت کیا ہی مسلمان کی باجہر ہی اخلاص سکو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں سچا کون ہی اور جھوٹا کون ہی * جھوٹوں بہون سے جدا نہ کرنے تھے ان کے درمیان تفاوت ظاہر نہ تھا لائق نالائق میں تمیز نہ تھی * حَتّٰی تَاْتِیْھُمُ الْبَیِّنَةُ * جس وقت تک جب تک ایمان سب لوگوں کے اوپر یہ ایت کے واسطے راہ بنانے کو جدا کر دینے والا ہی اور

باطل کا فساد نہ کر دینے والا سچ اور جھوٹ کا رد سحر ذلیل ظاہر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نبی اللہ خدا ہے تعالیٰ کی طرف سے مینا مبرہر جس میں نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بہت متبرون کے
 ساتھ آج سب کے اوپر انکی پیغمبری کا سچ ظاہر ہوا ایک برائی دلیل ان کے کھینچے ہوئے کی ہر
 ہا جہانی نے کچھ کسی سے تسلیم نہ ہوئے تھے نہ برائے تھے غلط کہنے نہ جانتے تھے اس حال میں قرآن مجید لائے
 خدا تعالیٰ کا کلام ایسا حکم لائے لاکھوں کروڑوں برائے ہوئے فاضلین نے اسکو قبول کیا مانا ایمان
 لائے اور ہزاروں کافروں دشمنوں نے چاہے ایک سورت کے برابر بھی قرآن کی سورتوں سے
 کہہ لا دین کہنے کی جگہ باونیں جو یہ خدا کا کلام نہیں آدمی کا نام ہی ہے کہ لائے ہیں ہم بھی کہہ سکتے ہیں
 ایسی بات ہم بھی کہہ لایں گے بہت مرہمت کرتے رہے بہت فکریں کرنے رہے یہی سخت کی ایک سورت
 کے برابر چھوٹی سورت کے برابر بھی کہہ سکے سب دشمن عاجز ہو رہے زرد ہو گئے ایسا جبراً
 سحر لائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک وہ سحر جاری رہا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی دوست
 دلیل ہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی اور وہی ہی روئے دلیل قرآن مجید اپنے ساتھ لائے اسی
 بات کو فرمانا پاک پروردگار ۱۰ یَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۱۱ برہمائی رسول اپنی امت کے
 اوپر عظیم کرنا ہی کے کھلاتا ہی آیت کو صحیفے کاغذ لکھے ہوئے وہ پاک ہی عیون سے ہرگز سے بل فائدہ
 یہ وہ باتوں سے غلیبوں سے فساد کی چل چل باتوں سے اور ایسا پاک ہی صحیفہ ہی جو جھوٹ سے نہایت
 سے باطل سے بل ہر باون سے دور ایک ہی اور وہ قرآن مجید ہی پاک پاکیزہ اچھے گھر کی راہستہ کی راہ
 بنانا ہی سب کتابوں کی ہر آیت اس کتاب میں جمع ہے ۱۰ فیہا کتب قیمۃ ۱۱ ان پاک
 صحیفوں میں قرآن کی جدی حدی سورتوں میں ان کاغذوں میں جو لکھے ہوئے ہیں حکم باتیں حکم کی
 باتیں حکم احکام خبریں نصیحتیں لکھی ہوئی ہیں ہر ایک سورت حکم کتاب ہی ہر سورت میں
 ہر طرح کے فائدے ہیں ۱۰ وہ مائیں لکھی ہوئی ہیں تمام قرآن میں جن باتوں سے سب مومن
 مسلمان اچھی راہ بہشت کی راہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی راہ باون دوزخ سے چھوٹیں بہشت
 میں خدا تعالیٰ کے قرب کی دولت دیدار کی دولت کو پہنچن ۱۰ بل سب فائدے ہیں محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور قرآن مجید کے لائے کے ۱۰ حضرت نبی صاحب عم کے آئے سے پہلے سب لوگ
 اپنی اپنی راہ رسم ہیں آئین کے اوپر تھے آپس میں درم برسم تھے ۱۰ پوری غفلت جماعت نادانی
 کی راہ میں چلے جاتے تھے مومن کافر میں فرق ظاہر نہ تھا کسی کو معلوم نہ تھا لایق کون ہی نابالغ کون ہی

سب اچھے بُرے گتہ دہرے تھے * ابو بکر صدیق اور اوروں سب اصحاب مومنوں مسلمانوں میں اور
 ابو جہل ابولہب اور سب کافروں میں کچھ فرق تفاوت نہ تھا * جب خداے تعالیٰ کی طرف سے
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے ہو کر آئے اور محکم کلام خدا کا لائے سب طرح کی خیر خواہی کی
 باتیں قرآن مجید کی سب کو سب باتیں بعضے لوگ جو اصل سے سعادت مند تھے کلامِ سُننے کی
 توفیق پائی رسولِ عَم کے اوپر ایمان لائے رسولِ عَم کو سچی جانا پاک پروردگار کو بچا کتاب کو مانا
 آخرت کے اوپر یقین کیا خداے تعالیٰ کے حکم بجالائے کلمہ پڑھا روزہ رکھا نماز پڑھی مال کی زکات
 دی حج لیا اور جو کچھ نکر مانا نکاسا نکاسا مومن ہوئے مسلمان کہلائے ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتوں کو پہنچے * اور ہنسے
 لوگ جو اصل سے کم نعت تھے دے آدمی حضرت محمد رسولِ عَم کے اوپر ایمان نہ لائے اُن کی مات
 نہ سنی کہ جانا خداے تعالیٰ کو نہ پہچانا قرآن نہ پڑھا نہ جھگڑا مانا آخرت کے اوپر ایمان نہ لائے بعضیں
 رہے نکر خداے تعالیٰ کے بچ نہ لائے کلمہ نہ پڑھا روزہ رکھا نماز نہ پڑھی نہ کچھ کام منع کئے گئے
 تھے وہی کام کرتے رہے ہمیشہ دنیا کے پیچھے غفلات کے کرتھے نادانی کے کوئے میں ڈوبے رہے * یہ لوگ
 کافر رہے مشرک رہے منافق رہے مومنوں مسلمانوں سے جدا ہو کر دوزخ میں چلنے کے لائق ہوئے
 مومن کافرمیں فرق تفاوت ظاہر ہو گیا دوطرح کے حکم احکام دینا سہل کر آخرت تک جاری
 ہو گئے * ہزاروں لاکھوں قایدے اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کے پیدا ہو گئے ظاہر ہو گئے * وَمَا تَفَرَّقَ
 الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ * اور جدا ہوئے انسانوں نے کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اُن
 لوگوں نے جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی تو ریت انجیل والے یہود نصاریٰ * إِلَّا مِنْ بَعْدِ
 مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ * مگر پیچھے اس بات کے جو آئی اُن کے اوپر روشن دلیل ظاہر بھت
 نہ پہنچی * پیغمبرِ عَم اور قرآن اور پیغمبر سے محمد رسول اللہ عَم کے * اس بات کے پیچھے جدا ہو گئے حضرت
 نبی صلعم کے آنے سے پیغمبر ہونے سے پہلے سب لوگ یہود نصاریٰ تھے کتاب والے حضرت پیغمبر
 رسول اللہ عَم آخر زمانے کے پیغمبر کے اوپر ایمان رکھنے تھے کیونکہ خداے تعالیٰ کے کلام میں نوریت
 انجیل میں دیکھتے تھے حضرت رسولِ عَم کی صفت اور تعریف جو خداے تعالیٰ نے کی تھی * پڑھتے تھے
 یقین جانتے تھے کہ محمد آخر زمانے کے پیغمبر ہیں اُنکے تابع دار ہونے میں خدا کا حکم ہی * ہمیشہ انتظار میں
 رہتے کب آخر زمانے کے پیغمبر پیدا ہو دیں جو اُن کے اوپر ایمان لاویں سعادت باد بنیں * پھر جب
 حضرت نبی صاحب کو رسالت کا حکم ہوا پیغمبری آئی قرآن کی سورتن آئیں وحی آئے گی

خدا سے تعالیٰ کی طرف سے آنے لگی سب خلق کے اوپر ظاہر کیا جو میں آخر زمانے کا پیغمبر ہوں میرے
 تابع ہو جاؤ دو نون جان کی خیر خواہی پاؤ گے تب کتاب والے متزق ہوئے دو کروا ہو گئے بعض
 ایمان لائے بعضے کافر رہے خدا تعالیٰ کو ہر ایک کی حقیقت دلون کی چھپی بات معلوم تھی بعضے لوگ
 ان کتاب والوں میں ایسے تھے جو کتابوں کے پڑھنے سے ماننے نئے جو آخر زمانے کے پیغمبر ہو وینگے
 ان کے اوپر ایمان لانا ان کے دین میں داخل ہونا خدا کا حکم ہی اس میں بریقین رکھتے تھے لیکن
 آپ جو اپنے لوگوں میں سردار تھے بت لوگ ان کے تابع تھے اس سبب ان کو اور پختا بعد ار ہونا
 بڑا گنا تھا ظاہر میں کہتے تھے جو آخر زمانے کے پیغمبر پیدا ہوں تو ہم بھی ان کے تابع ہو وینے خدا تعالیٰ
 کی حکمت نے چاہا تو ایسے لوگوں کو بھی سچے لوگوں سے چمے مونسوں میں خدا کر دہ سے محمد رسول
 اللہ کو رسول روشن تر نون کے ساتھ ظاہر کیا جیسے برے میں فرق ظاہر ہو گیا جھوٹے سچے جدا ہو گئے
 مونسوں کو جو ایت کا درجہ ملا کافروں کے اوپر اللہ تعالیٰ کی رحمت قائم ہو گئی کہنے کو بامت میں
 بات ہوئی الامام دینے کی بگاڑ ہوئی ان لوگوں کی طرف اس وقت خطاب ہوا دگا کہ پہلے تم محمد رسول
 اللہ کے اوپر ایمان رکھتے تھے کتابوں میں صفت محمد کی پڑھتے تھے پھر کیوں پھر آئے کس سبب کافر ہو گئے
 تم نے محمد مصطفیٰ سے کائنات دیکھا انھوں نے کس بڑی راہ کے اوپر تم کو چلنے کہا ہمارے رسول
 نے وہی راہ بتائی تھی جو ہم نے سب پیغمبروں کو سب نق کو وہ راہ چلنے فرمایا تھا سو وہ راہ اغلاص
 کی اسل بگی راہ ہی اس پر یہ بات فرماتا ہی اللہ تعالیٰ وَمَا أَمْرٌ إِلَّا لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ اور
 حال یہ ہی جو حکم نکلتے گئے تھے یہ یوں دیکھا اس کتاب والے خدا سے تعالیٰ نے ان کو اور گناہ نہ فرمایا
 تھا سو اسے اس بات کے جو خدا کی بندگی کرین خدا کو پوجن خدا کے بندے ہو وینے مخلصین
 لَهُ الدِّينَ اس میں حال میں پوجن اس طرح سے بندگی کرین جو پاک کرینو الے ہو وینے خدا کے
 واسطے دین کو پاک کرنا دین کا اس طرح سے ہی جو اپنے ایمان میں کسی طرح کا شک نہ رہے نہ رکھن
 اپنا پیدا کرنے والا پالنے والا روزی دینے والا اجر لینے والا سب کام آئیوا لا خدا کو جانیں خدا سے
 تعالیٰ نے جو کچھ نبرد ہی آگے کی یہ مجھے کی کیا ہو اتھا کیا ہو و دگا جس جس طرح سے نبرد ہی اسی طرح
 سے سچ جانیں خدا سے تعالیٰ کی نبردوں کو چھوٹھ سے پاک جانیں اور جو کچھ فرمایا ہی کرنے کو نہ کرنے کو کرنا
 نہ کرنا قبول کرین خدا سے تعالیٰ کے حکم کے خلاف کرنے سے اپنے دل کو اپنے من بدن کو اپنی زبان کو اپنے
 زبان کو پاک کرین خدا سے تعالیٰ کی بندگی میں باد میں او رکبی کی بندگی یاد نہ ملا وین اور اپنے دل کو سو اسے

خدا کی یاد کے اور کی یاد سے سوا اے خدا کی محبت کے اور کی محبت سے سوا اے خدا سے تنہا
 کے اخلاص کے اور کے اخلاص سے پاک کرین * جَنَّافًا * میل کر نیوالے ہووین پھر نہ والے ہووین
 جھوٹے عقیدہ دن سے نیچے جہنم دن کی طرف اور برسی راہ سے ابھی راہ کی طرف برے کاموں سے
 ابھی کاموں کی طرف بری باتوں سے ابھی باتوں کی طرف * غفلت سے یاد کی طرف باطل سے حق کی
 طرف رغبت کرین ابراہیم عم کا طریق جو اصل طریق پہنچا مات ہی اُس کو قبول کرین * وَ يَقِيْمُوا
 الصَّلٰوةَ * اور نماز پڑھتے رہن اپنے حق میں کہ خدا کی زندگی میں قائم رکھن جس خاوند نے عقل
 دی شعور بخشا اُس کا شکہ کرین اُس خاوند کو سجدہ کرین * ایسی مہربانی ایسے رحم کرم کر نیوالے
 صاحب کے آگے کھڑے ہووین عاجزی کرین زمین میں اپنے سر رکھن گہری گہری منوروی
 نہ کرین اُس کے حکم کو سر کے اوپر رکھن ہمیشہ عاجزی کرنے رہن * وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ *
 اور مال کی اپنے زکات دیوین جس پروردگار نے مال بخشا اُس کا نیک بھلا دین مال کی
 لالچ نہ کرین * وَ ذٰلِكَ * اور یہی بات ہے جو حکم تھا سب کتاب و انون کو یہود و نصارا کو
 فرمایا تھا کہ اپنے دل کو کفر سے شرک سے فدا کرے پاک کرین اخلاص کے ساتھ محبت کے ساتھ
 خدا سے تنہا کی زندگی کرنے رہن جان سے دل سے حق سے خدا کا حکم بجا لاوین باطل کو جھوٹ کر
 حق کی طرف آدین نماز پڑھن اور زکات دیوین * دین الْقِيَمَةِ * یہی بات اتنی ہی بات
 محکم دین ہی بات مسلمان کی دین ہی سیدھی راہ ہی * محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب
 کئی کو اسی دین معنی اسی راہ کے اوپر بلانے ہیں * خدا سے تنہا نے آگے بھی سب خلق کو یہود
 نصارا کو اسی دین کی طرف بلایا تھا اب بھی وہ اسی دین کی طرف بلاتا ہے * پھر ان کا فروع کتاب
 و انون نے کیا تناوت دیکھا مسلمان کے دین معنی جو قبول نہیں کرتے کیا سب ہو اگے مان کر اب
 نہیں مانتے وہی ایک حکم ہی وہی ایک بات ہی * جو اس اصل بات معنی اور مسلمان کے دین معنی
 کچھ تفاوت ہو تا فرق ہو تا تب لازم تھا ان یہود و نصاریٰ کو جو مسلمان کے دین کو نہ مانتے اور مانی
 تفاوت سے کہ دین مسلمان کا جھوٹا ہے * پھر جو اس اصل بات معنی اور اس دین معنی کچھ تفاوت
 نہیں اصل راہ معنی جو اخلاص کی راہ ہی محبت کی راہ ہی بندگی کی راہ ہی سب پیغمبروں کی
 راہ ہی حضرت ابراہیم خلیل اللہ و م کی راہ ہی اُس راہ معنی اور مسلمان کے دین معنی کچھ
 فرق نہیں تو کیوں نہیں قبول کرتے * سب کتاب والے اپنی کتابوں کو پڑھتے تھے کتابوں کے پیچیدہ دن

کو سمجھتے تھے صوفیوں کی تائید و تائید کی کرتے تھے پر اخلاص کی راہ جو اصل راہ ہے علموں کی
 جانب سے سب بھول گئے تھے * محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی طرف سے آکر اسی اصل دین کو ظاہر
 کیا ہے یہی مسلمانوں کا دین ہے سب کسی کو بھی دین درگاہ ہے یہی راہ چاہئے * اسی واسطے اب
 بغیر اس دین کے کوئی دین اللہ تعالیٰ کے پاس قبول نہیں اسی سبب کتابوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف
 تھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف تھی اور صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلے زمانوں سے اللہ
 تعالیٰ نے سب طرح بیان کی تھی اور خبر دی تھی سب کسی کو فرمایا تھا کہ محمد آخر زمان کے پیغمبر جو وقت
 میں پیدا ہو دین اور اپنے دین کو ظاہر کریں سب کو چاہئے جو ان کے اوپر ایمان لائیں ان کے نافع
 ہو دین جو کچھ دے کہ جس راہ میں لگاؤں قبول کریں * اس وقت سب کسی نے بھی قوت قرار کیا تھا *
 اب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے کے بعد گئے جو کوئی ایمان لایا جس نے مسلمانوں کا دین قبول کیا اور
 جو کوئی قیامت تک قبول کرے گا وہی خدا ہے تعالیٰ کے پاس مقبول ہی پیارا ہی * اور جو کوئی ایمان
 نہ لایا دین قبول کیا اور جو کوئی قیامت تک قبول کرے گا وہی کافر ہی مردود ہی نامقبول ہی *
 اس بات کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے * اول فرمایا جو سب ایک طرح کے اوپر ہو رہے تھے جو تھے سچے مل
 رہے تھے پھر روشن دلیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے فرق ظاہر ہو گیا جو تھے سچے
 سے کافر مومنوں سے جدا ہو گئے کافروں کے اوپر جنت قائم ہوئی * پھر اللہ تعالیٰ کافروں کے اور مومنوں
 کے آخر کی خبر دینا ہی دونوں کروہ کی آخرت کی بات فرماتا ہے * إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا * تحقیق وہ
 لوگ وہ آدمی جو کافر رہے کر وہ نہ ہوئے مسلمانوں کا دین قبول کیا کافر ہی مرے * مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
 کتاب والوں کی کر وہ سے یہود و نصاریٰ * وَالْمُشْرِكِينَ * اور مشرکوں کی کر وہ سے جو بُت
 پرست والے ہیں * اُن سب کر وہ سے جو کوئی نہ سمجھا کافر * مسلمانوں کا دین قبول نہ کیا یا قبول
 کر کر خدا کے واسطے اپنے دین کو باک صاف کیا شک شبہ اپنے دل سے دور نہ کیا اخلاص کی راہ
 نہ پلا باطل سے حق کی طرف نہ آیا نہ رہے ہی زکات نہ دی اس طرح کے لوگ * فِي نَارٍ جَهَنَّمَ
 دوزخ کی آگ میں گرے جائیں گے * خَالِدِينَ فِيهَا * ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہیں گے *
 أُولَٰئِكَ * وہ سب لوگ ایمان نہ لائے * اِلَّا شَكَّ شَبَّہ اپنے دل میں رکھنے والے خدا کی بندگی
 اخلاص سے نہ کرے نہ لائے باطل کی راہ سے جو تھے راہ سے حق کی راہ میں سچ راہ میں نہ لائے نہ لائے
 نہ پڑتے نہ لائے زکات نہ دینے والے * هُمُ شَرُّ الْبَرِيَّةِ * وہ ہیں بدترین مخلوق عالم کے جو یہ لوگ پڑے

آدمی کتوں سے سورتوں سے بیلوں سے گدھوں سے بھی بدتر ہیں * حیوانوں کو عقل نہیں
 اس سب معذور ہیں، کچھ نہیں جان سکے کچھ نہ پوچھے جاویں گے * ان لوگوں کو عقل نہیں اور سورتوں
 اور رسول و پیمان کے نیچے پھر اس طاقت پر اپنی سمجھ کو بڑا کر دیا اور دنیا کی باتوں کو دنیا کے
 کھالے سینے کی باتوں کو غائب سمجھے ابہ تعالیٰ کو اللہ کے رسول اور دین کے حکم احکام کو کچھ نہ سمجھے
 ایمان نہ لائے کافر رہے جو سے کام کرتے رہے اپنی دنیا کی سعادت آخرت کی دولت خاک منہ ملائی
 اپنی ہمیشہ کی بادشاہی کو دوزخ کی آگ سن جلائی * یہ کافروں کا حال ہی انکی آخرت کا * اللہ تعالیٰ
 یہ منوں مسلمانوں کو اسلام مسلمان کی راہ منین قائم رکھے کفر کی شہرہ کی بلا سے بچا دیوے *
 اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا * تحقیق دے لوگ جو ایمان لائے مسلمان کا دین اور جو کچھ مسلمان کے دین
 منین قبول کیا * وَعَمِلُوا الصَّٰلِحٰتِ * اور اچھے عمل اچھے کام کئے ادب سے انصاف سے
 حس و منت فرمایا اور جس طرح فرمایا ابھی نیت ابھی صورت سے * اُولٰٓئِكَ * یہی سب
 لوگ ایمان لائے یقین رکھنے والے خدا کی زندگی ادب سے انصاف سے کرنا والے * ہم خیر
 البریۃ * یہ ہیں بتر لوگ بہت اچھے آدمی اچھی سمجھ والے اچھے کام کرنے والے بتر خلق عالم
 کے جنہوں نے اپنی ہمیشہ کی دولت کا ہمیشہ کی بادشاہی کا کام دینا ہی منین کر رکھا * جزَاؤْهُمْ *
 جزا انکی بدلا ہے آدمیوں کا جو اچھے آدمی اچھے کام کرنا لے ہیں * عِنْدَ رَبِّہُمْ * انکی پاک بردگار
 کے پاس تیار ہی موجود ہیں * جَنَّٰتُ عَدْنٍ * باغ ہیں ہمیشہ قائم رہنے والے تو تھے بھوتے والے
 نہیں دے باغ جن باغوں میں اچھے اچھے مکان خوب گھر ہیں رہنے کے واسطے روپے کے سونے کے
 موتیوں کے لعل کے یاقت کے جن گھروں میں سب طرح کی خوبیاں تیار ہیں نعمتیں ہر طرح کی موجود
 ہیں باغوں میں سب طرح کے میوے ہیں بہار ہیں گہرا ہیں * تَجْرِیْ * جاری ہیں بہتی ہیں
 پانی حانی ہیں * مِّنْ تَحْتِہَا الْاَنْهَارُ * ان باغوں کے درختوں کے نیچے سے ندیاں نہریں پانی کی شہد کی
 شراب کی دودھ کی چچا ہیں سویوین * خَالِدِیْنَ فِیْہَا * ہمیشہ رہنے والے ہیں بے اچھے لوگ اس
 بہشت میں ایسی خوبیوں کے باغوں میں اسے اچھے گھروں میں خوشی سے آرام سے * اَبَدًا *
 ہمیشہ ہمیشہ کبھی مرینگے نہیں کبھی آزادی نہوینگے کبھی کم فوٹ نہوینگے کبھی پورے نہوینگے کبھی
 ناخوش نہوینگے نہوینگے * اِنِّہُمْ اُنْ گھر دین سے باغوں سے باہر نہنگنے کو دل بچا ہر گاہ ہمیشہ خوش حالی
 میں آرام میں رہینگے * رَضِیَ اللہ عَنْہُمْ * راضی ہو اسی خوش ہو اسی اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے

ان اچھے آدمیوں سے جنہوں نے دنیا میں اچھے کام کئے خدا کے رسول کے حکم کے موافق عملے خدا
 رسول کو اپنی رکھا حکم کا خلاف نہ کیا ہمیشہ بندگی میں یاد میں اخلاص میں رہے ﴿ وَذُخِّرَ عَنْهُ ﴾
 یاد رہے اچھے لوگ بھی راضی ہوئے خدا سے تعالیٰ سے دنیا میں ہر حال میں طرح خدا تعالیٰ کی رضا سے
 میں رہے آخرت میں راضی ہو دیئے راضی رہیں گے بندگی عبادت ان کی ہوں ہو دیگی سب طرح
 تمہیں غیبیان آرام خوشی ہے ہمیشہ راد و ابنا دیدار خدا سے تعالیٰ اپنے نسل و کرم سے انکو بخشیا
 ہر طرح خوش ہو دیئے ﴿ ذٰلِكَ ﴾ یہ دولت یہ نعمت یہ نعمت بیان ہے آرام بہشت کے اور
 دیدار اللہ تعالیٰ کا جو کچھ بیان ہوا ﴿ لِيَمُنَّ بِنَبِيِّهِ ﴾ اس اچھے آدمی کے واسطے ہی اس بندے کا حق
 ہی جو نئی دے دینا میں ﴿ رَبِّهِ ﴾ اس پروردگار سے ہمیشہ اپنے عاوند کے عذاب سے خوف
 کرتا ہی اپنے صاحب کی ناخوشی سے ڈرتا ہی اور اس بات سے ڈرتا ہی جو میں اپنے پروردگار
 کو بھولوں گا تو وہ بھی مجھ کو بھولے گا اس در میں ہمیشہ بندگی میں یاد میں اخلاص میں محنت میں رہتا ہی
 ﴿ سُوْرَةُ الزُّرُّوْتِ ﴾ میں اس میں آٹھ آیتیں ہیں گاہے میں ایک سو اچاس حرف ہیں
 اس صورت میں قیامت کے احوال کا بیان ہی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی حقیقت دیتا ہی تو
 سب کوئی جانیں کیا بات ہی اس دن کی کیا خفیت ہی اس روز کی اور جو کوئی جیسا کرے جیسا
 پاوے گا ﴿ تِسْعُوْنِ سِنِ لُكْهَیْ جُوْہِ تَحَیْ حَصْرَ رَاْتِ لَکْذٰلِکَ اَیَّاکَ ہِرَ رَاْتِ کُئِیْ نَحِیْ ہِرَ سُوْرَتِ
 نازل ہوئی اتنی ﴿ حَضْرَتِ رَسُوْلِیْ ﴾ میں نے دن نہونے دیا اسی وقت رات کو اندرون محل سے باہر نکلے
 اصحابوں کو خبر دی یہ سورت پہنچائی سب کو سنائی اور فرمایا اے خدا سے تعالیٰ کی پرستش کرو
 تمہارے مت رہو غفلت نہ کرو کام کرو بندگی بجالاؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَہَا ﴿ حَسْ وَتِ جَنْبِیْ دُکْیَ جَیْکِیْ ہَلَاکِیْ جَیْکِیْ زَمِیْنِ بَرَا
 ہلانا اس کا سخت ہلانا ﴿ اَمْرَ اَفِیْلَ ءَمِ ﴾ کے صور دم کرنے میں نہ سزا بھونکنے میں اسکی آواز
 کے ہوں ہیبت سے ایسی سخت جنبش ہو دیگی زمین کے شہن جو کوئی سویاں محل عمارت زمین
 کے اوپر باقی نہ ہیگی سب عمارتیں گر پڑیں گی دھم جاوے گی اور زمین کا پتہ کا پتہ ہلنے ہلنے تو
 جاوے گی ریزہ ریزہ ہو جاوے گی پھر اونچا نیچا زمین میں کچھ نہ ہوگا نام زمین یکساں برابر ہو جاوے گی
 زمین کی صورت بدل جاوے گی سخت روپے کی سی ہو جاوے گی ﴿ اِسْ صَوْرَ کِیْ آوَارُ دُوْا رِہُوْیْ اُوْرِ

زمین کا لرزنا ہمارا بھی دوبار ہو ویرگا * پہلی بار کے ہمارے منہ جو بیان کر چکی تھی وہ بران ہو جاوینگے
 بستیاں آجارت ہو جاوینگیں آدمی ہوں ہیبت کھا کر مر جاوینگے * کوئی جاندار دنیا میں جتنا نہ رہے گا سب
 مر جاوینگے * پھر اُس وقت اللہ تعالیٰ یہ بات فرماوے گا اِیْنَ الْجَبَاثِرُ وَاِیْنَ الْفَرَاغَةُ وَاِیْنَ
 الَّذِیْنَ اَكَلُوْا رِزْقِیْ وَاَعْبَدُوْا غَیْرِیْ لَمَنْ الْمَلِكُ الْیَوْمَ یَسْ كہاں گئے وہ غائب
 ہو کر کون کس فرعون کا مانا ہے بادشاہ سردار جو اپنے وقتوں میں اپنے کو برآ جانتے تھے
 کسی کو غافل نہیں نہ لاتے تھے * کہاں گئے اور کیا ہو گئے وہ لوگ جو رزق ہمارا کھاتے تھے اور
 بندگی ہمارے غیر کی کرتے تھے * کس کا ہی ملک آج کے دن کون کا وہاں ہے ملک کا بادشاہ ہو گا بادشاہ
 قائم دائم کون ہی * پھر اُس وقت جو اب دینے والا کوئی نہ ہو ویرگا پاک پروردگار اپنا جواب آپ
 یویرگا دے ویرگا اللہ الواحد القہار یعنی اللہ تعالیٰ کا ہی یہ ملک پادشاہ ہو گا بادشاہ قائم دائم
 اللہ تعالیٰ ہی ہے * وہ ایک ہی دوسرا شریک اس کے ملک میں بادشاہ ہی میں سب طرح کے کال میں
 اور کوئی نہیں * تمہاری غالب ہی وہ سب چیز کے اوپر سب کسی کے اوپر * اُسے حکم کے آگے کسی کا
 حکم چل نہیں سکتا کوئی دم نہیں مار سکتا * پھر چالیس برس تک تمام عالم نیست ناو در ہر گناہ نشان
 سب چیز کا سب کسی کا جاننا ویرگا جہان نام سن سان ہو ویرگا * پھر چالیس برس کے بیچے اللہ
 تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام بھر پور ہو وینگے صور کو عرش کے نیچے سے اُتارے گا
 حکم سے دوسری بار دم کو بینگے زمین جنبش کرنے لگی ہمارے ٹینگے آدمی حیوان جینے لگیں اپنی جگہوں پر
 سے اُٹھنے جاوینگے * وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَنْثَقَالَہَا * اور ہر زکا لگی زمین اپنے اندر سے اپنے
 بھاری بوجھوں کو * جنہے مُردے زمین میں گترے ہیں اول آخر کے اللہ تعالیٰ کے حکم سے جی اُٹھیں گے
 اور جو کچھ زمین کے اندر ہی باہر نکلتے ہیرگا * وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَہَا * اور اُس وقت کہہ گا
 آدمی کیا ہوا ہے اس زمین کو * جو آدمی کافر ہیں ان کو اُس حقیقت کی خبر نہیں تھی دونوں جہشون
 میں جہان ہو کر کہیں گے کیا حال ہی زمین کا * پہلی جنبش میں ہوں ہیبت کھا کر دیکھ کر جہان ہو جاوینگے
 کیا ہو کیا ہو ویرگا کیسا ہو ویرگا بھی کرنے پھریں گے اسی طرح کہنے کہتے ہوں سے مر جاوینگے * اور دوسری
 جنبش میں دوسرے ہمارے منہ بھی جب سب کوئی قبروں سے نکلتے جاوینگے کافر لوگ جی اُٹھیں گے اس حال
 کو دیکھ کر تعجب کریں گے حیرت میں رہیں گے کہیں گے یہ کیا حال ہی کیا حقیقت ہی کسی بات ہی کیا ہوا ہے زمین
 کو کہ سبھی کچھ اپنے اندر سے نکالے دیتی ہے سبھی مُردے زندہ جاتے ہیں اُٹھتے جاتے ہیں * اور جو کوئی

آدمی مومن بہن مسلمان بہن بے حقیقتیں دیکھ کر معلوم کریں گے آگے سب باتیں قیامت کے آنے کی ہو
 جو حقیقت ظاہر ہونے والی ہے اللہ تعالیٰ کے کلام سے قرآن سے حدیث سے معلوم کیا تھا ایمان رکھتے
 تھے یقین کرتے تھے جو ایک بار یہ سب کچھ باتیں بے سبب خبریں جو دی گئی ہیں ہونے والی ہیں البتہ
 خواہ وہ ہو وہی ان حالتوں کو دیکھ کر کہیں گے ہذا اما وعد الرحمن وصدق المرسلون یہ
 جو کچھ اعلیٰ ظاہر ہونے ہیں قیامت کے ہونے کے آثار ہیں قیامت کی نشانیاں ہیں * اور جب
 قبر دن سے باہر نکلیں گے نام جہان کا اور رنگ دیکھیں گے زمین سن سے مردوں کو نکلتے دیکھیں گے کہیں گے
 یہ وہ دن ہی جو رحمان نے فرمایا تھا نادمے وعدہ کیا تھا اس دن کے ظاہر کرنے کا اور پھر ہر دن نے سچ
 کہا تھا قیامت کا دن ہو رہا سو وہی دن آج کا دن ہے * **يَوْمَ مَنَعُ تَحَدُّثُ اَخْبَارَهَا** * اس دن
 معنی قیامت کے دن معنی جب یہ احوال بہ حقیقت ظاہر ہو دیں گی باتیں کریں گی اس دن تزییر کریں گی
 زمین سے اپنے خدا سے تعالیٰ کے حکم سے خبریں اپنی کہیں گی * جس وقت اللہ تعالیٰ سب بندوں سے
 سوال کرے گا دیکھو گا دنیا میں اچھا بر اکس نے کیا کام کیا تھا * بہت آدمی اپنے برے کاموں سے منکر
 ہو جائیں گے کہیں گے ہم نے برے کام کچھ نہیں کئے * تب زمین کو نام ہو دیگا جو کچھ جدیدیت تیرے اوپر کس
 کس نے کیا کیا نام کئے تھے * زمین بولنے لگیں گی جس کسی نے جس جس بگمہ جہان جہان جو جو
 کچھ کام کیا تھا سب کچھ کہیں گے ذرہ ذرہ خبر دیں گی * دنیا میں بھی زمین کو اللہ تعالیٰ نے علم بخشا ہے
 اب آدمیوں کے گناہ بہت ہوتے ہیں زمین کے اوپر تب خدا سے تعالیٰ کی درگاہ معنی زمین فریاد
 کرتی ہے روتی ہے داد چاہتی ہے * کبھی زمین کو صبر کرنے کا حکم ہوتا ہے کبھی عذاب آدمیوں کے
 اوپر آتا ہے * جیسے جو خیال زلزلہ ہو یا زلزلہ گرا تا رہے ہو طام آسمان سے اوپر لگا برسنے بجلی کا
 گرنے پانی کا نہ برسنا فحشاء اکال کا ہونا دشمنوں کی فوجوں کا آنا لوٹ مار قتل عام بندیر تھ آزاد
 دنیا بے سبب کچھ دنیا میں عذاب آنے ہیں گناہوں کی شامت سے * اور جب دنیا میں مومن مسلمان
 بہت ہونے ہیں زمین کے اوپر اللہ تعالیٰ کی بندگی بہت ہوتی ہے زمین خوش ہوتی ہے دعا کرتی ہے
 مومنوں کے واسطے خبر برکت آسمان سے اترتی ہے کھینچی اچھی پیدا ہوتی ہے ایمانی وقت پر اچھی طرح
 برسنے ملک میں آبادی ہوتی ہے ازدانی ہوتی ہے امن چین رہا ہے * اور مومن مسلمان
 جب مرتا ہے تو اس کے عمل موقوف ہونے کے سبب زمین روتی ہے اور کافر بدکار کے مرنے سے
 خوش ہوتی ہے * اور جس زمین کے اوپر کوئی مومن مسلمان نماز پڑھے مسجد اکرے چالیس دن

کے آگے و زمین اور زمینوں کے اوپر اپنا نافر کرتی ہے اپنی مائی ظاہر کرتی ہے کھنٹی ہے میں اسی
 جگہ ہوں جو میرے اوپر خدا سے تعالیٰ کی بندگی ہو ویگی سجدہ ہو ویرگا اور جس زمین میں سو میں
 مسلمان ہمیشہ نماز پڑھتا ہے سجدہ کرتا ہے وہ مکان اس کے مرنے کے مجھے چالیس رات دن اسکی
 جدانی سن رونا ہے دسرت انس رضی اللہ عنہ ایک حدیث کی روایت کرتے ہیں جو
 بر صحر ہر شام زمین کی ہر ایک جگہ آپس میں بو جھنپی ہے ایک مکان دوسرے مکان کو پہنچنا
 ہی میرے اوپر کوئی خدا سے تعالیٰ گایا کرنا والا کہ راہی کسی آدمی نے میرے اوپر قدم رکھا ہی کسی
 مصلو نے نماز پڑھی ہے کوئی مریبان کتہا نہیں کند راہیں پڑھا کوئی مکان کتہا ہے میرے اوپر خدا سے
 تعالیٰ کے یا کرنا والا نے قدم رکھا نماز پڑھنے والا نے نماز پڑھی ہے پھر اس مکان کی اڑی مکانوں کے
 اوپر فضیلت ظاہر ہوتی ہے اور حدیث میں آیا ہے اذان کی مانگ کی آواز چنانچہ وقت
 نماز میں مسلمان کہتے ہیں جہان تک پہنچی ہے جتنی آواز جاتی ہے قیامت میں وہاں تک
 کی زمین درخت گھاس پھوس اینٹ مٹی حیران اس آدمی اذان کہنے والا کے ایمان کی گواہی
 اللہ تعالیٰ کے حضور دیوینگے اور زمین قیامت میں سب کے کاموں کی سب طرح کی بردیگی
 بَيَانِ رَبِّكَ اَوْ حَيٍّ لَهَا بَوَاقِی رَمِیْن اُسے بولنے کا سبب یہ ہے جو تحقیق پروردگار نے میرے با محمد
 و می کی ہی زمین کی طرف حکم کیا ہے زمین کو بولنے کا نذر دینے کا فرمایا ہے جس سے اوپر
 جو جو کچھ کام کئے ہیں اچھے بُرے سب بیان کر دے کہہ دے ہر ایک کا حال ہر ایک کے کام زمین
 کہتی جاوے گی فلاں آدمی فلاں وقت فلاں جگہ میرے اوپر نماز پڑھی تھی جہاد کیا تھا نذر کا مہ کیا تھا
 فلاں سے فلاں جگہ تک علم لینے کے واسطے راہ چلا تھا اور فلاں آدمی نے فلاں جگہ میں نما کیا تھا
 حرام کیا تھا شراب پیا تھا قتل کیا تھا بواکھلا تھا اور اسی طرح آدمی کے ماتم پاؤں بد نما ہر کام کی
 گواہی دیوینگے جھوٹے سچ ذرہ ذرہ ظاہر ہو جاوے گا یَوْمَئِذٍ يَبْصُرُ النَّاسُ اَسْتَأْتَاتُ اس دن
 دیامت کے دن میں ہوینگے آدمی پر اگندہ گروہ گروہ ایک گروہ کافروں کا ہو ویرگا ایک مشرکوں کا
 ایک گروہ منافقوں کا ایک گروہ زماکاروں کا اسی طرح ہر ایک طرح کے بُرے کام کرنے والوں کے
 جھوٹے ظالم جواری شرابی پورے گھگ سب کے بُد سے بُد سے گروہ ہووینگے اور مومنوں مسلمانوں کے
 بھی بُد سے بُد سے گروہ ہووینگے عالم فاسل حافظ زاہد غازی خوشنویس عاقل خلق پر احسان کرنوالے
 خبر کی راہ تانبو الہر ایک کا بعد ابد ابد ابد ہو ویرگا ہر ایک گروہ کے بُد سے بُد سے سردار ہووینگے

بہت لوگ ان کے ہاتھ ہو دینگے ہر ایک کروہ من مومن کے جھنڈے سے ہو دینگے اور لوگ ان کے
 جھنڈوں کے پیچے ہو دینگے پھر اپنی اپنی قبروں سے اٹھ کر ادھر ادھر پھرینگے حساب گاہ من جادینگے
 پھر ایک جگہ سے حساب کی چھوٹ کر اور جگہ من بھینگے ہر جگہ ایک جہا حساب کتاب
 سوال جواب ہو دینگا کہیں سے کہیں پریشانی ہو دینگی * اس طرف سے اس طرف ادھر سے
 ادھر بعضے عرش کی دہنی طرف جادینگے بعضے بائیں طرف * پھر حساب کتاب سے چھوٹ کر ہشتی
 ہشت کو پھرینگے خوش حال خوش وقت و خوش انجام شہ عزت حرمت کے ساتھ اور دوزخی
 * و زخ کو پھرینگے جہنم پریشان کالہ شہ خوار سی حرائی کے ساتھ * پیروا عَمَّا لَهُمْ * نو دیکھائے
 جادوین ان سب کو عمل ان کے * ہر ایک کروہ کو ہر ایک آدمی کو جزا سزا ان کے کاموں کی دکھائی
 جادو سے جیسا کام جس کسی نے دنیا میں کیا تھا وہی دکھائیگا * اچھے کام کرنا والے اچھی خیانتیں
 باخ بنارہا ہے خوشی آرام دیکھینگے * بُرے کام کرنا والے بُری صورتیں خواریاں حشر میں پریشانیاں
 درد دکھ مار بیت طوق زنجیر اپنے اپنے اوپر پادینگے دیکھینگے * ذرہ ذرہ اچھے بُرے کاموں کی جزا
 سزا چوتنے کی نہیں * فَمَنْ يَعْمَلْ * پھر جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا * مِثْقَالَ ذَرَّةٍ * ذرے
 کے وزن برابر مرسون کے دانے کے برابر چھوٹی جیوشی کے برابر * خَيْرَ آيَةٍ * اچھا کام اُسکی
 اچھی جزا اُس کا اچھا بدلہ دیکھینگا پادینگا * وَ مَنْ يَعْمَلْ * اور جو کوئی عمل کرے گا کام کرے گا *
 مِثْقَالَ ذَرَّةٍ * ذرے کے وزن کے برابر چھوٹی جیوشی کے برابر * شَرَّ آيَةٍ * بُرا کام بُرا عمل
 اُسکی بُری جزا بُرا بدلہ دیکھینگا * تھوڑی تھوڑی بات بھی بھلی بُری چھوٹے کی نہیں جیسے کوئی
 آگے آدے گا جو کوئی دنیا میں ایمان لایا اللہ رسول کا حکم مانا آخرت کو برحق جانا اچھے کام کئے روز سے
 نازک نکات خیر خیرات اور خدا سے تعالیٰ کی یاد سن رہا دوستی محبت اللہ رسول کی اپنے دل
 میں رکھی حکم کا خلاف نہ کیا فرمانی نہ کی جو کچھ بھول چوک سے کچھ گناہ خطا ہو گیا تو یہ کی بخشش
 چاہنی ہر طرح دین کی راہ پر قائم رہا محکم رہا آخر کو ہر طرح اُس کا بھلا ہو دینگا * اور مومن مسلمان سے
 جو کچھ تقصیر گناہ دنیا میں ہو جائے ہیں بعضے گناہ ایسے ہیں جو ان گناہوں کی سزا دنیا ہی میں مومن کے
 اوپر ہو جاتی ہے بدن کی بیماری رنج بلا درد دکھ مال کا نقصان اولاد کا مر جانا و فراق پریشانی غم
 غمہ ایسی ایسی طرح کے عذاب دنیا میں دیکھ لیتا ہے پاک صاف ہو کر فرماتا ہے * پھر
 قیامت تک اُسکے اوپر کچھ سخت نہیں آتی ہشت کی راہ آسان ہو جاتی ہے * اور بعضے گناہ

ایسے ہوتے ہیں جو دنیا کا عذاب اُن گناہوں کی شدت دور کرنے کے واسطے کفایت نہیں کرنا
 پھر وہ گناہ قبر کے عذاب سے دور ہوتے ہیں * پھر بعضے گناہ ایسے ہوتے ہیں جو قبر کے عذاب
 سے بھی دور ہیں ہونے قیامت کے ہول ہیت حساب کتاب رنج اٹھینچنے بھوکھ پیاس
 سختیاں آٹھانے سے دور ہوتے ہیں * اور بعضے گناہ بعض مسلمان کے ایسے ہوتے ہیں جو قبر دوزخ
 معنوں پر سے ہوتے اُن گناہوں کی شدت نہیں جاتی * ایک ساعت سے لیکر پچاس ہزار برس
 تک بعضے بعض مسلمان گناہوں فحش و فحش کے سبب دوزخ معنوں رہینگے * جس کے دل معن ایک
 ذرہ بھی ایمان ہو ورنہ آخر کو دوزخ سے نکل کر بہشت معن داخل ہو ورنہ ہر ایک اچھے بُرے
 کام کی حقیقت اور جزا سس پاک پروردگار کو معلوم ہی * ہر ایک کو ہر ایک عمل کی جزا سرا
 ثواب عذاب جس قدر عدالت کی رو سے چاہئے درکار ہی پہنچا دیگا * اور نفس کرم کی بات جُدی
 ہی تھوڑے سے اچھے کام کے بدلے بہت کچھ بخشے بے حساب بخشے وہ خود ہی مختار ہی * اور جو کوئی
 کافر یا مشرک رہا ایمان نہ لایا خدا سے تالی کی مذگی نہ کی روز سے نماز کی قدر بخیر خیرات نہ کی
 آخرت کو بھولا دیا اللہ رسول کو اپنے دل سے بھلا دیا دنیا کا بندہ ہو رہا دنیا ہی کی محبت معن رہا
 دنیا ہی کے لوگوں سے اخلاص رکھا دنیا ہی کے کام کر رہا اور آخرت کے بھلے کے کچھ کام نہ کئے ایسے
 بد بخت کا ہر طرح بُرا ہو ورنہ اور ایسے لوگ بے ایمان بد معنوں سے جو کچھ خیر خیرات ہو جاتی ہی
 کبھی کے ساتھ دے نیکی کرتے ہیں احسان کرتے ہیں کچھ خیر دیتے ہیں تسبیح پڑھتے ہیں کوئی ذرہ بہت خیر کام
 اُن سے ہو جاتا تو اُن کے ایسے عہدوں کو بھی پاک پروردگار رضایع نہیں کرتا ہی * ایسے کاموں کی
 جزا آخرت میں دنیا ہی معن دے پالیتے ہیں دیکھ لیتے ہیں * مال کی دولت کی زیادتی سونا دیا اولاد
 مراد کھانا پینا مزے آرام سب کچھ فائدے اُن کے دنیا معن نام ہو جاتے ہیں * پھر مرنے کے بجھے
 سب تیر خوں سے خالی ہاتھ جاتے ہیں آخر کو بے ایمانی کے سبب دوزخ معن پڑے ہیں * اس بات
 سے جانا چاہئے جو جہاں چاہئے جو ایمان کے برابر کوئی نعمت نہیں اور بے ایمانی کفر کے برابر کوئی بد بختی
 نہیں * اچھے کام اچھی خصائیں اچھی راہ سب طرح کی بھلائی کی بات خیر خیر ایمان اور مسلمان کے
 طریق معن اللہ تعالیٰ نے رکھا ہی * اور بُرا کام بُری خصائیں بُری راہ سب طرح کی بُرائی کی بات
 خرابی کفر کفر خیر معن شرک معن فساد معن رکھا ہی * آخر کو بُرا بُرا بھلے کا بھلا ہو ورنہ * سبب دوزخ
 قرآن مجید معن سے ایک بے صورت بھی کفایت کرتی ہی * حدیث معن آیا ہی کہ ایک آدمی نے حضرت

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے یہ آیت سنیں فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره
 ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره اسنے سنکر کہا حسبي حسبي لا ابالي ان لا اسمع غيره
 جیسے بس ہی بس ہی مجھکو نصیحت کے واسطے اور منصافقہ نہیں جو کوئی اور آیت قرآن کی
 سوائے اس آیت کے نہ سُنوں اسی آیت میں نام نصیحت کی سمجھنے کی بات ہی ہے خبر منق
 اس سورت کی لکھا ہی جو ایک شخص حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا
 اور عرض کی اسنے بارہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن سکھاؤ حضرت رسول نے بھی سوچ کے یہ بات حضرت
 امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا جو اسکو قرآن سکھاؤ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اسکو
 اذ از لزلت الارض سکھا دیا برتھا دیا اس نے کہا کہ بات ہی مجھکو بس ہی مجھکو میں نے
 قرآن سیکھا لیا حضرت علوی نے چاہا جو اذ رہی کچھ اسکو سکھا دیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا وہ فقد فقه الرجل یعنی چھوڑ دو بس کہ وہ تحقیق بہ مرد بین کا عالم ہو گیا
 وانا ہو گیا جو اصل بات تھی اس شخص نے بوجھ لی یہی بات کفایت کرتی ہی ہے اسی سبب حضرت
 ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو یہ آیت اس سورت کی فمن يعمل مثقال ذرة
 خيرا يره آخر کتاب حکم آیت ہی حکم بات ہی اس حکم میں اس بات میں دوسری بات نہیں
 ذرہ ذرہ جیسا کوئی کرے گا نیسا ہی دیکھے گا باورے گا اب موس کو چاہئے جو کچھ خیر کا کام خیر خیرات
 ہو سکے تھوڑی بہت کر لے وقت کو غنیمت جانے تھوڑے کو بھی تھوڑا بچانے خیر کا ایک
 ذرہ بھی کام آدے گا اور گناہ کو بھی کہتا ہی چھوٹا ہووے سے چھوٹا بچانے بد کام کا ایک ذرہ
 بھی بدی نہ ہی برا ہی نقصان کرے گا

کیا دنیا میں کام رہے ہو رکھتے ہو کیا خیال * آخر کی کچھ خبر نہیں ہی کیا ہو وے گا حال
 مال سہولت میں کیا رہتے ہو اپنا کرو حساب * کر لے کام سنائی اچھے کرتے ہو کیا خواب
 بُری راہ میں کیوں بھٹکے ہو چھوڑ دو تم سب خیال * اچھی راہ کو دھو مذہد کر رکھو باؤں سبھال
 کیا بھولے دنیا کے پیچھے کیا آؤ رگا تم * مال مال سب بھولتا جانو کچھ بچا گا تم
 غفلت میں دن کھو دیتے ہو لے دو اور دکھ * بنابندگی اس صاحب کی کہان باؤ کے سکھ
 بُرے کام کرتے ہو بہت بھلے کام میں کم * بری بات اور بُرے کام میں بہت بھڑے ہیں غم
 اچھے کر لے کام سویرے جانا ہی دن رات * بھلا بُرا آؤ رگا سب آگے ہی بات ہی بات

سورۃ والعادیات مانی ہی اس میں گبارہ آیتیں ہیں چالیس گئے ہیں ایک سو ترستہ حروف ہیں۔ * بحر میں آباہی تیسرون میں کھائی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سذر ہمر و انصاری رضی اللہ عنہ کے پیچے کو ایک فوج اپنے اصحابوں کی ساتھ دیکر ہر دار کر کر گنانے کی کردہ کے اوپر انھیں بھیج دے لوگ کافر تھے پھر سذر کو اور سب بار دن کو فرمایا تم فلاں دن صبح کے وقت اس کردہ کی طرف پہنچ کر ان کو غارت کرو اور فلاں دن بھر کر میرے پاس پہنچو۔ * وہ سب اصحاب جسدن فرمایا تھا اسی دن وہاں پہنچے اور نہ اسے تعالیٰ کی مدد اور حضرت رسول اللہ علیہ السلام کے حکم سے اس کردہ کو غارت کر کر پھرتے پھر آنے کے وقت ان کی راہ میں ایک برسی ہتھی انکو مانی اس ہتھی میں بہت ہانی تھا اس سبب سے فوج کے پار اترنے میں اور ان کو مدینے کے پہنچنے میں ڈھیل ہوئی دیر پرسی۔ * منافقوں نے بے ایمانوں نے اپنی زبانیں کھولیں طعنہ مارنے لگے کہ ان کے لئے آجس میں کسے گئے۔ * وہ سے لوگ جو عیب ہوئے لہی جڑ گل بیابان میں مارے گئے کوئی ایک بھی ان میں نہ پایا جو نہ پہنچا دے کیا ہوئے کہاں گئے کیا حال ہوا انکا۔ * بے باتیں منافقوں کی موشہ نکو پہنچیں مومن بہت غمگین ہوئے۔ * حق تعالیٰ نے مومنوں مسلمانوں کے دل خوش کرنے کے واسطے یہ سورت بھیجی۔ * اس سپاہ کی غازیوں کی فوج کی تعریف کی ان کے گھوڑوں کی قسم کھائی ان کا دشمنوں میں پٹھان غارت کرنا فتح پانا بیان کیا۔ * اس بیان میں ان کی ہر فرمادی اپنے حبیب کا دوست گادل اور اصحابوں گادل خوش کر دیا اور اور قادی سے اسکے اندر بیان کئے منافقوں کو شرمندہ کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا * سو گندہی قسم ہی غازیوں کے گھوڑوں کی تیز دوڑنے والے کافروں کے اوپر دوڑتے ہیں دم مارتے ہیں۔ * فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا * پھر سو گندہی ان گھوڑوں کی جو آگ نکالتے والے ہیں پتھروں سے اپنے شمنوں کی نعلوں سے بہت آگ نکالتے ہیں سخت دوڑتے ہیں دشمنوں کے اوپر۔ * غازی گھوڑے دوڑاتے ہیں ان گھوڑوں کے شمنوں کی نعل پتھروں سے لگتی ہی آگ نکالتی ہی۔ * فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا * پھر قسم ہی ان گھوڑوں کی غازیوں کے جو غارت کریوالے ہیں کافروں کے غارت کرنے کے واسطے لے پہنچاتے ہیں صبح کے وقت یا قسم ہی ان غازیوں کی غارت کریوالوں کی جنھوں نے اللہ رسول کے حکم سے کافروں کے تئیں ایک صبح میں مارا لو غارت کیا۔ * فَاتَّخِزْنَ بِهِ نَقْعًا * پھر قسم ہی ان گھوڑوں کی جنھوں نے دوڑتے میں صبح کے وقت اٹھایا بند کیا کرد و غبار ان کافروں کی زمینوں میں

سخت زمینوں میں تھر کی زمینوں میں انکے باؤنکی مینوں سے آگ اٹھتی ہی اور نرم زمینوں میں
 کبر و اتھنی بھی نکلے ہوتا ہی * قَوْسَطُنْ بِہِ جَمْعًا * پھر قسم ہی اُن گھوڑوں کی اور اُن سواروں کی
 وہ مسلمان جو خدا کے حکم سے لڑنے والے دین کے واسطے اُس عجم کے دست ایک بھاری فوج میں دین کے
 دشمنوں کے درمیان چلے گئے اُن کو لوٹا مارا غارت کیا اور کام کرنا تھا سو کر بیا فتح پائی وہ سے موسیٰ غازی
 صحیح سلامت ہیں دین کے کام میں ہیں * اے اللہ تعالیٰ نے غازیوں کے گھوڑوں کی قسم کھائی جماد کے
 گھوڑوں کی قسم کھا کر برائی دینی اُس میں اشارت ہی ہو غازیوں کے گھوڑوں کی بہ بزرگی برائی
 ہی * وہ سے لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی میں لڑے دین سے لڑتے ہیں مارتے ہیں اُن کی بزرگی برائی
 کی کیا بات ہی رسول میں اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی غازیوں کے گھوڑے اور دوزخ کی آگ ایک جگہ
 نہیں ہونے کی * اور فرمایا ہی جو قیامت میں ایمان کے تولنے کی ترازو میں غازیوں کے گھوڑوں کی
 لید پستاب بھی تولنے میں آویگا نیکی کے بتلے میں رکھا جاوے گا غازیوں کے اوپر جو کچھ فضل کرم
 ہو دیگا اُس کا کوئی کیا بیان کرے گا ہی * یہ برائیاں ہیں اُن موسیٰوں کے واسطے جو پاک پروردگار کی
 سند کی میں قائم ہیں حکم کے تابع ہیں ایمان اور مسلمان کا شکر کرنے میں رضا مندی دھونڈتے ہیں *
 اور وہ سے لوگ جو یہ فرمان ہیں ناشکر ہیں اُن کی بات ہی سبھاہ تعالیٰ فرمائی غازیوں کے گھوڑوں کی
 قسم کھائی جواب قسم کا یہ ہی * اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہِ لَکَفُوْرٌ * تحقیق آدمی اپنے پروردگار کا
 ناشکر ہی شکر کہہ اوری نہیں کرتا اپنی نادانی بلے و قوتی سے ایمان نہ لاکر اپنے پیدا کر نیوالے بالنے والے
 روزی دینے والے کی ناشکری کرنا ہی * اے اللہ تعالیٰ کا احسان نہیں مانا میں تعالیٰ کی نعمتوں کو بھلا دیتا
 ہی نہایت نصیب کو ماد نہیں رکھتا دین ایمان کی قدر نہیں ہو جھٹا آدمی منافق نہیں جانتا جو اللہ
 تعالیٰ نے کبھی کبھی نعمتیں ظاہر باطن کی ہر ایک آدنی کو بخشیں پھر اُن آدمیوں کی بہ ابت کرنے کے واسطے
 اپنے عیب کو پیغمبر کو محمد رسول عم کو بھیجا اور سید ہی بنک راہ بنانے کے واسطے اپنا کلام قرآن مجید
 بھیجا قرآن کے سبب سب طرح کی خبریں جو معلوم نہ تھیں جانیں خبر خوبی کی راہ پہچانی ایسی برسی قسمت
 میں ایمان نہ لاکر شکر اُس احسان کا نہ کر اُلٹا غلات کی راہ چٹائی اُلٹی مائیں کرنا ہی * جیسے
 عجب اللہ ابی منافق دین ایمان کی ابھی مائیں نہ شکر بُری باتوں میں رہنا ہی بُری مائیں کرنا ہی
 مسلمانوں کی بد خبریں دھونڈتے تھے بری خبریں کہنا ہی خبر کی راہ چھوڑ کر بد راہ میں چٹائی * کھڑکے
 کٹی منے ہیں ایک بہہ جو ناشکر ہو وہ سے ہی تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر نہ کرے وہ کٹو دی * اور بہہ جو

نہیں ہو دے اور یہ جو حق تعالیٰ کے احسانوں کو خبیثوں کو بھلا دیہ سے اور یہ جو کچھ آزاد نصیب
ہو دے تو اس کا گم کرے شکوہ کرے * اور یہ جو آبِ ہی اکیلا کھا دے بیوے بھرے اور اپنے
لوہی غلام کو بھوکھا رکھے نہ گار کھے اپنے آل عیال کو بھوکھا مارے نصیب مع منن رکھے اپنے لوگ
لو ازم کی خبر نہ لےوے رعایت نہ کرے اور بے سبب مامین بے ایمانی کے سبب پیدا ہوئی بہن * اُن
سائقون منن بے سبب بُری خستہ بہن اور وہے اُن بُری خستہوں سے خوش بہن اس لئے
بے منافق کنو دہیں * **وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ** * اور تحقیق اللہ تعالیٰ اُس بے ایمانی ناشکر سی
بہ راہی بدگوئی کے اور براہی شاہی بے غریب * ایسے ناشکر آدمی کے ساتھ جو کرنا چاہئے
سو کرے گا * **وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ** * اور تحقیق آدمی بے جری مال کی دوستی منن سخت
ہی مالی کی بری محبت رکھتا ہی مسلمانوں کی دوستی محبت نہیں رکھتا آخرت کا اپنا بھلا نہیں جانتا *
أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ * کیا پھر نہیں جانتا آدمی نہیں سمجھتا نہیں بوجھتا صفا
ہو دے گا اٹھایا جاوے گا باہر آوے گا * کچھ قبروں کے اندر ہی * **سَبَّحُودُ** * جسے لکینگے گوردن سے
اٹھنے لکینگے حشر قائم ہو دے گا * **وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ** * اور پیدا کیا گیا ہر کیا جاوے گا جو کچھ
سینوں میں ہی دلوں میں چھپ رہا ہی * اچھی بہنیں بُری بہنیں ایمان بے ایمانی توحید مشک
اخلاص نفاق ہر ایک کی نیت کے موافق جزا ملے گی ہر ایک کام ہر ایک مات کا بدلہ ہی
جب باوے گا تب جاوے گا آدمی * **إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ** * تحقیق پروردگار پیدا کرے والا
اُن کا اُن کے سب طرح کے حال کا ظاہر باطن کی حقیقت کا اُس دن دانی بخردار ہی * سب پھر
جو کچھ آدمیوں نے کئے تھے ظاہر کر کر چھپا کر اپنے دل میں بھلا چاہتا بُرا چاہتا دوسروں مسلمانوں کا
رکھنا حساب کا مومن کی سب طرح کی باتوں کی خبر دینے والا ہی * **جِيسَ كُوْنِيسَ** * لاہر کسی کو کیا لایق
ہی اُسکی جزا اسرا دینے کا بخردار ہی جاننے والا ہی * جو کوئی جیسا کرے گا وہ غاؤد و سیاہی جزا و سیاہی
بدلاوے گا وہ پروردگار سب بات کی اور سب طرح کی جزاؤں کے اور قادی *
سورۃ القارعہ کی ہی اُس منن آئندہ آئیں چھبیس کلمے اور دو سو پچاس حرف ہیں * قیامت

کی حقیقت کا اور عملوں کے تولنے کا بیان ہی اس سورت میں *
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْقَارِعَةُ * قیامت کا دن کوٹھے والا بھوکے والا ہی * قیامت کے دن کے بہت نام ہیں ہر ایک نام

فارغ بھی بنی فناء کے معنی ہیں کوٹنے والی تھوٹھنے والی * مَا الْقَارِعَةُ * کیا بھاری
 دن ہی کو ٹھنے والا * وَمَا أَذْرُكَ مَا الْقَارِعَةُ * کس نے نبرد ہی جنگو ای سننے والے
 کس نے بنایا مجھے کیا جانتا ہی تو کیا برآدن ہی کیا مشکل دن ہی سخت چوٹیں مارے والا دن کے اوپر
 ہول کی بہت کی جو تیس غم کے ختم کے پتھرون سے * يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ
 وہ دن ایسا مشکل بھاری دن ہی جو ہر دینگے آدمی اس دن میں اس دن کی سختی سے
 ہنگاموں کی طرح بکھرے ہوئے کھنڈے ہوئے ہر دم در دم * نہایت برے ترے گردن کش منور
 فرعون جو دنیا میں آپ کو بہت برا بھونچے گھر سے زمین میں پاؤں نہ رکھتے تھے اس وقت
 سخت عاجرنا ہواں ضعیف و رما نہ سے ہو کر کوئی جبران پریشان رہا * اُدھر اُدھر سے اِدھر اُدھر
 خراب ہر دینگے حیرت میں پڑینگے کہاں سے کہاں عاوینگے * وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ
 اور ہو جاوینگے ہاؤ اس دن کی سختی سے قیامت کے ہول سے بہت سے جسے بشم * اُن
 بھیر آون کی دہون کی ڈھنکی ڈوٹی ڈھنکی کی بشم جو کہاں سے ڈھنکی ڈھنکنے سے بہت نرم
 ہو جاتی ہی بھر دھننے میں بہت شباب آ رہی ہی نسبت ہو جاتی ہی * جب روٹی کی منان
 ترے ہاؤ ترے ذرہ ذرہ ریزہ ریزہ ہو کر آ رہا دینگے آدھون کی کیا بات ہی برے برے زبردست
 زور آور مالدار بری شان والا آدمی کم زور فقیر محتاج خاک کے برابر ہو جاوینگے * فَأَمَّا مَنْ
 ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ * بھر جو کوئی بھاری ہو دینگے ترازو اسکی بھر وہ ابھی
 زندگانی میں ابھی گذران میں رہے گا * اُس دن قیامت کے دن میں جب ہر کی کے ٹل تو لے
 لینگے بھلا بُرا جہا ہونے لگے جس آدمی کا وزن ابھی عمل ہو رہا ہو دینگے عمل کا پلا ترازو کا زیادہ
 ہو دینگے بڑے کاموں سے اپنے کام پر ہو جاوینگے وہ آدمی ابھی زندگانی باو دینگے اچھا خوب جیسا
 اُسے بھرگا راحت کا آرام کا خوشی کا جیسا بہت میں جس جینے میں کسی طرح کا غم ختم کی راہ بناو دینگے *
 وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ * اور جو کوئی سبک ہو دینگے تو اُسے بھر رہنے کی
 جگہ اُسکی دوزخ ہو دینگے * اُس دن میں نمل تو لے کے وقت جس آدمی کا ہلکا ہو دینگے وزن جیسے ابھی
 عمل کا پلا سبک ہو دینگے بڑے کاموں کا ہلکا ہو جاو دینگے کاموں سے بڑے کام پر ہو جاو دینگے
 ایسے آدمی کا تھکا مار رہنے کی جگہ ہو دینگے * اُدھر اُدھر سے ایک دوزخ کا نام
 ن سبب دوزخ سے ہے * وَمَا أَذْرُكَ مَا هِيَ نَارُ حَامِيَةٍ * کیا جانتا ہی تو کیا ہی وہ دوزخ

ایک آگہی جتنی ہوئی * کس نے خریدی ہے نچوای نچوای چھنے والے کس نے بنایا ہے نچوای
سننے والے کیا ہے جتنا ہے تو کیا بڑی بلا ہے وہ ادب کیسے سخت عذاب کا گھر ہے وہ برسی آگ
ہی بے نہایت مرتبے میں جلنے کے بلانے کے یہ کچھے لگ رہی ہیں * اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مومن
مسلمانوں کو ایسی بلا میں نہ ڈالے اپنی رحمت میں بگاڑے۔ بخیرے اپنے رحم کی بناء میں رکھے * آمین آمین آمین *
سورہ الزکریٰ کی ہے اس میں آٹھ آیتیں انتہائیں کئے ایک سو پچاس حرف ہیں *

اس سورت میں برسی نصیحت ہی عام سب آدمیوں کو جو کوئی سمجھ رکھنا ہے قتل مند ہے کتنی
بات بوجھ کے تھی * اور خاص آن لوگوں کو نصیحت ہی جو کافر ہیں بے ایمان ہیں آخرت کے
اور پر ایمان ہیں رکھتے دنیا ہی میں کر رہے ہیں پھنس رہے ہیں دنیا ہی کے بندے ہو رہے ہیں *
اور مومن مسلمان دنیا داروں کو بھی نصیحت ہی جو دنیا میں بہت مشغول ہو رہے ہیں چاہئے جو
آخرت کو نہ بھولیں * اور بیان ہی جو دوزخ کے تئیں دیکھنا ہو دگا اور قیامت میں تمہوں سے
ہر کوئی سوال کیا جاوے گا اس بات کو سمجھیں یہ جہنم *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ التَّكَاثُرُ * مشغول کر رکھا ہے ہم کو نہایت نے * یہ بات دنیا کے لوگوں کی طرف
خطاب ہے وہ آدمی جو دنیا میں کر کر دنیا کی لذتوں میں پھنس کر آخرت کو بھول گئے ہیں خدا سے
تعالیٰ فرمائی اَللّٰهُمَّ التَّكَاثُرُ یعنی ہمیر رکھا ہے تمہارے تئیں خدا کی بندگی سے خدا کی یاد سے
اور اُسکی محبت سے دنیا کی نہایت نے * دنیا کی تمہاری بہت محبت نے دنیا کی زیادہ دلچ
حرص نے تمہارا رکھا ہے تئیں اُس بیان کی خوبیوں سے آخرت کی نعمتوں سے * دنیا کے بہت
کار بار نے دنیا میں بہت مشغول کر رکھا * اور نہیں آئے دنیا تم کو ہمیشہ کے آرام کی طرف دنیا کا مال
اولاد دنیا کے اسباب کی نہایت کا چاہنا * تمہارا آپس میں ہر کوئی چاہنا ہے ستر ہی برآہو جاؤں
مال میں دولت میں اولاد میں سب خرمین دنیا کی اذہون سے * ایک دوسرے کے اوپر دنیا کے
مال متاع کی زیادتی میں ٹھکر کرنا ہی کرنا ہے * ساری عمر ایسی ہی باتوں میں انہیں
کاہون میں رہتے ہو * حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ * جب گات آئے تم قبرستان میں گور خانے میں
پہنچے * دنیا دنیا کرنے کرنے مر گئے آخر دنیا کو دنیا کے مال کو اسباب کو سب چھوڑ گئے * کَلَّا *
ایسا نہ چاہئے عقل مند کو جو دنیا ہی کو برآ جائے دنیا ہی کے مال کی نہایت میں اپنی برائی دھو دھو

یہ اچھی بات نہیں اچھی سمجھ نہیں * لوگ شکر مال اولاد کو ترسے ہاتھی کیسے ہی کسی کے پاس
 بنائیت سے ہو دین اس بنائیت سے اسہ تعالیٰ کے پاس کچھ فضیلت نہیں مانی برائی نہیں ہاتھ
 آئی * جس بات سے جس کام سے بندہ اس مالک خاوند کے حضور منی برائی پیدا کرنا ہی اس کے
 دہ بار منی اسکی درگاہ منی برائے رک ہو جانا ہی بندگی ہی تقوا ہی اور برے کام برائی بات
 سے پرہیز گاری ہی ہمیشہ کی دولت اس بات منی حاصل ہوتی ہی * لائق نہیں ہی کسی سمجھ والے
 کو جو ہمیشہ دنیا کے کچھ بھر کر آخرت کو فراموش کرے بھول رہے * اس فانی یو فاسٹ ناب
 جانی رہنے والی دنیا میں گر کر ہمیشہ کی دولت کو ہمیشہ کی باقی رہنے والی خویون نعمتون کو
 گھوڑیو سے ایسی ہی نعمت کو ہاتھ سے ڈال کر خالی ہاتھ چلا جاوے * **سَوْفَ تَعْلَمُونَ** *
 کتاب ہی جانو گے کسی غلطی منی برے تھے * اب تو غفلت کی نیند منی سونے ہو اپنے بھلے برے
 کی بات کچھ نہیں سمجھنے کچھ نہیں بوجھنے آخر کو مرنے کے وقت جانو گے جو اس دنیا کے مال کی ملک کی
 اسباب کی زیادتی کا جاہنا کیا بے حاصل بات تھی کیا بے فائدہ کام تھا * پھر فہر منی معلوم کرو گے جو
 دنیا کی زیادتی جاہ کر دنیا کا مال لے کر دنیا کی دوستی ہمیشہ دل منی رکھ کر کسی خواری میں
 عذاب منی تنگی منی نارہمی منی غم منی حسرت منی پریشانی منی برے کیا آرام کیسی مررت
 کس طرح کی دولت کہی خوشی خورمی ان کے ہاتھ سے سب جاتی رہی * دنیا کی محبت مال اولاد
 زمین باغ باری کچھ کام نہ آئے سب یار دوست گور کے باہر ہی رو رو کر رہ گئے * یہ سے گئے ہاتھی
 گھوڑے سے تحت جھڑ کوئی یزد دنیا کی گور کے اندر نہ آئی دنیا کی کسی جزئے کچھ فائدہ نہ پہنچا دنیا کے آرام
 سب بے آرام ہو گئے سب طرح کی خوش بیاں ناخوش بیاں پریشانی ہو گئیں * **ثُمَّ كَلَّا**
سَوْفَ تَعْلَمُونَ * پھر اس کے مجھے مقرر تحقیق کتابی ہی جانو گے تم * قیامت کے دن منی
 جس وقت تمہارے علمون کا حساب ہوویر گا سوال ہوویر گا پوچھے جاوے گا کیا کیا کام دنیا منی کئے تھے
 بھلے برے عمل کی حقیقت ظاہر ہونے لگی ترازو مہلکوں کے تولنے کی قیام ہوویر گی دنیا کے بندوں کی
 خواری بد بختی سختی عذاب کی ان کے اوپر پڑیگی * جن لوگوں نے خدا رسول سے کچھ کام نہ کھا تھا ان کے
 بھی کوئی کام نہ آویر گا اور جو خدا سے تعالیٰ کی یاد بندگی آخرت کے کام بھول گئے تھے اس دن وہ بھی
 خدا کی رحمت سے دور پڑیگی خبر غیبی خوشی خورمی سے بھلائے جاویر گی * غم غصہ درد دکھ ہاتھ ہلکا
 لہیں وقت منی جانو گے کسی بلا دنیا سے اپنے اوپر لگا لائے کسی دولت نعمت کو چھوڑ دیا کچھ

[illegible]

نہیں ہو جھٹے اور وہ بہت نعمتیں ایسی ہیں جو بہت برسی نعمتیں ہیں اور کوئی خاطر منہ ان نعمتوں کو
 نہیں لانا جب ان من سے کوئی نعمت کم ہو جاتی رہے تب جانے کیا ثواب جزا ہی کیا برسی
 نعمت ہی اور آخرت میں ہر ایک نعمت کا سوال ہو ویرگا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 کہتے ہیں وہ نعمت جو سوال ہو ویرگا صحت سلاستی ہی بدن کی ہاتھ پائی اور امن چین ہی
 حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہاں اس حدیث کا یہ ہے کہ کوئی صبح کو اسے حال میں اٹھا جو جان
 اسکی قید سے محنت سے مار سے خانے سے آمان میں ہی تن بدن میں صحت ہی عافیت ہی مرض
 بیماری کچھ نہیں اور اُن کے پاس ایک دن کی قوت بھی ہے ایسی برسی نعمت ہی جس سے
 کنھن نے ہمارا دنیا کا مال غرانہ جمع کیا ہے اور حدیث میں آیا ہے جس کسی نے گیہوں کی روٹی کھائی
 اور سرد پانی پیا یہ بھی ایک برسی نعمت ہی اسکا بھی سوال ہو ویرگا شکر نعمت کا کیا تھا یا کیا
 تھا اور شکر کرنا ان طرح سے ہے کہ دل شکریہ دل میں ہو جھے خوش ہو دے جانے جو یہ نعمتیں سب
 اللہ تعالیٰ ہی کی بخشش ہیں اور کسی کی نہیں اور دوسرا شکر زبان کا ہے زبان سے الحمد للہ کے شکر کا لفظ
 ہر ایک نعمت کو دیکھ کر سمجھ کر زبان پر لانا ہے شکر کرنا ہے اور دوسرا شکر نام بدن کا ہے جو
 نعمت بندے کو بخشتی ہے یا اپنے دیکھ کر سمجھ کر اس نعمت کو اس کام میں لگا دے جس کام کے واسطے
 وہ جزیدہ اولیٰ ہی اور کم ہی تن بدن ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور دل جان مال دولت
 یہ سب نعمتیں ہیں ان نعمتوں کو جو حکم میں اللہ تعالیٰ کے خرچ کرے تو شکر ہی اور بولے غنی منہ
 خرچ کرے تو ناشکر ہی ہر جزا آخرت میں سوال ہو ویرگا جن بندوں نے نعمتوں کے بیخون طرح
 کے شکر ادا کیے ہیں نعمتوں کی قدر ہو جھے ہی ان کی بھی قدر ہو ویرگا کے حضور میں بہت
 ہو دیگی اور اہل نعمتوں کی زیادتیان ملدیگی بر سے رہنوں کو پہنچینگے برسی عزت سے بہشت میں
 داخل ہو دیگے اور جن کو کون نے ہمیشہ بلے فرمائی کی کا فر رہے نعمتوں کا کفران کیا ناشکری کی پو جھے
 جاوینگے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا پوچھ کر فرما ویرگا میں نے اپنے افضل و کرم سے کس کس طرح
 کیسی کیسی نعمتیں تم کو بخشیں تھیں ہاتھ پاؤں آنکھ کان عقل شعور جان دل کھانا پینا اور ہزاروں
 نعمتیں کام کی جو سزا میں گنتی میں بندہ نے ان میں مفت تمھارے پس دین وہ سب نعمتیں اسباب
 و سیلہ آخرت کی دولت کا وسیلہ کی دولت پانے کا تھانہ نے کیا سمجھ کر ایسی برسی نعمتوں کو خاک میں ملا یا فانی
 دینا کے بجائے ان نعمتوں کو ایسی برسی خریدنے کے اسباب کو کھو دیا ہانی کی دولت ہمیشہ کی دولت آخرت کی

دولت کو اپنے ہاتھوں سے کھو با خدا سے تعالیٰ کے فضل کو احسان کو مہربانی کو بھول کر کاغذ پر رہے شکر کر رہے منافق رہے * اسے تعالیٰ و رسول کے حکم کے اوپر ایمان نہ لائے کچھ اچھا کام اچھا عمل نہ کیا ہمیشہ بے فرمانی ہی معنی رہے خدا سے خدا کے حکم سے ضد رکھا خلافت کرنے رہے * اب تم کو اس چہان معنی آگ کے سوا خاک بھی نہ ملے گی * جو کوئی اپنے نعمت دینے والے کی ضد معنی رہے ہمیشہ دشمنی خلافت کرنا رہے اپنے پیدا کر نیوالے و دوزی و زوق دینے والے کے حکم کا انکار کرے آپسی سرابھی ہی اور کچھ نہیں * پھر جب یہ لوگ دوزخ کی آگ میں جلتے پھریں گے رو دینگے پشیمنے گئے اسے کریں گے عذاب کے فرشتے ان سے سوال کریں گے پوچھیں گے کہ خدا سے تعالیٰ نے تم کو دل نہ دیا تھا عقل نہ دی تھی جو اسے تعالیٰ اور رسول کی بات کو سمجھتے ایمان لاتے زبان نہ دی تھی جو نماز پڑھتے خدا سے تعالیٰ کی توحید پر خدا سے تعالیٰ کے مہبود برحق ہونے پر رسول کے سچ کہنے پر گو این دینے * ہاتھ پاؤں نہ لے تھے قوت قدرت نہ دی تھی ٹہل کرنے کے واسطے صحت نہ دے تھی نہ بخشنی تھی ابھم کام کرنے کی خاطر * آنکھیں میں نہیں ابھی نیک واد دیکھنے کہنا واسطے کان نہ لے تھے دین کی ابھی باتیں سننے کے واسطے اچھا کھانا سرد پانی پینا تھا * اسباب اور سب طرح کے آرام نہ بخشے تھے ایسی مہربانیوں کی بھی شکر گزاری ہوتی ہی * اپنے نعمت دینے والے کی مہربانی کر نیوالے کی ان خوبیوں کا مہربانیوں کا بھی مد لاہونا ہی جو تم نے کیا و تم کو سب طرح کی نعمتیں بغیر تمھاری محنت کے اسے تعالیٰ نے دنیا میں بخشیں تم نے اس پاک خاوند کا کچھ شکر نہ کیا احسان مانا * سو نعمت جس کام کے واسطے بخشی تھی اس کام میں نہ لگا کر اُسکا اٹا کیا بہشت کی دولت حاصل کرنے کے اسباب و دوزخ کے حاصل کرنے میں لگائے * پھر پیغمبر و نیکو تمھاری راہ بنانے کے واسطے بھی اُنکا کھانا انکی بات سننی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے محبوب کو سب طرح کی دولتیں نمایان دیکر تمھارے اوپر بھیجا تم نے ان کا حکم قبول نہ کیا * قرآن خدا سے تعالیٰ کا کلام تھا قرآن کو نہ پڑھا نہ سمجھا راہ بنانے والوں کی بات نہ سنی نہ بوجھی کسی نعمت کی قدر نہ جانی کچھ کام اچھا نہ کیا * ایسی بے خبری نے قدری کی بھی ہر راہ کی جلتی رہو ایسی آگ میں جلتے رہو * اب کوئی تمھارا اجر لینے والا نہیں نہای دینے والا نہیں عذاب میں پڑے رہو * جب دوزخی بے باتوں فرشتوں سے سنیں گے ایک غم ہزار غم ہو جاوے گا اپنا سر پتھر دن سے دے دے مارینگے سر میں خاک و آئینے مگر ہر سب رو نا پینا کچھ کام نہ آدرا گا کوئی بات بھی نہ پوچھے گا * اسے تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنے غضب سے بنا دینے رکھے اپنی نعمت کے شکر کی توفیق بخشے اپنی بندگی میں بادی میں اخلاص میں محبت میں معنی قائم و اہم رکھے آمین آمین آمین *

سوزنا عصر کی ہی اس منن میں آئینہ چودہ گھنٹے آٹھ ستر حرف ہیں *

تیسرون میں لکھا ہی جو ایک دن حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک گامہ چلے جاتے تھے راہ منن آگے سے گلہ دین اسیہ کا جس کو ابو اسد بن بھی کہتے تھے بہت ازور اور نھا آتا تھا اس کا فرنے حضرت ابو بکر کو دیکھ کر کہا خسرت بنا ابابکر حیث ترکت دین ابادک ہے خسار ہے منن بہت ازبان کیا اپنا نولے امی ابابکر اپنے باپ دادون کا دین چھوڑ کر اوڑھ دین اغیار کیالات عزا کا پوجنا موقوف کیا * حضرت اسرار المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جن گھنٹوں میں جس کو قول کیا جس کے رسول کے تابع ہوا اچھا کام اغیار کیا وہ خسارت منن نقصان منن کس طرح برآں گازیان کیونکہ ہوا ازبان منن نقصان منن وہی آدمی پر تہا جو بہت پوجنا ہی خدا سے تعالیٰ کی بندگی میں خیر کو شریک کرنا ہی * اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کے قول کے نوافی یہ سورت نازل کی * اس سورت میں اشارت ہی جو خسارت منن کافر ہی اور ابو بکر خسارت سے نقصان سے دور ہوا ہی * اور زبان ہی جو سب آدمی خیر ایمان اور مسلمان کے خسارت منن زبان منن ہیں * سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَصْرِ * قسم ہی عصر کے زمانے کے پیدا کرنا ہوا کی قسم ہی زمانے کی * کیا کیا باتیں کس کس طرح کی حقیقتیں کیا کیا نو بیان زمانے منن پیدا ہوتی ہیں * سو گند عصر کے وقت کی نماز کی بہت برتری نافی * رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کی عمر کی نماز فوت ہوئی جانی رہی ایسا نقصان ہوا اسکا جیسے کسی کا اہل و مال غارت ہوا اٹ گیا من فاتتہ صلوٰۃ العصر فکانما وتراہلہ ومالہ قسم ہی ہر بتبر کے زمانے کی قسم ہی ہر سے زمانے کی یا کسب زمانوں سے ہر بہتر زمانہ ہی بہت اچھا وقت ہی جو اب قسم کا یہ ہی * اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ * تحقیق سب آدمی البتہ زبان منن ہیں خسارت منن ہیں اپنے نقصان کرنے میں رہتے ہیں * سب کسی کی ہی حقیقت ہی جو کوئی غور کر کر سمجھ کر دیکھے تو معلوم کرے جانے * آدمی جب سے پیدا ہونے ہیں دنیا ہی کی باتیں سیکھتے ہیں دنیا ہی کی باتوں میں رہتے ہیں دنیا ہی کے کام کرتے ہیں دنیا کے لوگوں سے دنیا ہی کے مذکور سنتے ہیں دنیا کی باتیں دنیا کے لوگوں کی باتیں آتیں منن کہتے ہیں دنیا کی زیب و زینت مہکتے ہیں دنیا ہی کی خوبی دھونڈتے ہیں دنیا ہی کا اپنا بھلا جانتے ہیں * اس چمان کی

آخرت کی باتیں کسی سے نہیں سنتے کوئی نہیں کہتا اس سبب اس جہان کا بھلا نہیں جانتے وہ ان کا بھلا
اپنا نہیں چاہتے * آخرت کی خبر جو ہمیشہ ہمیشہ کی دولت نعمت خوشی آرام کے نشین نہیں چاہتے * اس
دنیا کے کام میں خیال میں وہ کہہ کر ایسے کام کرتے ہیں جو آخرت میں خوار می میں برترین عذاب
میں آگ میں کرنی دور خ میں جلتے رہیں * جو ایسے آدمی ہیں کہ ایمان نہیں لائے خدا سے
تعالیٰ کو بھول گئے وہی سب طرح کی خسارت میں زبان میں نقصان میں ہیں * **إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا**
سوائے ان لوگوں کے جو اللہ رسول کے اوپر ایمان لائے اللہ تعالیٰ کو اپنا عبود میں جانا ایک جانا
رسول کو خدا کا بھیجا پیغمبر جانا قرآن کو خدا سے تعالیٰ کا کلام جانا آخرت کے دن پر ایمان لائے اور
جو کچھ اللہ رسول نے خبر دی اسکو سچ جانا اسی بات کے اوپر ایمان لائے بقس کیا شک شبہ اللہ
رسول کی خبر میں کچھ نہ کھا کچھ کرنے کو فرمایا ہی کرنا اس کا قبول کیا جو کچھ نہ کرنے کو کہا تھا کرنا امر کا
قبول کیا * **وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ** * اور اچھے کام کئے جو کچھ اللہ رسول نے کرنے کو حکم کیا ہی بجا لائے
کلمہ پڑھا نماز پڑھی روزہ رکھا حج کیا زکات دی خدا کے بندوں کا بھلا چاہا جو نہ کرنے کو کہا ہی نہ کیا
شہ کہ نہ لائے نافرمانی نہ کی * **وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ** * اور آپس میں ان مومن مسلمانوں نے ایک
دوسرے کو اچھے کاموں کی باتوں کی نصیحت کی نماز پڑھنے کو قرآن کتاب پڑھنے کو دین کے علم
سکھانے کو رغبت دلائی خدا سے تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کی راہ بتائی خیر خیرات کرنا خدا کے
بندوں کے اوپر سکھایا بعد ان اذاعت کرنا بتایا * **وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ** * اور نصیحت کی
آپس میں صبر کرنے کے اوپر ایک نے دوسرے کو اللہ تعالیٰ کی بندگی میں صبر یاد میں صبر دلایا خدا سے تعالیٰ
کی راہ فرمائی گناہ نہ کرنے کے اوپر صبر سکھایا بیماری مرض مصیبت میں صبر کرنے کا * سو جن
آدمیوں کے ایسے اچھے کام ہیں ایسا خوب طریق ہی وہی آدمی دنیا میں آخرت میں سب طرح
کے زبان سے نقصانوں سے نجات پانے والے ہیں سب طرح کی دولت کو پہنچنے والے ہیں * اس
باک بزرگ سورت میں سب طرح کے آدمیوں کی بات فرمائی * جن آدمیوں نے دنیا میں مکر کر
بری عقیدت بے ایمانی کی اپنے دل میں رکھی آخرت کی باتوں کو جھوٹہ جانا کا فرمنا کہ منافق رہے
برے کام کرنے رہے گمراہ ہوئے وہ خسارے میں رہے آخرت کی ہمیشہ کی دولت انکے ہاتھ
سے گئی شقی کم نجات ہوئے * اور جن آدمیوں نے آپ گمراہ ہو کر اور ان کو گمراہ کیا بڑی
عقیدت برے کام سکھائے بڑی راہ چلتے کو بتایا وہ بہت برے خسارے میں نقصان میں رہے اب

منہ پر سے شقی اللہ تعالیٰ ہٹیں سلطان کے نایب ہٹیں * اوجہل و لید عاص بن و اہل ابوالاسد بن
 اور بر سے بر سے کافرون منافقون کے گرد و منہ ہٹیں * اور جو آدمی اللہ رسول کے اوپر ایمان
 لائے ایمان کو اپنے محکم کیا ابھم کاچ کرنے کے بر سے کام سے چھوٹے مومن ہٹیں مسلمان ہٹیں
 ہمیشہ کی خبر غیبی کو پہنچنے والے ہٹیں سید ہٹیں نیک نخت ہٹیں دولت مند ہٹیں * ایت کی
 راہ منہ ہٹیں * اور جو آدمی اپنے ایمان منہ دین منہ پر سے ہوئے مسلمان کا طریق پورا کر
 اور دن کو بھی دین کی راہ کی * ایت کی ابھم عقید سے ایمان کے سکھائے اچھے عملوں کی راہ
 بنائی بر سے عملوں سے بھٹا باہر طرح کا خیر کرنا ناپا * وہ سے * ایت بر سے آدمی ہٹیں * پیغمبر ہٹیں رسول ہٹیں
 پیغمبر دن کے خلیفے ہٹیں نایب ہٹیں دلی ہٹیں پیر و مرشد ہٹیں ہادی ہٹیں سید ہٹیں امت بر سے
 دنیا آخرت کے دولت مند ہٹیں کامل ہٹیں *

سورہ ہمزہ کی ہی اس منہ نو آئین ہٹیں گامے پھیانو سے حرفت ہٹیں * اس سورت منہ بیان ہی
 کافرون کی بری خوبہ ن مدح صلوہ کا اور بیان ہی عذاب کا ایسی بری خصتوں پر * وہ سے آدمی بے دین
 جو مسلمان کو ان کے منہ پر و برو برا کہتے نہیں عیب کرنے نہیں پر ان کی یہ کہہ کے بچھے بد گوئی کرنے ہٹیں
 نسبت کرنے ہٹیں دنیا کے مال جمع کرنے ہٹیں * بے کافری منہ تھے جو مسلمانوں سے اٹھانوں سے ایسے
 منالے کرنے تھے ان کے حق منہ اور جو لوگ ایسی خصتیں رکھتے ہٹیں مسلمانوں کے ساتھ
 بے سامتین کرنے ہٹیں ان لوگوں کے حق منہ اللہ تعالیٰ فرمانا ہی *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ * وہ سے ہی دوری ہی و حسب سے عذاب ہی سختی ہی ہر ایک عیب کرنے والے کو *
 جو کوئی عیب کرنا ہی نقہان بکرتا ہی و ہر دکنی مسلمان کے دوزخ کی آگ ہی ہر ایک عیب کرنے والے
 کے تین طغہ مارنے والے کے تین * مسلمانوں کے عیب کے اوپر ہتھ سے آٹھ سے اشارتیں کرنا ہی
 مسلمانوں کی تنہ چینی کرنا ہی ایک جگہ کی بات لیکر دوسری جگہ کہہ دینا ہی آپس منہ دشمنی
 کو دینا ہی جدائی و آل دینا ہی زبان سے ہتھ سے رحیدہ کرنا ہی * پھر ان بری خصتوں کے ساتھ
 بھی * الَّذِي جَمَعَ مَالًا * وہ شخص وہ بر آدمی جو جمع کیا اس نے دنیا کے مال کو *
 وَتَدَدَهُ * اور شمار کیا بہت گنا اس نے اس مال کو * يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ * گمان
 کرنا ہی اپنے دل منہ میں کرنا ہی حق تعالیٰ جو وہ مال جمع کیا ہو اس کا ہمیشہ ہر گاہ کے ساتھ *

یہ بات دنیا کے بندوں کی حقیقت ہے * بلکہ لوگ دنیا میں دنیا کے کام میں دنیا کے مال میں مال کے جمع کرنے میں دنیا کی مصلحتوں میں مال کے حساب کتاب میں ایسے تو بے ہوش رہتے ہیں جو آخرت کو بھول گئے ہیں * یہی جانتے ہیں جو مرنا نہیں ہو رہا ہمیشہ اسی طرح دنیا میں رہینگے مال بھی ان کا ہمیشہ ان کے پاس رہے گا * کَلَّا * البتہ یہ بات نہیں جیسا کہ ان لوگوں نے دنیا کے بند ان کے اپنے دل میں بوجھ رکھا ہے کہ ان کے ہاتھ میں جو مال ہمیشہ ان کے ساتھ رہے گا ایسا نہ ہو رہا ان کا مال ان کے ساتھ نہ جاوے گا آخر کو کچھ کام نہ آوے گا * لَيَنْبِذَنَّ * اللہ البتہ ڈالا جاوے گا وہ آدمی جو عیب کرنا ہی نسبت کرنا ہی مال کو جمع کرنا رہنا ہی دنیا ہی کے کاموں میں رہنا ہی کر دیا جاوے گا * فِي الْحَطْمَةِ * اُس دوزخ میں جس کا حطمہ نام ہی ایسی سخت آگ ہے اُس دوزخ کی جو کچھ اُس میں برے لوگ تھرہ رہا اُسی وقت جل جاوے گا کھل جاوے گا * وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَطْمَةُ * اور کن نے بنایا ہے نجاوے کیا جاتا ہے تو اسی سے والے کیا ہے حطمہ کیا ہے جزی کی سخت جلائی والی ہے وہ دوزخ * نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ * اللہ کے غضب کی آگ ہے خدا کے نعرے سنائی گئی ہے * سات ہزار برس تک حکم سے پروردگار کے دوزخ کے فرشتوں نے اُس کو جلا دیا ہے وہ لوگ جسے یہ ہے * جس آگ کو خدا سے تالی کے غضب نے جلا دیا ہے بار کیا ہے پھر کس کی قدرت ہے جو اُس کو بچا سکے * اَلَّتِي تَطْلُعُ عَلٰی الْاَفْقِدَةِ * وہ آگ ایسی آگ ہے جو اُجھتی ہے بلند ہوتی ہے شعلہ کرتی ہے * بجھتی ہے دلوں کے اوپر دلوں کو جلاتی ہے * جن دلوں میں کفر ہے شرک ہے فساد ہے بُرے عقیدے ہیں بُری خصائیں ہیں مال کی محبت ہے دنیا کی دوستی ہے * خدا کی یاد محبت اخلاص اُن دلوں میں نہیں خدا کے رسول کی مسلمانوں کی مسلمان کی دوستی نہیں آخرت کے اُس پیمان کے اپنے بھائی کی کچھ نگاہیں اُن دلوں کو سو نہ کرتی ہے ہمانی ہے بھوتی ہے * ایک طرف سے طعنے ہیں بھنتے ہیں دوسری طرف سے بھرتے ہوئے ہیں پھر بھنتے ہیں اسی طرح سے ہمیشہ ہمیشہ اسی حال میں رہینگے * اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ * تحقیق وہ آگ وہ دوزخ ان کافروں کے اوپر باندھی گئی ہے بند کی گئی ہے * فِيْ عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ * لہذا کہنے پر سے سے سنو تو سن میں نساؤں میں مولاؤں میں * جب مسلمان گناہ گار دوزخ سے شفاعت کے سبب نکل چکے تب عام ہو رہا جو دوزخ کے دروازے بند کر دیو ہیں اور دروازوں کے کچھے نہیں لہذا کہ سنو تو سن تمہارے لگا دیو ہیں * ایک ایک مومل نہا دوزخ کے دروازے ایسا ہی

چسپاری دنیا کے آدمی شکر زدہ کرین اگر کھولنے چاہیں تو اپنی جگہ سے فتادت نہ کر سکن
 ہر گز نہ سکن * پھر کبھی دسے دروازے کھانے کے نہیں * دسے دوزخی ہر طرح سے ناامید
 ہو بناوینگے ہمیشہ ہمیشہ دسے کافر اس آگ میں جلنے رہینگے * اسے تعالیٰ اپنے نسل و کرم سے سب
 مومنوں مسلمانوں کو اپنے غضب سے دوزخ سے ناسخ کرکے اپنے نبی کے صدقے سے اپنی رحمت
 کے سبب بہشت میں جگہ دیدہ دے گا اور کمال کا مشاہدہ زیب کرے * آمین آمین

آمین باری العالمین *

سورہ فیل کی ہی اس میں پانچ آیتیں ہیں اور تیس کہے ہیں اور ستانوے حرف ہیں *
 تیسروں میں قرآن مجید کی مذکور رہی بیان کیا ہے جو ایک جہی ابرہہ اس کا نام ہیں کے ملک کا
 بادشاہ تھا بخاشی جس کے بادشاہ کی طرف سے ہلے دو تون بادشاہ نصرانی تھے حضرت عیسیٰ کی
 امت میں تھے * ابرہہ نے حج کے موسم میں دیکھا کہ بہت نلق بہت لوگ ہر طرف سے کعبہ اسہ کی
 زیارت کو آتے ہیں حج کرتے ہیں یہ بات اسکو بہت بُری لگی * حسد سے اس نے جانا جو کہے میں
 زیارت کو کوئی نجاوے * پھر اُس نے ضد سے ایک گھر بنایا اس گھر کے دروازوں میں دیواروں میں مونا
 رو بہت سا لگایا مونی جو اہر سے اُسکو جتاؤ کیا پھر ہر طرف کے لوگوں کو زبردستی سے مانیکہ کر اپنے
 اس گھر کی زیارت کرنے کے واسطے بلایا اور مکہ مبارک کی طرف جانے سے سب کو منع کیا * یہ
 بات حج کرنا والوں کو کہنے کے رہنے والوں کو بہت بُری لگی * ایک آدمی کے کے رہنے والوں سے
 ہیں کے شہر میں گیا اس گھر کی زیارت کی پھر وہاں رہ کر اپنا اعتقاد بہت ظاہر کیا اس گھر کے رہنے
 والوں میں اپنا امتیاز بہت رہا * پھر ایک دن وقت باکر اس گھر کی دیواروں کو نخواست سے
 گندگی سے آلودہ کر لپس کر دیاں سے ہانگ آیا * یہ خبر ہر طرف پہنچی لوگوں کے دل اس گھر کی
 زیارت سے پھر کئے حلق کی رجوع جانی رہی پھر وہ گھر کئی طرح جل گیا اس میں آگ لگ گئی *
 اس سبب وہ بادشاہ بہت سنا خوش ہوا بہت بیزار ہوا بناوے مقرر یہ کام کے کے لوگوں نے کیا ہی *
 اس واسطے ایک شکر جمع کیا مارہ ہزار تھی لیکر اور ایک روایت میں ہی کہ ہزار تھی لیکر کعبہ کے
 کرانے ڈھانچے کے واسطے پلا * وہاں پہنچ کے کہے کے گرد پیش اس سبب اس کو تار اغارت کیا *
 کے کے رہنے والوں نے خوف سے شہر کو خالی کر دیا سب کوئی بہاروں کے اوپر چڑھ گئے * دو
 آدمی وہاں رہ گئے تھے ایک عبد اسہ اس امکنہ کا دادا بہت بوڑھا خیر متاوان تھا دیدہ گیا

اور دوسرے عبدالمطلب حضرت رسول علیہ السلام کے دادا ان سے اور اس نیا دشت سے
 آشنائی تھی میں سن سو داگری کے واسطے جاتے تھے مانے تھے ملاقات تھی اس اپنی آشنائی کے سبب
 کے میں رہے تھے بہر حال اس کا نرے حرم کے کردہ سش کو لوٹ لیا عبدالمطلب کے دوسو اونٹ
 اس لوٹ میں بکرتے چلے گئے بہر خبرش کہ عبدالمطلب ابوہر کی ملاقات کے واسطے گئے بادشاہ سے جا کرنے
 اور نہ ان کو دیکھا بہت عزت حرمت کی بہت باتیں پوچھیں عبدالمطلب نے اسکو اچھے اچھے
 جواب دیئے وہ بہت خوش ہوا ان سے کہا اپنا جو کچھ سطلب ہو سے کام ہو سے محمد سے کہو میں
 وہ کام تمہارا کروں عبدالمطلب نے کہا میرے دوسو اونٹ لوٹ میں آئے ہیں تمہارے
 شکر میں ہیں مگر کردہ سے ادنت میرے حوالے کر دیوینے اور نہ میں کہہ سکتا بہت
 عقل مند جانتا تھا اس بات سے جانا جو کچھ عقل خود رہی ہی میں کے میں کہنے کے دھانے کے
 واسطے آیا ہوں اور تمہارا اثر فخر پر رگی برائی اسی گھر سے ہی اور تمہارا رہنا اس گھر اسی گھر کے
 سبب سے ہی اور میرے دل میں ہی جو اس گھر کو دیران کر دن جز سے اگھار ڈالوں بہر تمہارا
 تھکانا تار بہر کا کہان رہو گے میں نے یہ سمجھ کر تم سے کہا تم نے اپنا ہی سطلب بیان کیا اگر تم اس
 گھر کی شفاعت کرنے تو میں صاف کر دینا درگزر کرنا چاہتا تھا تم نے اس گھر کی کچھ بات نہ کہی اپنے
 اونٹ مانگے اونٹ کیا جز تھے جو میں اس گھر کو کرانے سے صاف کرنا تو تمہارا گھر بھی سلامت
 رہنا اور تمہارے اونٹ اور سب کا مال میں بخش دیتا تم نے یہ بات بہت کم ہمتی کی بات کہی
 عبدالمطلب نے جواب دیا کہا میں اپنے ان دونوں کا مالک ہوں اس گھر کا مالک اور
 خاندان میں نہیں ہوں اس گھر کا مالک خداوند تعالیٰ ہی وہی اپنے گھر کی آپ محافلت نگاہنانی
 کرنا الہی کر لیا میں کون ہوں جو اس کے درمیان بولوں میری شفاعت کی کچھ حاجت نہیں
 میرے اونٹ مجھے مرگادے اور نہ لوگوں سے کہا جو انکے اونٹ حوالے کر دیں اور رخصت کیا
 رخصت کے وقت کہا کل اسی سطلب کے واسطے میں سوار ہو کر آؤنگا جو کچھ ہو دیکھا ہو گے
 عبدالمطلب اپنے اونٹ لے کر کے میں چلے آئے خاطر جمع کر کے بیٹھے ابن ام کثوم کے دادا سے
 یہ حقیقت کہی اور کہا کل وہ اس نیت سے سوار ہو کر آؤنگا عبدالمطلب اور ابن ام کثوم
 کے دادا دونوں کہنے لگے دروازے کا حلقہ بکڑ کر گھر سے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں
 مناجات کی کہا اے پروردگار تم اسے نہیں رکھتے سو ابتر سے نیز سے ہی امید دار ہیں اس گھر کی

تو حمایت کر دینا گھوڑا گھر ہی کہیں گاد دشمن ہزار دشمن ہی اس شکر کے ہاتھ سے بچاؤ
 سنا جات کر لہنی اپنی جگہ منق بیٹھے * دوسرے دن ابرہہ فوج کو تیار کر کر سوار ہو کر کیمے کی طرف
 چلا اور انھیں کو آگے رکھا * ایک بہت بڑا انھیں تھا مردانہ محمود اس ہاتھی کا نام تھا اسے سب
 ہاتھیوں کے آگے کیا * ایک آدمی کو گردیش کے آدمیوں سے پکڑ کر راہ بتانے کے واسطے آگے لیا
 اس طرح سے چلے * جب حرم کے پاس پہنچے محمود نے اسی وقت اپنی سو فوج مسن کو لگا کر سر نہجا
 کیا کہیں کی طرف اسے تعالیٰ کو سجدہ کیا اور سجدہ کر کر مجھے کو بے اختیار رہا تھا گا * اور سب ہاتھی اس کے
 پیچھے بھاگے مساوات ان کے جتنا بتا رہے تھے کہ شہر کی طرف پہنچیں تو سنا تھا شکر ہی کی طرف
 جاتے تھے * محمود کو جتنا جتنا آگس مار مار کر حرم کی طرف لانے لگے یہ سجدہ یہ سجدہ جانا تھا اور شہابی
 سے اتھ کر پیچھے کو بھرتا تھا * ابرہہ نے اس حال کو دیکھ کر بہت فحشت کی بہت تردد کیا کسی طرح
 ہاتھی آگے جانیں گئے نوا صبح سے لے کر آخر دن تک اسی قلعے میں گزارا آخر کو وہ کار عاجز ہوا اجماع
 ہو رہا * اور قریش کے کچھ بھارتوں کے اوپر چڑھے ہوئے کہنے لگے خدا الہیہ کھر کو کسی طرح
 سے چار دگا * جب وقت بے وقت ہوا ابن ام مکتوم کے دادا نے عبدالمطلب سے کہا تو نے
 کہا تھا جس کو فوج آویگی اب تک کوئی نہیں آیا کیا ہوا خبر لیا چاہئے * عبدالمطلب باہر نکل کر
 ایک ماندی کے اوپر چڑھ کے دیکھنے لگے اس دیکھنے میں نظر ان کی جد سے کی طرف پڑی خدا
 ایک نہری دریا کے کنارے * پھر دیکھ ایک ان کی نظر میں آیا دیکھا * ایک بڑی فوج پر
 جانوروں کی خانے کی طرف سے دریا کے کنارے پہنچی آتی ہی اور کیمے کے گرد طواف کر کر دشمن
 کی فوج کی طرف جاتی ہی * یہ دیکھ کر اس بڑے سے بیان کیا ان نے کہا کام پورا ہوا خدا سے
 تعالیٰ کی مدد سے تم پہنچے ہا کر خبیات دیکھو تو کیا ہو نامی * عبدالمطلب نے وہاں نزدیک جا کر دیکھا
 جو ان جانوروں کے کالے سیاہ تھے سر گردن تھے ان کی * اس کا فوج کے اوپر چڑھ گیا ہر ایک
 کے پاس تین تین بٹھرتے دو بٹھرتے دو تین تین * اور ایک بٹھرتے ستار منق چونچ منق * ان کا فوج
 بٹھرتے دن سے مارنے لگے ہر ایک بٹھرتے کے اوپر ایک ایک کا فکا نام لکھا تھا جس کو مارنے لگے سر منق
 آگے لگ کر ہاتھی کے پرٹ منق ہو کر نکل جانا تھا سوار کو ہاتھی سمیت مار کر کھتا تھا * اسی طرح سے سب
 کو مارا کوئی نہ بچا کھوڑے ہاتھی آدمی سب مارے گئے * ایک محمود ہاتھی تھا جو انہی خدا تعالیٰ
 کو بھیج دیا تھا وہی سلامت رہا * اور ابرہہ تنہا ایک لگا بھاگ کر جنس کے ملک کو بچا ہی کے پاس

بلا گیا کتنے دنوں میں وہاں پہنچا بادشاہ کو خبر ہوئی رو برو گیا نجاشی نے اُسکو دس خالی سنین اکیلا
دیکھ کر تعجب کیا ابرہہ نے نام قصہ اول سے آخر تک بیان کیا نجاشی بہت حیران ہوا جرت سنین
وہاں سے بوجھا کسی صورت کے نیچے دس جانور ابرہہ نے اُس وقت اوپر کو اپنی نفر کی ایک جانور
اُسکے ساتھ بلا آیا تھا س کے اوپر حاضر تھا ابرہہ کی نظر اُس کے اوپر پڑی دیکھ کر کہا یہی جانور ہی
نجاشی اُسکو دیکھنا تھا جو اُس جانور نے ابرہہ کے نام کے کنکر سے جو اُس کے نیچے سنین تھا مارا ابرہہ
کے سر میں لگ کر نیچے سے پار ہو گیا نجاشی کے رو برو وہ مرکز میں سنین گر پڑا سب دیکھنے والوں
نے تعجب کیا پھر کی سنین جو لوگ مارے گئے مرے انکسب مال خزانہ پر آرا گیا تھا عبدالمطلب نے
جو کچھ نقد عیش بابا لیکر اپنے گھر میں پہنچایا خاطر جمع کر کر اور لوگوں کو جا کر ہمارے سنین خریدی سب
لوگ اُن کے آئے جو کچھ اُن کا مال سماع باقی رہا تھا انھوں نے لوٹ لیا عادت کیا جب عبدالمطلب کو
اُس وقت سے مال مت ہوا دولت مند ہو گئے اللہ تعالیٰ اُس قصے کو فرمانی تو سب کوئی جانتیں
وہ خاندان سادات درہی جن نے انھیں کی فوجوں کو چھوٹے پرند جانوروں کے ہاتھوں سے مارتا پھر کئی
اُس بنا کہ خاندان کی درگاہ میں بے ادبی نہ کرے جو کوئی بے ادبی کرے گا اُسی طرح مارا جاوے گا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ ۚ كَيَا نَهْنِ جَانَاوَنَ يٰۤاٰجْمُ نِهْنِ دِيكْهَا كَيَا كَيَا كَيَا كَيَا نِهْرَے برور دگار نے
يٰۤاَصْحٰبَ الْفَيْلِ ۚ اَنهٰی والوں کے ساتھ ۚ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۚ کیا مار دیا
نہر سے خدا نے اُن کے کہ فریب کو اُن کی تدبیر میں کو گمراہی کے درمیان جو کہ کے دھانے کے کہنے کے
نور نے کے واسطے کرتے تھے ۚ دسے سب اُن کی تدبیر میں نوازی خرابی کے درمیان کر دین ۚ جو خرابی
انھوں نے خدا سے تعالیٰ کے گھر کے واسطے چاہی تھی وہ خرابی انھیں کے اوپر پڑی آپ ہی
مارے گئے حراب ہوئے ۚ وَاَرْسَلْ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَا جِبِلٍّ ۚ اور بھیجے اُن کے مارنے کے واسطے
جانور آرنے والے گرد و فوج فوج ۚ اِمٰیْل اُن کا نام تھا ۚ تَرٰمِيْهُمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْنِ ۚ
مارنے نیچے دس جانور اُس شکر کے تین ہتھوڑوں سے ۚ دس ہتھوڑے کھیل سے بنے ہوئے تھے زمین
کی جھگی مٹی سے لپٹے چیلے خشک ہوئے سخت سے ۚ روایت ہی یوں کہ حکم ہوا ۚ ورد گار کا اِمٰیْل
جانوروں کو نذرانوں فوج کی فوج جانوروں کی اول آتہ کر دریا کے کنارے گئی وہاں سے ہر ایک
جانور نے دریا کے کنارے ترسی چلا دونوں پہنچوں میں اور ایک مقام پر چلے سنین اُٹھا لیا ۚ بادلو

حکم ہوا اس نے سنی لکھو جو ان کے ہاتھوں میں بیچو ان میں تھی خشک ہو جاوے وہ سنی خشک ہو گئی
 پتھر ہو گئی ہر ایک پتھر میں ہر ایک کافر کا نام قدرت سے لکھا گیا وہ پتھر جس کا نام اس
 پتھر میں لکھا ہوا تھا اسی کافر کے سر میں گولی کی طرح گنا تھا لوہے کے خود کو نور کبریا سے گدہ
 جانا تھا مقبروں کے بیٹوں کو پتھر دینا تھا وہ پتھر کے لوگوں نے اٹھا رکھے تھے حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت تک باقی رہے تھے ایک باس بھرا ہوا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے
 گھر میں تھا اور ایک باس بھرا ہوا ابی بن اٹمہان حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی من
 کے گھر میں تھا حکیم بن عزام ایک اصحاب ہیں وہ کہتے ہیں میں نے وہ پتھر دیکھے تھے سرخ تھے
 جنے سے چھوٹے سارے برتے وہ دس تھیں پتھر نوٹے نو سین باقی جمع کر لیا جو مسجد میں
 نام فرس ہو جانا اسے چھوٹے پتھروں سے روایتیوں کی فوج ماری گئی **فَجَعَلَهُمْ كَعَصِفٍ**
مَّا كُوِلَ پھر روایات سے تعالیٰ نے ان ہاتھ والوں کو ان کافروں کی فوج کو پتھر دن کے مارنے
 سے بچے گھاس چبائی ہوئی زیرہ ریزہ جیسے کوئی خانو ریل بھینس گھاس کو کھانے میں چبانے
 میں ذرہ ذرہ کر دیا اس طرح سے خدا ہے تعالیٰ کے غضب کے قمر نے ان کو چاب ڈالا بہت
 نابود کر دیا یہ وہ اصحاب قبل کا بہت تری دلیل ہی کہہ آئے کی بزرگی کی خدا کے گھر کی برائی
 کی اور اس فوج کے مارے جانے سے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد ہونے سے
 با دن دن کا پاس اور دو دن کا تفاوت تھا با دن دن لے گئے حضرت نبی ﷺ تولد ہوئے یہ
 بھی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کی برکت تھی جو دشمن اس مکان کے جس
 مکان میں حضرت نبی صاحب کا تولد ہوا اس طرح سے مارے گئے اللہ تعالیٰ نے قدرت
 اپنی ظاہر کی عرب میں یہ قہر مشہور ہوا سب لوگوں نے جانا کہ خدا سے تعالیٰ نے اپنے گھر کی
 حمایت کی پھر اس سب سے کہ میں رہنے والوں کی سب خلق کے پاس بزرگی برائی
 عزت حرمت زیادہ ہوئی

سورہ لایلات لکی ہی اس میں چار آیتیں تشرہ کلیے بہتر حرمت ہیں بعضے خرافات والے
 الم تر کیف میں اور لایلاف میں فرق نہیں کرنے دونوں کو ایک ہی سورت کہتے ہیں
 لایلات کے لام میں اور ماکول کے لام میں فہم نہیں کرتے وصل کرتے ہیں حضرت ابنی بن کعب کے
 لکھتے ہیں دونوں سورتوں کے بیچ فصل نہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم لایلاف کے صوفے پر

نہیں لکھی تھی دونوں کو ایک سورت کر کر لکھا تھا اور حضرت امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے
 صحر کی نماز میں اُن دونوں سورتوں کو ایک رکعت میں پڑھا۔ قبرسوں میں لکھا ہے کہ فریش
 کے رہنے والے سوداگری کے واسطے دوسفر کرتے تھے۔ بارہوی کے دنوں میں کے ملک میں جاتے تھے
 اور کریموں کے دنوں میں شام کے ملک میں جاتے تھے۔ راہ میں چوتھاگ بہت تھے قصد بیچ بیچا تھے۔
 اس سبب بہت احتیاط سے لاچار دونوں سفر کرتے تھے جو سفر نہ کر سداگری نہ کرتے تو کے میں کچھ کھین
 زراعت نہ تھی قصد بیچا تھے۔ نہ سکتے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے اُن میں والوں کی فوج کو
 اُس طرح سے مارا اپنے گھر کو بجا یا نب سے فریش جان جاتے وہاں کے لوگ اُن کی بہت تعظیم
 کرتے عرصت کرتے کچھ کی برائی بزرگی کے واسطے اُن کی برائی تعظیم کرتے۔ اور ہر ایک شہر کے
 آدمی فریش کو کہتے یہ حرم کے لوگ ہیں خدا کے گھر کے لوگ ہیں۔ راہ میں کوئی چوتھاگ
 اُن کے پاس نہ جانا سب کوئی اُن کا ادب کرتے۔ پھر فریش خوب کائی کر کر سوداگری سے
 بہت نفع لیکر اپنے گھروں کو آئے نو مشیان کرتے۔ اپنے بٹوں کی مذہب فریا بیان کرتے اور نہ
 کا سے بکریاں ذبح کرتے۔ اُس میں ضیافتیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سورت بھیجی تو وہ لوگ
 اپنی بوقوتی کو جانیں احمق کو بوجھن اپنی ناشکری کے اوپر تعجب کرین اپنی بجزری کے اوپر
 حسرت کرین اپنی نادانی کے اوپر افسوس کرین۔ نعمت بزرگوں نے خدا سے تعالیٰ کی طرف سے
 جانیں اور بندگی بٹوں کی نہ کرین خدا سے تعالیٰ کی بندگی کرین خدا سے تعالیٰ کو بھول نہ رہیں۔ اُس
 خاوند کی نعمت دینے والے کی بزرگوں میں برائی دینے والے کا شکر بجا لاویں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا یَلَافُ قُرَیْشٌ * قُرَیْشٌ کِی اُلفت دینے کے واسطے کے رہنے والوں کے ملاپ کے واسطے
 حرمت دی سب لوگوں کے : لون میں بزرگی برائی بخشی۔ اپنے گھر کے کعبہ کے کے دشمن کو دور کیا
 ماہِ ذی القعدة لوگوں کے لون میں اُس گھر کی اُلفت بخشی اُس گھر کی برکت سے بہت لوگوں کے
 دونوں میں اُس گھر کے رہنے والوں کی بھی اُلفت بخشی۔ ایللافہم دخلت الشتا و الصیف *
 ملاپ اُن فریش کا سفر میں ہی جاؤں کے دنوں میں اور کریموں کے دنوں میں * شہر و بکے
 لوگ اُن سے اُلفت کرتے ہیں اس سبب سے اپنی تجارت سوداگری کر کے بہت مال ستاج
 حاصل کر کے اپنے گھر آتے ہیں۔ پھر اُن کی بدولت جمعیت ان کے اُس میں اخلاص دوسرے

آفت کا سبب ہوئی ہے پھر برآءِ محبوب ہی پر ہے تعجب کرنے کی بات ہے کہ ایسی نعمتیں خدا سے
 تعالیٰ کی طرف سے ہمارے ہونے کو جو جنہوں کی بندگی کرنا اپنے صاحب کی نعمت دینے والے کی
 بندگی نہ کرنا ایسے خاوند کو بھول رہیں * فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ * پھر یہ بات جو بوجھن
 تو چاہئے کہ جان سے سن سے دل سے مال سے بندگی کرنا اس گھر کے خاوند کی کے کے صاحب کی
 جس گھر کی بزرگی برائی سے ان کی برائی ہے * الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وہ صاحب
 وہ خاوند جس نے کھانا دیا اسباب کھانے کے دے ان کو دونوں سفر کرنے کے سبب سے اور
 پیرت بھر دیا ان کا ان کو بھوک سے بچا دیا * وَأَمْنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ * اور اس میں جن میں رکھا
 ان کو اس گھر کے سبب سے اس گھر کی بزرگی کے سبب سے دشمنوں کے خوف سے بچا دیا مارنے
 دینے کے دے انکو پھر آیا جس خاوند نے ان کے ساتھ یہ سب احسان کئے ہائے کہ کروان
 نعمتوں کا اس کی مگر بنیٰ شکر ہو دین بٹ پرستی چھوڑ دیوین ہی تعالیٰ کی بندگی کرنا ایمان
 لا دین شکر کہ ہو دین * اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے سبب سے اس گھر کو بزرگی
 بخشی اس کے نابھدار ہو دین اس کے اوپر ایمان لا دین دونوں جہان کی غیبی ہادین * مومن مسلمان کو
 چاہئے جو اس سورت کی نصیحت کو سمجھ کر ہی تعالیٰ کی نعمتوں جو ہزاروں طرح کی نعمتیں ہر ایک
 آدمی کو بخش جنہیں اپنے اوپر دیکھے معلوم کرے شکر بجالا دے ایمان کو محکم کرے * اس پاک
 پروردگار کی بندگی تو سے دل سے جان سے مال سے پیلا دے وہی خاوند ہی جو کھانا پینا دینا ہی
 ہر طرح سے پرورش کرنا ہی امن چہن منن سب کو رکھنا ہی صحت سلامتی بخشنا ہی * برسی
 بے افسانہ ہی وہ نعمتیں اس خاوند کی لہوین اور بندگی نابھداری نفس کی شیطان کی طبیعت کی دنیا کی
 دنیا کے لوگوں کی کرتے رہیں * اور سچے معبود کو خاوند کو بھول جاوین * شکر ان نعمتوں کا نہیں ہی
 جب خاص بندگی اخلاص کے ساتھ اسی پاک پروردگار کی بجالانے رہیں * اور ان سب نعمتوں کے
 وسیلے دنیا کی دین کی ظاہر باطن کی ہر غیبی کے سبب حضرت محمد رسول اللہ علیہ السلام جنہیں * ان کے
 طیفلس سے سب کچھ پیدا ہوا ہی * اور ایمان دین قرآن کتاب علم عمل دوزخ سے بھٹان بہشت
 مین داخل ہونا سب حضرت محمد رسول اللہ علیہ السلام کے صدقے سے ملا ہی * اب لازم ہی کہ
 ان کے ہر طرح نابھدار ہو رہیں اللہ و رسول کی پیچھے اس کے پیر اسناد کی متابعت بجالا دین ان کی
 دوستی رکھنی جس سے دینا آخرت کی دولت ہا دین *

سورہ ارا بت الذی کہی ! منقہ جہ آیتیں پچیس لکھے ایک سو پچیس حرف ہیں * آذہی سورہ منقہ کافرون کی حقیقت کا بیان ہی جسے ابو جہل عاص بن دابل ولیدہ اور اور کافر مشرکہ اور آذہی سورہ منقہ منافقون کا بیان ہی جسے عبد اللہ بن ابی اور اور منافق * قیسرون منقہ مذکور ہی ابو جہل مہمون قباست کے دن کو مانتا تھا اور مسلمانوں کے دین کو جھوٹا جانتا تھا یمون کے مال کو لیکر آپ نصرت کرنا اور ان کو مارنا دور کرنا اور غریبوں کو آپ کھانا نہ دینا اور اور لوگوں کو بھی غریبوں فقیروں کے کھانا کھلانے سے دینے سے منع کرنا * اللہ تعالیٰ نے اسکی حقیقت کے بیان میں اور اسے لوگوں کی بد خوئی کے بیان میں یہ سورہ بھیجی *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَرَاَيْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالْاٰیٰتِ * دیکھتا تو نے اس سے کہ کافر کو جانتا تو نے اس سے بد بخت آدمی کو خود روغ جھوٹا کہتا ہی دین کو جھوٹا جانتا ہی روز قباست کو اور جھٹلاتا ہی مسلمانوں کے دین کو اسے جتنے دین کو * ابو جہل نے ایمان پر عقص نہیں مانتا چرا کے دن کو * فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدْعُ الْاَلٰتِیْمَ * پھر یہ کافر بد بخت کی وہ بد خوئی ہی جو پہنچی سے ستر سے دور کرنا ہی یم کو جھڑکنا ہی اسے مارنا ہی * وَلَا یَخْشٰی عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ * اور رغبت نہیں دلاتا ہی اپنے بار آسٹ ناخوش خرابوں کو نہیں کہتا کسی کو فقیر دن غریبوں مسکینوں کے کھانا دینے کھلانے کے واسطے نہ آپ دینا ہی نہ اور کسی کو دینے کہتا ہی الناس کرنا ہی اور ان کو دینے نہیں دیتا * یہ بد خوئی اسی بُری خصلت مسلمانوں کی نہیں ہوتی یہ خصلتیں کافروں کی ہوتی ہیں ! اس بات میں اشارت ہی نصیحت ہی مسلمانوں کو چوسچھینیں جو جھٹکے اسکی خوئیں بہت بُری خوئیں ہیں مسلمانوں کے بلے کام نہیں مسلمانوں کو بلے خصائیں نچا ہیں * جس کسی منقہ یہ خصلت ہی بلے ایمانی کی نشانی ہی اسے ہی آدمی کو آخرت کے دن کے اوپر ہر ہر اکا دن ہی یقین نہیں اس دن کو جھوٹا جانتا ہی مگر جو کوئی جیسا کر دگا آخرت میں وہ سب پاو دگا * غرض اس کا م نہ کرنا چاہئے بلکہ یموں کے اوپر مہربانی کرنا فقیروں مسکینوں کو کھانا کھانا فر لیا غریبوں کے حال پر رحم کرنا چاہئے جو اس سبب سے آخرت میں اللہ تعالیٰ بھی اسکی غریبی فقیری کے اوپر رحم کرے * حدیث میں آیا ہی جو کوئی یم کے سر کے اوپر ہاتھ شفقت سے پھرنا ہی جتنے اس کے سر میں بال ہیں ہر ایک بال کے شمار میں نیکی عمل آنے عمل نامہ میں لکھے جاتے ہیں وہ آتا ہی ثواب پاو دگا * اور حدیث میں آیا ہی ایک آدمی تھا

مٹی امر ایٹل منن نیراہ نہا عابد تھا ساتھ ہر سس ہوئے نھے اُسکو بندگی کرنے ہوئے * ایک دن ایک
 عورت خوب صورت کسی کام کے واسطے اُسکے پاس آئی اکبلا وقت تھا اور کوئی اُسکے پاس
 نہ تھا اُس زراہ کو شہوت ہوئی بے اختیار ہو کر اُسے نہانے کی بات ہو گئی * پھر اُس کام کے بجھے
 زراہ کو بہت خداست ہوئی اپنے اُس کام کے اوپر بہت نانو سشس ہوا غمگین ہوا پھر ایک ناب
 منن غسل کے واسطے گیا غسل مگر چڑکا تھا جو اُسکے مرنے کا وقت آن پہنچا ناب کے اندر ہی جان
 دکھانے لگی * اُسی وقت ایک فقیر آیا اُسکو اُسکے حال کی خبر پھنی کچھ سوال کیا خیرات مانگی * اُس زراہ
 کی جادو منن ایک روتی تھی ہاتھ سے استوت کی کہ جادو سے روتی رہو سے * ادھر فقیر وہ روتی بلکہ
 جلا گیا ادھر وہ زراہ مر گیا اُسکی روح کو فرشتہ نوں نے لیکر اسے تعالیٰ کے حضور منن پہنچایا * حکم ہوا
 اُسکے عملوں کو نیکی ہی تھیں کی ترانہ منن رکھن تو لکن ساتھ ہر س کی عبادت ایک طرف رکھی
 اور زنا حرام کا عمل ایک طرف رکھا * آخر حرام کا عمل بھاری برآئیک عمل اُسکے آگے سبک ہو گئے *
 اسوقت وہ شخص ناسید ہوا جانا کہ دوزخ منن پر آگ * حکم ہوا جو وہ ایک عمل آخر وقت کا اس کا
 جو فقیر کو روتی دی تھی اُن عملوں کے ساتھ رکھ کر تولا * اتنی خیرات اُسکی اور سب کاموں کے ساتھ
 اُس گناہ پر بھاری برآی نیکیوں کا پالا اُس کا بھاری ہو گیا مغفرت پائی بخشا گیا بہشت کے داخل کرنے
 کا حکم ہوا * جانا چاہئے کہ روتی دینے کا ثواب سب کے کھانا کھانے کا فائدہ ایسا کچھ ہوتا ہی * اور جو
 کوئی کھانا کھانے کی قدرت رکھنا ہی اور اُس حال منن بخیلی کرنا ہی وہ برآہ بہت ہی لیم ہی
 سہانی کا کام وہ نہیں کرنا * یہ آئین کا فردن کے اور کا فردن کی خصلتوں کے جان منن نہیں آگے
 سافقون کا بیان ہی * قویئل * پھر یہ بات ہی اس بات کو جانا چاہئے کہ دلی ہی مننی ہی خدا
 کی خداری ہی خرابی ہی دوزخ کی آگ ہی * لِلْمَصْلٰیۡنَ الدِّیۡنِ ھم * اُن ناز برافنے
 والوں کو دے ناز برافنے والے جو اسے تعالیٰ کی بندگی کی قدر جان کر اپنے پیدا کر نیوالے کی پالنے
 والے کی عبادت کی خوبی نہ بوجھ کر آخرت کے عذاب ثواب دوزخ بہشت اسے تعالیٰ کے وہ دیکے
 اوپر ایمان نہ رکھ * عَنْ صَلَاتِہِمۡ مَا ھُوْنَ * اپنی ناز سے بے خبر ہیں بھولنے والے ہیں غافل
 ہیں ناز برافنے نہیں جانتے * کیا برافنے ہیں کچھ ادب کھرتے ہوئے منن رکوع جگہ سے منن نہیں کرنے
 اور شور میں قرآن کی ابھی طرح پھر کر نہیں برافنے * ناز کے ارکان سبناپ شتاب نام کر دالنے ہیں
 اپنے دل کو ناز منن حاضر نہیں رکھتے ہیں * نہیں جانتے کسی کی بندگی کرنے ہیں کس کے آگے کھرتے ہوتے

ہیں کس کے واسطے سر ایسا نیچا کرتے ہیں کس کو بچہ کرتے ہیں نماز کی قدر رکھتا ہیں جو جتنے نماز کی
تعظیم کچھ نہیں کرتے * الَّذِينَ هُمْ يَرَاءُونَ * وہ لوگ ہیں وہ جن کے واسطے دلیل ہے
عذاب کی سنجھی ہی جو ریا کرتے ہیں لوگوں کے دکھانے کے واسطے آدمیوں کے بھلا کہنے کی لالچ منین
نماز پڑھتے ہیں خدا کے واسطے نہیں پڑھتے خدا کی رضا مندی نہیں چاہتے * وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ *
اور زکات مال کی نہیں دیتے اور وہ جہیز جو آپس میں ایک کی دوسرے کے کام آوے
دیگیا بیلاؤا انتشاری پیالہ رکابی سوئی ڈولی کدالی آگ پانی نمک منع کرتے ہیں نہیں دیتے * یہ سب
خصانہ بڑی خصلتیں ہیں بے ایمان انسان کی ہیں منافقوں کو چاہئے مسلمانوں کو نہیں * مسلمانوں کو چاہئے
کہ ان خصلتوں سے دور رہیں اللہ تعالیٰ ان باتوں سے ناخوش ہی بیزاری فویل للمصلین
سے ایک آخر تک منافقوں کا احوال ہی اس میں اشارت ہے جو منافق کافر سے بدتر ہے ابن میں
آکر بے دین ہونا ہی فرضوں کو ترک کرنا ہی اللہ تعالیٰ سے دعا بازی کرنا ہی * مسلمانوں کو دفعہ کھے
میں دالنا ہی مسلمان کہلانا ہی اور باطن میں مشرک منافق رہنا ہی * اس واسطے ہی تعالیٰ نے ایسے
لوگوں کے حق میں فویل فرمایا ہے سخت عذاب میں کرنے کی ان لوگوں کے جزدی * اللہ
تعالیٰ مسلمانوں کو دیا سے شفاق سے بڑا میں رکھے آمین آمین آمین *

سورہ کوڑمکی ہی اس میں میں آیتیں بارہ کھمے یا بس جرت ہیں * تیسروں میں لکھا ہی کہ ایک دن
حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کہتے آئے کہ مسک سے نار برہمکر اپنے دولت خانے کو جانے تھے *
دروار سے کے پاس ایک کافر سے ملاقات ہوئی عاص نام تھا اسکا وایل کا بیٹا لعنت خدا کی اس کے
اوپر ان نے کچھ بات کہی کہ کہ مسک کے اندر آیا * اور کئی کافر مسک کے درمیان بیٹھے تھے انہوں نے
اتسے پوچھا کس کے ساتھ باتیں کرتا تھا * ان نے بے ادبی سے کہا اسی ابرہہ سے بات کرتا تھا * ابرہہ
عرب کی زبان میں اس آدمی کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہوے یہ مجھے اس کے کوئی نم ہے * اور حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزند دہر نام بی بی خدیجہ سے ہوئے تھے انہوں نے ان دنوں
میں وفات پائی تھی * اس کافر کی بے ادبی کی خبر حضرت رسول علیہ السلام کو پہنچی پیارک دل
حضرت کا غم مگین ہوا * اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے دل خوش کرنے کو خاطر نسلی کے واسطے یہ سورت بھیجی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا عَظَمْنَاكَ الْكَوْنُ * تحقیق ہم نے دیا تیرے میں یا محمد بخشنا تجھ بہت کچھ * ہر ایک طرح

کی خبر غیبی کی زیادتی دنیا میں آخرت میں * اولاد کی بنیاد ظاہر کی اولاد باطن کی اولاد سب
 پیغمبروں کی است سے نیری است کی بنیاد سب خلق کے علم سے نیر سے علم کی زیادتی سب کے
 عمل سے نیر سے عمل کی بنیاد سب کے عمل کے نواب سے نیر سے عماموں کے نواب کی بنیاد اللہ تعالیٰ
 کے ذکر کے مجھے زمین میں آسمان میں نیری یاد کی نیر سے ذکر کی مذکور کی بنیاد دونوں جہان
 میں نیر سے دو ستون کی بنیاد اور قرآن و بانجگو قرآن میں ہر طرح کے فایہ دن کی بنیاد ہی
 اور حوض کوثر بھی و بانجگو * حدیث میں آیا ہے کہ ایک مذہبی ہی بہشت کے اندر کنارے اس کے
 سونے کے ہیں مونی اور باقوت اس میں جڑے ہیں * ایک روایت میں ہی کنارے اس
 حوض کے مرد کے ہیں فراموشی لہذا اور چوڑا و اسکا ایسا ہی جس سے صناسے دن تک *
 صناسے اور دن دو شہر ہیں ان دونوں شہروں میں تفاوت بہت ہی خاک اس کی شک سے زیادہ
 شبہ ہی اور باتیں اسکا برت سے زیادہ تر سفید ہی سردی شفاف ہی شہد سے زیادہ تر بیضا مریداری *
 اور اس کے ہر طرف کناروں کے اوپر سونے کے لباس پہلے آنجو سے کوزے ہر طرح کے روپے کے سونے
 کے دھڑے ہوئے ہیں تیار ہیں ہزاروں لاکھوں ہاتھ ہیں جتنے آسمان میں ستارے ہیں *
 ہر ایک مومن مسلمان کی قدر اور مرتبہ کے موافق تیار ہیں * قیامت کے دن جب خلق کے اوپر
 بے نہایت بیاس ہو ویگی بے اختیار ہو پانی پانی کرینگے تب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک فرشتہ اسکو اپنی
 پیٹھ کے اوپر رکھ کر قیامت کے میدان میں حاضر کرے گا * جہاں حضرت رسول اللہ ﷺ فرما دیں گے وہاں
 رکھ دے گا ان کہیں شریف لکھاویں گے وہ حوص بھی انکے ہمراہ جاویگا * جو مومن مسلمان اسکا پانی پیوگا
 میراث ہو جاویگا پھر کبھی بیاس نہوے گا ہمیشہ ہمیشہ خوش حالی میں رہے گا * فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ *
 پھر نماز پڑھ یا تم اور اپنے پروردگار کی بندگی کر دشا بندی حاصل کرنے کے واسطے اور قربانی کر خدا کے
 حکم سے خدا کے واسطے یا تم تمکو برائی برائی نعمتیں اللہ تعالیٰ نے بخشیں ہیں * تو اپنے پروردگار کی
 بندگی میں رہو اپنے خداوند کی طرف مشغول ہو ان کافروں کی باتوں کو کچھ خاطر میں نہ لانا کہیں مست ہو *
 اِنْ شَاءَ تَعَالٰی هُوَ الْاَبْتَرُ * تحقیق دشمن تمہارا بڑا کہنے والا تمہارا وہی ہی دم کٹا ہوا بزرگ * اسی
 کی خبر غیبی دو جہان کی کٹ گئی ہی اسکی اولاد نسل نریگی اور تمہاری اولاد ظاہر کی باطن کی
 تمہاری خبر غیبی بزرگی برائی عزت حرمت قیامت تک ہمیشہ باقی رہے گی * خدا نے تعالیٰ کی
 رفعت پرودا اور سلام حضرت محمد رسول علیہ السلام کے اوپر ابد الابد چلا جاویگا اس دولت

کو کبھی نقصان نہ آوے گا۔ اس سورت میں نماز پڑھنے کو اور قربانی کو حکم فرمایا۔ نماز بدن کی دل کی عبادت ہی اور قربانی مال کی عبادت ہی * اس میں اشارت ہی جو تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہی بڑا احسان ہی بہت کچھ تم کو بخشا ہی بہت بہت نعمتیں بخشن ہیں * ان نعمتوں کا شکر ادا کرنا اس طرح ہے کہ ہر طرح سے بندگی تن سے دل سے مال سے جالانے پر ہو * پھر اسی بندگی عبادت کے بدلے اور بہت نعمتیں تمہارے واسطے رکھیں ہیں باریا ہیں * کسی دشمن کی بات کچھ خاطر میں نہ لاؤ تاخیر سے ہو * تمہاری دولت ہمیشہ رہنے والی ہی دشمنوں کی ضروری سب طرح کی کٹ گئی خراب ہوئی * اور اس حکم میں نماز کی اور قربانی کی قضیات برائی کی طرف اشارت ہی * ایسی بڑی نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو بخشیں ہیں ان نعمتوں کا بدلہ شکر احسان کا کسی طرح سے ادا نہیں ہو سکتا اس واسطے نماز پڑھنے کو فرمایا * اس بندگی میں اپنی نعمتوں کے شکر ادا کرنے کی راہ بتائی اس شکر کو قبول فرمایا * ہونے مسلمان کو چاہئے جو حضرت پیغمبر ﷺ کی متابعت میں اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتوں کو بوجھ کر نماز کی بہت برائی قرار دے اور اس سے اخلاص سے فرض واجب سنت نقلی ہارین پڑھتا رہے * اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر کا ادا ہونا اس عمل میں بوجھے اسکے ثواب کی کچھ حد نہیں * سب طرح کے عملوں میں اس عمل کے برابر کوئی عمل نہیں * اور قربانی کا ثواب بھی جو صبح کے وقت عبد الضحیٰ کی نماز کے بعد مقرر ہوئی ہی بہت بڑا ثواب ہی * حدیث میں آیا ہے کہ یہ قربانی ابراہیم خلیل علیہ السلام کی سنت ہی ہر ایک مال کے بدلے میں جو قربانی میں ہی بکری گائے اونٹ کے ایک نیکی عمل نامے میں لکھی جاتی ہے * اور حدیث میں آیا ہے حضرت رسول ﷺ نے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اٹھو اپنی قربانی کے ذبح کرنے میں حاضر ہو دیکھو پہلا قطرہ لہو کا جو قربانی سے نکلا گا اس قطرے کے نکلنے میں گناہ اگلے پچھلے بچنے جاؤ گے اور کہو ان صلواتی و نسکی و محیای و مماتی اللہ رب العالمین پھر انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ثواب قربانی کا یا خاص تمہارا اور تمہارے اہل بیت ہی گا ہی یا نام مسلمانوں کو بھی بھی ثواب ہی * فرمایا سب مسلمانوں کو جو کوئی قربانی کریگا اسکو بھی ثواب ہی * اور حدیث میں آیا ہے اگر کوئی آدمی مسلمان بکری یا گائے عید کے دن قربانی کرے اور ایک آدمی اس قربانی کے پوست میں چمیرے میں سوئارہ و پابھر کر خدقہ دے سے خیرات کرے اس خیرات کا ثواب اس قربانی کے ثواب کو نہیں پہنچتا * اور حدیث میں

آباہی سمجھا یا کہ فانی علی الصراط مطایا کہ موتی کو اپنی قربانیاں بہ
 قربانیاں آخرت میں پڑھنا کے اوپر تمہاری سواری کھو رہے ہو جاوینگے آسانی سے تم پاؤ گے
 جاؤ گے * اللہ تعالیٰ کی نعمتیں محمد رسول اللہ علیہ السلام کے طفیل مومنوں مسلمانوں کے اوپر بہت ہیں
 بلکہ نہایت ہیں کہان تک کہ کوئی بیان کر سکتا ہی نہ سب کچھ کو تم کی حقیت ہی * اللہ تعالیٰ نے
 حضرت رسول اللہ علیہ السلام کے تئیں اپنے فضل و کرم سے اسکو بخشا ہی اور ان کے طفیل سے
 ان کی امت کو بھی اسکا نصیب ملا ہی اور آخر تک ہمیشہ ہمیشہ جاوینگے *

سورہ کافرون کی ہی اس میں چھ آیتیں ہیں۔ چھپیس گئے ہیں تا تو سے حرف نہیں * روایت
 ہی ایک کافرون کی گروہ ابو جہل عاصی و لید امیہ نے حضرت عباس کی زبان سے حضرت نبی صاحب
 علیہ السلام کی مذمت میں یہ پیغام کہلا بھیجا اور اپنی سو قوفی سے اس طرح صلح کرنے لگے اور کہنے لگے ایک
 برس تم ہمارے خداؤں کی بڑی عبادت کرو ہم بھی ایک برس تک تمہارے خدا کی بندگی کریں گے *
 اور ایک روایت میں یہ ہی جو بلکہ حضرت عباس حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ہاتھ کے پاس گئے اور ان کو کہتا تھا کہ اپنے بھتیجے سے بھائی کے بیٹے سے کہو ہماری بات قبول
 کریں یہ بات کہیں جو بڑے ہمارے شفاعت خدا کے پاس کر دو اینگے * اور جو سے ایک دن ہمارے
 مہودوں کی بندگی کریں تو ہم ایک ہفتہ ان کے مہودوں کی بندگی کریں گے اور جو سے ایک ہفتہ ہمارے
 خداؤں کو بوجھیں تو ہم ایک مہینے تک ان کے خدا کو بوجھیں گے * اور جو سے ایک مہینے تک ہم کام
 کریں گے تو ہم ایک برس تک خدا کی بندگی کرتے رہیں گے * حضرت عباس نے ان کو یہ پیغام بھیجا
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ہوئے اور کچھ نہ فرمایا چیکے ہو رہے اور اس پیغام سے
 ناخوش ہوئے * اللہ تعالیٰ نے یہ سورت بھیجی *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ * کہو یا کفر ای کفر * کافرون کی * لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ * بندگی
 نہیں کی میں نے کبھی پہلے و قون میں اور اب بھی بندگی نہیں کرتا ہوں اس جز کی جس جز کی
 تم بندگی کرتے ہو یعنی ان بتوں کی بندگی جن کی تم کرتے ہو میں نے نہ کبھی آگے کی ہی نہ اب کرتا ہوں *
 وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا اَعْبُدُ * اور نہ تم بوجھنے والے ہو بندگی کرنے والے ہو آگے کو اس پاک
 پروردگار کے جس کی اب میں بندگی کرتا ہوں پر جنہوں نے * وَلَا اَنَا عَابِدُ مَا عَابِدُكُمْ * اور

نہ میں پوجنے والا ہوں بندگی کرنا ہوں کبھی آگے کو جس کو پوجا نہ جس کی بندگی کی نہ ہے
 ان بتوں کو جو تم آگے سے پوجتے آئے ہو میں کبھی ان کو پوجنے والا نہیں * وَلَا أَنتُمْ هَآبِدُونَ
 مَا أَقْبَدُ اور نہ تم بنا کی کرنا اے ہوا اب بھی اور آگے کبھی جس کی بندگی کرنا ہوں میں ہر حال
 سن اور ہر وقت سن * لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ * تم کو اپنی ہی دین تمھارا اور مجھ کو
 میرا اور ہر ہی دین میرا * ہم اپنے طریق کو دین کو چھوڑ دینے کے نہیں سن میں بھی اپنے طریق کو
 دین کو چھوڑنا نہیں * تم کو تمھارے دین کی جزائیگی بدلائر گا خوار سی عذاب آگ دوزخ اور
 بگو میرے دین کی جزائیگی بدلائر گا عزت دولت رحمت بہشت دیدار خدا سے تعالیٰ کا *
 اس سورت کا حکم جب جماد کرنے کو لڑائی کرنے کو کافروں کے ساتھ مومنوں کے ساتھ فرمایا منسوخ
 ہوا اور یہ بات جو تمھارا دین بگو ہمارا دین بگو موقوف ہوا * حکم ہوا اللہ تعالیٰ کا جو ان کافروں
 میں کون کو کہو ایمان لا دین اور نہیں تو ان کو مار دقتل کرو * اور اس آیت میں مومن کو بہر فائدہ
 ہی جو ہر طرح اپنے دین ایمان کے اور قائم رہے مضبوط رہے کوئی کسی طرح سے کسی راہ سے بلے رہا
 کیا چاہے ہرگز اس کا تابع نہ ہو دے اسے یہی کہے تو اپنی راہ چلا با میں اپنی راہ میں جانا ہوں مجھ کو
 میری راہ سے کچھ کام نہیں * اور اس سورت میں یہ بات معلوم ہوئی جو حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبر ہونے سے پہلے بھی کبھی سوا سے خدا سے تعالیٰ کے اذ رکھی چیز کی بندگی
 نہیں کی تھی جیسے اور اصحاب مسلمان ہونے سے پہلے نادانی سے بت پوجتے تھے حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اول سے آخر تک اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی میں رہے خدا سے تعالیٰ ہی کی عبادت
 کرتے رہے * اور اس سبب اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے جواب میں فرمایا جو ان سے کہو میں نے
 نہ آگے ابسا کام کیا ہی نہ اب کرنا ہوں نہ پھر کبھی کرو گا * ہمیشہ خدا سے تعالیٰ کی بندگی کرنی یہی
 میرا دین ہی میں اسی اپنے دین پر قائم ہوں تم جانو اور تمھارا دین * اور یہ خطاب ان کافروں کے
 ساتھ ہی جو ہمیشہ کافر رہے کبھی مسلمان نہ ہوئے * اللہ تعالیٰ مومنوں مسلمانوں کو اپنے رسول کے طفیل
 سے دین و ایمان میں قائم رکھے محکم رکھے آمین آمین *

سورہ اذاجاء فی ہی اس میں تین آیتیں انیس کلمے سنانو سے حرف ہیں * یہ سورت
 کسی عہد کے کی فتح کے کچھ نازل ہوئی * جب دین مسلمان کا غلبہ قائم ہوا آدمی ہر طرف سے فوج فوج
 اس میں میں آئے کے مسلمان ہونے کے تھے اس وقت کی شہر گدازی کو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جو مانا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ * جَسَدَتْ اُنْیٰ بِالْمُجَارِی دینی مدد کرنی خدا کی اور فتح کی اور
لوگوں کی فتح * وَرَآیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللَّهِ اَفْوَاجًا * اور دیکھانوں نے آدمیوں کو
داخل ہونے میں خدا کے دین میں مسلمان بن کر، گروہ و فوج فوج بہت بہت * فَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ * ہر اُس مدد و فتح کی شکر گزاری میں سبحان اللہ والحمد للہ کہو یا محمد پاک جانو
اللہ کو جو تمہارے لئے ہے جو تمہارے لئے ہے * اور پاک سمجھو خدا سے تعالیٰ کو سب صیون سے سب
نقصانوں سے * شکر کرو خدا کا اپنے پیدا کرنا والے بالائے کمال کا جو ایسی برتری پرستی تمہارے خدا دینے
والا ہی ظاہر باطن کی فتح کتبائش بخشنے والا ہی تم کو اور تمہاری آست کو * حمد کرو شانِ صفت
کرو تعریف کرو اللہ تعالیٰ کے وہ دن کے سچ کرنے کے اور * اس آیت میں اشارت ہے جو مومنوں کو
جائز ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کے ساتھ * ملاوین سبحان اللہ کو الحمد للہ کے ساتھ کہیں * اور اول یہ
بات جانیں یہیں کہ جو پاک پروردگار تمام خلق سے بے نیازی سب طرح کی غرضوں حاجتوں
سے پاک ہی کسی بات کا محتاج نہیں * سب خلق کو جو پیدا کرنا بنا نا اس کی خدا ہی میں کچھ ایک
ذره نقصان نہ آئے اور اب چاہے تو ایک دم میں سب کو نیست نابود کر دیے تو اس کی بادشاہی
میں کچھ نقصان نہ آئے * ہر طرح سے وہ غنی ہی پاک ہی ہر اُس بات کے ساتھ یہ بات جانیں
جو اُس پاک پروردگار نے اپنی بے نیازی کے ساتھ ہر بانی سے فضل کی راہ سے کرم کے سب سب
خلق کو پیدا کیا اتنے سب کا بالائے والی روزی دینے والا ہی سب کی حاجتیں پر لایو والا ہی ہندون کی
دعائیں قبول کرنا والا ہی دنیا آخرت کے کام ہندون کے آب کر دینے والا ہی اپنے دین کو آس
قائم کرنے والا ہی محکم کرنے والا ہی * حمد اور تعریفیں ابھی اُس خداوند ہی کو لایں ہیں اور کسی کو
لایں نہیں * اور جس کو وہ خداوند ایسی تعریف کے لایں کر دیوے جسے اپنے محبوب محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو لایں کر دیا اور ان کی آست کے مقبول لوگوں کو کر دینا ہی یہ بھی اسی خداوند
کا فضل ہی کرم ہی * وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا * اور معافی مانگو یا محمد خدا سے تعالیٰ سے
اپنی آست کے گناہوں کی اور بخشش جاہو تحقیق سچ وہ پاک پروردگار توبہ کا قبول کرنا والا ہی جو
کوئی بخشش بخشائش چاہے اس کے گناہوں کا بخشنے والا ہی * اور اس آیت میں اشارت ہے
جو اُس فتح کے ہونے میں اور جو فتح ہو دیگی کسی بار اصحاب کسی مومن مسلمان کے دل میں یہ

خطر آجاد سے جو پہر فوج کافروں کے اوپر مشرکوں پر اور ہماری محنت سے ہمارے قہر و ن سے
 ہوئی ہے تو چاہئے کہ اسے استغفار کرے اور اسی طرح جو کسی مومن کا دل ایمان کے نور سے مملو
 ہو جاد سے تر سے خطرے جانے رہتی نفس اور شیطان کے اوپر فتح پاوے تو چاہئے کہ یہ نجانے کہ میری
 محنت سے ریاضت سے ہوئی جو اسے خطرہ آوے تو استغفار کرے گناہ جانے اور جانے کہ سب قدرت خدا سے
 تبارکی کی ہے۔ نیز اسکی مدد مہربانی کے کچھ نہیں ہوتا۔ فرستہ آیا ہی جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اس آیت کے آنے سے پہلے ہر روز بار بار استغفار کرتے تھے خدا سے تعالیٰ سے بخشايش
 جاتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تب سے ہر دن سو مرتبہ استغفار کرنے لگے اور بی بی عائشہ
 رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس سورت کے نازل ہونے کے کچھ نہ دیکھا میں نے یہ سب اللہ کو جو
 نماز پڑھی ہو اور اس کے کچھ استغفار نہ کیا ہو ہمیشہ ہر فرض نماز کے کچھ استغفار کرتے تھے اور اس
 آیت میں سب مومن مسلمانوں کو ارشاد ہی یوں سمجھتی ہو چھن کہ جب حضرت محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو استغفار کا حکم ہوا تو اور کوئی امت کے آدمیوں میں دوسرا کون ہی جو آپ
 کو استغفار کا محتاج نہ تھے سب مومن کو کیسی ہی ولایت کے درجے میں پہنچن کیسی ہی عبادت
 بندگی کرنے رہتی خدمت میں حاضر رہتی چاہئے آپ کو تصویر وار ہی ہو جھتے رہتی گناہ گار جاتے
 رہتی ہمیشہ توبہ اور استغفار کرتے رہتی بخشش اور بخشايش مانگتے رہتی اپنا کچھ حق اللہ تعالیٰ کے
 اوپر مدد کی کاشت کر کا ذکر کا نیت نہ کریں ہمیشہ اس مال پروردگار کا حق نفس کا کرم کا
 احسان کا ہر طرح کی نعمتوں کا جان مال میں ہو جھتے رہتی اپنے تئیں نصیر منہ ہر طرح سے سمجھ کر
 گناہوں کی معافی مانگتے رہتی اس راہ میں فصل کرم کے امیدوار رہتی اور اس سورت
 میں یہ اشارت ہے جو یہ مسلمان کا دین اللہ کا دین ہی اس دین کو دین اللہ فرمایا اور یقین جانا چاہئے
 کہ جو اس مقبول دین میں بھی وہ بھی دین ہی اور دین اس کوئی مقبول نہیں جو کوئی مسلمان کے دین میں
 رہ کر مسلمان کا کام کرے کسی کو قبولیت خدا سے تعالیٰ کی حاصل ہو ایسی سب مقصد دن کو آپ
 سے آپ اس دین کا صاحب بننا دیکھا اور جو کوئی اور دین کا کام کرے کیسا ہی ہو جاد سے خواہ
 بانی کے اوپر چلے خواہ ہوا سن آوے آخر کو دے گائیے کرے خواہ ہو دیکھا مقبول ہی رہے اور اس
 دین کا محکم ہونا قائم ہونا جو بہت برائی نعمت تھی اپنے محبوب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو بخشی اور ان کے طریق سے نام امت کو بخشی اس نعمت کی شکر گزاری سب کے اوپر لازم ہے

بہر اس نعمت کی شکر گزاری منین جو کچھ تقسیم ہو جاوے اس واسطے استغفار کا حکم ہوا * اس حکم
 منین سب کو لازم ہے جو اپنے دین ایمان کی سلامتی کا شکر کرتے رہیں * اور اس شکر کرنے
 منین شکر کا حق ادا کرنے منین آپ کو تقصیر وار ہو جتے رہیں ہمیشہ استغفار کرتے رہیں گناہوں کی
 بخشش مانگتے رہیں * یہ سورت قرآن کی سورتوں منین آخر کو نازل ہوئی ہے آخر کی سورت
 اترنے منین بھی سورت ہے * ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ سورت اتری پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا ایک بندے کے سامنے خدا سے تعالیٰ نے
 اختیار دیا ہے دنیا منین رہنے کا اور وفات کا بنا ہے دنیا منین رہے یا ہے وفات پاوے * اس بندے نے
 وہ بات اختیار کی جو آپ کو حق تعالیٰ کی طرف پہنچاوے * حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی
 اللہ عنہ نے اس بات کو سمجھے جو حضرت ابنی بات فرماتے ہیں یہ سمجھ کر ان کی بدائی یاد کر کر وئے * پھر
 دو برس کے بعد مجھے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جبہ الوداع آخر کاج کیا ان دنوں منین یہ آیت
 نازل ہوئی **اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم**
الاسلام دینا اس آیت کے اترنے منین اور وفات منین حضرت کی اسی دن کا تفاوت تھا پھر
 یہ آت اتری **يَسْتَغْفِرُكَ قُلُوبُ الَّذِينَ يَفْتَهُكُمْ فِي الْكَلَالَةِ** اس آیت سے اور وفات سے
 تین تیس دن کا فرق تھا پھر اسے مجھے یہ آیت نازل ہوئی **وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ**
تَتَوَكَّرُونَ پھر گاری کرو اس دن کے واسطے جو رجوع کرو گے اس دن منین اللہ تعالیٰ کی طرف *
 اور قیامت کے دن کا کام جس دن منین خدا سے تعالیٰ کے حضور منین حاضر کئے جاو گے دنیا منین کر
 رکھو * پھر یہ آخر آیت منین قرآن مجید کی اسے مجھے کوئی آیت نہیں اتری * ایکس دن کے مجھے
 ایک روایت منین ساغر دن کے مجھے ربیع الاول کے مہینے منین بارہویں تاریخ حضرت پیغمبر
 صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی حضرت کا وصال ہوا دونوں جہان کے مقصود کو پہنچے صلی اللہ
 علیہ وآلہ واصحابہ وسلم *

سورہ لیل کی ہے اس منین پانچ آیتیں ہیں تیس گیمے کا کسی حرف ہیں * ہر منین آیا ہے کہ پہلے دنوں
 منین حضرت نے کچھ حکم احکام پیغمبری اور ایمان اسلام کے کسی کے اوپر نہ پہنچائے تھے * جب یہ آیت نازل
 ہوئی **وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ** یعنی ہر دو قیامت کے دن کی سختی کی اپنے خیمہ قرابتوں
 کو جو بہت نزدیک ہیں راہ آیت کی انکار نہاد اور اپنی پیغمبری کی بات کا پھر کرو * اس حکم کے آنے سے

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہے سے ایک دن باہر نکلے بہار کے اوپر جس کا ضفانا نام ہی
نشریف لائے بیٹھے اور اپنے سب خویش بھائی بندوں کو بلا بھیجا سب آئے جمع ہوئے * پوچھا کہ
کس واسطے بلایا ہوا تم نے * حضرت نبی صاحب نے فرمایا تم میرے نہیں سچا جانتے ہو میرے سچ کہنے
کے اور برقیں رکھتے ہو * سبھوں نے کہا تم کو سچا جانتے ہیں کبھی تم سے کوئی جھوٹا بات تم کو
معلوم نہیں ہوئی * پھر فرمایا جو مبین تم کو خبر دوں کہ ایک دشمن تمہارا موقع مارنے کے واسطے
آتا ہی فلاں وقت آدیکالوے گا اس بات کو میری سچا جانو گے * سبھوں نے کہا ہر قدر تم کو راست گو
سچا جانینگے * پھر حضرت نے فرمایا میری مثال اور تمہاری ایسی ہی جیسے ایک شخص کہیں جانا
تھا ایک فوج دشمن کی اُس نے دیکھی اُسکی قوم کے موقع مارنے کے واسطے آئی ہی * اُن نے یہ
بات معلوم کر کے شتاب آکر اپنی قوم کو خبر دی جو دشمن تمہارے اوپر آتا ہی سنا ہی سے
ایسا اپنا ٹھکانا پکڑو آپ کو پھاؤ سمجھاو * اسی طرح سے مبین نکلو آخرت کے حال کی سختی کی
خبر دینا ہوں تم ایمان لاؤ مسلمان کا دین اختیار کرو بتوں کے بوجھ کو چھوڑو آخر کو اللہ تعالیٰ کے
حضور میں جانا ہی * جو کوئی ایمان لاو دیکھا کام کریگا نجات پاوے گا اور جو کوئی اس بات کو نہ سیرگاد و رخ
کے عذاب میں پرتے گا * پھر اس طرح کی باتیں فرما کر ہر ایک آدمی سے اپنے اہل بیت میں خطاب
کیا * ای فاطمہ محمد کی بیٹی ای صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی محمد کی چھٹی ای عبدالمطلب کی اولاد ای بنی
اسم ای فلاں میں ملک نہیں اللہ تعالیٰ کے حکم میں کسی چیز کا جو ایسے حال کے اوپر ہو گے نہ
خدا کے عذاب سے دور رخ سے چھوڑا نہ سکوزگا * اس بات کے اوپر بہر و سامت رکھیو جو تم میرے
خویش قرانی ہو میرے نزدیک ہو پھر تم اس شرک اور کفر میں رہو اور مبین تم کو عذاب سے چھوڑا
سکون نہ جاوے یہ قدرت نہیں * ایمان لاؤ مسلمان ہو مسلمان کے کام کرو * حضرت نبی صاحب نے جب
اس طرح کی باتیں کہیں * ایت فرمائی جس کسی کو سنا ذات مندی نصیب تھی خوش ہو ایمان
لا یا مسلمان ہو ارادہ پائی اور جو لوگ بے نصیب تھے ناخوش ہوئے * ابولہب حضرت نبی صاحب کا
چچا تھا شرک تھا یہ باتیں سن کر بہت ناخوش ہوا اور کہا یا محمد تو نے ہمارے اسی بات کے واسطے بلایا تھا
جمع کیا تھا ملک ملک ہلاکی ہو دے تجکو * ایسی بے ادبی کی باتیں کہہ کر اُٹھ گیا اور اور لوگ
بھی چلے گئے تب یہ سرت نازل ہوئی *

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَّتْ يَدَا آدَمَ لَهَبٍ * ہلاک ہو دیں تو تین جانتے رہیں دو نون ہنخہ ابولہب کے دنیا آخرت اُسکی
 جانی رہے ہلاک ہو دے ابولہب * وَتَبَّ * اور تو ت گیا ہلاک ہوا ابولہب دنیا آخرت کی
 خرابی اُسکی جانی رہی اے ادبی کرنے کے سبب رسول کی خدمت منہ * ردایت ہی کتب ہر سورت
 اسے تعالیٰ نے بھیجی ابولہب کو جرہوئی غصے ہو کر ایک ہنخہ منہ لیکر حضرت کی طرف
 قصد کیا حضرت نبی ﷺ اور امیر المومنین ابو بکر رض کعبہ منہ پیٹے نئے * حضرت ابو بکر نے اُسکو
 اُس حال منہ دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہ وہ مامون غصے سے آتا ہے * حضرت پیغمبر نے فرمایا
 بردا نہیں وہ مجھ کو نہ دیکھ سکے گا * پھر وہ نزدیک آیا حضرت ابو بکر کو دیکھ کر پوچھا تیرا بار کہاں ہے *
 مجھ کو خبر پہنچی ہے جو وہ میری ہجو کرتا ہے * کہاں ہے * حضرت ابو بکر نے کہا حضرت رسول نے میری ہجو
 نہیں کی خدا سے تعالیٰ نے میری ٹرائی کی حقیقت بیان کی ہے * اُن نے کہا جو میں اُسکو بانٹو منہ منہ
 ہنخہ مارنا یہ بات کہہ کر بھر گیا حضرت پیغمبر صاحب کو دیکھ نہ سکا * پھر ہنخہ دشمنی کرتا رہا آخر کو
 ہلاک ہوا دوزخ منہ پر آ * اور اُسکے پیٹے کا ہام عتبہ تھا حضرت پیغمبر صاحب کا داماد تھا بی بی رقیہ
 حضرت کی بیٹی اُس کے نکاح منہ تھیں * جب تبت یاد انازل ہوئی ابولہب نے بہت دشمنی
 سے اپنے پیٹے سے کہا میری خوشی چاہتا ہے تو رقیہ کو طلاق دے * عتبہ نے طلاق دیا اور اڑ بے ادبیان
 کہیں * حضرت نبی صاحب ﷺ نے اُس بد نعت کو بہت اُزدہ ہو کر بد دعا کی فرمایا الہی اُسکے
 اڑ پر اپنے کُرن سے ایک کتا موکل کر * اُس بد دعا کے سبب ایک دن راہ منہ مسافرت منہ
 ایک تیر نے اُسکو بکر کر مار ڈالا کھا گیا * مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ * دور نہ کیا دفع
 نہ کیا اُس دنیا آخرت کی خواری خرابی کو دوزخ کے عذاب کو اُس ابولہب سے اُسکے مال نے
 اور اُس چیز نے جو کسب کیا اُس نے * یعنی اُسکا مال اولاد اُس کے کچھ کام نہ آیا سوداگری کے مال
 اور اُسکے بیٹوں نے اُسکو کچھ فائدہ نہ دیا کسی چیز نے اُسکو دوزخ کے عذاب سے نہ بچھڑایا *
 سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذَا تَلَهَّبَ * شتاب داخل ہو دیگا وہ دوزخ کی آگ منہ شعلہ مارنیوالی
 بھڑکنے والی جو ہمیشہ بھڑکتی رہیگی کبھی بجھنے کی نہیں * وَأَمْرًا تَهُ * اور داخل ہو وگی ابولہب
 کے ساتھ اُس جاتی دوزخ کی آگ منہ جو وہ اُسکی ام جمیل * حِمَالَةَ الْحَطَبِ * اُنھا نیوالی
 کاربون کی * فَنِي جِيدًا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ * گردن منہ اُسکی رستی ہی خرمانے دوزخ کے جھانکے کی

بہت کم * اس آیت میں کئی باتوں کی طرف اشارت ہی ایک بہت بڑی بات جو اس آیت
 میں ابولہب کی اور اُسکی جوڑو کی خستہ بختی کم ہستی کم بختی کا بیان ہی * مال دولت اُسکے پاس
 بہت تھا اس فراغت کے ساتھ بختی کے سبب اپنے گھر کی کدیاں جلانے کی جنگوں سے توڑ کر
 خرمائے درخت کے پست کی رسی سے بشتار اباذہہ کر بیٹھہ کے اوپر دھڑکراتی تھی * ابولہب
 کا مال کچھ کام نہ آباد بنا سکتا * وہ اور اُسکی جوڑو دونوں اس خوالہی میں رہے اور آخرت میں
 مال کے ساتھ دوزخ میں پڑے * جس کم بخت کے اوپر خدا سے تعالیٰ کا غضب پڑتا ہی اُس کا
 ہی حال ہوتا ہی * اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنے غضب سے بے نیاز کرتا رکھے * اور دوسری بہت بات ہی جو
 وہ ام جہیل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسائے میں رہتی تھی اور حضرت کی خدمت میں
 اور حضرت کے بارون کے ساتھ بہت برائی دشمنی رکھتی تھی * رسی لگے میں ڈال کر باہر جنگوں
 میں جاتی اور وہاں سے گانتے بول کے توڑ کر بوجھا ہوا کراتی * حضرت کہتے میں ہمارے واسطے
 جانے تھے وہ سے گانتے راہ میں ڈال دیتی تھی * بہت اصحاب بار حضرت کے نیچے پاؤں رہتے تھے حضرت
 کے مبارک قدموں میں اور بارون کے پاؤں میں وہ سے گانتے لگتے چہنچہ درد پہنچتا * اللہ تعالیٰ نے
 اُسکو بڑے حال سے مارا ایک دن بوجھا ہوا کراتی تھی راہ میں ایک بڑا پتھر ملا اُس بوجھے کو
 پتھر کے اوپر کھمک دفع ماندگی کے اُسے آرام کرنے کے واسطے اُس پتھر کے اوپر لیتی اُس بوجھے کو سر کی طرف
 سر کا دیا لگے میں دسی بوجھے کی برسی وہ سو گئی بوجھا کر سے خدا کے نیچے زمین پر گر گیا رسی اُسکے لگے میں
 بند ہو گئی گلا کھونٹ کر تپ تپ کر مر گئی اس طرح دوزخ میں چلی گئی * اور دوسری بات
 یہ ہی اُس بد بخت عورت کا یہ بڑا کام تھا کہ سخی جینی کرتی تھی ایک جگہ کی مات دوسری جگہ
 پہنچتی تھی ادھر کی ادھر لٹنی لوگوں کے درمیان میں دشمنی ڈال دیتی لڑائی کر داتی تھی
 مسلمانوں کی باتیں لیتی پھرتی بہت بڑی خصلت ہی * جس میں یہ خصلت ہوتی ہی وہ ایسا
 ہی جیسے کوئی آگ جلانے کے واسطے لکڑیاں ڈھونڈ لاکر آگ میں ڈالتا جاوے آگ بجھتا
 جاوے اسی طرح سے یہ مرد و سخی جس عورتیں ہوتی ہیں باتیں ادھر ادھر کی لیا کر دشمنی کی
 آگ آپس میں جلاتی ہیں اس سبب اپنے گھر میں آگ لگتی ہیں * اس واسطے اس
 بد بخت عورت کو حوالہ الحطب یعنی لکڑیاں ڈھونڈالی کا خطاب دیا * اور جو تھی یہ بات ہی
 اُس بد بخت کو ان لاشوں کے سبب ان باتوں کے عذاب میں دوزخ کے درمیان آگ کی کدیاں

پہاڑ کو بڑھا بانڈھ کر عذاب کے فرشتے اُسکے گردن پر پتھر پر رکنہ کر دوزخ کی آگ منق
 ڈھیل دیگے اور دوزخ کی بری بری لوجہ کی زبیر وں کو سڑتے کرنی اُسکے ملق منق
 ذال کرینج کی راہ سے نکال کر اُس کے گلے منق پھانس کر دوزخ منق کھیت کے اٹھ بیگے * اسی
 طرح سے ہمیشہ ہمیشہ اب کرنے رہینگے اور اُسکا گارسی سے گھونٹ گھونٹ کر عذاب کرینگے *
 سو جنون مسلمانوں کو چاہئے جو ایسی بڑی نعمتوں سے یہ کسی منق ہو وں تو یہ کرینج کہی مسلمان
 کو آزاد نہ دیوین نیست سخن جہن خوری نکیرین جھوٹھم * ت کسی بر مذہبن * اور جو کجی خن
 بد خصانق ہیں جھوڑ دیوین مسلمان کی اچھے کام اچھی باتیں اچھی نیک راہ اختیار کرن * تے عذاب منق
 دوزخ کے گردنار نوین بہشت منق * پیمن خویان بادین آرام باوین * آسین آسین آسین *
 سورہ قل * و اے کہی ایس منق چاہ آسین بندہ کلمے ستائیس حرت ہیں *

تفسیر وں منق لکھا ہی کہ بغض آدمی حضرت موسیٰ کی امت ہو و حضرت نبی صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی
 خدمت منق آنے سوال کیا * چھا اسی ابو الفاسم تو ہمارے آگے اپنے خدا کی صفت کو تعریف کریم جو بھن
 سب منق تویر سے خدا کے اوپر ایمان لاوین * ہم نے تو ریت منق خدا کی صفت دیکھی ہی تم جانے ہیں تم
 کو خدا کیا پیر کھانا ہی کیا پینا ہی کا پیر کا ہی کس چیز کا بنا ہی سونے کا ہی یارو پلے کا ہی اُسنے کس کی
 میراث پائی ہی پھر اُس سے کس کو میراث پہنچگی اس بات کے جواب منق یہ سورت نازل ہوئی *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ * کو یا محمد اُن نہ گون کے جواب منق جو خدا سے تعالیٰ کی صفت پوچھنے ہیں * وہ
 خدا ایک ہی اپنی ذات منق صفات منق اور کوئی دوسرا اسکا سا بھی نہیں کوئی اسکا شریک
 نہیں نہ ذات کسی کی خدا کی سی ذات ہی نہ صفت کسی کی خدا کی سی صفت ہی * اللّٰهُ الصَّمَدُ *
 اللہ تعالیٰ صمد ہی بے نیاز ہی کسی بندے کا کسی چیز کا محتاج نہیں کھانے کی پینے کی اسکو حاجت نہیں
 سب کوئی اور سب کچھ اُسکے محتاج ہیں و ہم اور ہم سب کی اُسکی معرفت منق اُسکی پہچانے منق
 عاجزی * عقل اُسکی ذات اور صفات کے کمالوں کو غیبوں کو نام با نہیں سکتی بے حد خوبان ہیں
 اُس کی ذات منق بے نہایت کمال ہیں اُسکی صفون منق * جتنا اُسنے آپ کو بتایا ہی اُنہی
 عقاون نے بتایا * لَمْ يَلِدْ * نہیں چنا اُسنے کسی کو * کوئی اسکا بیٹا نہیں نہ خیر علیہ السلام جسے
 بیخود نادانی سے کہتے ہیں نہ عیسیٰ علیہ السلام جسے انصار ایکتے ہیں * وَلَمْ يُولَدْ * اور وہ ہیں

خدا کیا کسی سے وہ پاک پروردگار کسی کا دیتا نہیں کسی نے اسکو چنا نہیں وہ ہمیشہ آپ سے آپ ہی
 نہ اسکا کوئی باب ہے نہ کوئی بیٹا ہی نہ جو وہی نہ فرزند ہی سب کوئی اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں
 بنائے ہوئے نہ سے ہیں * اور جو کوئی باب خود اور فرزند رکھنا ہی وہ خدا نہیں خدا کی کے الٰہی
 نہیں * اور خدا سے تعالیٰ سب طرح کے عیون سے نقصانوں سے پاک ہی * وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
 اور نہیں ہوا خدا کا کچھ برابر کوئی * وہ نے اپنا ہی بے مانند ہی ایسا ہی یا ویسا ہی بیان ہی وہاں
 نہیں ایسا ہی بات کو اسکی ذات اور صفات معنی راہ نہیں جو تہ سے سے جو رد سے جنت سے پاک
 ہی * اُس پاک خدا کی برابری کسی طرح کسی چیز کو سراوار ہیں * اس سورت معنی نام
 حقیقت توحید کی اور معرفت کی پروردگار کی اور اسکی سب طرح کی صفوں کا بیان ہی * ایک صمد کے نام
 معنی سب طرح کا بیان ہی بے پناہی وہ پروردگار ہر طرح سے جو بے نیاز ہی تو ہر طرح کے کمال اس معنی
 جائیں * علم حیات قدرت سمیع بصیر کامل رحم کرم اور سب معنی اور سب خوبیاں اس نے نیاز کو لازم
 ہیں * جو ایک صفت کمال کی ہو وہ تو محتاج ہو وہ بے نیاز نہ کہا جائے * اور سب طرح کے عیون
 سے پاک چاہئے جو ایک بھی عیب ہو وہ کسی طرح کا تو بے نیاز نہ کہا جاوے * صمد کا نام فرمایا جس معنی
 سب طرح کی بات ہی * اور اس سورت معنی بہت بیان درکار ہی بہت کچھ باتیں بھید کی بھری
 ہوئی ہیں * حدیث معنی فرمایا سورہ اخلاص کے پڑھنے معنی تہائی قرآن تیسرے حصے قرآن کے
 پڑھنے کا ثواب ہی دین پاد پڑھنے معنی تمام قرآن کا ثواب حاصل ہوتا ہی * اور اس بات کا ایک
 بھید یہ ہی * ہر تہ بزرگ لوگوں نے دین کے فرمایا ہی قرآن کے سب طرح کے بھید ہزاروں بھید ہیں
 دس کل بھید تیرہ قسم ہیں * ایک قسم بیان ہی اللہ تعالیٰ کی معرفت کا توحید کا صفت کا * دوسری
 قسم شدت کے حکم احکام کا بیان ہی قصے مثالوں سب اس قسم معنی داخل ہیں * تیسری قسم
 بیان ہی آخرت کا وہ وجہ بہشت دوزخ اور جہنم اس جہان کی بات ہی * ان میں قسموں معنی
 ایک قسم کی بات بناو صفت توحید تہ بہ معرفت پروردگار کی سورہ اسورت معنی تمام ہی * اس واسطے قرآن
 مجید کے تیسرے حصے کے برابر ہی اس کے پڑھنے کی برتری برائی اور بہت فضیلت ہی * حدیث معنی
 بہت فضیلت اس سورت کی فرماتے ہیں * فرمایا جو کوئی قل ہو اللہ احد ہر نماز کے پچھ
 دس بار پڑھے ایک اس بار کے پڑھنے معنی ایک نفل بہشت معنی پڑھنے والے کے واسطے بناو
 ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اسے ہر وقت کی برکتیں عیون کے نصیب کرے آمین آمین آمین *

سورہ فلق کا ذکر سورہ ناس میں ہے۔ سورہ فلق میں پانچ آیتیں ہیں۔ کلمے بہتر حرف ہیں۔
تیسرون متن بیان ہے کہ ایک یہودی تھا لید احصہ کا پتا اُس لید کی دو بیہوشی برسی ساحرہ
جادو کر تھیں * اُن بد بخون نے حضرت رسول علیہ السلام کے اوپر جادو کیا وہ ایسا جادو تھا جو
اوپر کسی کے اوپر ہوتا تو سب تاب مر جاتا حضرت نبی صاحب کی طبیعت کے اوپر بیماری کا اثر ہوا *
نبی لی عایشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے مہینے بہت بھر صاحب اپنے عیال کے ساتھ صحبت نہ کر کے
اور رہا ہے متن اس طرح ہوتا ہے جسے کسی نے ماؤن کو بٹھایا پھر اس طرح ہوتا ہے جو اس طرح
رہنے اٹھنے کی طاقت کم ہو گئی * ایک دن حضرت دہلے کے کہ میں کچھ سوتا تھا پھر جاگتا تھا کہ
جرئیل علیہ السلام اور ایک فرشتہ جو اُس فرشتے کو میں نے ابھی دیکھا نہیں تھا آئے * جرئیل
میرے دہنے سر ہانے کی طرف آکر بیٹھے اور وہ فرشتہ بائیں کو بیٹھا اُس فرشتے نے حضرت جرئیل سے
پوچھا کیا ہوا ای کیا آزار ہے ! ان کے تئیں * جرئیل نے کہا جادو کیا ہی کسی نے پھر اُس فرشتے نے
پوچھا کن نے جادو کیا ہی جرئیل نے کہا لید احصہ یہودی کی بیٹیوں نے کیا ہی * پھر اُس فرشتے نے
پوچھا کیا کیا ہی کس طرح کیا ہی کس جادو کیا ہی * جرئیل نے کہا حضرت کی کنگھی کرتے ہوئے
دہانے میں اُسکے بال لگانا اُس بال میں ایک صورت بنائی ہے کمان کے پیلے میں اُس سب کو
جمع کر کر گیارہ گریں دین ہیں پھر ایک خرے کی لڑھی میں رکھ کر ڈالنے کوئے میں ایک
پتھر کے نیچے گاڑ دیا ہی * پھر اُس فرشتے نے پوچھا کیا کیا چاہئے جو یہ اثر جاتا رہے * جرئیل علیہ
السلام نے کہا کوئی آدمی وہاں جادو سے اُس کوئے سے وہ سب زکال لاوے دے کر ہن کھائیں تب
جگے ہو وین * بہر بات کہہ کر دونوں فرشتے غائب ہو گئے * حضرت بہتیر صاحب نے بل بائیں
نام تئیں حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو بلایا فرمایا اُس جگہ کوئے سے وہ سب کچھ
زکال لاؤ * حضرت امیر المؤمنین حکم کے موافق جا کر وہ سب جنس زکال لائے * حضرت جرئیل علیہ
السلام نے جس طرح کہا تھا اسی طرح پایا پھر دے کر ہن لوگوں نے بہت جادو کھو لیں پر نہ کھلیں *
جرئیل علیہ السلام اُس وقت بے دونوں سو رہیں لائے اللہ تعالیٰ نے اُس جادو کے دور ہونے کے
واسطے بے دونوں سو رہیں بھیج دیں دونوں سو رہوں کی اگیارہ آیتیں ہیں * حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آیت آیت پڑھتے تھے ہر ایک آیت کے پڑھنے میں ایک ایک کلمہ بغیر ہاتھ لگائے
آئینہ سے کھل جاتی تھی اگیارہ آیتوں کے پڑھنے میں اگیارہ گریں آئیں * اسی وقت

حضرت پیغمبر صاحب گانام آزار چنانہ اس طرح معلوم ہوا جس طرح کوئی بندہ سنن زنجیروں میں
بند ہوتا ہے، جتنا جھٹ گیا، ان سورتوں کی برکت سے سب بلائیں بھاگ گئیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ * کہو یا محمد پناہ پکارتا ہوں میں قلق کے پروردگار کی جس نے راست
اندھاری سے صبح کی سفیدی نکالی اندھارے سے ابلا کر دیا اور ہر ایک بند کا کھولنے والا بندہ ہے
چیزوں کا چرچہ، جزین نکالتا ہے، تخم سے دانے نکالتا ہے تخم میں دانے بند ہیں پھر زمین میں برتنے
ہیں بند ہونے ہیں درختوں کو نکالتا ہے حکم سے ہر بند کا کھولنے والا ہے کھینچتا ہے پدا کرتا ہے
ابر سے پینہ برساتا ہے بادل سے باران کھولتا ہے، حیوان کی سخت آدسون کی پیدائش
اول کہیں بند نہیں کھول دی، پھر ہر آدمی ایک وقت اپنے باب کی پینہ میں بند ہے رہاں سے
کھول کر اسکی ما کے برت میں پہنچاتا ہے پھر برت میں بھی بند ہے ایک درجے سے اور درجے
میں لا کر باہر دنیا میں نکالتا ہے اس قید سے جھٹاتا ہے، پھر کراہیں کی قید میں رہتا ہے کچھ کام نہیں
کر سکتا وہی خاوند قوت بخشتا ہے زور بخشتا ہے جوانی کے درجے میں پہنچاتا ہے سب کام کے لائق
کر دیتا ہے، پھر اس حال میں بھی بہت بہت قیدوں میں بند ہوتا ہے دنیا کی ناجتوں کی قید میں
کھائے پیئے کی ہر چیز کی حاجت میں بند پرتا ہے، پھر اُن مذہب کو بھی وہ خاوند کھول دیتا ہے سب کا
کام کر دیتا ہے روزی رزق کی راہ بنا دیتا ہے ہر ایک کو ہر ایک طریق سکھا دیتا ہے، پھر بھی قیدوں میں
بند ہے بہالت کے نادانی کے کوئے میں پڑا ہوا ہے اپنے پیدا کر نیوالے روزی دینے والے کو نہیں پہنچاتا ہے
اسکے اوپر ایمان نہیں لاتا اس کی بندگی نہیں بجالاتا اس راہ کے بتائیوالے جو پیغمبر ہیں امام ہیں
پیغمبروں کے نائب ہیں ہادی ہیں پر ہیں مرشد ہیں اُن کو نہیں پہچان سکتا اُن کے اوپر ایمان
نہیں لاسکتا نہ لے کچھ مجھے کی بات سے غافل ہی آخرت کی کچھ خبر نہیں، اس جہان کا کیا بُرا ہے
کیا بھلا ہے کچھ نہیں سمجھتا دنیا ہی کے بُرے بھلے کو سمجھتا ہے دنیا کے بھلے کا جو اپنی طبیعت کے موافق
ہو دے جس میں نفس کی خوشی اتنے لگے وہی کام کرتا رہتا ہے، یہ قید ایسی بُری قید ہے جو اس
سے دیا سنن نہ دے تو ہمیشہ ہمیشہ خوار ہی میں بند پرتا رہے، ایسا کھرا کوئی جواب اس زندگانی
میں اس کوئے سے باہر نہ آوے تو خوار ہو دے ہمیشہ آدہا چلا جاوے، پھر وہ ایسا خاوند ہے جو
اُس نے اس قید سے بچانے کی کھانسی کی راہ بنادی پیغمبروں کو بھی کتابیں بھیجیں قرآن بھیجا اس طرح

